الکمالات الوحیدیہ

شرح

المقامات الحریریہ

شیخ الادب حضرت مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

نام کتاب : الکمالات الوحیدیہ، شرح مقامات حریریہ
افادات : شیخ الادب مولانا وحید الزمان کیرانویؒ
ترتیب : مولانا جمشید احمد صاحب قاسمی حفظہ اللہ
زیر اہتمام : مولانا شفیق احمد خان بستوی عفی عنہ
صفحات : تین سو اٹھہتر (۳۷۸)
تعداد : گیارہ سو
مطبع : ناصر پرنٹنگ کارپوریشن
ناشر : مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ اردو بازار کراچی۔
فون نمبر 021-2752007

ملنے کے دیگر پتے:

۱۔ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
۲۔ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی۔
۳۔ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی۔
۴۔ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور۔

عرض اوّلین

عربی زبان وادب کی خدمات ہمارے اکابر نے بڑی کامیابی کے ساتھ انجام دی ہیں اور انہوں نے ہمارے انہی مدارس اسلامیہ سے تمام علوم عربیہ اسلامیہ کی تعلیم حاصل کی تھی اور یہ تو بہت بعد میں ایسا ہونے لگا کہ ہمارے علماء فضلاء اور طلباء کچھ دیار عرب کی جامعات میں جاکر تعلیم حاصل کرنے لگے، ورنہ تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک نشست میں مفکر اسلام عظیم داعی وادیب مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے فرمایا کہ ہم نے عربی زبان وادب سیکھنے کیلئے یہی مقامات حریری اور نصابی کتابیں پڑھی ہیں اسی طرح حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے بھی عربی زبان وادب میں مہارت بلکہ یدطولیٰ انہی مدارس کے ماحول میں حاصل کیا تھا اور ان دونوں شخصیتوں کی عربیت کا اعتراف اہل عرب بھی کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

اس میدان میں استاد محترم حضرت شیخ الادب مولانا وحید الزمان کیرانویؒ کا نام بھی ایک ممتاز ترین نام ہے جنہوں نے اپنے اشہب قلم سے عربی زبان وادب کی مثالی خدمات انجام دیں، القاموس کے نام سے متعدد کتب لغت تالیف فرمائیں، عربی تعلیم کیلئے نفحۃ الادب اور القراۃ الواضحہ کا مفید ترین سلسلہ تالیف فرمایا علاوہ ازیں کئی بیش قیمت کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

حضرت الاستاذ مرحوم نے مادر علمی دار العلوم دیوبند میں شعبۂ تکمیل ادب عربی، تخصص فی الادب کو قائم کیا اور عربی رسالہ ''الداعی'' کا اجراء فرمایا اسی بناء پر آپ کو شیخ الادب کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، آپ نے دوران تدریس مقامات حریری کا بھی درس دیا، اسی زمانے کے آپ کے ہونہار شاگرد مولانا جمشید صاحب قاسمی نے اس درس کو اہتمام ودلچسپی کے ساتھ قلمبند کرلیا تھا جو آج آپ حضرات کے سامنے بفضلہٖ تعالیٰ کتابی شکل میں موجود ہے۔

مقامات کی تشریح وتفہیم کیلئے حضرت کیرانویؒ کی شخصیت نہ صرف موزوں ترین رہی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی مقبولیت وکامیابی کیلئے حضرت مرحوم کی نسبت بھی کافی ہے۔

ہم یہ کتاب شائع کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی، دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ حضرت استاذ مرحوم، مرتب کتاب، اور ناشر کیلئے یہ کتاب ذخیرۂ آخرت کے طور پر قبول فرمائے اور طلبہ وطلبات کیلئے اس سے عام نفع آسان فرمائے۔ آمین:

والسلام: خیر اندیش

شفیق احمد بستوی

مدیر مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ۔

اردو بازار کراچی۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحات

احقر اپنی اس طالب علمانہ کاوش کو

والد محترم جناب قاری حافظ عبد الرشید صاحب دامت برکاتہم اور والدۂ محترمہ

(اللہ تعالیٰ ان کے سایۂ عاطفت کو تمام اہلِ خاندان کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین)

کی جانب منسوب کرنا اپنی سعادت تصور کرتا ہے کہ ان کی بے پناہ شفقت، تعلیم و تربیت، اور مخلصانہ دعاؤں کے طفیل راقم الحروف اس خدمت کے لائق ہوا۔ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا میں بھی راحت و سکون سے رکھے اور آخرت میں بھی۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

جمشید علی قاسمی

استاذ دار العلوم دیوبند

ارشادِ عالی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

محدثِ کبیر دارالعلوم دیوبند

الحمدُ لولیّہ، والصلاۃُ علی نبیّہ، وعلی آلہ وصحبہ، وسلّم. وبعد: حریری رحمہ اللہ کے مقامات (مضامین) ادبی شہ پارے ہیں۔ لغات کی ایک فوج اپنے جلو میں لیے ہوئے ہیں۔ نت نئے انداز سے یہ مقامات مالا مال ہیں۔ ان میں اشعار کی چاشنی بھی ملائی گئی ہے۔ غرض یہ بہت مزے دار کتاب ہے۔

مگر دو وجہ سے "کریلا نیم چڑھا" بن گئی ہے۔ اول: ادبی اور فنی کتابوں سے کما حقہ استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ ان میں طالب علم کے لیے پچیس فیصد نئی معلومات ہوں، اور زیادہ سے زیادہ پچاس فیصد نئی باتیں طالب علم انگیز کر سکتا ہے، اس سے زیادہ کا متحمل نہیں ہو سکتا؛ مگر آج کل مقامات میں طالب علم کے لئے نوے فیصد، بلکہ سو فیصد نئے الفاظ ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کے لئے "پتھر" بن گئی ہے۔ دوم: ادبی کتابوں میں ضروری ہے کہ طالب علم کو لفظ کے بس وہی معنی بتائے جائیں، جو موقع پر ہیں۔ اس کے دوسرے معنی دوسری جگہ اس کے موقع پر بتائے جائیں۔ اور پورا زور یاد کرنے پر اور اس لفظ کو اس معنی میں استعمال کرنے پر صرف کیا جائے۔ مگر ماضی بعید سے مقامات کی تدریس کا انوکھا انداز چلا آرہا ہے۔ ہر لفظ کی ہندی کی چندی کی جاتی ہے اور اسکے تمام متعلقات سے روشناس کرایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم کے ذہن پر نا قابل برداشت بوجھ پڑ جاتا ہے اور وہ کسی کرت کا نہیں رہتا۔

ضرورت ہے کہ ان دونوں باتوں کی اصلاح کی جائے۔ طلبہ عربیت کی پختہ استعداد کے بعد مقامات پڑھیں۔ اس سے پہلے اس پُر خار وادی میں قدم نہ رکھیں۔ اور یہ فریضہ طلبہ اور اربابِ مدارس کا ہے۔ اور دوسری بات کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ عربی میں یا مادری زبان میں ایسی شرح لکھی جائے، جس میں الفاظ کے برمحل معنی ہی بتائے جائیں۔ قرآن وعربیت سے شواہد اور لفظ کے کبھی معانی بیان نہ کئے جائیں۔

حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی قدس سرہ کا ادب پڑھانے کا یہی انداز تھا۔ اور اس کتاب کے مصنف حضرت مولانا قاری جمشید علی صاحب زید مجدہ مولانا کیرانوی رحمہ اللہ کے خاص شاگرد ہیں۔ آپ نے مقامات مولانا موصوف ہی سے پڑھی ہے، اور انہی کے افادات سے یہ شرح مزین ہے۔ میں نے مختلف جگہ سے یہ کتاب دیکھی ہے۔ مجھے اس کا انداز پسند ہے، اور امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب دوسری شروح کی بہ نسبت طلبہ کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور اس کو فیض رساں بنائیں (آمین)

کتبہٗ

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

رائے عالی

ادیب العصر حضرت مولانا نور عالم صاحب خلیل الامینی دامت برکاتہم

استاذ ادب عربی ورئیس تحریر "الداعی" عربی دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ علىٰ سَيِّدِنا ومولانا وشفيعنا ونَبِيِّنا محمّد النبي الأمين، أفصح من نَطَقَ بالضَّادِ والعَربِ أجمعين، وعلى آله وصحبه الطَّيِّبِين الطَّاهِرِين، وعلى من تَبِعَهُمْ بإحسانٍ إلى يوم الدين. وبعد:

کتابوں کے بازار میں (بالخصوص دیوبند میں، جو برِ صغیر میں دینی کتابوں کا سب سے بڑا اور معتبر بازار ہے) مقامات کی کئی اردو شرحیں گردش کر رہی ہیں۔ میں نے اِن میں سے کسی کو دیکھا نہیں ہے؛ لیکن علما اور طلبہ کے ذریعے اُن کا تذکرہ مجھ تک پہنچتا رہتا ہے۔ اب یہ ہمارے مولانا حکیم قاری جمشید علی سہارن پوری استاذ دار العلوم دیوبند، ایک روز مقامات کی اپنی تحریر کردہ اردو شرح کے مسودے کے ساتھ ہمارے ہاں عصر بعد، اپنے صاحب زادے مولوی قاری مفتی محمد اسجد کے ہم راہ، یکا یک نمودار ہوے۔ سالہا سال سے میں شکر کا مریض اور اُس کے ان گنت عوارض ونتائج کا شکار ہوں؛ اس لیے شام کا وقت ہوتے ہوتے، طبیعت بری طرح نڈھال ہو جاتی ہے؛ لہٰذا کوئی ثقیل بات سننے، کسی ثقیل معاملے سے نمٹنے، کسی ثقیل مضمون کو پڑھنے سے بڑی کوفت ہوتی ہے۔ اب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر کوئی کسی درسی کتاب کی اردو شرح بہ کف، عصر بعد آدھمکے، تو میرے اوپر کیا گزر سکتی ہے؟

اُن کی شانِ آمد، خود اُن کی زبانی معلوم ہوئی، تو اُن سے دیرینہ تعلق کے باوجود قدرے انقباض ہوا۔ وہ بہت بہ ضد ہوے کہ محترم! آپ اِس پر ضرور بر کچھ لکھ دیجیے، خواہ یہی کہ میں درسی کتابوں کی اردو شرح کا مؤید نہیں ہوں۔ درسی سال کے اختتام پر کام کا بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے، میں نے اُن سے یہ عذر بھی کیا؛ لیکن

وہ کسی طرح مجھے اِس تحریر کے حوالے سے معاف کرنے پر راضی نہ ہوئے، جو اِس وقت لکھی جارہی ہے۔

میں نے اُن کی شرح کے بعض حصوں پر اِدھر اُدھر سے نظر ڈالی، تو مجھے اِس سے خوشی ہوئی کہ انھوں نے بعض رویّے وہ اپنائے ہیں جن پر حضرت الاستاذ مولانا وحید الزماں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عمل تھا۔ مثلاً انھوں نے، ہر مقامے کے آغاز میں سب سے پہلے مکمل مقامے کا مختصر مگر جامع خاکہ اردو میں لکھ دیا ہے۔ اس سے طلبہ کے ذہن میں قصے کا مکمل نقشہ مرتب ہو جائے گا، اب آیندہ صفحات میں جستہ جستہ عربی میں پڑھ کر قصہ اور اُس کی عبارت کو ہضم کرنا، اُن کے لیے آسان ہوگا؛ کیوں کہ ''مقامہ'' ہر چند کہ اُس کہانی کو کہا جاتا ہے جو ایک ''مقامے'' یعنی ایک ہی نشست میں کہی گئی ہو اور ہوسکتا ہے کہ مقامے کے نویسندہ یا اِملا کنندہ نے، واقعتاً ایک ہی مجلس میں اس کو تحریر کردیا یا اِملا کرادیا ہو؛ لیکن ہمارے یہاں کے مدرسین اور طلبہ کسی بھی مقامے کو ایک ہی مجلس میں پڑھاتے اور پڑھتے نہیں ہیں؛ اِس لیے بعض دفعہ طلبہ سے کہیے کہ فلاں مقامے کا خلاصہ پیش کرو اور اُس کے مشمولات کو اپنی زبان میں بیان کرو، تو یہ اُن کے لیے بڑا مشکل کام ثابت ہوتا ہے۔ حضرت الاستاذ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ ہر مقامے کو شروع کرتے وقت بڑے دلچسپ انداز میں، جو اُنھی کا حصہ تھا، اُس کا جامع مُرَقَّع پیش فرمادیا کرتے تھے۔

اِسی طرح پندرہ مقاموں میں وارد اشعار کی شارح نے مکمل ترکیبِ نحوی لکھ دی ہے؛ اِس سے طلبہ کی استعداد کو اِن شاء اللہ استحکام ملے گا، بہ شرطے کہ وہ شرح کو، حصولِ استعداد کی نیت سے پڑھیں، محض امتحان میں کام یابی، اُن کا مطمحِ نظر نہ ہو کہ خدا کے ہاں اعمال کے نتائج کا دارومدار نیت پر ہے۔

ترجمہ اور شرح میں موصوف نے وہی معنی اور مطالب بتائے ہیں، جن کی طلبہ کو وہاں ضرورت تھی جہاں کی عبارت کا ترجمہ اور مطلب وہ بیان کررہے تھے، ایک ہی جگہ متعدد معانی کے ذکر سے انھوں نے احتراز کیا ہے اور یہ طرزِ عمل، اُن کا بہت صحیح طرزِ عمل ہے۔

ایک بہت اچھا یا سب سے اچھا کام انھوں نے یہ کیا ہے کہ مقاماتِ حریری کے متعدد نسخوں سے تقابل کے ساتھ متن کی تصحیح کا کام کیا ہے۔ یہ کام سارے کاموں پر اِس لیے بھاری ہے کہ ہمارے درسِ نظامی کی تمام کتابوں (خواہ وہ کسی فن کی ہوں) میں عموماً اور ''مقامات'' اور ''سلم العلوم'' وغیرہ جیسی کتابوں میں خصوصاً، ساری پیچیدگی عبارت کی تصحیف سے پیدا ہوتی ہے۔ تصحیف زیادہ تر عربی کتابوں میں دیارِ عجم میں واقع ہوئی ہے؛ اس لیے کہ عجمی خوش نویس اور نُسّاخ عموماً زبان کے مذاق اور زبان کے صحیح ادراک کی

صلاحیت سے عاری ہوتے تھے اور ہوتے ہیں۔ تصحیف اور طباعتی غلطیوں کا اصل محرک تو یہی ہے؛ لیکن ان کے اور بھی محرکات ہیں۔ بہ ہر صورت عبارت میں معمہ پن کی اصل وجہ تصحیف ہی ہوتی ہے۔ عبارت بالکل صحیح لکھ دی جائے تو سارا مسئلہ از خود حل ہو جاتا ہے، یا اُس کا حل ہو جانا آسان ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت کی تحریر میں اِملا اور رموزِ املا کا خاص خیال رکھا ہے، یہ کام بھی ان کا، گراں قدر ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اُن کی یہ شرح یک شبانہ یا یک روزہ نہیں ہے۔ جیسا کہ شرحوں کا عموماً حال یہی ہے کہ صرف ایک دن یا ایک رات کی رہینِ منت ہوتی ہیں۔ موصوف نے اِس میں کئی سال صرف کیے ہیں۔ وقت خود ایک بڑا عنصر ہوتا ہے کسی کام کی پختگی اور اُس کے کارآمد ہونے کا، بہ شرطے کہ وقت کے خزانے کو بچا بچا کے اور سوچ سمجھ کر خرچ کیا جائے۔

ترجموں پر جہاں جہاں میری نظر پڑی، روانی کے ساتھ صحت اور الفاظ و تعبیرات سے اُس کو قریب تر پایا۔ یہ بہت مشکل کام ہوتا ہے؛ لیکن شارح نے محنت کے ذریعے اِس پر قابو پایا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں کسی درسی کتاب کی اردو شرح کو کسی طرح گوارا کر سکوں، تو وہ اِسی طرح کی شرح ہو سکتی ہے۔ دعا ہے کہ یہ شرح طلبہ کی استعداد سازی کا ذریعہ بنے، ان کی استعداد کی تخریب میں کوئی کردار ادا نہ کرے، اُن کے لیے کسی طرح، سہل انگاری اور کم کوشی کی راہ ہم وار نہ کرے کہ کسی اردو شرح سے اِسی خسارے کے لاحق ہونے کا سب سے بڑا خدشہ ہوتا ہے۔

۞ ۞ ۞

مولانا قاری جمشید علی صاحب، میری طالب علمی کے زمانے میں بہت محنت سے، بہت جم کے، بہت سوز کے ساتھ، بڑی رسیلی اور کراری آواز میں، دارالعلوم کی مسجدِ قدیم میں نماز پڑھاتے تھے۔ وہ میرے ہم سبق نہ تھے؛ اِس لیے نہیں معلوم کہ وہ اُس وقت کس درجے میں تھے اور کیا کتابیں پڑھتے تھے؛ لیکن اُن میں بھولا پن، سادگی اور صالحیت تھی۔ اُن کا یہی نقشہ میرے خانۂ خیال میں ہنوز گردش کر رہا ہے۔ اگر کوئی اُس وقت مجھ سے یہ کہتا کہ یہ نوجوان ایک روز مقاماتِ حریری کی شرح لکھے گا، جو اردو میں ہونے کے باوجود کامیاب شرح ہوگی اور اُس میں صرف یہی نقص ہوگا کہ وہ اردو میں ہوگی، تو آپ یقین کیجیے کہ میں کسی طرح بھی اِس پر یقین نہ کرتا۔ یہ تو بہت دور کی بات ہوگئی اب دارالعلوم میں فنِ تجوید و قراءت کے استاذ اور کامیاب و محنتی معلم کی حیثیت سے کام کرنے کے دوران بھی، اِس شرح کے کاغذات کے میرے

ہاتھ میں آنے سے پہلے، کوئی زبانی کہتا کہ قاری صاحب نے ''مقاماتِ حریری'' جیسی مشکل کتاب کی پہچان رکھنے والی کتاب کی ایسی شرح لکھی ہے کہ طلبہ اور مدرسین اِن شاء اللہ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے، تو میرے لیے یقین کرنا اس لیے مشکل ہوتا کہ بڑے سے بڑا ذی استعداد عالم، اگر تحصیلِ علم اور حصولِ فضیلت کے بعد، کوئی مزید مفید تر علم حاصل کر لے (جیسے فنِ قراءت وتجوید میں استعداد بہم پہنچالے، یا ادب وزبان میں اختصاص حاصل کر لے یا کسی اور زبان اور فن میں کمال حاصل کر لے) تو لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ اب یہ مطلقاً جاہل ہو گیا، علم کے خول سے یکسر نکل گیا، اگر ایسا کچھ نہ کرتا تو اُسی طرح ذی استعداد عالم رہتا جیسا فارغ ہوا تھا۔ چوں کہ لوگوں میں، یہ راقم الحروف بھی ہے؛ اس لیے اُس کے لاشعور میں بھی یہی تھا کہ صفتِ قراءت اور علم تجوید نے مولانا قاری جمشید علی کو ''ذی استعداد عالم'' کے دائرے سے نکال دیا ہے، اُنھیں ''ذی استعداد عالم'' کی صفت کا حامل رہنے کے لیے، علمِ قراءت وتجوید سے تہی دامن رہنا ضروری تھا!

اللہ پاک اُن سے مزید اچھے اچھے کام لے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق ارزانی کرے اور اِن کی ہر سرگرمی کو اِخلاص کے سرمایے کے ذریعے گراں قدر بنائے۔ نیز قارئین کو اللہ تعالیٰ اپنی، عربی زبان کی اور افصح العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب کرے اور شارح اور راقم الحروف کے لیے انھیں دعاؤں کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین والحمد للہ رب العالمین.

نور عالم خلیل امینی
استاذ ادب عربی ورئیس تحریر الداعی
افریقی منزل قدیم دارالعلوم دیوبند

۵ بجے شام چہار شنبہ
۱۸/رجب ۱۴۲۶ھ
۲۴/اگست ۲۰۰۵ء

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی زید مجدہم

استاذ فقہ وادب دارالعلوم دیوبند کی رائے گرامی

الحمد لاهله و الصلاة على اهلها و بعد.

میرے سامنے درسِ نظامی کی مشہور کتاب مقامات حریری کی شرح (**الکمالات الوحیدیة شرح المقامات الحریریة**) کا مسودہ ہے، جس کو صدیقِ مکرم جناب مولانا قاری جمشید علی صاحب زید مجدہٗ نے تیار کیا ہے، محترم موصوف سے مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں مجھے ہم عصری کا شرف حاصل رہا ہے، صالح، سنجیدہ اور محنتی طلبہ میں ان کا شمار تھا، فراغت کے بعد کئی مدارس میں عربی کتب کی تدریس کا کام بخوبی انجام دیا اور مظاہر علوم جیسی عظیم درسگاہ میں بھی عربی کتب کی تدریس موصوف محترم سے متعلق رہی اور ہر جگہ کامیاب مدرس رہے۔ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں اب اگرچہ شعبۂ تجوید وقرأت کے استاذ ہیں؛ مگر ان کے مطالعے کی میز پر عربی کتب برابر نظر آتی ہیں، جو ان کے زیر نظر رہتی ہیں۔

ایک عرصے سے عربی ادب کی مشہور ومتداول کتاب ''مقامات حریری'' پر کام کر رہے تھے اور کتب لغت وادب کی چھان بین کر کے مقامات کے تعلق سے موتی چن رہے تھے، نہایت ہی عرق ریزی سے اس کی تشریح کا کام انجام دیا، چنانچہ یہ شرح منصۂ شہود پر آرہی ہے، اس کے خاصے حصے پر بندہ نے نظر ڈالی، کتاب نہایت پسند آئی، اصلی عبارت کو ملحوظ رکھ کر صاف ستھرا اور عمدہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ نیز لغات کی تشریح بھی بےحد موزوں ہے، محل اور موقع کے لحاظ سے جتنی تحقیق کی جہاں ضرورت تھی، وہاں بے کم وکاست اسی کو جگہ دی گئی ہے، ضرورت سے زائد کی بھرمار تشریح نہیں ہے کہ جس سے کتاب بوجھل بن کر مستفیدین کے لیے گراں بار ہوجائے، گویا تحقیق میں الفاظ کو تراش خراش کر کے رکھا گیا ہے، جس کے باعث مکمل تشریح کے باوجود مختصر اور دریا بکوزہ کا مصداق ہے، مزید برآں مقامات میں مذکور جملہ اشعار کی نحوی ترکیب بھی کی گئی ہے، جس سے شرح کی حیثیت دوبالا ہوگئی ہے، یوں تو مقامات حریری کی بہت سی شروح مارکیٹ میں ملتی ہیں، مگر ''ہر گلِ را رنگ بوئے دیگر است'' کے تحت یہ شرح بہت حد تک تشنگانِ ادب کو سیراب کرے گی (ان شاء اللہ)

دراصل استاذ محترم، ادیبِ دوراں حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی قدس اللہ سرہ سابق شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کا مقامات حریری کی تدریس میں یہی انداز تھا کہ ترجمہ شستہ ہوتا اور الفاظ کی مختصر، مگر نہایت جامع تشریح ہوتی، مولفِ محترم نے بھی مقامات حریری حضرت الاستاذ المرحوم ہی سے پڑھی ہے؛ اس لیے ان کی شرح میں استاذ محترم کا اسلوبِ درس اور اندازِ تحقیق صاف جھلکتا محسوس ہوتا ہے، گویا یہ شرح اسم بامسمّٰی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شرح کو قبولیتِ عامہ نصیب فرما کر شارح موصوف کو اجر جزیل دے اور مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالخالق سنبھلی

مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۴۲۶/۸/۱۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

علامہ حریری کی مقامات محتاجِ تعارف نہیں، اس کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ زمانۂ قدیم سے درسِ نظامی کے نصاب میں داخل ہے اور نہایت اہتمام کے ساتھ اس کی تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری ہے۔

احقر نے یہ کتاب ''ادیب العصر معلم وحید حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی'' (پیدائش ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء ـــــ وفات ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء) رحمہ اللہ سے پڑھی ہے، حضرت کا اندازِ تدریس بے مثال تھا، دورانِ درس احقر، حضرت کے درس کی کچھ چیدہ چیدہ باتیں نوٹ کرلیا کرتا تھا، اگر اس وقت یہ شعور ہوتا کہ اس پر کچھ لکھنے کی توفیق بھی ہوسکتی ہے، تو بالاستیعاب لکھ لیتا (اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین)

اب سے تقریباً سات سال پہلے کی بات ہے، محمد اسجد سلمہ (خادم زادہ، حال معین مدرس دارالعلوم دیوبند) جو اُن دنوں دارالعلوم میں مقامات پڑھ رہے تھے، مکان پر بیٹھ کر کتاب یاد کرتے، تو بعض وقت ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے مختلف مطابع کی مقامات کا سہارا لینا پڑتا۔ مطالعے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ کہیں کہیں اعراب کی غلطی سبھی نسخوں میں پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے احقر کو آں عزیز کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی جدو جہد کرنا پڑتی۔

میں اُن دونوں قراءتِ سبعہ کی مشہور ومعروف کتاب ''شاطبیہ'' کی شرح ''حفظ الامانی'' لکھ رہا تھا، اور اس میں مقامات ہی کے طرز پر کام کر رہا تھا کہ ''آں عزیز'' نے مجھ سے کہا: یہ انداز تو مقامات کا ہے، بس بات اسی پر ختم ہوگئی، بفضلہٖ تعالیٰ کچھ ہی دنوں میں ''حفظ الامانی'' مکمل ہوگئی (جس کی طباعت کا کام ہنوز معرضِ التواء میں ہے)

اب ''عزیزم'' نے مقامات پر لکھنے کے لیے مجھ سے کہا: اور باصرار کہا۔ چنانچہ احقر نے ''حضرت الاستاذؒ کے اندازِ تدریس کی پیروی کرتے ہوئے اس خیال سے کام شروع کردیا کہ اگر کام کی تکمیل ہوگئی، تو

شرح منظرِ عام پر آجائے گی اور اگر تکمیل نہ ہوئی، تو بات صیغۂ راز میں رہے گی۔

۱۸/ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱/ جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعہ بعد عصر کتاب کی شرح شروع کی، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق وتائید سے جمادی الاولی ۱۴۲۴ھ کے آخر تک پندرہ مقامے کی شرح مکمل ہوگئی، شرح طویل ہوگئی تھی، آں عزیز اُن دنوں "تخصص فی الادب" میں زیرِ تعلیم تھے، مسودہ کمپوزنگ کے لیے دے دیا گیا، کمپوز ہوکر جب آیا، تو آں عزیز سلمہ، نے کہا: شرح قدرے طویل ہوگئی ہے، اس کے باوجود اس میں دو چیزوں کی ضرورت باقی ہے: الفاظ کی تحقیق میں صلات کا استعمال، اور اشعار کی ترکیب۔ چنانچہ پہلے پروف پر نظرِ ثانی کے وقت حشو وزوائد کو حذف کر کے بقدرِ ضرورت صلات کا استعمال کیا گیا، اور اشعار کی ترکیب کا اضافہ کیا گیا۔

محمد اسجد سلمہ نے کتاب کی ترتیب وتسوید میں کافی محنت کی ہے، اگر "آں عزیز" کی کاوش نہ ہوتی، تو نہ جانے اس شرح کے منظرِ عام پر آنے میں اور کتنا وقت درکار ہوتا۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرمائیں، اور مزید دینی علوم کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

کسی بھی فن کی کتاب کی شرح لکھنے کا کام اصحابِ فن کا ہے، اور اصحابِ فن اس پر کافی کام کر چکے ہیں، مزید کام کی حاجت نہیں تھی، مگر احقر نے متقدمین کی شروحات کا مطالعہ کیا، تو اندازہ ہوا کہ وہ ذی استعداد طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہیں، متوسط اور عام طلبہ کے لیے ان شروحات سے استفادہ دشوار ہے؛ اس لیے احقر نے متوسط اور عام طلبہ کے لیے یہ کام کیا ہے۔

اس موقعہ پر صدیق محترم "حضرت مولانا عبد الخالق صاحب" سنبھلی زید مجدہم "استاذِ ادب وفقہ" دارالعلوم دیوبند (جنھیں مقامات کی بیشتر عبارتیں، اشعار وغیرہ حفظ ہیں) کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، موصوف نے دورانِ تالیف اپنا قیمتی وقت صرف کر کے احقر کا تعاون فرمایا، اور قیمتی آراء سے نوازا، اللہ تعالیٰ "آں محترم" کو جزائے خیر عطا فرمائیں، آمین۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس سعی کو قبول فرما کر مقبولِ خاص وعام بنائیں، اور میرے نیز میرے والدین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں، اور مزید علمی کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

جمشید علی قاسمی عفا اللہ عنہ

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۱/ جولائی ۲۰۰۵ء ـــ مطابق ۳/ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

کتاب کی خصوصیات

① مقامات کے مختلف نسخوں سے متن کی تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے، اس لیے بحمد اللہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نسخہ اغلاط سے تقریباً پاک ہے۔

② ہر مقامے کے شروع میں پورے مقامے کا اجمالی خاکہ تحریر کیا گیا ہے، تاکہ پڑھتے وقت قصے کا اجمالی تصور ذہن میں رہے۔

③ ترجمہ سلیس، بامحاورہ کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ الفاظ سے قریب تر رہے۔

④ ترجمہ کرتے وقت ترکیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اگر کسی جگہ کوئی عبارت یا لفظ محذوف ہے، تو بین القوسین اُس کی وضاحت کردی گئی ہے۔

⑤ الفاظ کی لغوی تحقیق کے تحت صرف اتنی تحقیق لکھی گئی ہے، جس کی طلبہ کو ضرورت ہے، غیر ضروری تفصیل سے احتراز کیا گیا ہے۔

⑥ اِس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ کہیں بھی کسی لفظ کی تحقیق چھوٹنے نہ پائے؛ تاکہ طلبہ کو کسی لفظ کی تحقیق کے لیے پچھلے صفحات کا سہارا نہ لینا پڑے۔

⑦ محاورات اور ضرب الامثال کا پس منظر بہ طورِ خاص بیان کیا گیا ہے۔

⑧ مکمل پندرہ مقامے کے اشعار کی ترکیب لکھی گئی ہے۔

⑨ اشعار کی ترکیب میں مبتدی طلبہ کے ذہن کی رعایت کی گئی ہے؛ تاکہ پہلی ہی نظر میں ترکیب ذہن نشین ہوجائے۔

⑩ پوری کتاب میں عموماً اور عربی متن میں خصوصاً ''رموزِ املا'' کی رعایت کی گئی ہے۔

⑪ افعال کے ساتھ صلات کا استعمال کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ کے لیے ان افعال کا استعمال آسان ہوسکے؛ جوکہ مقامات کی تدریس کا اصل مقصد ہے

علامہ حریری کا مختصر تعارف

آپ کا نام نامی ''قاسم'' اور کنیت ''ابو محمد'' ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے: ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری، حرامی، بصری۔

آپ کے یہاں ریشم تیار ہوتا تھا، یا آپ ریشم کی تجارت کیا کرتے تھے؛ اس لیے آپ کو حریری کہتے ہیں حریر کے معنی ریشم کے ہیں۔

آپ کی پیدائش بصرہ کے قریب قصبۂ ''مشان'' میں ۴۴۶ھ میں ہوئی، اور بصرہ کے محلّہ ''بنی حرام'' میں آپ رہتے تھے، اسی لیے آپ کو ''حرامی'' بھی کہتے ہیں۔

۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ میں ۶۹ یا ۷۰ سال کی عمر پا کر بصرہ کے محلہ بنی حرام ہی میں آپ نے وفات پائی۔

آپ نہایت ہوشیار، فصاحت وبلاغت میں یکتائے زمانہ، ماہرِ فن، انشا پرداز اور ادیب تھے، آپ کو عربی نظم ونثر دونوں پر یکساں قدرت تھی۔

علامہ حریری شکل وصورت کے اعتبار سے نہایت بدصورت اور پستہ قد تھے، مگر سیرت کے اعتبار سے اچھے، ظریف الطبع اور خوش مزاج تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی شہرت سن کر آپ کے پاس آیا، معلوم نہیں ذہن میں کیا کیا خیالات لیے ہوئے ہوگا، علامہ کی جو شکل وصورت دیکھی تو منقبض ہوگیا۔ علامہ نے اس کی دل کی بات کو بھانپ لیا۔ اس شخص نے کچھ لکھوانے کی درخواست کی تو علامہ نے اسے یہ دو شعر لکھوائے۔

(۱) مَـا أَنْـتَ أَوَّلُ سَـارٍ غَـرَّهُ قَمَرٌ ۞ وَرَائِدٍ أَعْجَبَتْهُ خُضْرَةُ الدِّمَنِ

رات کو چلنے والے تم ہی پہلے شخص نہیں ہو، جسے چاند نے دھوکا دیا ہو اور نہ تم تلاش کرنے والے پہلے آدمی ہو، جس کو کوڑی کی سبزی اچھی معلوم ہوئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تم سے پہلے بھی لوگ ظاہری خوبصورتی سے اس طرح دھوکے میں پڑے ہیں۔

(۲) فَـاخْتَرْ لِنَفْسِكَ غَيْرِيْ إِنَّنِيْ رَجُلٌ ۞ مِثْلُ الْمُعَيْدِيْ فَاسْمَعْ بِيْ وَلَاتَرَنِيْ

اس لیے تم اپنے لیے میرے علاوہ کسی اور کو پسند کرلو، کیونکہ میں مُعَیدی کی طرح بدصورت ہوں، تم مجھے صرف سُن لیا کرو، دیکھا نہ کرو، یعنی میرے قصے، چٹکلے وغیرہ سن لیا کرو، وہ مجھے دیکھنے سے بہتر ہیں۔

یہ شعر سن کر وہ شخص بہت شرمندہ ہوکر لوٹا، اور علامہ کے حقیقی حسن کی کچھ جھلک اُسے نظر آ گئی۔

آپ نہایت خوشحال اور مالدار لوگوں میں سے تھے، بصرہ میں آپ کا کھجوروں کا ایک باغ تھا، جس میں

اٹھارہ ہزار درخت تھے۔

تصانیف: آپ کی تصانیف تو بہت ہیں، مگر ان میں سے چند مشہور ہیں:

① درة الغواص فی اوہام الخواص ـــــــ اس میں اپنے معاصرین اُدباء کی ان غلطیوں کی نشان دہی کی ہے، جو ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ② **مُلْحَةُ الإِعْرَاب** ـــــــ اس میں مبتدی طلبا کے لیے نحو کے مسائل کو منظوم شکل میں پیش کیا ہے۔ ③ رسالۂ سینیہ ـــــــ اس کے ہر کلمے میں سین ہے ④ رسالۂ شینیہ ـــــــ اس کے ہر کلمے میں شین ہے ⑤ ـــــــ مقاماتِ حریری۔

ان سب میں اہم اور قابلِ فخر یہی مقاماتِ حریری ہے، اس کو دنیائے ادب میں بے پناہ شہرت و مقبولیت، اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوبِ بیان اور جدتِ موضوع کے اعتبار سے خاص امتیاز حاصل ہے۔ علامہ زمخشری رحمہ اللہ مقاماتِ حریری کے متعلق یہ اشعار تحریر فرماتے ہیں۔ جن سے مقاماتِ حریری کی مقبولیت، اہمیت اور بلند مقام کا اندازہ ہوتا ہے:

أُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ ۞ وَمَشْعَرِ الْحَجِّ وَمِيْقَاتِهِ
إِنَّ الْحَرِيْرِيَّ حَرِيٌّ بِأَنْ ۞ تُكْتَبَ بِالتِّبْرِ مَقَامَاتُهُ
مُعْجِزَةٌ تُعْجِزُ كُلَّ الْوَرٰى ۞ وَلَوْ سَرَوْا فِيْ ضَوْءِ مِشْكَاتِهِ

میں اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں کی، مزدلفہ اور میقاتِ حج کی قسم کھا کر کہتا ہوں ـــــــ کہ حریری اس بات کے لائق ہیں کہ ان کے مقامے سونے سے لکھے جائیں ـــــــ وہ مقامے ایسے بے مثال ہیں جو تمام مخلوق کو عاجز کر دیتے ہیں اگرچہ وہ حریری کے چراغ کی روشنی میں چلے۔

مقامات کی وجہِ تالیف: مسجد بنی حرام جو کہ بصرہ میں ہے، جس میں علامہ حریری درس دیا کرتے تھے، وہاں ایک دفعہ ایک بوڑھا شخص بصورتِ سائل آیا، جس کی زبان انتہائی فصیح و بلیغ تھی۔ مسجد میں علما فضلا کا بڑا مجمع تھا اس نے آ کر سلام کیا اور پھر اپنا سفرِ روم اور وہاں اپنے لڑکے کی گرفتاری کا واقعہ بیان کر کے، حاضرین سے کچھ دینے کی درخواست کی۔ اس کی فصاحت و بلاغت پر سب کو تعجب ہوا اور سب نے اس کی بہت مدد کی، حُسنِ اتفاق اسی دن شام کو حریری کے پاس بصرہ کے بڑے بڑے علما اور اُدبا بغرضِ ملاقات آئے۔ حریری نے یہ پورا واقعہ ان کو سنایا، اور اس کی عبارت کی لطافت، نزاکت اور شگفتگی کی تعریف کی۔ حاضرین میں سے ہر ایک نے کہا: ایسا ہی ایک شخص ہماری مسجد میں بھی آیا تھا۔ اور اس سے سنے ہوئے خطبوں کا تذکرہ کیا، جو علامہ حریری کے سنے ہوئے خطبے سے بھی زیادہ بلیغ تھے۔ اور کہا: یہ شخص مختلف مساجد میں رنگ وروپ بدل کر اس قسم کی تقریریں کرتا پھرتا ہے اور لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ اس واقعہ نے علامہ حریری

کے شوقِ سخن کی آگ کو بھڑ کادیا۔ چنانچہ علامہ نے اس واقعہ کو قلم بند کیا، ابوزید سروجی کی زبان پر (جوایک فرضی شخص ہے) اس طرح کہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ بیان کرنے والا وہ خود ہی ہے۔ اور اس قلم بند کردہ واقعہ کا نام رکھا'' اَلْمَقَامَةُ الحرامیة''

علامہ حریری نے اس مقامے کو اس وقت کے عباسی خلیفہ'' مسترشد باللہ'' (پیدائش ۴۸۵ھ/۱۰۹۲ء ــــــ وفات ۵۲۹ھ/۱۱۱۸ء) کے وزیر''نوشیرواں'' کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے اُسے بہت پسند کیا اور اُسی طرز پر دوسرے مقامے یعنی فرضی واقعے تیار کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حریری نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مزید انچاس (۴۹) مقامے لکھ کر پچاس پورے کیے، جن میں سے اس وقت پندرہ (۱۵) مقامے دارالعلوم دیوبند میں داخلِ نصاب ہیں۔

بعض نے واقعہ کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ''نوشیرواں'' کا حکم پاکر آپ واپس بصرہ لوٹے اور چالیس مقامے لکھ کر''نوشیرواں'' کے پاس بھیجے۔

بعض حاسدوں نے''نوشیرواں'' سے کہا کہ: یہ حریری کے لکھے ہوئے نہیں ہیں، کیونکہ ان کی عبارات ان کے دیگر رسائل سے مناسبت نہیں رکھتیں؛ بلکہ ان کے ایک مہمان کے لکھے ہوئے ہیں جو انتقال کر گیا ہے۔ حریری نے ان کو اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔ اور کہا: اگر یہ سچے ہیں تو اور مقامے لکھ کر دکھائیں۔''نوشیرواں'' نے علامہ کو بلایا اور تحقیقِ حال کے لیے ان سے سابقہ طرز پر مقامے لکھنے کے لیے کہا۔ چنانچہ چالیس دن تک علامہ بغداد میں رہے، بہت کوشش کی، کافی کاغذ خراب کیے، مگر قسمت کی بات کہ مضمون کی آمد نہ ہوسکی اور آپ کچھ نہ لکھ سکے۔ حاسدین نے مذاق اڑایا، آپ بہت شرمندہ ہوئے اور بصرہ واپس ہوگئے۔ یہاں آکر آپ نے پھر لکھنا شروع کیا، تو مزید دس مقامے لکھ کر''نوشیرواں'' کے پاس بھیجے۔ اور یہ کہلایا کہ: میں آپ کے گھر میں آپ کے خوف وہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا تھا۔ پس اس طرح آپ نے یہ پچاس مقامے تحریر کیے۔

کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے تو پہلا مقامہ''اَلصَّنْعَانِیَّه'' ہے، مگر تخلیق وانشا کے اعتبار سے پہلا مقامہ ''اَلْمَقَامَةُ الْحَرَامِیَّة'' ہے جو ۴۸ ویں نمبر پر ہے۔

علامہ نے مقامات کی ترتیب میں دو فرضی نام استعمال کیے ہیں:

(۱) حارث بن ہمام: ان کو قصہ کا راوی بنایا ہے اور اس سے انھوں نے خود اپنی ذات کو مراد لیا ہے۔

(۲) ابوزید سروجی: اس کو قصہ کا ہیرو اور مرکزی کردار ادا کرنے والا قرار دیا ہے۔

علامہ نے مقامات کی ترتیب میں اس کا اہتمام کیا ہے کہ ہر دس کا پہلا مقامہ''زہد'' سے متعلق ہے، ہر دھائی کا چھٹا مقامہ''ادبی'' اور ہر دس کا پانچواں اور دسواں مقامہ''مزاحیہ'' ہے۔

مقدمۂ علم

کسی علم کوشروع کرنے سے پہلے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے ان کو''مقدمۂ علم'' کہتے ہیں۔

ادب کے لغوی معنی ـــــ دو ہیں (۱) أَدُبَ أَدَبًا (ک) زیرک ودانشمند ہونا۔فنِ ادب کا ماہر ہونا۔

(۲) أَدَبَ أَدْبًا (ض) دعوت دینا، بلانا (۲) ادب سکھانا۔اخلاق سکھانا۔

وجہ تسمیہ: ادب کوادب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کوعمدہ اخلاق واوصاف سکھاتا، اوران کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ علم ہے جس کے ذریعے کلامِ عرب میں لفظی، معنوی، اورتحریری غلطی سے بچا جاسکے۔

علم ادب کی یہ تعریف عموماً مشہور ہے، مگر یہ تعریف ''بالغرض'' ہے؛ حقیقی تعریف نہیں ہے، البتہ یہ تعریف علم ادب کے مصداق، مفہوم ومقصد سے قریب تر ہے۔ صحیح تعریف وہ ہے، جو تاریخ الادب العربی میں احمد حسن زیات (پیدائش ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۴۱ء ـــــ وفات ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء) نے کی ہے کہ:

کسی زبان کے شعراء اور مصنفین کا وہ نادر کلام، جس میں نازک خیالات وجذبات کی عکاسی اور لطیف معانی ومطالب کی ترجمانی کی گئی ہو۔

فائدہ: ان کے علاوہ بھی اور بہت سی تعریفیں کی گئی ہیں، مگر طوالت کے خوف سے ان کے ذکر سے تعرض نہیں کیا گیا ـــــ جسے شوق ہو وہ مطولات کی طرف رجوع کرے۔

موضوع: اس علم کا کوئی ایسا موضوع متعین[۱] نہیں جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جائے۔

---

[۱] محققین کی رائے یہ ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع متعین نہیں؛ کیونکہ موضوع اُس علم کا متعین ہوسکتا ہے، جس کی تمام قسموں کے موضوعات الگ الگ ہونے کے باوجود، کسی ایک جنس کے تحت داخل ہوں۔ علم ادب بارہ علوم کا مجموعہ ہے، جن میں سے آٹھ اصول ہیں: علم لغت، علم صرف، علم اشتقاق، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم عروض، علم قافیہ ـــــ اور چار فروع: علم رسم خط، علم قرض الشعر، علم انشاء، علم محاضرات۔ ان تمام اقسام کے موضوعات چونکہ کسی ایک جنس کے تحت داخل نہیں ہیں؛ اس لئے محققین نے فرمایا ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع بھی متعین نہیں ہے، مقدمہ تاریخ ابن خلدون میں ص: ۵۵۳ پر ہے: هذا العلمُ لا موضوعَ له، يُنظَرُ في إثباتِ عوارِضِه أو نَفيِها ۔یعنی اس علم کا کوئی ایسا ←

غرض دو ہیں: ــــ (۱) اپنے مافی الضمیر کو نہایت اچھے اور مؤثر انداز میں دوسرے کے ذہن نشین کردینا ــــ (۲) ذہن اور زبان کو لفظی، معنوی اور تحریری غلطیوں سے بچانا۔

ادب: ــــ وہ کلام ہے جس میں کلام کی صنعتیں اور فنی طریقے ملحوظ رکھے جائیں۔ بالفاظ دیگر: ادب: فنی کلام کا نام ہے۔

زبان: ــــ افرادِ انسانی کے درمیان باہمی تخاطب کا ذریعہ، یا وہ الفاظ جن کے ذریعے بے تکلف اظہارِ مافی الضمیر کیا جا سکے۔

ان الفاظ کی ترتیب اگر قواعدِ زبان کے موافق ہو، تو زبان صحیح اور اگر قواعدِ فصاحت و بلاغت کے موافق ہو، تو زبان فصیح و بلیغ کہلاتی ہے۔

صلہ: ــــ کے لغوی معنی: جوڑنے والی چیز۔

اصطلاحی معنی: ــــ وہ حرف جر ہے جو فعل اور مفعول کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، یا وہ حرف جر جو معمول کو عامل سے جوڑنے کا ذریعہ بنے۔

صفت مشبہ: ــــ وہ اسم مشتق ہے جو مصدر لازم سے بنا ہوا ور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری (صفت) ہر زمانے میں ثبوت عام کے طور پر ثابت ہو۔

دوسری تعریف: وہ اسم مشتق ہے، جو مصدر لازم سے بنا ہوا ور ایسی صفت پر دلالت کرے، جو موصوف کے لیے ہر زمانے میں ثبوتِ عام کے طور پر ثابت ہو۔

صفت مشبہ کے اوزان کی مقامات میں بہت جگہ ضرورت پڑتی ہے، اس لیے اس کے اوزان ذکر کیے جاتے ہیں۔ یاد کر لینا مفید ثابت ہوگا۔

صَعْبٌ، صِفْرٌ، صُلْبٌ، حَسَنٌ، خَشِنٌ، نَدُسٌ، زَنِمٌ، بِلِزٌ، خِطَمٌ، جُنُبٌ، أَحْمَرُ، كَابِرٌ، كَبِيرٌ، غَفُورٌ، جَيِّدٌ، جَبَانٌ، هِجَانٌ، شُجَاعٌ، عَطْشَانُ، عَطْشَى، حُبْلَى، حَمْرَاءُ، عُشَرَاءُ.

اسم مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتلائے، اس سے اسماء وافعال مشتق نہ ہوں اور وہ لفظاً یا تقدیراً فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو، جیسے: عَطاءٌ: أعطى کا، وُضُوءٌ: تَوَضَّأَ کا اسم مصدر ہے؛ اسی طرح کَلَامٌ: کَلَّمَ کا، نَبَاتٌ: أَنبَتَ کا، عِشْرَةٌ: عاشَرَ کا، عَوْنٌ: أَعَانَ کا، تَقْوىٰ: اِتَّقَى کا، فتوی: أَفْتَى کا، سَوَاءٌ: اِسْتَوىٰ کا اسم مصدر ہے (الصرف التعلیمی ص: ۲۰۰)

→ موضوع نہیں ہے جس کے عوارضِ ذاتیہ سے اثبات ونفی میں بحث کی جائے۔ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ سابق شیخ الادب دارالعلوم دیوبند نے مقدمہ حماسہ کے پہلے صفحے پر فرمایا ہے: هذا هو الحقُّ عِندي.

علم پر الف لام داخل کرنے کا ضابطہ

علم کی تین صورتیں ہیں:

(۱) جس اسم یا صفت کو علم بنایا گیا ہے، اس پر "الف لام" پہلے سے داخل ہے۔ جیسے: (اسم) البیّت، الکتاب، النجم (اور صیغۂ صفت) الصَّعِقُ وغیرہ، تو یہ "الف لام" علم کا جز ہے دیگر حروف کی طرح۔ اس لیے اس پر "الف لام" ہمیشہ داخل رہے گا۔

(۲) علم: اصل کے اعتبار سے صیغۂ صفت یا مصدر ہو۔ جیسے: حارث، عباس، حسن، حسین، فضل، عَلاء وغیرہ، تو اس پر "الف لام" داخل کرنا جائز ہے، ضروری نہیں، چنانچہ "مُحَمَّد اور عَلِیّ" پر الف لام داخل نہیں کرتے۔

(۳) علم: اصل کے اعتبار سے نہ صیغۂ صفت ہو اور نہ مصدر۔ تو اس کی دو صورتیں ہیں: اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی موجود ہیں یا نہیں، اگر اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی ہیں، تو الف لام داخل کرنا اولیٰ ہے۔ جیسے اَسَدْ یا کَلْب سے اَلْاَسَد یا اَلْکَلْب وغیرہ۔

اور اگر اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی نہیں ہیں، تو پھر الف لام داخل کرنا جائز نہیں ہے، جیسے: حمزہ.
لیکن اگر اس صورت میں اشتراک اتفاقی ہو جائے یعنی اتفاقاً ایک نام کئی آدمیوں کا ہو جائے اگرچہ وہ نام اصل کے اعتبار سے فعل ہی ہو۔ جیسے: یَزِیْد (فعل ہے) تو اس صورت میں بھی الف لام داخل کر سکتے ہیں، یعنی "اَلْیَزِیْد" کہہ سکتے ہیں۔

ملخص از رضی شرح کافیہ بن حاجب ج:۱ص:۲۳۱

مقامات

واحد: مَقَامَۃٌ: اسم ظرف مؤنث بروزن مَفْعَلَۃٌ: کھڑا ہونے کی جگہ۔ قَامَ قِیَامًا (ن) کھڑا ہونا، ٹھیرنا۔

مقامہ: ـــــ ایسے واقعات جن پر انسان قائم ہوا، یا گویا اس نے ان واقعات کو اس طرح دیکھا، جیسے کہ وہ اس کے قیام کی جگہ بن گئے ہوں۔

(۲) مقامہ: ـــــ مجلسی واقعہ یا وہ قصہ جو مجلس میں سنایا جائے۔

(۳) مقامہ: ـــــ وہ واقعہ جو سیر و سیاحت کے درمیان پیش آئے۔

(۴) مقامہ: ـــــ وہ قصہ جو کسی مقام یا کسی سفر کے واقعات پر مشتمل ہو۔

إِنِّيْ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَايَكْتُبُ أَحَدٌ كتابًا فِي يَوْمِهِ إِلَّا قَالَ فِيْ غَدِه: لو غُيِّرَ هَذَا لَكَانَ أَحْسَنَ، ولوزِيْدَ هذا لكان يُسْتَحْسَن، ولو قُدِّمَ هذا لكان أَفْضَلَ، ولو تُرِكَ هذا لكان أَجْمَلَ. وهذا مِنْ أَعْظَمِ العِبر، وَهُوَ دَلِيلٌ عَلٰى استِيْلَاءِ النَّقْصِ عَلٰى جُمْلَةِ البَشَرِ.

العماد الأصفهاني.

يَشُوْقُ كُلُّ مَن يُؤَلِّفُ كتابًا إلى المديح. أَمَّا مَنْ يُصَنِّفُ قاموسًا فَحَسْبُهُ أَنْ يَنْجُوَ مِنَ اللَّوم،

الدكتور جنسن

مَنْ صَنَعَ كتابًا فقد اسْتَشْرَفَ لِلْمَدْحِ أَوِ الذَّمِّ، فَإِنْ أَحْسَنَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ لِلْحَسَدِ وَالْغِيْبَةِ؛ وَإِنْ أَسَاءَ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلشَّتْمِ.

العتابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ایسے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تحقیق: ب: برائے استعانت یا برائے مصاحبت بمعنی: مع
بائے استعانت وہ باء ہے جس کا مدخول علیہ ماسبق کے لیے مدد اور ذریعہ ہو۔
بائے مصاحبت: وہ باء ہے جس کا مابعد ماقبل کے حکم میں داخل ہو۔
اِسم: اس کے مادۂ اشتقاق میں ائمہ نحو کا اختلاف ہے:
بصریوں کا کہنا ہے کہ اسم: سَمَا يَسْمُوْ سُمُوًّا سے مشتق ہے، جس کے معنی: بلند ہونا۔
صورتِ اشتقاق یہ ہے کہ سُمُوٌّ کے آخر سے ''واؤ'' کو حذف کر دیا اور پھر ''سین'' کو ساکن کر کے شروع میں ہمزۂ وصلی لے آئے اِسْم ہو گیا، لیکن حضرت الاستاذ ادیب العصر ''مولانا وحید الزماں'' کیرانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی صورت اشتقاق یہ ہے کہ سُمُوٌّ کے امر حاضر ''اُسْمُ'' کو فعلیت سے نکال کر دائرۂ اسمیت میں لے آئے اور اس پر تمام احکام اسم (یعنی کسرہ، تنوین اور الف لام وغیرہ کا دخول) جاری کر دئے۔ جیسے کہ: آلآنَ، بمعنی وقت (یعنی اب) جو اصل میں اٰنَ، فعل ماضی تھا، اسے فعلیت سے نکال کر اِسم، بنا دیا گیا۔
دلیلِ اشتقاق یہ ہے کہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ بوقت تصغیر اور جمع اپنی اصل پر لوٹ آتا ہے، اِسْمٌ کی تصغیر بھی مسلمہ طور پر سُمَيٌّ ہے جو اصل میں سُمَيْوٌ، بروزن فُعَيْلٌ تھی۔ تعلیل کے بعد سُمَيٌّ ہو گئی۔ اور جمع: أَسْمَاءٌ ہے، جو اصل أَسْمَاوٌ تھی۔ واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ اِسْمٌ کی اصل اور اس کا مادۂ اشتقاق علی الترتیب س،م،و ہے۔ سُمُوٌّ سے اِسم کے مشتق ہونے میں مناسبت یہ ہے کہ اسم اپنے مسمّٰی کے لیے علو اور بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔
کوفیوں کا کہنا ہے کہ ''اِسْم'' وَسْمٌ سے مشتق ہے، وَسَمَ يَسِمُ وَسْمًا (ض) نشان لگانا۔

علامت کے ذریعہ کسی شے کو ممتاز کرنا۔

صورتِ اشتقاق یہ ہے کہ وَسْمٌ کے شروع میں چونکہ واؤ حرفِ علت متحرک ہے اور ثقیل ہے؛ اس لیے اُسے حذف کردیا گیا، اب ''س'' پہلا حرف ساکن رہا، اس لیے ہمزۂ متحرکہ شروع میں بڑھادی گئی، تاکہ ابتداء بالسکون لازم نہ آئے۔

وَسْمٌ سے اِسْم کے مشتق ہونے میں مناسبت یہ ہے کہ اسم اپنے مُسَمّٰی کے لیے علامتِ امتیاز بنتا ہے اور ذریعۂ شناخت ہوتا ہے۔

اکثر حضرات نے بصریین کے مذہب کو ترجیح دی ہے؛ وجہ وہی ہے جو دلیل اشتقاق میں گذری، جس سے معلوم ہوا کہ اسم کا مادۂ اشتقاق علی الترتیب س، م، و ہے۔ اگر مادۂ اشتقاق وَسْمٌ (و، س، م) ہوتا، تو تصغیر: وُسَیْمٌ اور جمع: أَوْسَامٌ آتی؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

معنی: (۱) اسم: وہ لفظ ہے جو کسی عرض یا جوہر کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۲) اسم: وہ لفظ ہے جو مطلقاً کسی شے کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۳) اسم: وہ لفظ ہے جو انسان یا حیوان یا نبات یا جماد کا نام ہو۔

اَللّٰـه: ذاتِ واجب الوجود، معبودِ حقیقی کا نام۔ یہ مشتق ہے یا غیر مشتق، اس بارے میں اختلاف ہے: بعض حضرات فرماتے ہیں: لفظ ''اَللّٰه'' مشتق ہے اور اس کی اصل إلٰـهٌ ہے، إلٰـهٌ بروزن فِعَالٌ صفت کا صیغہ ہے اور مَأْلُوْهٌ اسم مفعول کے معنی میں ہے ــــ ہمزہ کو خلاف قیاس حذف کرکے اس کے عوض میں الف لام لایا گیا، أَلْ لٰـهُ ہوگیا۔ اب ایک کلمہ میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوگئے، ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے، اس لیے پہلے لام کا دوسرے لام میں ادغام کردیا گیا اَللّٰهُ، ہوگیا۔

اس کا اشتقاق چار طرح پر ہے:

(۱) أَلَـهَ يَأْلَهُ إِلٰـهَةً وَأُلُوْهِيَّةً وَأُلُوْهَةً (ف) پرستش کرنا۔ عبادت کرنا۔ إلٰـهٌ: بمعنی مَأْلُوْه: وہ ذات جس کی پرستش کی جائے۔ عبادت کی جائے۔

(۲) أَلِـهَ يَـأْلَـهُ أَلَهًا (س) حیران و پریشان ہونا۔ متعجب ہونا۔ إلٰـهٌ: بمعنی مَـأْلُوْه: وہ ذات جس کے ادراک یعنی تہ کو پہنچنے یا اس کے عظمت وجلال میں عقلِ انسانی حیران ومتعجب ہو۔

(۳) وَلِـهَ يَوْلَهُ وَلَهًا (س) مشتاق ہونا۔ شدتِ غم یا شدتِ عشق سے دیوانہ ہونا۔ إلٰـهٌ: بمعنی مَأْلُوْه: وہ ذات جس کا اشتیاق ہو یا جس کے عشق ومحبت میں انسان دیوانہ ہوجائے۔ اس صورت میں ''إِلَاهٌ'' اصل

میں " وِلَاہٌ " تھا، واو کو ہمزہ سے بدل دیا اور پھر ہمزہ کو گرا کر الف لام داخل کر کے ادغام کر دیا گیا۔ "اللہ" ہو گیا۔ مذکورہ بالا تین اقوال سے معلوم ہوا کہ لفظ "اللہ" کی اصل " اِلاہٌ " ہے۔ جو بعد تغیر "اللہ" ہو گیا ہے۔

(۴) لَاہَ یَلِیْہُ لَیْھًا وَلَاھًا (ض) چھپنا۔ بلند و مرتفع ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے، یا وہ ذات چونکہ تمام عیبوں سے پاک اور ہر چیز سے بلند و بالا ہے؛ اس وجہ سے لفظ "اللہ" کو اس مادے سے بھی مشتق مان سکتے ہیں۔

اس صورت میں اَللّٰہ کی اصل "لاہٌ" ہوگی۔ الف لام داخل کر کے اللہ بنا لیا گیا۔

تنبیہ: جیسا کہ اوپر معلوم ہوا کہ اَللّٰہ میں الف لام عوضی ہے، تعریف کا نہیں ہے؛ اسی لیے یَا اللّٰہ ہمزہ قطعی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تا کہ معرف باللام سے ممتاز ہو جائے [1]۔

اللّٰہ اور اِلٰـہ میں فرق: لفظ اَللّٰہ معبود برحق کے ساتھ خاص ہے اور اِلٰـہ عام ہے، ہر معبود پر بولا جاتا ہے، خواہ برحق ہو یا غیر برحق؛ لیکن پھر اس کا اطلاق معبود برحق پر ہونے لگا۔ اور جب اس پر الف لام عہدی داخل کیا جاتا ہے یعنی اَلْاِلٰـہ کہا جاتا ہے، تب بھی غلبۃً اس کا اطلاق معبود برحق ہی پر ہوتا ہے۔

یہ اقوال ان حضرات کے تھے جو لفظ اللہ کو مشتق مانتے ہیں؛ لیکن جمہور کے نزدیک قول مختار یہ ہے جسے جمہور مفسرین نے بھی اختیار کیا ہے کہ لفظ اللہ مشتق نہیں؛ بلکہ وہ اسم ذات ہے واجب الوجود کے لیے۔

الرَّحْـمٰنِ الرَّحِیْمِ : بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔ دونوں اسم مبالغہ ہیں۔ رَحِـمَ رَحْمًا وَرَحْمَۃً وَمَرْحَمَۃً (س) رحم کرنا۔ نرمی برتنا (۲) مغفرت کرنا۔ لیکن رحـمان میں رحیم کے مقابلہ میں مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ اس میں حروف زیادہ ہیں۔ اور حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی۔ رحمان اور رحیم میں فرق کی چار صورتیں ہیں:

(۱) رَحمان: ان صفاتِ عمومی اور خصوصی کے اعتبار سے ہے، جو نظام ربوبیت سے تمام انسانوں پر ہوتی ہیں اور رحیم: ان خصوصی صفات کے اعتبار سے ہے، جو مؤمنین کے لیے خاص ہیں اور جن کا ظہور خاص

---

[1] بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اَلْاِلٰـہ میں الف لام تعریف کا ہے۔ اب رہا یہ اشکال کہ یَا اَللّٰہ میں دو آلۂ تعریف کیسے جمع ہو گئے، نیز الف لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا، اس لیے یَـا اللّٰـہ میں ہمزہ وصلی حذف ہونا چاہئے، اس میں حذف کیوں نہیں ہوتا؟ تو ان دونوں باتوں کا جواب یہ ہے کہ دو آلۂ تعریف کا جمع ہونا، نیز ہمزۂ وصلی کا درمیان کلام میں حذف نہ ہونا لفظ اللّٰـہ کی خصوصیات میں سے ہے؛ جیسا کہ صاحب کافیہ نے فرمایا ہے: وَقَالُوْا یَا اَللّٰہ خَاصَّۃً، فافہم۔

مُقَدِّمَۃُ الْکِتَاب

طور پر بروزِ قیامت ہوگا۔

(۲) رحمان: صرف بڑی رحمتوں کے لیے ہے اور رحیم: چھوٹے درجہ کی رحمتوں کے لیے ہے۔

(۳) رحمان: باعتبار دنیا و آخرت ہے اور رحیم: صرف باعتبار آخرت ہے۔

(۴) رحمان: لفظ ''اللہ'' کی طرح اللہ تعالیٰ کا علم ہے، مخلوق پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا؛ جب کہ رَحِیم: علم نہیں صفت ہے، مخلوق پر بھی اس کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

فائدہ: ب، کا متعلق فعل یا شبہ فعل مقدر ہے۔ جس کی صورت یہ ہے:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ أَبْدَأُ ۞ (۲) بِسْمِ اللّٰهِ اِبْتِدَاءِ يْ

(۳) أَبْدَأُ بِسْمِ اللّٰهِ ۞ (۴) اِبْتِدَاءِ يْ بِسْمِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَحْمَدُكَ علىٰ مَا عَلَّمْتَ مِنَ البَيان، وَأَلْهَمْتَ مِنَ التِّبيان، كَمَا نَحْمَدُكَ علىٰ ما أَسْبَغْتَ مِنَ العَطاءِ، وَأَسْبَلْتَ مِنَ الغِطاءِ. ونعوذُ بِكَ مِنْ شِرَّةِ اللَّسَنِ، وفُضُوْلِ الهَذَرِ، كما نَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ، وفُضوحِ الْحَصَرِ.

ترجمہ: اے اللہ بیشک ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، اُس فصاحتِ کلام پر جو تو نے سکھائی۔ اور اُس کیفیتِ بیان پر جو تو نے دل میں پیدا کی، جیسے کہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں اُس عطیہ پر جسے تو نے مکمل فرمایا اور اُس پردے پر جسے تو نے ڈال دیا (ہمارے عیوب پر)۔ اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں زورِ زبان اور بے فائدہ باتوں کی کثرت سے، جیسے کہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں رُکاوٹِ زبان کے عیب اور کلام سے عاجز ہونے کی بدنامی سے۔

تحقیق: اَللّٰهُمَّ: اے اللہ۔ اَللّٰهُمَّ کی اصل یَا اللّٰه ہے، چونکہ یہ کلمہ دعا کے لیے کثرت کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے، اس لیے اللّٰه کے ساتھ ''یَا'' کا اتصال ثقل کا باعث بنتا ہے؛ پس برائے تخفیف ''یَا'' حرفِ ندا حذف کردی گئی اور اس کے بدل کے طور پر میم مشددہ آخیر میں بڑھادی گئی[۱] اور میم کو فتحہ اس لیے دیا گیا کہ وہ یَا مفتوحہ کے قائم مقام بھی ہے اور اس جگہ ضمہ اور کسرہ کے مقابلے میں اخف الحرکات بھی۔ اور ''ہ'' کو منادیٰ مفرد ہونے کی وجہ سے ضمہ دیا گیا؛ اس طرح اَللّٰهُمَّ ہوا[۲]

---

۱ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ یَا کے بدل کے طور پر میم مشدد لانا لفظ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے؛ اس لیے زَیْدُمَّ، عَمْرُمَّ، بَکْرُمَّ، وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ ۲ یہ مذہب بصریین کا ہے، اکثر علماء نے اسی مذہب کو ترجیح دی ہے۔ کوفیین کا ←

إِنَّا: مرکب ہے إنَّ حرف مشبہ بالفعل مخففہ اور نَا ضمیر منصوب متصل سے یعنی إِنْنَا، پہلے نون کا دوسرے نون میں ادغام کردیا گیا إِنَّا ہوگیا ــــــ اس جگہ دونوں نون کا انفکاک بھی جائز ہے۔ بصورتِ انفکاک إنَّ مشددہ ہوگا یعنی إِنَّـنَا جیسے: إِنَّا آمَـنَّا اور إِنَّـنَا سَمِعْنَا.

نَحْمَدُ: مضارع جمع متکلم۔ حَمِدَهُ حَمْدًا (س) تعریف کرنا۔ کسی کے اوصافِ اختیاریہ کو بیان کرنا۔

مَا: موصولہ مبہمہ۔ اس صورت میں عَلَّمْتَ کے بعد ضمیر مقدر ہوگی جو مَا کی طرف راجع ہوگی۔ اي: ماعَلَّمْتَهُ اور ''ما'' مصدریہ بھی ہوسکتا ہے اي: عَلٰی تعلِيْمِ الْبيَان.

عَلَّمْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے سکھائی۔ عَلَّمَهُ (تفعیل) بتدریج بتانا۔ بار بار بتانا۔ سکھانا۔

مِنْ: بیانیہ، یہ اُس ابہام کو رفع کررہا ہے جو ما موصولہ سابقہ میں موجود ہے۔

بَيَانٌ: فصاحتِ کلام (۲) ظہور و وضاحت۔ بَانَ يَبِيْنُ بَيَانًا (ض) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔

أَلْهَمْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے دل میں پیدا کی۔ أَلْهَمَهُ إِلْهَامًا (افعال) کسی بات کا دل میں ڈال دینا۔ اور إِيْحَـاءٌ: مخفی طریقہ پر کسی بات کا اشارہ کرنا، اس طرح کہ غیر مقصود بالذات شخص نہ سمجھ سکے۔

← مذہب یہ ہے کہ اللّٰهم کی اصل يَا اللّٰـهُ أُمَّ بِخَيْرٍ ہے (اے اللہ ہمارے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرما) برائے تخفیف شروع سے یا حرف ندا اور آخر سے صرف أُمَّ کی میم کو باقی رکھ کر ''ہمزہ اور بـخیرٍ'' کو حذف کردیا؛ اَللّٰهُمَّ ہوگیا۔ اس میں أُمَّ امر واحد حاضر ہے بمعنی ارادہ کر تو۔ أَمَّ أَمًّا (ن) ارادہ کرنا۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ کے آخر میں میم نہ تو ''یا'' حرف ندا کے عوض میں ہے اور نہ ہی جملہ مقدرہ کے قائم مقام ہے؛ بلکہ یہ معنی میں تاکید اور مبالغہ پیدا کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اَللّٰهم: اللہ تعالیٰ کا مستقل نام ہے، اس میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے اس کو اسم اعظم کہا ہے (الاتقان للسیوطی ۱/۱۵۲) اس سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ مستقل نام ہے۔ یہی قول زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مذکورہ اقوال پر اشکالات و جوابات ہوتے ہیں مگر یہ قول بے غبار ہے۔

فائدہ: اَللّٰهم، تین معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے (۱) ندا کے لیے، یہی استعمال عام ہے (۲) استثناء کے لیے، جیسے پانچویں مقامے میں ہے: وَيُـجْتَـنَـبُ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعَشِّيْ. اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ (رات کے کھانے سے اجتناب کیا جائے، جو بینائی کمزور کردیتا ہے الا یہ کہ بھوک کی آگ بھڑک رہی ہے یہاں اَللّٰهُمَّ بطور استثناء استعمال کیا گیا ہے اور یہ يُـجْتَـنَـبُ سے استثناء ہے۔ (۳) کسی سوال کے جواب میں تاکید پیدا کرنے کے لیے مثلاً: کسی نے پوچھا أَزَيْدٌ رَاكِبٌ۔ جواب میں نعم یا لا کے بجائے اللّٰهم نعم یا اَللّٰهُمَّ لا بھی کہہ سکتے ہیں۔ آخر کے دو معنوں کے لیے اس کا استعمال محاورۃً یا بطور تبرک ہے۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَاب

اِلْهامٌ اور اِیْحاءٌ لغوی اعتبار سے قریب قریب ایک ہی معنی رکھتے ہیں[1]۔

مِنْ: یہ بھی بیانیہ ہے جو اس ابہام کو دور کر رہا ہے جو مَا موصولہ سابقہ میں موجود ہے۔

تِبْیان: یہ یا تو بیانٌ کا ثلاثی مجرد سے دوسرا مصدر[2] ہے۔ یا باب تفعیل کا مصدر ہے (بمعنی واضح کرنا۔ بیان کرنا) یہ دونوں مصدر کبھی ایک ہی معنی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور کبھی فرق کیا جاتا ہے بیان: الفاظ کے زبان سے ظاہر ہونے کا نام ہے۔ اور تبیان: اس کیفیت کا نام ہے جو بولنے سے قبل ذہن میں پیدا ہوتی ہے یعنی کیفیت بیان[3]۔

مَا: موصولہ مبہمہ۔ اس صورت میں أَسْبَغْتَ کے بعد ضمیر مقدر ہوگی جو مَا کی طرف راجع ہوگی۔ أي مَا أَسْبَغْتَهُ اور ''مَا'' مصدریہ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں عبارت ہوگی: عَلٰی إِسْبَاغِ الْعَطَاءِ۔

أَسْبَغْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے مکمل کر دیا۔ أَسْبَغَهُ إِسْبَاغًا (افعال) مکمل کرنا۔

مِنْ: بیانیہ، یہ اس ابہام کو دور کر رہا ہے جو مَا موصولہ میں موجود ہے۔

اَلْعَطَاءُ: وہ شے جو کسی کو دی جائے، عطیہ۔ مراد: ایمان یا علم قرآن وحدیث؛ لیکن عبارت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد: عام عطا ہے۔ جمع: أَعْطِیَةٌ، عَطَا الشَّيْءَ عَطْوًا (ن) لینا۔

---

[1] لیکن اصطلاح شریعت میں إِیْحاء یا وحی وہ اشارۂ غیبی یا مخفی پیغام ہے، جو خداوند قدوس کی جانب سے نبی کو دیا جائے، خواہ بواسطہ جبرئیل ہو یا بلا واسطہ؛ بایں طور کہ نبی کو مِنْ وَّرَاءِ حِجَاب ہم کلامی کا شرف بخشا جائے یا خواب میں تلقین کی جائے ـــــ اگر انبیا علیہ السلام کے علاوہ صلحاء کے قلوب میں کوئی بات ڈالی جائے یا خواب وغیرہ میں یا کسی اور طریقہ پر اشارۂ غیبی کیا جائے تو اس کا نام الہام ہے ـــــ وحی قطعی ہوتی ہے اس میں واہمۂ بشری کا کوئی دخل نہیں ہوتا؛ اس لیے وہ احکام شریعت کے لیے اساس ہے ـــــ برخلاف الہام کے کہ وہ ظنی ہوتا ہے اور اس میں واھمۂ بشری کا احتمال رہتا ہے؛ اسی بنا پر وہ احکام شریعت کے لیے اساس اور بنیاد نہیں۔

[2] مگر یہ اس صورت میں مصادر شاذہ میں سے ہے، کیونکہ ''تَفْعَال'' کے وزن پر ثلاثی مجرد کے جتنے بھی مصادر آتے ہیں وہ تا کے فتحہ کے ساتھ ہیں۔ جیسے تَکْرَار. تَذْکار. تَوْکاف، وغیرہ۔ البتہ دو مصدر اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: تِبْیَانٌ اور تِلْقَاءٌ. یہ دونوں تا کے کسرہ کے ساتھ ہیں اور بعض نے دو مصدر اور بھی مستثنیٰ کیے ہیں: تِضْرابٌ اور تِبْطَالٌ۔ [3] ایک فرق یہ بھی ہے کہ بیان: کہتے ہیں دوسرے کو وضاحت سے کوئی بات سمجھانا۔ اور تبیان: کہتے ہیں خود اپنے نفس سے کسی چیز کی وضاحت کرنا یعنی خود کو سمجھانا ـــــ ایک تیسرا فرق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بیان: ایسا فصیح کلام ہے جس سے مافی الضمیر کی وضاحت ہو جائے اور تبیان: کہتے ہیں بیان مع الدلیل کو۔ یعنی ایسے فصیح کلام کو جو مافی الضمیر کو ادا بھی کرے اور مدلل بھی ہو۔

مُقَدِّمَةُ الْکِتَاب

أَسْبَلْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے ڈال دیا۔ أَسْبَلَ الغِطاء (افعال) پردہ لٹکانا۔

غِطَاءٌ: ہر وہ شے جس سے کوئی چیز ڈھانکی جائے، پردہ۔ جمع: أَغْطِيَة. غَطَاهُ غَطْوًا (ن) چھپانا۔

نَعُوْذُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم پناہ میں آتے ہیں۔ عَاذَ بِه عَوْذًا (ن) پناہ میں آنا، پناہ لینا۔

شِرَّةٌ: تیزی، شدت۔ شَرَّ شَرًّا وَشِرَّةً وَشَرَارَةً (ن،ض،س) برا ہونا، شریر ہونا۔

لَسَنٌ: فصاحت و بلاغت، شیریں بیانی۔ مراد: زبان کی تیزی۔ لَسِنَ لَسَنًا (س) فصیح اللسان ہونا۔ زبان زور و خوش گفتار ہونا۔

فُضُوْلٌ: زیادتی جو پسندیدہ نہ ہو۔ فَضَلَ يَفْضُلُ فُضُوْلًا (ن) زائد از ضرورت ہونا۔ باقی بچنا۔

هَذَرٌ: بیکار باتیں۔ لغو کلام۔ هَذِرَ الْكَلَامُ هَذَرًا (س) کلام کا بے فائدہ اور لغو ہونا۔

مَعَرَّةٌ: عیب، گناہ، جمع: مَعَرَّات. عَرَّ يَعُرُّ عَرًّا (ن) عیب لگانا۔

لَكَنٌ: لکنت، زبان کا بولتے وقت رکنا۔ لَكِنَ يَلْكَنُ لَكَنًا (س) لکنت والا ہونا، اٹک اٹک کر بولنا۔

فُضُوْحٌ: رسوائی، بدنامی۔ فَضَحَهُ فَضْحًا (ف) کسی کا عیب ظاہر کرنا، بدنام کرنا، رسوا کرنا۔

اَلْحَصَرُ: زبان کا بولنے کے وقت بند ہو جانا خوف یا جھجک کی بنا پر۔ حَصِرَ حَصَرًا (س) (قدرت کے باوجود) بولنے سے عاجز ہونا۔

وَنَسْتَكْفِيْ بِكَ الْإِفْتِتَانَ بِإِطْرَاءِ الْمَادِحِ، وَإِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ، كَمَا نَسْتَكْفِيْ بِكَ الْإِنْتِصَابَ لِإِزْرَاءِ الْقَادِحِ، وَهَتْكِ الْفَاضِحِ، وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سَوْقِ الشَّهَوَاتِ إِلٰى سُوْقِ الشُّبُهَاتِ، كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ إِلٰى خِطَطِ الْخَطِيْئَاتِ.

ترجمہ: اور ہم تجھ سے حفاظت طلب کرتے ہیں تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیز تعریف اور درگذر کرنے والے کی چشم پوشی کے باعث گرفتار مصیبت ہونے سے، جیسے کہ ہم تجھ سے حفاظت طلب کرتے ہیں طعنہ دینے والے کی عیب جوئی اور بدنام کرنے والے کی آبرو ریزی کا نشانہ بننے سے۔ اور ہم تجھ سے معافی چاہتے ہیں ناجائز چیزوں کے بازار کی طرف، خواہشات نفس کے لے جانے سے، جیسے کہ ہم تجھ سے معافی چاہتے ہیں گناہوں کے مواقع کی طرف قدم لے جانے سے۔

تحقیق: نَسْتَكْفِيْ: مضارع جمع متکلم۔ ہم حفاظت طلب کرتے ہیں۔ اِسْتِكْفَاءٌ: کفایت طلب کرنا۔ حفاظت طلب کرنا۔ اس میں "س۔ت" طلب کے لیے ہیں اور مادہ كِفَايَةٌ ہے۔ نَسْتَكْفِيْ

"بمعنی نطلُب الکفایَۃ" ہے۔ کَفَاہُ کِفایَۃً (ض) کافی ہونا، دوسری شے سے بے نیاز کر دینا۔

اَلاِفْتِتَانُ: (افتعال) آزمائش میں پڑنا۔ فتنہ اور مصیبت میں گرفتار ہونا (۲) آزمائش میں ڈالنا

إِطْرَاءٌ: (افعال) تعریف میں مبالغہ کرنا۔ طَرِيَ طَرَاوَۃً (س) تر و تازہ ہونا۔

مَادِحٌ: اسم فاعل۔ تعریف کرنے والا۔ مَدَحَہٗ یَمْدَحُ مَدْحًا (ف) تعریف کرنا۔

إِغْضَاءٌ: چشم پوشی، أَغْضَى عنه (افعال) چشم پوشی کرنا۔ آنکھیں نیچی کرنا۔

اَلْمُسَامِحُ: اسم فاعل درگذر کرنے والا۔ سَامَحَہٗ بکذا (مفاعلت) درگذر کرنا، معاف کرنا۔

اَلاِنْتِصَابُ: (افتعال) کھڑا ہونا (۲) قائم ہونا۔ مرادی معنی: نشانہ بننا۔ زد میں آنا۔

إِزْرَاءٌ: تنقیص، مذمت، عیب جوئی، أَزْرَاہُ وَبِہٖ إِزْرَاءً (افعال) عیب لگانا۔

اَلْقَادِحُ: اسم فاعل۔ طعنہ دینے والا۔ قَدَحَ فِیْہِ قَدْحًا (ف) عیب نکالنا۔ طعنہ دینا۔

ھَتْکٌ: بے عزتی، آبروریزی، ھَتَکَ عِرْضَہٗ ھَتْکًا (ض) آبروریزی کرنا، بے عزتی کرنا۔

فاضِحٌ: (اسم فاعل) رسوا کرنے والا۔ فَضَحَہٗ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔

نَسْتَغْفِرُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم معافی چاہتے ہیں۔ اسْتِغْفارٌ: معافی چاہنا۔ مغفرت طلب کرنا۔

سَوْقٌ: (ن) لے جانا۔ ہنکانا۔ چلانا۔ ساق السَّيَّارۃ و العربۃ: موٹر یا گاڑی چلانا۔ سائِقٌ: ڈرائیور۔

شَھَوَاتٌ: واحد: شَھْوَۃٌ: خواہش، شَھِيَ الشَّيئَ شَھْوَۃً (س) و شَھَاہُ شَھْوَۃً (ن) خواہش کرنا۔

سُوْقٌ: بازار، جمع: أَسْوَاقٌ، سُوْقٌ سَوْدَاءُ: کالا بازار۔ چور بازار۔

شُبُھَاتٌ: واحد: شُبْھَۃٌ: مشتبہ چیز، وہ چیز جس کی حلت و حرمت یا جس کا نفع اور نقصان ظاہر نہ ہو۔

نَقْلٌ: مصدر از نَقَلَہٗ نَقْلاً (ن) منتقل کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

خُطُوَاتٌ: واحد: خُطْوَۃٌ: قدم۔ ڈگ یعنی دو قدم کے درمیان کا فاصلہ۔ خَطْوَۃٌ: ایک قدم یعنی ایک دفعہ قدم رکھنا۔ جمع: خَطَوَات۔ خَطَا یَخْطُوْ خَطْوًا (ن) قدم اٹھانا۔ چلنا، ڈگ بھرنا۔

خِطَطٌ: واحد: خِطَّۃٌ: موقعہ۔ محل مخصوص جگہ۔ علاقہ۔

اَلْخَطِیْئَاتُ: واحد: خَطِیْئَۃٌ: غلطی، گناہ۔ خَطِئَ خَطَأً (س) غلطی کرنا۔ گناہ کرنا۔

وَنَسْتَوْھِبُ مِنْکَ تَوْفِیْقًا قَائِدًا إِلَی الرُّشْدِ، وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ، وَلِسَانًا مُتَحَلِّیًا بِالصِّدْقِ، وَنُطْقًا مُؤَیَّدًا بِالْحُجَّۃِ، وَإِصَابَۃً ذَائِدَۃً عَنِ الزَّیْغِ، وَعَزِیْمَۃً قَاھِرَۃً عَنْ

هوَى النَّفْسِ، وَبَصِيْرَةً نُدْرِكُ بِها عِرْفانَ الْقَدْرِ.

ترجمہ: اور ہم تجھ سے طلب کرتے ہیں ایسی توفیق، جو امرِ حق کا راستہ دکھانے والی ہو۔ اور ایسا دل، جو حق کے ساتھ متحرک رہتا ہو۔ اور ایسی زبان، جو سچائی سے آراستہ ہو۔ اور ایسی قوتِ کلام کہ جو دلیل کے ساتھ مضبوط بنائی گئی ہو۔ اور ایسی درستگی کہ جو کج روی سے دور رکھنے والی ہو اور ایسا حوصلہ جو خواہشِ نفس پر غالب آجانے والا ہو۔ اور ایسی دل کی روشنی کہ جس سے ہم (اپنے) مرتبہ کی معرفت حاصل کر سکیں۔

تحقیق: ـــــ نَسْتَوْهِبُ، مضارع جمع متکلم۔ ہم طلب کرتے ہیں۔ اِسْتَوْهَبَهُ اِسْتِيْهَابًا (استفعال) ہبہ طلب کرنا۔ بغیر عوض کے کوئی چیز مانگنا۔

تَوْفِيْقٌ: فراہمی اسباب (تفعیل) امرِ خیر کے سلسلے میں اسبابِ ضروریہ فراہم کرنا۔

قَائِدًا: اسم فاعل۔ راہنما، سپہ سالار۔ جمع: قَادَةٌ وقُوَّادٌ. قادَهُ إلى كذا قِيادَةً (ن) راہنمائی کرنا۔

رُشْدٌ: ہدایت (۲) امرِ حق۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) ورَشِدَ رَشَدًا (س) ہدایت پانا۔

قلبٌ: دل۔ جمع: قُلُوْب. مُتَقَلِّبٌ: اسم فاعل۔ متحرک۔ تَقَلُّبٌ (تفعل) حرکت کرنا، الٹ پلٹ ہونا۔

حَقٌّ: حق بات۔ وہ شے جو واقع کے مطابق ہو (۲) باطل کی ضد۔ صحیح اور سچا (۳) سچائی۔ یہ صیغہ صفت بھی ہے بروز فَعْلٌ اور مصدر بھی۔ حَقَّ حَقًّا (ض) ثابت ہونا۔ واقع کے مطابق ہونا (۲) صحیح اور سچا ہونا۔

لِسَانًا: زبان۔ جمع: أَلْسِنَةٌ وأَلْسُنٌ ولِسَانَاتٌ۔ لِسانُ حال: ترجمان۔

مُتَحَلِّيٌ: اسم فاعل۔ آراستہ۔ تَحَلَّى بالشَّيْئِ تَحَلِّيًا (تفعل) آراستہ ہونا۔

صِدْقٌ: سچائی۔ كِذْبٌ کی ضد۔ یہ کلام کی صفت بھی بن سکتا ہے اور متکلم کی بھی۔ صَدَقَ الرَّجُلُ صِدْقًا (ن) سچ بولنا، آدمی کا واقع کے مطابق کلام کرنا، صدق الكلامُ: کلام کا واقع کے مطابق ہونا۔

نُطْقٌ: قوتِ گویائی۔ بولنے کی قوت۔ نَطَقَ نُطْقًا (ض) بولنا۔ آواز نکالنا۔

مُؤَيَّدٌ: اسم مفعول۔ مدلل۔ مضبوط۔ أَيَّدَهُ تَأْيِيْدًا (تفعیل) مضبوط بنانا۔ پختہ بنانا (۲) حمایت کرنا۔

حُجَّةٌ: دلیل، جمع: حُجَجٌ۔ إِصَابَةٌ: درستگی۔ أَصَابَ في الشيئِ إِصَابَةً (افعال) صحیح راستہ پر ہونا۔

ذَائِدَةٌ: اسم فاعل، ہٹانے والی۔ دفع کرنے والی۔ ذَادَهُ عَنْ كذا ذَوْدًا (ن) ہٹانا۔ دفع کرنا۔

زَيْغٌ: کج روی، حق سے انحراف۔ زاغ عنه زَيْغًا (ض) غلط راستہ پر چلنا (۲) ٹیڑھا ہونا۔

عَزِيْمَةٌ: پختہ ارادہ، حوصلہ، ہمت۔ جمع: عَزَائِمُ۔ عَزَمَهُ عَزْمًا وعَزِيْمَةً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتابِ

قَاهِرَۃٌ :اسم فاعل۔قابو پانے والی۔غالب آنے والی۔قَهره قَهْرًا (ف) غالب آنا۔قابو پانا۔
هَوًی :خواہش۔جمع: أَهْوَاءٌ۔ هَوِيَهُ هَوًی (س) خواہش کرنا۔چاہنا۔
نَفْسٌ :جسم،روح،عقل،دل۔جمع: نُفُوْسٌ و أَنْفُسٌ۔
بَصِيْرَۃٌ : نور باطن۔دل کی روشنی۔فراست۔جمع: بصائرُ۔ بصُر به بصَارَۃً (ک) جاننا،حقیقت سے واقف ہونا۔
نُدْرِكُ :مضارع جمع متکلم۔ہم حاصل کریں۔أدْرَكَهُ إِدْرَاكًا (افعال) پانا،حاصل کرنا۔
عِرْفَانٌ :پہچان۔شناخت۔عَرَفَهُ عِرْفَانًا (ض) پہچاننا،شناخت کرنا۔
قَدْرٌ :مرتبہ۔حیثیت۔جمع: أَقْدَارٌ۔قدر فلانًا قَدْرًا (ض) قدر کرنا۔تعظیم کرنا۔

وَأَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ إِلَى الدِّرَايَةِ، وَتَعْضُدَنَا بِالإِعَانَةِ عَلَى الإِبَانَةِ، وَتَعْصِمَنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ، وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ؛ حَتّٰى نَأْمَنَ حَصَائِدَ الأَلْسِنَةِ، وَنُكْفٰى غَوَائِلَ الزَّخْرَفَةِ، فَلاَ نَرِدَ مَوْرِدَ مَأْثَمَةٍ، وَلاَنَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ، وَلاَنُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَلاَمَعْتَبَةٍ، وَلاَنُلْجَأَ إِلَى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ.

ترجمہ: اور (ہم طلب کرتے ہیں) یہ کہ خوش نصیب بنائے تو ہم کو معرفت کا راستہ دکھا کر، ہمیں تقویت دے فصیح گفتگو میں مدد فرما کر۔اور یہ کہ تو ہمیں نقل کلام میں غلط روی سے بچائے اور مزاحیہ بات میں بیوقوفی سے باز رکھے؛ تاکہ ہم زبانوں کی مخلوط باتوں سے محفوظ رہیں اور ظاہری آرائش کی آفتوں سے بچے رہیں۔پس نہ تو ہم گناہ کے مقام پر آئیں اور نہ ندامت کی جگہ کھڑے ہوں۔اور نہ ہم مصیبت میں گرفتار کیے جائیں (یا نہ ہم گرفتارِ مصیبت ہوں) برے انجام کی وجہ سے اور نہ ناراضگی کی بنا پر اور نہ ہم مجبور کیے جائیں (یا نہ ہم مجبور ہوں) جلدی میں نکلی ہوئی بات (سبقت لسانی) کی وجہ سے معذرت پر۔

تحقیق: تُسْعِدُ: مضارع،تو خوش نصیب بنائے۔أَسْعَدَهُ (افعال) خوش نصیب بنانا (۲) مدد کرنا۔
الْهِدَايَة :هَدَاهُ الشَّيْءَ وَلَهُ[1] وإِلَيْهِ هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔راستہ پر لانا۔راستہ پر لگانا۔

---

[1] هَدَاهُ الشَّيْءَ وَلَهُ وَإِلَيْهِ کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے۔جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور کبھی متعدی لام کے ذریعہ ہوتا ہے۔جیسے إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ اور کبھی متعدی الی کے ذریعہ ہوتا ہے۔جیسے إِنَّكَ لَتَهْدِيْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

دِرَایَۃٌ: وہ علم ومعرفت جو دماغی کاوش کے بعد حاصل ہو (۲) علم، واقفیت۔ دَرَی الشیئَ دِرَایَۃً (ض) جاننا۔

تَعْضُدُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو تقویت دے۔ عَضَدَہٗ عَضْدًا (ن) مدد کرنا۔ تقویت پہنچانا۔

إِعَانَۃٌ: مدد، أَعَانَہٗ علی الأَمْرِ (افعال) مدد دینا۔ إِعَانَۃٌ مَالِیَّۃٌ: مالی امداد۔ إِعَانَۃٌ دِرَاسِیَّۃٌ: تعلیمی وظیفہ۔

إِبَانَۃٌ: وضاحتِ کلام۔ فصاحتِ کلام۔ أَبَانَہٗ إِبَانَۃً (افعال) واضح کرنا، فصیح کلام کرنا۔

تَعْصِمُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بچائے۔ عَصَمَہٗ عَصْمًا (ض) محفوظ رکھنا۔ بچانا۔ روکنا۔

غَوَایَۃٌ: غلط روش۔ گمراہی۔ غَوَی غَیًّا وغَوَایَۃً (ض) گمراہ ہونا۔

رِوَایَۃٌ: نقلِ کلام۔ رَوَی الحدیثَ رِوَایَۃً (ض) نقل کرنا۔ بیان کرنا۔

تَصْرِفُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو باز رکھے۔ صَرَفَہٗ عن کذا صَرْفًا (ض) روکنا۔ باز رکھنا۔

سَفَاہَۃٌ: کم عقلی، نادانی۔ سَفِہَ سَفَاہَۃً (س،ک) نادان ہونا، بے وقوف ہونا۔

فُکَاہَۃٌ: مذاق، مزاحیہ بات، چٹکلہ، لطیفہ۔ جمع: فُکَاہَات۔ فَکِہَ فَکِہًا وفَکَاہَۃً (س) خوش طبع ہونا، پر مذاق ہونا۔ فُکَاہَۃٌ: بضم الفاء اسم ہے اور بفتح الفاء مصدر ہے۔

نَأْمَنُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم محفوظ رہیں۔ أَمِنَ الشَّرَّ أَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔

حَصَائِدُ: واحد: حَصِیْدَۃٌ: کٹی ہوئی کھیتی۔ مراد: مخلوط قسم کی باتیں۔ خیر وشر کا مجموعہ۔ حَصَدَ الزَّرْعَ حَصْدًا (ن) درانتی سے کھیت کاٹنا۔ أَلْسِنَۃٌ: ۔۔۔۔ واحد: لِسَانٌ: زبان۔

نُکْفَی: مضارع مجہول۔ ہم محفوظ رکھے جائیں۔ کَفَاہُ اللّٰہُ شَرَّ فُلَانٍ کِفَایَۃً (ض) محفوظ رکھنا۔

غَوَائِلُ: واحد: غَائِلَۃٌ: آفتِ ناگہانی، مصیبت، حادثہ۔ غَالَہٗ غَوْلًا (ن) اچانک قتل کرنا۔

زَخْرَفَۃٌ: ملمع سازی، ظاہری آرائش۔ زَخْرَفَہٗ زَخْرَفَۃً (باب بعثر) ملمع کرنا۔ ظاہر کو آراستہ کرنا۔

لَانَرِدُ: مضارع منفی جمع متکلم۔ ہم نہ آئیں۔ وَرَدَ وُرُوْدًا (ض) آنا۔

مَوْرِدٌ: اسم ظرف، آنے کی جگہ (۲) مقام، گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدُ۔

مَأْثَمَۃٌ: مصدر میمی، گناہ، جرم۔ جمع: مآثِم، أَثِمَ أَثْمًا وإِثْمًا ومَأْثَمَۃً (س) گناہ کرنا، جرم کرنا۔

لَانَقِفُ: مضارع منفی جمع متکلم۔ ہم نہ کھڑے ہوں۔ وَقَفَ وُقُوْفًا (ض) کھڑا ہونا۔

مَوْقِفٌ: اسم ظرف۔ جگہ، موٹر یا تانگے وغیرہ کا اڈہ (۲) طرز عمل۔ جمع: مَوَاقِفُ۔

مَنْدَمَۃٌ: شرمندگی، مصدر میمی از نَدِمَ نَدَامَۃً (س) نادم ہونا، گزشتہ غلطی پر افسوس کرنا۔

مُقَدِّمَۃُ الْکِتَاب

لَانُرْهَقُ: مضارع منفی مجہول۔ نہ ہم مصیبت میں گرفتار کیے جائیں[1]۔ أَرْهَقَ فُلَانًا (افعال) مصیبت میں ڈالنا۔

تَبِعَةٌ: وہ شے جو کسی عمل یا فعل کے پیچھے آئے۔ یعنی نتیجۂ فعل اور انجام کار؛ لیکن اس کا استعمال عموماً نتیجۂ بد کے لیے ہے۔ جمع: تبِعَاتٌ۔ تَبِعَهُ تَبَعًا (س) تابع ہونا۔ پیچھے چلنا۔

مَعْتَبَةٌ: مصدر میمی، ناراضگی، عَتَبَ عَلَيْهِ عَتْبًا وَمَعْتَبَةً (ن،ض) اظہار ناراضگی کرنا۔ ملامت کرنا۔

لَانُلْجَأُ: مضارع منفی مجہول جمع متکلم۔ نہ ہم مجبور کیے جائیں۔ أَلْجَأَهُ إِلَى فِعْلٍ (افعال) مجبور کرنا۔

مَعْذِرَةٌ: عذر۔ جمع: مَعَاذِرُ وَمَعَاذِيْرُ۔ عَذَرَهُ عُذْرًا وَمَعْذِرَةً (ض) عذر قبول کرنا، معذور سمجھنا۔

بَادِرَةٌ: اسم فاعل مؤنث، اس کا موصوف محذوف ہے، أي كَلِمَةٌ بَادِرَةٌ: عجلت میں نکلی ہوئی بات۔ مجازاً: غلطی، سبقتِ لسانی۔ جمع: بَوَادِرُ۔ بَدَرَ إِلَيْهِ بُدُوْرًا (ن) سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔

اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ، وَأَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ، وَلَاتُضْحِنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ، وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ، فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ، وَبَخَعْنَا بِالْإِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْكَنَةِ، وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ، وَفَضْلَكَ الَّذِيْ عَمَّ، بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ، وَبِضَاعَةِ الْأَمَلِ، ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ، وَالشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ، الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ، وَأَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَوَصَفْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ، فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ: وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ (اگر تو نے یہ بات سن لی ہے) پس تو ہمارے لیے اس آرزو کو پورا کرا اور ہمیں یہ مطلوبہ شے عطا کر۔ تو ہمیں نہ اپنے مکمل سایہ سے نکال اور نہ ہم کو چبانے والے (عیب جو) کا لقمہ بنا؛ اس لیے کہ ہم نے تیرے سامنے دستِ سوال دراز کر دیا ہے، تیرے سامنے ہم نے ذلت و بیچارگی کا اقرار کر لیا ہے اور ہم نے تیرے بے حد کرم اور تیرے اس احسان کا نزول طلب کیا ہے جو عام ہے، (اولاً) درخواست کی عاجزی اور امید کے سرمایہ کے ساتھ؛ پھر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے جو کہ بنی آدم کے سردار ہیں اور ایسے سفارش کرنے والے ہیں، جن کی سفارش میدانِ محشر میں قبول کی جائے گی۔ وہ کہ جن پر تو نے نبیوں (کے سلسلے) کو ختم فرمایا اور جن کے مرتبے کو تو نے مقامِ علیین میں بلند کر دیا (دوسرا

---

[1] لَانُرْهَقُ اور لَانُلْجَأُ کو معروف و مجہول دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ ترجمہ میں دونوں صورتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔

ترجمہ: جن کے مرتبے کو تو نے (جنت کے) بلند مرتبہ لوگوں میں اونچا کر دیا) اور جن کی صفت تو نے اپنی واضح کتاب میں یہ کہہ کر بیان کی ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ ہم نے آپ کو تمام مخلوقات کے لیے بطور رحمت بھیجا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ تو سب سے زیادہ صادق القول ہے۔

تحقیق: — فَحَقِّقْ: — فا: جزائیہ ہے، شرط محذوف کے جواب میں۔ أي إِنْ تُحَقِّقْ شَيْئًا فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ یعنی اگر تو کوئی چیز پوری فرمائے، تو ہمارے لیے اس آرزو کو پورا فرما۔ حَقِّقْ: امر واحد مذکر حاضر۔ تو مراد پوری کر۔ حَقَّقَ الْأَمَلَ (تفعیل) مراد پوری کرنا۔

اَلْمُنْيَةُ: آرزو، جمع: مُنًى۔ — أَنِلْ: امر واحد حاضر۔ تو عطا کر۔ أَنَالَهُ إِنَالَةً (افعال) دینا، عطا کرنا۔

اَلْبُغْيَةُ: مطلوبہ شے۔ بَغَى يَبْغِي بَغْيًا وَبُغْيَةً (ض) چاہنا۔ خواہش کرنا۔

لَاتُضْحِ: فعل نہی۔ تو مت نکال۔ أَضْحَى إِضْحَاءً (افعال) دھوپ میں لانا، مجازاً دور کرنا۔ نکالنا۔

ظِلٌّ: سایہ۔ جمع: ظِلَالٌ وظُلُوْلٌ۔

اَلسَّابِغُ: اسم فاعل مکمل۔ جمع: سَوَابِغُ۔ سَبَغَ سُبُوْغًا (ن) مکمل ہونا۔

وَلَاتَجْعَلْ: فعل نہی واحد حاضر۔ تو مت بنا۔ جَعَلَهُ جَعْلًا (ف) بنانا۔

مُضْغَةٌ: ہر وہ شے جو چبائی جائے۔ لقمہ، گوشت کا ٹکڑا۔ جمع: مُضَغٌ۔

مَاضِغٌ: اسم فاعل۔ چبانے والا۔ مراد: عیب جوئی کرنے والا۔ مَضَغَ الطَّعَامَ مَضْغًا (ف) چبانا۔

مَدَدْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے دراز کیا۔ مَدَّهُ مَدًّا (ن) دراز کرنا۔ پھیلانا۔ وسیع کرنا۔

يَدٌ: ہاتھ، جمع: أَيْدِي (۲) نعمت جمع: أَيَادِيْ۔ کبھی اس کے خلاف بھی جمع آتی ہے۔

مَسْئَلَةٌ: مصدر میمی بمعنی سوال۔ درخواست۔ سَأَلَهُ الشيئَ سُؤَالًا (ف) مانگنا، درخواست کرنا۔

بَخَعْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے اقرار کیا۔ بَخَعَ بِشيئٍ لَهُ بَخْعًا (ف) اقرار کرنا۔

اِسْتِكَانَةٌ: ذلت بیچارگی، مصدر: ذلیل ہونا۔ عاجز ہونا۔ یہ مصدر یا تو باب استفعال کا ہے یا باب افتعال کا۔ اگر باب استفعال کا ہے تو اس کا مادہ یا تو كَوْنٌ (ن) بمعنی "ہونا" ہے۔ یا كَيْنٌ (ض) بمعنی ذلیل و عاجز ہونا۔ ان دونوں صورتوں میں سین زائد ہوگا اور اس کی اصل اِسْتِكْوَانٌ یا اِسْتِكْيَانٌ ہوگی۔ واو متحرک یا یائے متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن تھا، اس لیے واو یا یاء کی حرکت کاف کو دے دی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو یا یاء کو گرا دیا اِسْتِكَانٌ ہو گیا۔ پھر آخر میں تائے عوض بڑھا دی گئی۔ اِسْتِكَانَةٌ ہو گیا۔ اور اگر یہ باب افتعال کا مصدر ہے، تو مادہ سَكَنٌ (ن) "عاجز ہونا" ہوگا، اس صورت میں "سین"

مادہ کا ہوگا۔ اِسْتِکَانٌ بروزن افتعال پھر آخر میں تائے وحدت بڑھادی گئی اِسْتِکَانَۃٌ ہوگیا۔

فائدہ: اِسْتِکَانَۃٌ: باب استفعال سے ہو یا باب افتعال سے اس کی ماضی اِسْتَکَانَ ہی ہوگی۔ باب استفعال سے ہونے کی صورت میں تو کوئی شبہ نہیں ہوتا، کیونکہ اصل میں اِسْتَکْوَنَ ہے۔ تعلیل کے بعد اِسْتَکَانَ ہوگیا، لیکن اگر باب افتعال سے ہے تو پھر شبہ ہوتا ہے کہ ماضی اِسْتَکَنَ بروزن اِفْتَعَلَ ہونی چاہئے نہ کہ اِسْتَکَانَ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اِسْتَکَانَ میں الف اشباع کا ہے یعنی اس کے عین کلمہ ''کاف'' کی حرکت میں اشباع کیا گیا ہے۔ اس لیے اِسْتَکَنَ کو اِسْتَکَانَ پڑھا جاتا ہے (القاموس المحیط)

مَسْکَنَۃٌ: مصدر میمی۔ غربت، افلاس، عاجزی، بدحالی، بیچارگی۔ سَکُنَ الرَّجُلُ سُکُوْنَۃً وَمَسْکَنَۃً (ک) عاجز ہونا۔ غریب ومحتاج ہونا۔

اِسْتَنْزَلْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے نزول طلب کیا۔ اِسْتَنْزَلَہٗ (استفعال) نزول طلب کرنا۔

کَرَمٌ: احسان، مہربانی، سخاوت۔ کَرُمَ کَرَمًا وَکَرَامَۃً (ک) سخی ہونا مہربان ہونا۔

جَمٌّ: صیغہ صفت، بیحد۔ بہت۔ جمع: جُمُوْمٌ: یہ مصدر بھی ہوسکتا ہے مگر اس وقت یہ ''زَیْدٌ عَدْلٌ'' کی طرح ہوگا۔ جَمَّ جَمًّا وَجُمُوْمًا (ن) زیادہ ہونا۔ بہت ہونا۔

فَضْلٌ: احسان، مہربانی، عنایت۔ جمع: أَفْضَالٌ۔ فَضُلَ الرَّجُلُ فَضْلًا (ک) باکمال ہونا۔

عَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ عام ہے۔ عَمَّ عُمُوْمًا (ن) عام ہونا۔ شائع ہونا۔

ضَرَاعَۃٌ: عاجزی، انکساری۔ ضَرَعَ إلیہ ضَرَاعَۃً (ف) اظہار عجز کرنا۔

اَلطَّلَبُ: درخواست، فرمائش۔ جمع: طَلَبَاتٌ. طَلَبَ طَلَبًا (ن) طلب کرنا۔ مانگنا۔ فرمائش کرنا۔

بِضَاعَۃٌ: سرمایہ، پونجی۔ سامانِ تجارت، جمع: بَضَائِعُ۔

أَمَلٌ: امید۔ آرزو، جمع: آمَالٌ. أَمَلَہٗ أَمْلًا (ن) امید کرنا۔ آرزو کرنا۔

اَلتَّوَسُّلُ: تَوَسَّلَ إِلٰی فُلَانٍ بِکَذَا (تفعل) کسی کو کسی کے لیے ذریعہ بنانا۔ واسطہ بنانا۔

مُحَمَّدٌ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی، اسم مفعول، وہ ذات جس کی تعریف بار بار کی جائے۔ یا وہ ذات جس کے لیے مختلف طریقوں سے تعریف کی جائے۔ تَحْمِیْدٌ (تفعیل) بار بار تعریف کرنا۔

سَیِّدٌ: صفت مشبہ بروزن فَیْعِلٌ سردار۔ بااقتدار حاکم۔ سربراوردہ۔ جمع: سَادَۃٌ وَسَادَاتٌ۔ سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا، واو کو یاء سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کردیا گیا۔ سَادَ الْقَوْمَ سِیَادَۃً (ن) سردار ہونا۔

بَشَرٌ: انسان، بنی آدم مخلوق۔ اس کا اطلاق مفرد، جمع، مذکر اور مؤنث سب پر ہوتا ہے۔

مُقَدِّمَۃُ الْکِتَابِ

اَلشَّفِيعُ :اسم مبالغہ۔سفارش کرنے والا۔جمع :شُفعاءُ .شَفَعَ لَهُ بشيئٍ إلى فلانٍ شفاعَةً(ف) سفارش کرنا۔

مُشَفَّعٌ:اسم مفعول۔جس کی سفارش قبول کی گئی ہو۔شَفَّعَهُ في كذا(تفعیل)سفارش قبول کرنا۔

مَحْشَرٌ :یامَحْشِرٌ ،اسم ظرف۔جمع ہونے یا کرنے کی جگہ۔میدانِ محشر۔جمع :مَحاشِرُ۔حَشَرَ هُمْ حَشْرًا(ن ض)جمع کرنا۔قیامت کے دن تمام انسانوں کو یکجا کرنا۔

خَتَمْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو نے ختم کیا۔خَتَمَهُ خَتْمًا(ض)ختم کرنا۔

اَلنَّبِيِّيْنَ .واحد:نَبِيٌّ:خبر دینے والا ـــــ اصطلاحِ شریعت میں وہ شخص جو احکام خداوندی بندوں تک پہونچاوے۔نَبِيٌّ کے مادۂ اشتقاق میں دو قول ہیں(۱) یہ نبأ(ف) سے مشتق ہے:جس کے معنی ہیں ''خبر دینا'' اس صورت میں نَبِيٌّ:اصل میں نبِيْءٌ ہے۔صفت مشبہ فعیل بمعنی فاعل خبر دینے والا۔ہمزہ کو یاء سے بدل کریا کا یا میں ادغام کر دیا گیا۔جیسے:ذُرِّيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ کہ اصل میں ذُرِّيْئَةٌ اور بَرِيْئَةٌ تھے؛چونکہ نبی احکام خداوندی کی خبر دیتا ہے،اس لئے اس کو نبی کہتے ہیں؛یہی قول مشہور ہے(۲) یا یہ نَبَاوَةٌ (ن) سے مشتق ہے بمعنی بلند ہونا۔اس صورت میں یہ صفت مشبہ فعیل بمعنی مفعول ہوگا یعنی نَبِيْوٌ،واو کو یا سے بدل کریا کا یا میں ادغام کر دیا گیا؛چونکہ نبی تمام انسانوں سے بلند مرتبہ اور عالی مقام ہوتا ہے،اس لیے اُسے نبی کہتے ہیں،پھر عرفِ عام میں اسی معنی میں مخصوص ہو گیا۔

أَعْلَيْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو نے بلند کر دیا۔أَعْلاهُ إِعْلاءً(افعال) بلحاظ مرتبہ بلند کرنا۔ مشتق از عَلِيَ يَعْلَى عَلاءً (س) بلند مرتبہ ہونا(۲) بلحاظ جہت بلند کرنا۔مشتق از عُلُوٌّ (ن) زمان ومکان میں بلند ہونا؛خواہ یہ بلندی کسی امر محمود میں ہو یا امر مذموم میں۔بخلاف عَلاءٌ(س) کے کہ اس کا استعمال صرف بلندئ محمود میں ہوتا ہے۔ دَرَجَةٌ :حیثیت۔رتبہ۔جمع: دَرَجاتٌ۔

عِلِّيِّيْنَ :جنت کے اعلیٰ ترین درجہ کا نام(۲) بلند مرتبہ لوگ۔مراد:اہل جنت۔عِلِّيٌّ:اسم مبالغہ بروزنِ فِعِّيل مشتق از عَلاءٌ(س) بلند مرتبہ ہونا۔

وَصَفْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو نے صفت بیان کی۔وَصَفَهُ وَصْفًا(ض)صفت بیان کرنا۔

كِتاب :لکھی ہوئی چیز۔مصدر بمعنی اسم مفعول:مَكْتُوْبٌ۔ كَتَبَهُ كتابًا و كِتابَةً (ن)لکھنا۔

اَلْمُبِيْن :اسم فاعل(۱)واضح،واضح کرنے والا۔أَبانَ إبانَةً (افعال)واضح ہونا۔واضح کرنا۔مشتق از بَيانٌ (ض)واضح اور ظاہر ہونا(۲) جدا کرنے والا،حق و باطل میں فرق کرنے والا۔از إِبانَةٌ :جدا کرنا۔مشتق

بَانَ بَیْنًا وبَیْنُوْنَةً (ض) جدا ہونا۔

أَرْسَلْنَا: ماضی جمع متکلم۔ہم نے بھیجا۔أَرْسَلَهُ إِرْسَالًا (افعال) بھیجنا۔

عَالَمِیْنَ: واحد: عَالَمٌ مخلوق[1]۔ جہاں۔ بروزن فاعَلْ اسم آلہ۔ ہر وہ چیز جو کسی دوسری شے کے لیے جاننے اور پہچاننے کا ذریعہ ہو۔ جیسے: خَاتَمْ، اس چیز کو کہتے ہیں جو مہر کرنے کا آلہ بنے یعنی مہر۔ عَالَمین سے مراد: جن وانس دو مخلوقیں ہیں۔جمع کا لفظ ہر دو مخلوق کے افراد کی کثرت کے لحاظ سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَیْهِ، وَعَلٰی آلِهِ الْهَادِیْنَ، وَأَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ شَادُوا الدِّیْنَ، وَاجْعَلْنَا لِهَدْیِهِ وَهَدْیِهِمْ مُتَّبِعِیْنَ. وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ أَجْمَعِیْنَ، إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ. وَبِالْإِجَابَةِ جَدِیْرٌ.

ترجمہ: اے اللہ (جب تو نے آپ کا درجہ اتنا بلند فرمایا تو) رحمت نازل فرما آپ پر اور آپ کے ہدایت دینے والے اہلِ خاندان پر۔ اور آپ کے ان اصحاب پر، جنھوں نے دین کو پختہ بنایا۔ اور تو ہمیں آپ کی سنت اور ان کے طریقے کی اتباع کرنے والا بنا۔ اور تو ہمیں آپ کی محبت اور ان سب کی محبت سے فائدہ پہنچا۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور تو قبولِ دعا کے زیادہ لائق ہے۔

تحقیق: فَصَلِّ: میں فا جزائیہ ہے، جو شرط محذوف کے جواب میں آیا ہے۔ أي إِذَا أَعْلَیْتَ دَرَجَتَهُ فَصَلِّ۔ یعنی اے اللہ جب تو نے آپ کا درجہ اتنا بلند فرمایا تو رحمت نازل فرما۔ صَلِّ: امر واحد حاضر۔ تو رحمت نازل فرما۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی عَبْدِهٖ یُصَلِّيْ صَلَاةً (تفعیل) رحمت نازل کرنا۔

آل: اولاد، افرادِ خاندان۔ آل کا لفظ صرف اسی خاندان کے لیے استعمال ہوتا ہے، جسے دینی یا دنیوی برتری وشرافت حاصل ہو؛ نیز آل کے تحت قریبی رشتہ دار، دوست واحباب بھی شامل ہو جاتے ہیں، جیسے کہ آلِ فِرْعَوْن میں ـــــ آل کی اضافت نبی کی طرف ہو، تو اس میں اہلِ قرابت کے علاوہ وہ برگزیدہ

---

[1] عَالَم: مجموعہ مخلوقات کو کہتے ہیں؛ اسی لیے اس کی جمع نہیں لاتے۔ مگر آیت میں چونکہ عالم سے مراد ہر ہر جنس مثلاً: عَالَم ملائکہ، عالَمِ جن، عالَمِ انس، عالَمِ ماء، عالَمِ نار وغیرہ وغیرہ ہیں، اس لیے جمع لائے؛ تاکہ جملہ افرادِ عالَم کا مخلوقِ جنابِ باری ہونا خوب واضح ہو جائے (اور ایک وجہ جمع لانے کی شرح میں مذکور ہے) اور ''و۔ن'' اور ''ی۔نون'' کے ساتھ جمع (جو ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اس لیے لائی گئی کہ عالمین میں عالَمِ انسان بھی شامل ہے، اور لفظ انسان جب غیر کے ساتھ شریک ہو کر آئے تو تصریفاتِ لفظیہ میں بھی اس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

افراد بھی شامل ہوجاتے ہیں، جنھیں علمِ کامل اور عملِ صالح کے ذریعہ ذاتِ نبوی سے وابستگی کا شرف حاصل ہو۔ جیسے: آلِ إبْرَاهِیْم وغیرہ ـــــ اس لفظ کی جمع نہیں ہے؛ کیونکہ یہ خود جمع پر[1] دلالت کرتا ہے۔

---

[1] آل ـــــ مشہور یہ ہے کہ آل اصل میں أَهْلٌ تھا؛ کیونکہ اس کی تصغیر اُهَیْلٌ آتی ہے۔ ''ہ'' کو ہمزہ سے بدلا اور پھر ہمزہ کو الف سے، آل ہوگیا۔ یہ سیبویہ اور اکثر متقدمین کا مذہب ہے ـــــ لیکن اس پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ ایک ہی مرتبہ '' ہ '' کو الف سے کیوں نہیں بدل دیتے۔ جواب یہ ہے کہ '' ہ '' کو الف سے بدلنے کی نظیر کلامِ عرب میں نہیں ہے، اس لیے ایسا نہیں کیا گیا؛ البتہ '' ہ '' کو ہمزہ سے اور ہمزہ کو الف سے بدلنے کی نظیریں کلامِ عرب میں موجود ہیں۔ جیسے: مَاهٌ سے مَاءٌ اور ءَ أْمَنَ سے ءَ امَنَ اس لیے ایسا کیا گیا۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ آل اصل میں أَوَلٌ تھا۔ قَالَ کے مشہور قاعدے کی بناپر ''واؤ'' ''الف'' سے بدل گیا، آل ہوگیا۔ قَالَ کا قاعدہ یہ ہے کہ: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا، جو واؤ اور یا متحرک ہوں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہو تو وہ واؤ اور یا الف سے بدل جاتے ہیں اس طرح قَالَ ہوگیا۔ یہی قاعدہ ال میں جاری کیا گیا ـــــ یہ کسائی اور ان کے متبعین کا مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ سیبویہ وغیرہ کا یہ کہنا کہ '' آل '' کی اصل أَهْلٌ تھی محض دعوی ہے۔ اور عربی لغت کی حکمت اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتی؛ کیونکہ عرب اپنے کلام میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ثقیل حروف کو آسان حرفوں سے بدلتے رہتے ہیں اور چونکہ ہمزہ ثقیل ترین حرف ہے، اس لیے اس میں طرح طرح کی تبدیلیاں کرتے ہیں۔ جیسا کہ: آمَنَ، إِیْمَانًا. أُوْتِيَ سے ظاہر اور معلوم ہے۔ پس هَا کو، جو آسان حرف ہے ہمزہ سے بدلنا اس مقصد کے بالکل منافی ہے۔ پھر بدلنے کے بعد بھی وہ ہمزہ باقی نہیں رہتا؛ بلکہ اس کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ پس بلا دلیل اتنا زیادہ تغیر (کہ پہلے هَا کو الف سے بدلا اور پھر ہمزہ کو هَا سے) اختیار کرنے پر کوئی ضرورت داعی ہے ـــــ اور رہا مَاءٌ اس میں هَا کا ہمزہ سے بدلنا اس لیے ہے کہ اعراب پر قوی ہوجائے کیونکہ هَا خفی حرف ہے ـــــ اس لیے آل کی دوسری تعلیل ہی صحیح اور حق ہے۔ چنانچہ اہلِ لغت آل، کو مادہ أَوْلٌ ہی میں بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ یہ آلَ یَــؤُوْلُ سے بنا ہے، جو رجوع کرنے کے معنی میں ہے؛ کیونکہ انسان کی آل دین اور نسب میں اسی کی طرف رجوع ہوا کرتی ہے ـــــ اور تصغیر سے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ اُهَیْلٌ بھی آتی ہے اور اُوَیْلٌ بھی۔

اصل یہ ہے کہ آل اور أَهْلٌ دو الگ الگ لفظ ہیں؛ کیونکہ اول تو دونوں کی تصغیر الگ الگ آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آل اور أَهْلٌ کے درمیان تین طرح سے فرق ہے (۱) آل مرتبہ میں أَهْلٌ سے بڑھ کر ہے؛ کیونکہ آل کا استعمال صرف اشراف میں ہوتا ہے: دنیا کے اعتبار سے اشرف ہوں جیسے: آلِ فرعون، یا آخرت کے اعتبار سے جیسے: آلِ إبْرَاهِیْمَ وغیرہ۔ اور أَهْلٌ عام ہے اشراف وغیر اشراف دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے (۲) آل صرف ذوی العقول میں استعمال کیا جاتا ہے اور أَهْــلٌ عام ہے: ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۳) آل صرف مذکر میں استعمال کیا جاتا ہے اور أَهْــلٌ عام ہے مذکر اور مؤنث دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (عنایاتِ رحمانی شرح شاطبیہ ج:۱ص:۱۲۶)

مُقَدَّمَةُ الْكِتَاب

الْهَادِيْن :واحد هَادٍ :اسم فاعل، راہنما، ہدایت دینے والا۔ هداهُ الشَّيْءَ هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔

أَصْحَابٌ :واحد صَاحِبٌ :ساتھی، ہم صحبت۔ صحِبَهٗ صحْبا (س) ساتھ ہونا، ہم صحبت ہونا۔

شَادُوْا :ماضی جمع مذکر غائب۔ انھوں نے پختہ بنایا۔ شَادهٗ شيْدًا (ض) پختہ بنانا۔

الدِّيْنُ :دین، ان احکام کا مجموعہ، جو خدا کی جانب سے بواسطہ پیغمبر بندوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہو (۲) ملت، مذہب جمع :أَدْيَانٌ۔ هَدْيٌ :طریقہ، سنت۔ هَدْيٌ، مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔

مُتَّبِعِيْن :واحد مُتَّبِعٌ :پیروکار، پیروی کرنے والا۔ اسم فاعل از اتَّبعَهٗ (افتعال) پیروی کرنا۔

اِنْفَعْ :امر واحد حاضر۔ تو فائدہ پہنچا۔ نفعَهٗ نفْعًا (ف) فائدہ پہنچانا۔

مَحَبَّةٌ :مصدر میمی۔ قلبی تعلق۔ حَبَّهٗ حُبًّا و محبَّةً (ض) چاہنا۔ محبت کرنا۔ پسند کرنا۔

قَدِيْرٌ :صیغۂ مبالغہ۔ کامل قدرت رکھنے والا۔ قادرِ مطلق۔ قدر عَلَيْهِ قَدْرًا وَقُدْرَةً (ض) قادر ہونا۔

الْإِجَابَةُ :قبول دعاء، اَجَابَ طَلَبَهٗ (افعال) درخواست منظور کرنا۔ فرمائش کو پورا کرنا، قبول کرنا۔

جَدِيْرٌ :اسم فاعل۔ لائق، مستحق، اہل۔ جمع :جُدَرَاءُ، جدر بكذا جدارةً (ک) اہل ہونا، لائق ہونا۔

وَبَعْدُ: فإنَّهٗ قَدْ جَرٰى بِبَعْضِ أَنْدِيَةِ الْأَدَبِ، الَّذِيْ رَكَدَتْ فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ رِيْحُهٗ، وَخَبَتْ مَصَابِيْحُهٗ، ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِيْ اِبْتَدعَها بَدِيْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَذَانَ - رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَعَزٰى إِلٰى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ نَشَاءَتَهَا، وإِلٰى عِيْسَى بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَها، وكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ، ونَكِرَةٌ لَا تَتَعَرَّفُ.

ترجمہ: اور حمد وصلوٰۃ کے بعد! واقعہ یہ ہے کہ ادب کی ایک ایسی مجلس میں، جس کی چہل پہل اس زمانے میں ختم ہو چکی تھی اور جس کے چراغ مدھم پڑ گئے تھے، اُس مقامات کا تذکرہ ہوا جسے بدیع الزماں اور علامۂ ہمذانؒ نے تیار کیا تھا۔ اور اس کی تالیف کو ابوالفتح اسکندری کی جانب اور اس کی روایت کو عیسیٰ بن ہشام کی طرف منسوب کیا تھا۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک ایسا گم نام ہے، جسے معلوم نہیں کیا جا سکتا اور ایسا اجنبی ہے، جو شناخت نہیں ہو سکتا۔

تحقیق: جَرٰى :ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ جاری ہوا۔ جَرٰى جَرْيًا وَجَرَيَانًا (ض) جاری ہونا۔

بَعْضٌ :ایک، چند، کچھ۔ اگر بعض کی اضافت جمع کی طرف ہو، تو معنی ہوں گے: چند، کچھ۔ اور اگر بعض کے بعد مِنْ ہو، تو معنی ہوں گے: ایک۔ یہ استعمال عموماً ہے۔ کبھی اس کا عکس بھی ہو جاتا ہے جیسا

کہ یہاں پر ہے۔

أَنْدِيَة :واحد نادٍ: مجلس۔محفل۔اسم فاعل از نَدَا الْقَوْمُ نَدْوًا(ن) جمع کرنا۔لوگوں کو اکٹھا کرنا۔

اَلْاَدَبُ :(۱) علم وفن (۲) انسان میں ایک ایسا ملکہ جو اُسے افعال واقوال میں نقائص سے محفوظ رکھتا ہے(۳) تہذیب وشائستگی (۴) طریقہ۔جمع: آدابٌ۔

رَكَدَتْ :ماضی، وہ ٹھہر گئی۔رَكَدَتْ رِيحُهُ رُكُوْدًا(ن) ہوا کا رُک جانا، چہل پہل ختم ہونا۔

عَصْرٌ :زمانہ۔جمع: عُصُوْرٌ ــــ رِيحٌ :ہوا۔جمع: رِيَاحٌ مجازی معنی: چہل پہل (۲) عزت ووقار۔

خَبَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب، وہ دھیمے ہو گئے۔خَبَتِ النَّارُ خَبْوًا(ن) دھیما پڑنا (۲) بجھنا۔

مَصَابِيْحُ :واحد: مِصْبَاحٌ: چراغ۔لیمپ۔اسم آلہ از صَبِحَ صَبْحًا(س) روشن اور منور ہونا۔

اَلْمَقَامَات :واحد: مَقَامَةٌ: اسم ظرف مؤنث۔(۱) کھڑے ہونے کی جگہ (۲) مجلسی قصہ۔یا وہ مجلس جس میں کسی شخصیت کی سیرت وسوانح بیان کی جائے۔یا کسی جگہ کے حالات بیان کیے جائیں۔یا وہ واقعہ جو سیر وسیاحت کے درمیان پیش آئے۔یا وہ قصہ جو مجلس میں سنایا جائے۔یا وہ قصہ جو کسی مقام یا کسی سفر کے واقعات پر مشتمل ہو۔قَامَ قِيَامًا(ن) کھڑا ہونا۔

اِبْتَدَعَ :ماضی۔اس نے ایجاد کیا۔اِبْتِدَاعٌ (افتعال) ایجاد کرنا۔کسی سابقہ نمونہ کے بغیر کوئی چیز بنانا۔

بَدِيْعٌ :انوکھا، بے نظیر۔جمع: بَدَائِعُ۔بَدُعَ بَدَاعَةً(ک) انوکھا اور بے نظیر ہونا۔بَدِيْعُ الزَّمَان، یکتائے زمانہ۔

عَلَّامَةٌ :بہت جاننے والا۔اس میں تا برائے مبالغہ ہے۔جمع: عَلَّامُوْنَ.عَلِمَهُ عِلْمًا(س) جاننا۔

هَمَذَان :(بفتح الهاء والميم وبالذال المعجمة)۔ملک ایران کے صوبہ خراسان کا ایک قصبہ (جس کو هَمَذَان، نامی شخص نے بسایا تھا[1]) جس میں ''ابوالفضل احمد بن حسین بن یحییٰ'' نامی ایک فاضل ادیب اور زبردست عالم پیدا ہوئے، جو اپنے فضل وکمال اور وسعت علم کی بنا پر ''بدیع الزماں ہمذانی'' کے لقب سے موسوم ہوئے[2]۔اور جنھوں نے علامہ حریری سے قبل مقامات کا ایک مجموعہ مقام نیشاپور میں تیار کیا۔وہ مجموعہ بصورت کتاب شائع ہو کر'' مقامات بدیع الزمان'' کے نام سے نہ صرف یہ کہ مشہور ومعروف ہوا؛ بلکہ عالمِ اسلام کے کثیر مدارس اور تعلیم گاہوں میں ایک عرصہ تک داخلِ نصاب رہا۔آج بھی بعض مدارس میں اسی مجموعہ کے بعض مقامے شاملِ نصاب ہیں۔

[1] معجم البلدان للحموی ج:۵ ص:۴۱۰۔ [2] ۳۹۸/۶/۱۰ھ بروز جمعہ آپ نے انتقال فرمایا۔

تَعَالٰي: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ بلند رتبہ ہے۔ تَعَالِيْ (تفاعل) بلند رتبہ ہونا۔ بلند و بالا ہونا۔

عَزیٰ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے منسوب کیا۔ عَزَاہُ إِلٰی فُلَانٍ عَزْیًا (ض) منسوب کرنا۔

نَشَاءَۃٌ: تخلیق (تالیف)، ایجاد۔ نَشَأَ الشَّيْئُ نَشْأً وَنَشْأَۃً وَ شَاءَۃً (ف) پیدا ہونا، وجود میں آنا۔

مَجھولٌ: اسم مفعول۔ گم نام۔ نامعلوم۔ جَھِلَہٗ جَھْلًا وَ جَھَالَۃً (س) ناواقف ہونا۔

لَایُعْرَفُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ پہچانا نہیں جا سکتا ہے۔ عَرَفَہٗ عِرْفَانًا (ض) پہچاننا۔

نَکِرَۃٌ: اجنبی اور غیر مانوس شے۔ نَکِرَہٗ نُکْرًا (س) ناواقف ہونا، نہ پہچاننا۔

لَاتَتَعَرَّفُ: مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وہ شناخت نہیں ہو سکتا ہے۔ تَعَرُّفٌ (تفعل) شناخت میں آنا۔ بذریعہ علامت پہچان میں آنا۔

فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ، وَطَاعَتُهُ غُنْمٌ، إِلٰى أَنْ أُنْشِئَ مَقَامَاتٍ أَتْلُوْ فِيْهَا تِلْوَ الْبَدِيْعِ، وَإِنْ لَّمْ يُدْرِكِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِيْعِ، فَذَاكَرْتُهُ بِمَا قِيْلَ فِيْمَنْ أَلَّفَ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ، وَنَظَمَ بَيْتًا أَوْ بَيْتَيْنِ، وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ، الَّذِيْ فِيْهِ يَحَارُ الْفَهْمُ، وَيَفْرُطُ الْوَهْمُ؛ وَيُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ، وَتَتَبَيَّنُ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ، وَيُضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلٰى أَنْ يَّكُوْنَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ، أَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَخَيْلٍ، وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ أَوْ أُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ.

ترجمہ: پس اشارہ کیا اس شخص (والیِ بصرہ) نے کہ جس کا اشارہ کرنا حکم (کی حیثیت رکھتا) ہے اور جس کی فرمانبرداری نعمتِ غیر مترقبہ ہے[1] اس بات کی طرف کہ میں چند ایسے مقامے تحریر کروں، جن میں بدیع الزماں کے طرز پر چلوں؛ اگرچہ لنگڑا بیل طاقتور گھوڑے کی رفتار کو نہیں پہنچ سکا ہے۔ پس میں نے انھیں وہ بات یاد دلائی، جو ایسے شخص کے بارے میں کہی گئی ہے، جس نے دو لفظوں کو ملایا اور ایک یا دو شعر بنائے (یعنی عتابی کا مقولہ یاد[2] دلایا) اور میں نے معافی چاہی اس منصب سے کہ جس میں عقل

---

[1] دوسرا ترجمہ: اس اعتبار سے کہ مصدر "إِشَارَۃٌ" کبھی بغیر "علی" کے بھی "مشورہ دینے کے" معنی میں آتا ہے! پس اس ذات نے اس بات کا مشورہ دیا جس کا مشورہ دینا ایک قسم کا حکم ہے اور جس کی فرمانبرداری مالِ مغتنم ہے؛ لیکن پہلا ترجمہ عمدہ ہے۔ [2] عتابی کا مقولہ یہ ہے کہ: مَنْ صَنَعَ كِتَابًا فَقَدِ اسْتَشْرَفَ لِلْمَدْحِ أَوِ الذَّمِّ، فَإِنْ أَحْسَنَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ لِلْحَسَدِ وَالْغِيْبَةِ، وَإِنْ أَسَاءَ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلشَّتْمِ یعنی جو شخص کتاب لکھتا ہے اُسے مدح یا ذم کا سامنا کرنا ہوتا ہے: اگر اس نے کتاب اچھی تیار کی، تو وہ حسد اور غیبت کا نشانہ بنتا ہے اور اگر بری کتاب لکھی تو ملامت کا نشانہ بنتا ہے۔

حیران ہو جاتی ہے، غلطی کا صدور ہو جاتا ہے۔ (غلطی سبقت کر جاتی ہے) اور عقل کی گہرائی کو ناپا جاتا ہے؛ کمالِ علم میں انسان کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ اور ایسے منصب والا (کتاب لکھنے والا) اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے یا پیدل چلنے والوں اور گھوڑ اسواروں کو لے کر چلنے والے کی طرح ہو جائے (یعنی رطب و یابس سب جمع کر دے) اور ایسا کم ہوتا ہے کہ بہت بات بنانے والا (غلطی سے) محفوظ رہتا ہو، یا اس کی لغزش کو معاف کر دیا جاتا ہو۔

تحقیق: أَشَارَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اشارہ کیا۔ أَشَارَ إِلَيْهِ إِشَارَةً (افعال) اشارہ کرنا۔ أَشَارَ عَلَيْهِ: مشورہ دینا ـــ حُكْمٌ: فیصلہ۔ جمع: أَحْكَامٌ. حَكَمَ بِالأَمْرِ حُكْمًا (ن) فیصلہ کرنا۔

طَاعَةٌ: فرمانبرداری، حکم کی بجا آوری۔ طَاعَ فُلَانٌ طَوْعًا وَطَاعَةً (ن) فرمانبردار ہونا۔

غُنْمٌ: نعمتِ غیر مترقبہ۔ بلا مشقت کسی شی کا حصول، مالِ غنیمت۔ جمع: غُنُومٌ.

أُنْشِئُ: مضارع واحد متکلم۔ میں تحریر کروں۔ أَنْشَأَ الْكِتَابَ (افعال) تالیف کرنا۔ لکھنا۔

أَتْلُوْ: مضارع واحد متکلم۔ میں پیروی کروں۔ تَلَا تُلُوًّا (ن) نقش قدم پر چلنا۔ پیروی کرنا۔

تِلْوٌ: وہ شے جو دوسری شے کے پیچھے ہو۔ مراد: نشان قدم۔ طرز۔

اَلظَّالِعُ: اسم فاعل۔ لنگڑا جانور۔ مراد: مصنف، جمع: ظُلَّعٌ. ظَلَعَ ظَلْعًا (ف) لنگڑا کر چلنا۔

شَأْوٌ: رفتار۔ شَأَا الْقَوْمَ يَشْئُوْ شَأْوًا (ن) سبقت کرنا۔

اَلضَّلِيْعُ: اسم فاعل۔ مضبوط پسلیوں والا جانور۔ مراد: بدیع الزماں، جمع: ضُلُعٌ، ضَلُعَ ضَلَاعَةً (ک) مضبوط پسلیوں والا ہونا۔ طاقتور ہونا، ضِلَعٌ: پسلی۔ جمع: أَضْلَاعٌ.

فائدہ: لَمْ يُدْرِكِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِيْعِ: لنگڑا کر چلنے والا جانور، مضبوط جانور کی رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک کہاوت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور آدمی طاقتور آدمی جیسا کام نہیں کر سکتا۔

ذَاكَرْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے یاد دلائی۔ مُذَاكَرَةٌ (مفاعلت) ایک دوسرے کو یاد دلانا۔

أَلَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ملایا۔ أَلَّفَ الشَّيْئَ (تفعیل) جوڑنا۔ جمع کرنا۔ ملانا۔

نَظَمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شعر بنایا۔ نَظَمَ الشِّعْرَ نَظْمًا (ض) شعر بنانا۔

بَيْتٌ: شعر۔ دو مصرعوں کا مجموعہ۔ جمع: أَبْيَاتٌ۔

اِسْتَقَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے معافی چاہی۔ اِسْتَقَالَهُ عَثْرَتَهُ اِسْتِقَالَةً (استفعال) غلطی کی معافی چاہنا ـــ مَقَامٌ: اسم ظرف۔ منصب۔ رتبہ۔ پوزیشن۔ قَامَ قِيَامًا (ن) کھڑا ہونا۔

یحارُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ حیران ہوتا ہے۔ حارَ في الأمْرِ حَيْرةً (س) پریشان ہونا۔

فَهْمٌ: عقل، سمجھ، علم۔ جمع: أَفْهَامٌ. فَهِمَهُ فَهْماً (س) سمجھنا۔

یَفْرُطُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ سبقت کرتا ہے۔ فَرَطَ فُرُوْطاً (ن) سبقت کرنا۔ آگے بڑھنا۔

وَهْمٌ: شک، خیال (۲) غلطی۔ جمع: أَوْهَامٌ. وَهِمَ فِيْهِ وَهْماً (س) غلطی کرنا (ض) خیال کرنا۔

یُسْبَرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اُسے ناپا جاتا ہے۔ سَبَرَ غَوْرَهُ سَبْراً (ن) گہرائی ناپنا یعنی حقیقت واصلیت سے واقف ہونا ـــــ غَوْرٌ: گہرائی، جمع: أَغْوَارٌ وغِيْرَانٌ.

عَقْلٌ: وہ نورِ باطن جو حواسِ خمسہ کے دائرہ سے باہر اشیاء کا ادراک کرتا ہے (۲) ذہن۔ جمع: عُقُوْلٌ۔

تَتَبَيَّنُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ واضح ہوجاتی ہے۔ تَبيَّنَ (تفعل) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔

قِيْمَةٌ: حیثیت۔ رتبہ۔ قیمت۔ جمع: قِيَمٌ ـــــ اَلْمَرْءُ: انسان۔ مرد، جمع: رِجالٌ (من غیر لفظہ)

یُضْطَرُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ مجبور ہوتا ہے۔ اُضْطُرَّ إِلَيْهِ (افتعال) مجبور ہونا۔

حَاطِبٌ: اسم فاعل۔ لکڑیاں جمع کرنے والا۔ حَطَبَ حَطْباً (ض) لکڑی جمع کرنا۔

لَيْلٌ: رات جمع۔ لَيَالِيْ۔ حَاطِبُ لَيْلٍ: اس میں اضافت بمعنی فِيْ ہے۔ رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا، اس سے وہ شخص مراد لیا ہے جو اچھے کلام کی غلط کلام کے ساتھ آمیزش کرے، جیسے رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا آدمی اچھی اور بری لکڑی میں تمیز نہیں کر پاتا؛ بلکہ بعض مرتبہ سانپ وغیرہ سے ڈسا جاتا ہے اور اسے معلوم بھی نہیں ہوتا، اسی طرح مصنف بھی اپنی تصنیف میں غلط لکھنے سے احتیاط نہیں کرسکتا۔

جَالِبٌ: اسم فاعل۔ کھینچنے والا۔ جَلَبَهُ جَلْباً (ن،ض) کھینچنا (۲) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

رَجْلٌ: واحد: رَاجِلٌ: پاپیادہ۔ پیدل چلنے والا۔ رَجِلَ رَجَلاً (س) پیدل چلنا۔

خَيْلٌ: گھوڑوں کی جماعت۔ مجازاً: گھوڑے سوار۔ واحد: حِصَانٌ (من غیر لفظہ)

قَلَّمَا: اس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ: قَلَّ: فعل ماضی ہے اور مَا: کافہ، اس نے قَلَّ کو عمل سے روک رکھا ہے، اب وہ عمل نہیں کرتا اور فاعل کا تقاضہ نہیں کرتا؛ مگر یہ قول ضعیف ہے، اس لیے کہ ما کافہ حرف ہے اور حرف فعل کے عمل کو باطل نہیں کرسکتا؛ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ''ما'' مصدریہ ہے، جس نے بعد والے فعل سَلِمَ کو مصدر بنادیا ہے اور وہ مصدر قَلَّ کا فاعل ہے۔ (التبریزی فی شرح الحماسة)

قلّما، دو معنی کے لیے آتا ہے: محض نفی کے لیے (۲) تھوڑی سی چیز ثابت کرنے کے لیے۔ یعنی ''بہت کم'' کے معنی میں۔ قَلَّ قِلَّةً (ض) کم ہونا۔

سَلِمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ محفوظ رہا۔ سَلِمَ مِنْهُ سَلامَةً (س) محفوظ رہنا۔

مِكْثَارٌ: صیغہ مُبالغہ، باتونی۔ جھک کرنے والا۔ کثیر الکلام۔ بسیار گو۔ كَثُرَ كَثْرَةً (ک) بہت ہونا۔

أُقِيْلَ: ماضی مجہول، وہ معاف کردیا گیا۔ أَقَالَ عَثْرَتَهُ إِقَالَةً (افعال) معاف کرنا۔ سبکدوش کرنا۔

عِثَارٌ: لغزش، ٹھوکر، غلطی۔ عَثَرَ عَثْرًا وَعِثَارًا (ن،ض،س،ک) ٹھوکر کھانا۔ لغزش کھانا۔ پھسلنا۔

فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالإِقَالَةِ، وَلا أَعْفَى مِنَ الْمَقَالَةِ، لَبَّيْتُ دَعْوَتَهُ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ، وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهِ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ، وَأَنْشَأْتُ ـــــ عَلَى مَا أُعَانِيْهِ مِنْ قَرِيْحَةٍ جَامِدَةٍ، وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ، وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ، وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ ـــــ خَمْسِيْنَ مَقَامَةً، تَحْتَوِيْ عَلَى جِدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهِ، وَرَقِيْقِ اللَّفْظِ وَجَزْلِهِ، وَغُرَرِ الْبَيَانِ وَدُرَرِهِ، وَمُلَحِ الْأَدَبِ وَنَوَادِرِهِ، إِلَى مَا وَشَّحْتُهَا بِهِ مِنَ الآيَاتِ، وَمَحَاسِنِ الْكِنَايَاتِ.

ترجمہ: چنانچہ جب اس نے سبکدوشی کی ضرورت پوری نہ کی (معافی قبول نہیں کی) اور نہ اس نے اپنے حکم سے معافی دی (اور نہ اس نے مضمون سے معاف کیا)، تو میں نے اس کی دعوت پر اطاعت کرنے والے کے لبیک کہنے کی طرح لبیک کہا۔ اور اس (کے حکم) کی بجا آوری (فرمانبرداری) میں صاحبِ استطاعت کی طرح طاقت صرف کی۔ اور میں نے ـــــ اس تکلیف کے باوجود جو میں منجمد طبیعت، پژمردہ ذہن اور مضمحل فکر اور پریشان کن غموں کے باعث اٹھا رہا تھا ـــــ پچاس ایسے مقامے تحریر کیے، جو مشتمل ہیں سنجیدہ اور مزاحیہ کلام پر، شیریں اور فصیح الفاظ پر؛ فصاحت کی درخشانیوں اور اس کے موتیوں پر، ادب کے نمک پاروں اور اس کے نوادرات پر؛ اُن آیات اور بہترین کنایات (کے اضافے) کے ساتھ کہ جن سے میں نے اُن مقاموں کو مزین کیا ہے۔

تحقیق: لَمْ يُسْعِفْ: مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب۔ اس نے ضرورت پوری نہیں کی۔ أَسْعَفَ بِحَاجَتِهِ إِسْعَافًا (افعال) حاجت پوری کرنا۔

أَعْفَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے معاف کیا۔ أَعْفَاهُ مِنَ الْأَمْرِ إِعْفَاءً (افعال) معاف کرنا۔

مَقَالَةٌ: مضمون (۲) قول یعنی حکم۔ مصدر میمی از قَالَ قَوْلاً وَمَقَالَةً (ن) کہنا، بولنا۔

لَبَّيْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے لبیک کہا۔ لَبَّى تَلْبِيَةً (تفعیل) لبیک کہنا، دعوت قبول کرنا۔

دَعْوَةٌ: فرمائش، درخواست، بلاوا، پکار، طلب۔ دَعَاهُ دَعْوَةً (ن) پکارنا۔ بلانا۔ درخواست کرنا۔

اَلْمُطِيْع :اسم فاعل۔اطاعت گذار، فرمانبردار۔أطَاعَهُ إطَاعَةً (افعال) فرمانبردار ہونا۔

بَذَلْتُ :ماضی واحد متکلم۔میں نے صرف کی۔بَذْلٌ (ن) خرچ کرنا۔بَذَلَ جُهْدَهُ: پوری کوشش کرنا۔

مُطَاوَعَةٌ: فرمانبرداری۔بجا آوری۔ طَاوَعَهُ (مفاعلت) حکم ماننا۔موافقت کرنا۔

جُهْدٌ: طاقت، کوشش۔جمع: جُهُوْدٌ. جَهَدَ جُهْدًا (ف) طاقت لگانا۔کوشش کرنا۔

اَلْمُسْتَطِيْعُ :اسم فاعل۔صاحب استطاعت۔اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) طاقت رکھنا۔قدرت رکھنا۔

أُعَانِي: مضارع واحد متکلم۔میں تکلیف اٹھا رہا ہوں۔عَانَاهُ مُعَانَاةً (مفاعلۃ) تکالیف اٹھانا۔

قَـرِيْـحَةٌ: طبیعت، ذہن، ایک ایسا ملکہ جو مضمون نگار یا شاعر کو مضمون نگاری اور شعر گوئی میں مدد دیتا ہے ــــ اصلی معنی: وہ پانی جو کنواں کھودنے کے بعد پہلے پہل نکلتا ہے۔جمع: قَرَائِحُ۔

جَامِدَةٌ :اسم فاعل۔منجمد، سخت۔جَمَدَ جُمُوْدًا (ن) جم جانا۔منجمد ہونا۔

فِطْنَةٌ: سمجھ۔ذکاوت۔جمع: فِطَنٌ. فَطَنَ الأَمْرَ فِطْنَةً (ض) سمجھنا۔

خَامِدَةٌ :اسم فاعل مؤنث۔بجھا ہوا، پژمردہ، خَمَدَ خُمُوْدًا (ن) آگ کی تیزی کم ہونا، بجھنا۔

رَوِيَّةٌ: غور و فکر۔جمع: رَوَايَا۔رَوَّى فِي الأَمْرِ تَرْوِيَةً (تفعیل) غور و فکر کرنا۔

نَاضِبَةٌ :اسم فاعل۔خشک، بے نتیجہ، بے آب۔نَضَبَ الْمَاءُ نُضُوْبًا (ن) پانی کا خشک ہونا۔

هُمُوْمٌ :واحد: هَمٌّ: رنج و غم۔هَمَّهُ هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا، غمگین کرنا۔

نَاصِبَةٌ :اسم فاعل مؤنث۔پریشان کن، تھکا دینے والی۔نَصِبَهُ الْهَمُّ نَصْبًا (ن،ض) تھکا دینا۔

تَحْتَوِي: مضارع واحد مؤنث غائب۔وہ مشتمل ہے۔اِحْتَوَى عَلَيْهِ اِحْتِوَاءً (افتعال) مشتمل ہونا۔

جِدٌّ :مصدر بمعنی اسم فاعل۔سنجیدہ، سچا۔جَدَّ الْكَلَامُ جِدًّا (ض) سنجیدہ اور سچا ہونا۔

هَزْلٌ :مصدر بمعنی اسم فاعل۔مزاحیہ۔ هَزَلَ فِي كَلَامِهِ هَزْلًا (ض) مذاق کرنا۔

رَقِيْقٌ: صیغہ صفت، نازک اور پتلا۔شیریں، جمع: أَرِقَّاءُ۔ لَفْظٌ رَقِيْقٌ: آسان اور شیریں لفظ۔ رَقَّ رِقَّةً (ض) پتلا ہونا۔نازک ہونا۔کلام کا شیریں ہونا۔

جَزْلٌ :صفت مشبہ۔فصیح۔جمع: أَجْزَالٌ. جَزُلَ اللَّفْظُ جَزَالَةً (ک) فصیح اور سلیس ہونا۔

فائدہ: جِدُّ الْقَوْلِ وَهَزْلُه، وَرَقِيْقُ اللَّفْظِ وَجَزْلُه: ان میں إضافة الصفة إلى الموصوف ہے۔

غُرَرٌ :واحد: غُـرَّةٌ :درخشانی اور چمک۔ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ۔گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ غَرَّ الشَّيئُ غَرًّا وَغُرَّةً (س) سفید و چمکدار ہونا۔

دُرَرٌ: جمع ہے دُرٌّ کی۔ اور یہ جمع ہے دُرَّةٌ کی۔ شاندار اور بڑا موتی۔

مُلَحٌ: واحد: مُلْحَةٌ: دلچسپ بات، لطیفہ، چٹکلہ۔

نَوَادِرُ: واحد: نَادِرَةٌ: انوکھی بات۔ نَدَرَ الْكَلَامُ نَدَارَةً (ن) انوکھا اور عجیب ہونا۔

إِلَىٰ: بمعنیٰ "مَعَ"، مَا: اسم موصول۔ آگے "مِنَ الْآيَاتِ" میں مِنْ بیانیہ ہے۔

وَشَّحْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے مزین کیا۔ وَشَّحَ (تفعیل) آراستہ کرنا۔ مزین کرنا۔ وَشَّحْتُهَا میں "ها" ضمیر "خمسين مقامة" کی طرف راجع ہے اور "به" میں "ما" اسم موصول کی طرف۔

آيَاتٌ: واحد: آيَةٌ: خاص نشان۔ مضامین قرآن کا ایک خاص حصہ۔

مَحَاسِنُ: واحد: حُسْنٌ (خلافِ قیاس) خوبی۔ حَسُنَ حُسْنًا (ک) بہتر اور اچھا ہونا۔

كِنَايَات: واحد: كِنَايَةٌ: اشارۂ لفظی۔ لفظ بول کر اس کا غیر مدلول مراد لینا۔ جیسے "كَثِيرُ الرَّمَادِ" (بہت راکھ والا) بول کر "کرم" مراد لینا۔ كَنىٰ بِشَيْءٍ عَنْ شَيْءٍ كِنَايَةً (ن ض) کنایہ کرنا۔ اشارہ کرنا۔

وَرَصَّعْتُهُ فِيهَا مِنَ الْأَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ، وَاللَّطَائِفِ الْأَدَبِيَّةِ، وَالْأَحَاجِي النَّحْوِيَّةِ، وَالْفَتَاوَى اللُّغَوِيَّةِ، وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ، وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ، وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ؛ وَالْأَضَاحِيكِ الْمُلْهِيَةِ، مِمَّا أَمْلَيْتُ جَمِيعَهُ عَلَىٰ لِسَانِ أَبِي زَيْدٍ السَّرُوجِيِّ، وَأَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامٍ الْبَصْرِيِّ. وَمَا قَصَدْتُ بِالْإِحْمَاضِ فِيهِ، إِلَّا تَنْشِيطَ قَارِئِيهِ، وَتَكْثِيرَ سَوَادِ طَالِبِيهِ. وَلَمْ أُودِعْهُ مِنَ الْأَشْعَارِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ، أَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ، وَآخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ، ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ، وَمَا عَدَا ذٰلِكَ فَخَاطِرِي أَبُو عُذْرِهِ، وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ.

ترجمہ: اور ان عربی مثالوں، ادبی لطیفوں، نحوی معموں، لغوی مسئلوں، نوایجاد مضمونوں، شاندار تقریروں؛ رُلانے والی نصیحتوں اور دل بہلانے والی ہنسی کی باتوں (کے اضافے) کے ساتھ کہ ان کو میں نے ان مقاموں میں ٹانک دیا ہے (اور یہ جو مذکور ہوا) وہ ہے جس کو میں نے پورے کا پورا "ابوزید سروجی" کی زبان سے املاء کرایا ہے۔ اور اس کی روایت "حارث بن ہمام بصری" کی طرف منسوب کی ہے۔ اور میں نے اس میں تنوّع مضامین کے ذریعہ، سوائے اس کے پڑھنے والوں کو چست بنانے (دوسرا ترجمہ: سوائے

اس کے پڑھنے والوں میں دلچسپی پیدا کرنے)اور اس کے طلب گاروں کی جماعت میں اضافہ کرنے کے، کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا۔ اور میں نے اس میں پرائے اشعار (یعنی دوسرے شاعروں کے اشعار) میں سے دو شعر تو صرف ایسے ذکر کیے ہیں جو الگ الگ ہیں۔ اور جن پر میں نے مقامہ حلوانیہ کی عمارت قائم کی ہے۔ اور دو ایسے جڑواں شعر (ذکر کیے ہیں) جن کو میں نے مقامہ کرجیہ کے آخر میں لاحق کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ جو اشعار ہیں، تو ان کا موجد اور ان کے تلخ وشیریں کو فی البدیہہ کہنے والا میرا ذہن ہے۔

تحقیق :رَصَّعْتُ :ماضی واحد متکلم۔ میں نے ٹانک دیا۔ رَصَّعَهُ (تفعیل) جڑنا۔ ٹانکنا۔ زیورات پر جواہرات جڑنا۔ رَصَّعْتُهُ میں "ہ" ضمیر کا مرجع "ماوَشَّحْتُهَا" میں مآ اسم موصول ہے۔

فِيهَا: ضمیر کا مرجع خَمْسِيْنَ مَقَامَةً ہے ــــ اَلْأَمْثَال :واحد :مَثَلٌ : قولِ مشہور۔ کہاوت۔ محاورہ۔

اَلْعَرَبِيَّةُ :عرب کی طرف نسبت۔ عرب :اصل میں "بحر احمر" کے شمالی جزیرہ نما کے رہنے والوں کا نام ہے، پھر توسعاً ان تمام قوموں کو عرب کہا جانے لگا، جنھوں نے عربی زبان وتہذیب کو اپنالیا۔

لَطَائِف :واحد :لَطِيفَةٌ: دلچسپ بات۔ لَطُفَ كَلَامُهُ لَطَافَةً (ک) خوشگوار ہونا۔

أَحَاجِيّ :واحد :أُحْجِيَةٌ :معمہ۔ پہیلی۔ چیستاں۔ ایسی بات جس کے معنی سمجھنے کے لیے عقل وذہن کا امتحان لیا جاوے۔ یہ حِجَا سے ماخوذ ہے جس کے معنی عقل کے ہیں۔

نَحْوِيَّة :نحو کی طرف نسبت۔ نحو :وہ علم ہے جس میں وجوہِ اعرابِ کلمات سے بحث کی جائے۔

فَتَاوىٰ :واحد :فَتْوىٰ :عالم دین کا بیان کیا ہوا حکم شرعی۔ قانونی رائے۔ یہ اسم مصدر ہے؛ لیکن إِفْتَاءٌ مصدر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ إِفْتَاءٌ (افعال) قانونی رائے دینا۔ حکم شرعی بیان کرنا۔

اللُّغَوِيَّةُ :لغت کی طرف نسبت۔ لغت :زبان یا مجموعۂ الفاظ، جس کے ذریعہ باہم تخاطب کیا جائے لَغَا بِكَذَا يَلْغُوْ لَغْوًا وَلُغَةً (ن) بولنا۔ ــــ رَسَائِل :واحد :رِسَالَةٌ: مضمون، کتابچہ، خط۔

اَلْمُبْتَكِرَةُ :اسم فاعل مؤنث۔ نوایجاد۔ اِبْتَكَرَ اِبْتِكَارًا (افتعال) ایجاد کرنا۔

اَلْخُطَبُ :واحد :خُطْبَةٌ: وعظ، تقریر۔ خَطَبَ النَّاسَ خُطْبَةً (ن) تقریر کرنا۔ خطاب کرنا۔

اَلْمُحَبَّرَةُ :اسم مفعول مؤنث۔ مزین۔ شاندار۔ حَبَّرَهُ (تفعیل) مزین کرنا۔

مَوَاعِظُ : ــــ واحد :مَوْعِظَةٌ :نصیحت۔ وعظ۔ وَعَظَهُ وَعْظًا (ض) نصیحت کرنا۔

مُبْكِيَةٌ :اسم فاعل مؤنث۔ رُلانے والی۔ أَبْكَاهُ إِبْكَاءً (افعال) رُلانا۔

أَضَاحِيْك :واحد :أُضْحُوْكَةٌ :ہنسی کی بات۔ ضَحِكَ ضِحْكًا وَضَحِكًا (س) ہنسنا۔

مُلْهِيَةٌ :اسم فاعل مؤنث، غافل بنانے والی، دلچسپ، تفریح بخش۔ اَلْهَاهُ عَنْهُ(افعال) غافل بنانا۔

أَمْلَيْتُ :ماضی واحد متکلم۔ میں نے املاء کرایا۔ اَمْلٰى عَلَيْهِ الْكِتَابَ(افعال) بول کرلکھوانا، املا کرانا۔

سَرُوْجِيٌّ :سَرُوْج کی طرف نسبت۔ سَرُوْج: ملک شام میں مقام ''حران'' کے قریب ایک قصبہ کا نام ہے، جس کی طرف ''ابوزید'' نے اپنے کو منسوب کیا تھا۔

أَسْنَدْتُ :ماضی واحد متکلم۔ میں نے منسوب کی۔ أَسْنَدَ الرِّوَايَةَ إِلَيْهِ إِسْنَادًا(افعال) منسوب کرنا۔

مَاقَصَدْتُ :ماضی منفی واحد متکلم۔ میں نے ارادہ نہیں کیا۔ قَصَدَهُ قَصْدًا(ن) ارادہ کرنا۔

إِحْمَاضٌ :(افعال) تنوع پیدا کرنا(۲) کلام کے ایک اُسلوب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا۔

تَنْشِيْطٌ :مصدر از نَشَّطَهُ(تفعیل) چست بنانا۔ سرگرم و پر جوش بنانا۔

قَارِئِيْ: أي قَارِئِيْنَ۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: قَارِئٌ: اسم فاعل از قِرَاءَةٌ(ف) پڑھنا۔

تَكْثِيْرٌ :مصدر از كَثَّرَهُ(تفعیل) زیادہ کرنا۔ اضافہ کرنا۔ كَثْرَةٌ(ک) زیادہ ہونا۔

سَوَادٌ :سیاہی(۲) بھاری تعداد۔ جماعت۔ سَوَادُ النَّاسِ۔ لوگوں کی بھاری اکثریت۔

طَالِبِيْ: أي طَالِبِيْنَ، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، واحد: طَالِبٌ: طلب گار، طَلَبٌ(ن) طلب کرنا۔

لَمْ أُوْدِعْ: مضارع نفی جحد بلم واحد متکلم۔ میں نے ذکر نہیں کیا۔ أَوْدَعَ الْكِتَابَ كَذَا (افعال) کتاب میں کوئی مضمون لکھنا۔ ذکر کرنا۔

أَجْنَبِيَّةٌ :اجنبی۔ نامانوس۔ أَجْنَبُ کی طرف نسبت۔ اسم تفضیل از جَنَبَهُ جَنْبًا(ن) دور رکھنا۔

فَذَّيْنِ :تثنیہ، واحد: فَذٌّ۔ اکیلا۔ تنہا۔ جمع: أَفْذَاذٌ. فَذَّ فَذًّا(ن) الگ تھلگ ہونا۔ منفرد ہونا۔

فائدہ :ان دو شعروں میں سے پہلا ''كَأَنَّمَا يَبْسِمُ إلخ ''بحتری'' کا ہے اور دوسرا فَأَمْطَرَتْ إلخ ابوالفرج دمشقی کا اس لئے '' فَذَّيْنِ '' کہا۔

أَسَّسْتُ :ماضی واحد متکلم۔ میں نے بنیاد رکھی۔ أَسَّسَ الْبِنَاءَ تَأْسِيْسًا(تفعیل) بنیاد رکھنا۔

بِنْيَةٌ وبُنْيَةٌ :عمارت، تعمیر۔ بَنَى بَنْيًا وبِنَاءً(ض) عمارت کھڑی کرنا۔ تعمیر کرنا۔ بنانا۔

اَلْحُلْوَانِيَّةُ :شہر حلوان کی طرف نسبت، حلوان نام کے کئی مقامات ہیں(۱) مصر میں دریائے نیل کے قریب ایک خوبصورت بستی کا نام ہے(۲) نیشاپور میں بھی ایک چھوٹا سا شہر اس نام کا ہے؛ لیکن سب سے زیادہ مشہور عراق کا حلوان ہے، جسے حلوان بن علی نامی شخص نے بسایا تھا۔ اور جو بغداد سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے ''اَلْمَقَامَةُ الْحُلْوَانِيَّه'' دوسرا مقامہ ہے۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

آخَرِيْنِ: تثنیہ۔واحد: آخَرُ: دوسرا۔غیر۔دو میں سے ایک،کوئی اور۔جمع: آخَرُوْنَ۔

تَوْأَمَيْنِ: تثنیہ۔واحد تَوْأَم: جڑواں بچے۔اَتْأَمَتِ الْمَرْأَةُ إِتْئَامًا۔بیک وقت دو بچے جننا۔یہ دو شعرابن شکرہ کے ہیں۔دونوں کا قائل چونکہ ایک ہے اس لیے تَوْأَمَيْن کہا۔

ضَمَّنْتُ: ماضی وحد متکلم۔میں نے لاحق کیا۔تَضْمِيْنٌ: ایک شے کو دوسری کے ساتھ لاحق کرنا، دوسرے کے شعر کو اپنی نظم یا قصیدہ کا جز بنانا۔

خَوَاتِمُ: واحد: خَاتِمٌ: آخر۔مہر۔مہر کرنے کا آلہ۔خَتَمَهُ خَتْمًا (ض) ختم کرنا۔

اَلْكَرَجِيَّةُ: منسوب الی كَرَجَ. كَرَجَ: اصفہان اور ہمدان کے درمیان ایک مشہور شہر ہے، جس کی ٹھنڈک بھی مشہور ہے "اَلْمَقَامَةُ الْكَرَجِيَّةُ" ۲۵واں مقامہ ہے۔

مَاعَدَا: مَا: موصولہ۔عَدَا: حرف استثناء، یہ جب مَا کے ساتھ ہو، تو اس کا مابعد منصوب ہوگا۔

خَاطِرٌ: اسم فاعل۔وہ بات جو دل میں گذرے۔مجازاً: ذہن۔عقل۔دل۔جمع: خَوَاطِرُ. خَطَرَ بِبَالِهِ خَطْرًا وَخُطُوْرًا (ن) کسی بات کا دل میں آنا۔

أَبُوْعُذْرٍ: ایجاد کنندہ۔کسی بھی کام کو سب سے پہلے کرنے والا۔پہلا شوہر۔عُذْرٌ، بکارت۔نیا پن۔

مُقْتَضِبٌ: اسم فاعل۔فی البدیہ کہنے والا۔اِقْتَضَبَ الْكَلَامَ (افتعال) برجستہ اور فی البدیہ کلام کرنا۔

حُلْوٌ: صفت مشبہ۔شیریں، مزیدار۔حَلَا حَلَاوَةً (ن) شیریں ہونا۔

مُرٌّ: صفت مشبہ۔تلخ۔کڑوا۔بدذائقہ۔مَرَّ مَرَارَةً (س) کڑوا ہونا۔

وَهٰذَا مَعَ اعْتِرَافِيْ بِأَنَّ الْبَدِيْعَ ـــ رَحِمَهُ اللّٰهُ ـــ سَبَّاقُ غَايَاتٍ، وَصَاحِبُ آيَاتٍ، وَأَنَّ الْمُتَصَدِّيَ بَعْدَهُ لِإِنْشَاءِ مَقَامَةٍ، وَلَوْ أُوْتِيَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ، لَايَغْتَرِفُ إِلَّا مِنْ فُضَالَتِهِ، وَلَايَسْرِيْ ذٰلِكَ الْمَسْرىٰ إِلَّا بِدَلَالَتِهِ. وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ:

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً ❁ بِسُعْدىٰ شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰكِنْ بَكَتْ قَبْلِيْ فَهَيَّجَ لِيَ الْبُكَا ❁ بُكَاهَا، فَقُلْتُ: الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَأَرْجُوْ أَنْ لَاأَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ أَوْرَدْتُهُ، وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهُ، كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ، وَالْجَادِعِ مَارِنَ أَنْفِهِ بِكَفِّهِ. فَأُلْحَقَ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا، اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ: أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

ترجمہ: اور یہ میرے اس اقرار کے ساتھ ہے کہ بدیع الزماں رحمہ اللہ، حدودِ مقررہ پر سب سے پہلے پہنچنے والے اور صاحب نشانات (تمغہ یافتہ) ہیں۔ اور یہ کہ ان کے بعد مقامہ لکھنے کی کوشش کرنے والا، اگرچہ اسے شاعرِ قُدامہ جیسی بلاغت عطا کردی جائے، وہ صرف انھیں کے بچائے ہوئے سے استفادہ کرے گا اور اُس راستے پر صرف انھیں کی رہ نمائی سے چلے گا۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے کہنے والے کی خوبی:

پس اگر میں سُعدی کے عشق میں اس حمامہ کے رونے سے پہلے رولیتا، تو شرمندگی اٹھانے سے پہلے (اپنے) دل کو تسکین دے لیتا۞ لیکن وہ مجھ سے پہلے روئی، تو اس کے رونے نے میرے لیے بھی رونے کی تحریک کی، تب میں نے کہا: فضیلت پہل کرنے والے ہی کے لیے ہے۔ (یعنی فضیلت کبوتر کے لیے ہوگی کہ وہ اپنی کبوتری کی جدائی پر رویا، تو اس سے سبق سیکھ کر عاشق بھی اپنی محبوبہ کی جدائی پر رونے لگا، پس یہی فضیلت علامہ بدیع الزماں کے لیے ہے)

مجھے امید ہے کہ میں اس غیر ضروری کلام میں، جسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور اس مقام میں جس میں کہ میں داخل ہوا ہوں، اس شخص کے مانند نہیں ہوں گا[1] جو اپنی موت اپنے پیر سے تلاش کرتا ہو (یعنی اپنی موت کو خود دعوت دیتا ہو) اور اس شخص کے مانند[2] جو اپنی ناک کی پھننگل اپنے ہاتھ سے کاٹتا ہو (یعنی جو

---

[1] کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ۔ عربی میں یہ ایک کہاوت ہے۔ جب آدمی اپنی ہلاکت وبربادی کے اسباب خود پیدا کرے، اس وقت اہلِ عرب یہ کہاوت بولتے ہیں۔ اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ: ایک شخص نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا؛ لیکن چھری نہیں مل رہی تھی، اتفاق سے بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدنا شروع کیا، تو وہاں ایک چھری نکل آئی، جس سے اس شخص نے وہ بکری ذبح کرڈالی۔ اس وقت لوگوں نے کہا: بَحَثَتْ عَنْ حَتْفِهَا بِظِلْفِهَا یعنی بکری نے اپنی موت اپنے پیر سے تلاش کی (یعنی اپنی موت کو خود دعوت دی) اردو زبان میں ایسے موقعے کے لیے بولتے ہیں "اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا"۔

[2] الجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ: یہ بھی ایک کہاوت ہے۔ جب کوئی شخص کسی کام کے حصول کے لیے، اپنے آپ کو مصیبت اور تکلیف میں ڈالدے، تو ایسے موقعے پر عرب بولتے ہیں: اَلْجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ یعنی وہ مقصد کے حصول میں جان کی بازی لگانے والا ہے۔ اس کہاوت کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ: "جذیمۃ الابرش" ایک بادشاہ تھا۔ اس نے بادشاہت کی توسیع کی ہوس میں، مسماۃ "زبّا" کے والد کو قتل کردیا تھا، جو کہ ایک جزیرے کا بادشاہ تھا، اس کے صرف یہی ایک لڑکی تھی؛ کوئی لڑکا نہیں تھا۔ کچھ دنوں کے بعد زبّا نے (اپنے والد کا بدلہ لینے کے ارادہ سے) جذیمہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اگر وہ مجھ سے نکاح کرلے، تو میں اپنے والد کا خون معاف کرسکتی ہوں۔ جذیمہ نے اس کی اس پیش ←

اپنی بے عزتی خود کرتا ہو)، پس میں ان لوگوں میں شامل کیا جاؤں، جو عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے میں ہیں، جن کی تگ ودو، دنیوی زندگی میں ناکام ہوگئی، درانحالیکہ انھیں یہ خیال رہا کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔

تحقیق: اِعْتِرَاف: مصدر از اِعْتَرَفَ بکذا: (افتعال) اقرار کرنا۔ تسلیم کرنا۔

سَبَّاق: صیغۂ مبالغہ۔ سب سے آگے نکلنے والا۔ سَبَقَهُ إلَى الشَّيْءِ سَبْقًا (ض) کسی سے آگے نکل جانا۔

غَايَاتٌ: واحد غَايَةٌ: مقررہ حد، منزل مقصود۔ مقصد۔ آيَاتٌ: واحد: آيَةٌ: نشانی، خاص نشان، تمغہ۔

مُتَصَدِّيْ: اسم فاعل۔ کوشش کرنے والا۔ تَصَدَّى لِأَمْرٍ (تفعل) درپے ہونا۔ کوشش کرنا۔

أُوْتِيَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ عطا کردی گئی۔ آتَاهُ إِيْتَاءً (افعال) عطا کرنا۔ دینا۔

بَلَاغَةٌ: خوبیٔ کلام۔ حسنِ بیان۔ بَلُغَ بَلَاغَةً (ک) کلام یا آدمی کا فصیح وبلیغ ہونا۔

قُدَامَةُ: عرب کا ایک انتہائی بلیغ ومشہور شاعر ''ابوالولید ابن جعفر'' جس کی فنِ بلاغت میں ''سِرُّ البلاغة'' نام کی ایک قابلِ قدر تصنیف بھی ہے۔

لَايَغْتَرِفُ: مضارع منفی، وہ چلو نہیں بھرتا ہے۔ اِغْتَرَفَ الْماءَ بِيَدِهِ (افتعال) چلو بھرنا (۲) حاصل کرنا۔۔۔ فُضَالَةٌ: پس خوردہ۔ بچا ہوا۔ فَضَلَ فَضْلًا (ن) ضرورت سے زائد ہونا۔ باقی بچنا۔

لَايَسْرِيْ: مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ وہ نہیں چلے گا۔ سَرَى سُرًى وَمَسْرًى (ض) چلنا۔ رات میں چلنا۔۔۔ مَسْرَى: اسم ظرف۔ راستہ۔ طریقہ۔

← کش کو قبول کرلیا، ''جذیمہ'' کے وزیر ''قُصَیر'' نے اس کی مخالفت کی مگر جذیمہ نے نہ مانا۔ اور زبا سے نکاح کے لیے روانہ ہوگیا۔ اس وقت قصیر نے کہا: اگرچہ آپ نے میرا مشورہ نہیں مانا، مگر میری ایک بات یاد رکھنا، جب آپ زبا کے ملک میں پہنچیں، اگر آپ کے استقبال کے لیے مسلح فوج موجود ہو، تو سمجھ لینا خطرہ ہے۔ جذیمہ جب زبا کے ملک میں پہنچا تو مسلح افواج کو نہ دیکھ کر مطمئن ہوا؛ لیکن جب زبا کے قلعے کے پاس پہنچا، تو فوج نے گرفتار کرلیا اور دونوں ہاتھوں کی رگیں کاٹ کر جذیمہ کو ہلاک کردیا۔ جذیمہ کے وزیر قصیر کو اس کا بہت صدمہ ہوا اور اپنے آقا کا بدلہ لینے کے لیے یہ تدبیر کی، کہ اپنی ناک خود اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالی۔ اور زبا سے آکر یہ کہا کہ: جذیمہ کے بھانجے ''عمرو بن عدی'' نے، جذیمہ کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا اور سزا کے طور پر میری ناک کاٹ ڈالی۔ زبا کو یقین آگیا اور قصیر کو اپنے ساتھ ملالیا اور اپنا مقرب بنالیا۔ قصیر نے جب زبا کا مکمل اعتماد حاصل کرلیا، تو ایک دن موقعہ پاکر اُسے قتل کردیا۔ اس طرح اس نے اپنی ناک کاٹ کر زباء کا اعتماد حاصل کیا۔ اور اس کے بعد، اُسے قتل کرکے اپنے آقا کا بدلہ لے لیا۔ اور اس کے ملک پر قبضہ کرلیا؛ اُسی وقت سے یہ مثل مشہور ہے۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَاب

دَلَالَةٌ: رہنمائی۔ دَلَّهُ عَلَى الطريق دَلَالَةً (ن) بتانا۔ رہنمائی کرنا۔

دَرٌّ: دودھ (۲) دھن دولت (۳) مجازاً خوبی۔ کمال۔ دَرَّ الْحَيَوانُ دَرًّا (ن) تھنوں میں دودھ زیادہ ہونا

للہ دَرُّہ: یہ محاورہ کسی چیز یا کام کی اچھائی بیان کرتے وقت بطور تعجب بولا جاتا ہے۔

اَلْقَائِلُ: اسم فاعل۔ کہنے والا۔ مراد: شاعر عدی بن رقاع، جو خاندان بنی امیہ کا نامور شاعر تھا۔

مَبْكًا: مصدر میمی۔ بمعنی بُكَاءٌ ــــ بَكَيْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں رویا۔ بَكَى بُكَاءً (ض) رونا۔

صَبَابَةٌ: عشق۔ صَبَّ إِلَيْهِ صَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ عشق کرنا ــــ سُعْدىٰ: شاعر کی محبوبہ کا نام۔

شَفَيْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے تسکین دی۔ شَفَاهُ شِفَاءً (ض) تندرستی عطا کرنا۔

اَلنَّفْسُ: جان، دل، روح۔ جمع: نُفُوسٌ۔ الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے أي نَفْسِيْ.

تَنَدُّمٌ: (تفعُّل) بے حد شرمندہ ہونا ــــ قَبْلِيْ: أي قَبْلَ بُكَائِي.

هَيَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے برانگیختہ کیا۔ هَيَّجَهُ تَهْيِيْجًا (تفعیل) برانگیختہ کرنا۔ جوش دلانا۔

اَلْفَضْلُ: فضیلت۔ فوقیت۔ اعزاز۔ جمع: أَفْضَالٌ. فَضَلَ فَضْلًا (ن) فوقیت لے جانا۔

مُتَقَدِّمٌ: اسم فاعل۔ پہل کرنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔ تَقَدَّمَ (تفعُّل) آگے بڑھنا۔ آگے ہونا۔

أَرْجُوْ: مضارع واحد متکلم۔ مجھے امید ہے۔ رَجَاهُ رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔

هَذَرٌ: بے فائدہ کلام۔ بکواس۔ هَذِرَ كَلَامُهُ هَذَرًا (س) کلام کا بے فائدہ ہونا۔ لغو ہونا۔

أَوْرَدْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے ذکر کیا۔ أَوْرَدَ الْكَلَامَ إِيْرَادًا (افعال) ذکر کرنا

مَوْرِدٌ: اسم ظرف۔ جائے آمد۔ مقام۔ گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدُ۔ وَرَدَ وُرُوْدًا (ض) آنا۔

تَوَرَّدْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں پہنچا۔ تَوَرَّدَ الْمَاءَ (تفعُّل) پہنچنا۔ پانی کی جگہ پر پہنچنا۔

بَاحِثٌ: اسم فاعل۔ تلاش کرنے والا۔ بَحَثَ عَنْ شَيْءٍ يَبْحَثُ بَحْثًا (ف) تلاش کرنا۔

حَتْفٌ: موت، جمع: حُتُوْفٌ ــــ ظِلْفٌ: گائے، بکری، وغیرہ کا کھر، مجازاً پیر، جمع أَظْلَافٌ۔

جَادِعٌ: اسم فاعل۔ کاٹنے والا۔ جَدَعَ أَنْفَهُ جَدْعًا (ف) ناک کاٹنا۔

مَارِنٌ: ناک کا اگلا نرم حصہ۔ پھننگل۔ جمع: مَوَارِن۔

أَنْفٌ: ناک۔ جمع: أُنُوْفٌ ــــ كَفٌّ: ہتھیلی۔ ہاتھ۔ جمع: أَكُفٌّ۔

أُلْحَقُ: مضارع مجہول واحد متکلم۔ میں شامل کیا جاؤں۔ أَلْحَقَهُ (افعال) شامل کرنا۔ لاحق کرنا۔ یہ

لا أَكُوْن کا جواب ہے، اس لیے منصوب ہے۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَاب

أَخْسَرِيْن: واحد: أَخْسَرُ۔ اسم تفضیل۔ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والا۔ خَسِرَہٗ خَسْرًا وَخُسْرَانًا (س) نقصان اٹھانا۔

أَعْمَالٌ: واحد: عَمَلٌ: کام۔ ارادی فعل۔ عَمِلَ عَمَلًا (س) قصداً کوئی کام کرنا (۲) کام کرنا۔

ضَلَّ: ماضی۔ وہ ناکام ہوگئی۔ ضَلَّ سَعْیُہٗ ضَلًّا وَضَلَالَۃً (ض) ناکام ہونا۔ بیکار ہوجانا۔

سَعْيٌ: دوڑ دھوپ۔ تگ ودو۔ کوشش۔ جمع: مَسَاعٍ. سَعٰی سَعْیًا (س) کوشش کرنا۔ تگ ودو کرنا۔

اَلْحَیٰوۃُ: زندگی۔ حَیِيَ حَیَاۃً (س) زندہ رہنا۔ زندہ ہونا۔

دُنْیَا: کم درجہ۔ گھٹیا درجہ کی۔ اسم تفضیل مؤنث از دَنُوَ دَنَاءَۃً (ک) گھٹیا اور کم درجہ ہونا (۲) قریب ترین۔ اسم تفضیل مؤنث از دَنَا منہ دُنُوًّا (ن) قریب ہونا۔ جمع: دُنًا۔

یَحْسَبُوْنَ: مضارع جمع مذکر غائب۔ وہ گمان کررہے ہیں۔ حَسِبَہٗ کذا حِسْبَانًا (س، ح) گمان کرنا۔

یُحْسِنُوْنَ: مضارع۔ وہ اچھا کررہے ہیں۔ أَحْسَنَ فِعْلًا (افعال) بہتر بنانا۔ اچھی طرح کرنا۔

صُنْعٌ: فعل۔ کام۔ صَنَعَ الشَّيْءَ صُنْعًا (ف) بنانا۔ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا: اچھا کام کررہے ہیں۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَوْ: حرف شرط، قَبْلَ مَبْکَاھَا: بترکیب اضافی مفعول فیہ مقدم ہوا بَکَیْتُ کا۔ بَکَیْتُ: فعل بافاعل، صَبَابَۃً: مصدر، بِسُعْدٰی: متعلق ہوا صَبَابَۃً کے۔ صَبَابَۃً: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہٗ۔ بَکَیْتُ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ مقدم ومفعول لہٗ سے مل کر شرط۔ شَفَیْتُ: فعل بافاعل اَلنَّفْسَ: مفعول بہٖ۔ قَبْلَ التَّنَدُّمِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، شَفَیْتُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہٖ ومفعول فیہ سے مل کر جزا۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف لٰکِنْ: حرف عطف زائد۔ بَکَتْ: فعل بافاعل قَبْلِيْ: مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ فَا عاطفہ تعقیبیہ ھَیَّجَ: فعل، لِيْ: متعلق ہوا۔ اَلْبُکَاءَ: مفعول بہٖ بُکَاھَا: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ ھَیَّجَ فعل اپنے فاعل، مفعول بہٖ ومتعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف، جملہ معطوفہ ہوا، فَقُلْتُ میں فَا عاطفہ تعقیبیہ۔ قُلْتُ: فعل بافاعل، اَلْفَضْلُ: مبتدا، لِلْمُتَقَدِّمِ: متعلق ہوا ثَابِتٌ کے۔ ثَابِتٌ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر مقولہ۔ قُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

مُقَدِّمَۃُ الْکِتَاب

عَلٰى أَنِّيْ وَإِنْ أَغْـمَـضَ لِـيَ الْـفَطِنُ الْمتغابِيْ، وَنَضَحَ عَنِّيْ الْمُحِبُّ الْمُحَابِيْ، لَاأَكَـادُ أَخْـلُـصُ مِـنْ غُـمْـرٍ جَاهِلٍ، أَوْ ذِيْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ، يَضَعُ مِنِّيْ لِهٰذَا الْوَضْعِ، وَيُـنَـدِّدُ بِـأَنَّـهُ مِنْ مَنَاهِيْ الشَّرْعِ. وَمَنْ نَقَدَ الْأَشْيَاءَ بِعَيْنِ الْمَعْقُوْلِ، وَأَنْعَمَ النَّظَرَ فِيْ مَبَانِيْ الْأُصُوْلِ، نَـظَـمَ هٰـذِهِ الْـمَـقَـامَـاتِ فِيْ سِلْكِ الْإِفَادَاتِ، وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْـمَوْضُوْعَاتِ، عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ. وَلَمْ يُـسْـمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهُ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ، أَوْ أَثَّمَ رُوَاتَهَا فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْأَوْقَاتِ۔

ترجمہ: اس کے باوجود کہ اگر چہ چشم پوشی برتے میرے لیے دانستہ کند ذہن بننے والا سمجھدار۔ اور (اگر چہ) میرا دفاع کرے (یا میری حمایت کرے) مخلص دوست، میں نادان ناتجربہ کار سے اور تجاہل برتنے والے ایسے کینہ ور سے چھٹکارا نہیں پاسکوں گا، جو اس تالیف کی بنا پر میرا درجہ گرائے گا اور یہ بات مشہور کرے گا کہ وہ (تالیف) شریعت کی ممنوعات میں سے ہے[۱] ـــــ اور جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے جانچتا ہے اور اصولِ کلام کی بنیادوں پر گہری نظر کرتا ہے، وہ ان مقاموں کو افادات کی لڑی میں منسلک[۲] کریگا۔ اور ان کے ساتھ ان مضامین کا سا سلوک کرے گا، جو جانوروں اور بے جان چیزوں سے متعلق ہیں۔ اور ایسا شخص معلوم نہیں ہوسکا، جس نے ان حکایتوں کو برا سمجھا ہو (یا جس کے کان ان حکایتوں سے دور ہوئے ہوں) یا جس نے کسی بھی زمانے میں ان حکایتوں کے راویوں کو گنہ گار ٹھیرایا ہو۔

تحقیق: أَغْمَضَ: ماضی۔ اس نے چشم پوشی کی۔ أَغْمَضَ إِغْمَاضًا (افعال) چشم پوشی کرنا۔

فَطِنٌ: صفت مشبہ بروزن حَذِرٌ: سمجھدار۔ ہوشیار۔ اس سے پہلے رَجُلٌ موصوف محذوف ہے، فَطِنَ فَطَنًا وَفِطْنَةً وَفَطَانَةً (س) سمجھدار ہونا۔

اَلْمُتَغَابِيْ: اسم فاعل۔ دانستہ غبی بننے والا۔ تَغَابَی فُلَانٌ (تفاعل) ناسمجھ بننا۔ بے وقوف بننا۔

نَضَحَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے دفاع کیا۔ نَضَحَ عَنْهُ نَضْحًا (ف) دفاع کرنا۔

[۱] کیونکہ اس میں جھوٹے اور من گھڑت واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

[۲] یعنی وہ واقعات جن کو مقاموں میں بیان کیا گیا ہے، اگر چہ فرضی اور جھوٹے ہیں، مگر ہمارا مقصد ان سے طالب علموں کو ادب سکھلانا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے؛ اس لیے تعلیم کے بنیادی اصولوں پر گہری نظر رکھنے والا، ان مقاموں کو فوائد کی لڑی میں پروئے گا یعنی انھیں مفید اور کارآمد ثابت کرے گا۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَاب

اَلْمُحِبُّ :اسم فاعل ۔دوست ۔أَحَبَّهُ إِحْبَابًا(افعال)محبت کرنا۔دوستی کرنا۔

اَلْمُحَابِيْ :اسم فاعل ۔معاون ۔مددگار ۔مجازاً مخلص۔ حاباهُ مُحَابَاةً(مفاعلة)مدد کرنا۔

أَكَادُ : یہ فعل اپنے مابعد فعل مضارع کے قریب الوقوع ہونے پر دلالت کرتا ہے ۔افعال مقاربہ میں سے ہے،اس خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے ۔ كَادَ كَوْدًا(س)قریب ہونا۔قریب الوقوع ہونا۔

أَخْلُصُ : مضارع واحد متکلم ۔میں چھٹکارا پاؤں گا۔خلص مِنْ فُلَانٍ خُلُوْصًا(ن)چھٹکارا پانا۔

غُمْرٌ :صیغہ صفت ۔ناتجربہ کار۔ جمع:أَغْمَارٌ .غَمُرَ الرَّجُلُ غَمَارَةً(ک)بھولا اور ناتجربہ کار ہونا۔

جَاهِلٌ :اسم فاعل ۔نادان ۔جَهِلَهُ جَهَالَةً(س)ناواقف ہونا۔نہ جاننا۔

غِمْرٌ :صفت مشبہ،کینہ،حسد۔جمع:غُمُوْرٌ . غَمِرَ صَدْرُه عَلَيْهِ غَمَرًا(س)دل میں حسد کی آگ لگنا۔

مُتَجَاهِلٌ :اسم فاعل ۔جاہل بننے والا ۔تَجَاهُلٌ (تفاعل)اظہار ناواقفیت کرنا۔بتکلف جاہل بننا۔

يَضَعُ :مضارع واحد مذکر غائب ۔وہ گرائے گا ۔وَضَعَ مِنْهُ وَضْعًا(ف)ذلیل کرنا۔درجہ گرانا۔

وَضْعٌ :مصدر بمعنی اسم مفعول:مَوْضُوْعٌ،مراد: تالیف ۔وضع الكتاب وَضْعًا(ف)تالیف کرنا۔

يُنَدِّدُ :مضارع ۔وہ مشہور کرے گا۔نَدَّدَهُ(تفعیل)شہرت دینا۔مشہور کرنا۔نَدَّدَ بشيئٍ:بدنام کرنا۔

مَنَاهِيْ :واحد:مَنْهِيٌّ :اسم مفعول ۔ممنوعہ چیز ۔نَهى عنه نَهْيًا(ف)روکنا۔

الشَّـرْعُ :راستہ ۔طریقہ ۔احکام کا وہ مجموعہ جو خدا کی جانب سے بندوں کی زندگی کے لیے بطور طریق مقرر کیا جائے ۔شَارِعٌ : قانون ساز ۔طریقہ خداوندی کو واضح کرنے والا ۔

نَقَدَ :ماضی واحد مذکر غائب ۔اس نے جانچا ۔نَقَدَ الشيئَ نَقْدًا(ن)پرکھنا۔کھرا کھوٹا جاننا۔

أَشْيَاء :واحد:شَيْءٌ:چیز،کسی امر مبہم کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے ۔عَيْنٌ : آنکھ ۔جمع:عُيُوْنٌ ۔

اَلْمَعْقُوْلُ :مصدر بروزن مفعول،عقل ۔سمجھ ۔عَقَلَ عَقْلًا وَمَعْقُوْلًا(ض)سمجھنا۔

أَنْعَمَ :ماضی ۔اس نے گہری نظر کی ۔أَنْعَمَ النَّظَرَ فِيْهِ (افعال) گہری نظر کرنا۔غور کرنا۔دیکھنا۔

اَلنَّظَرُ : نگاہ ۔نَظَرَ إليه نَظَرًا(ن)نگاہ ڈالنا۔دیکھنا،گھورنا۔نَظَرَ فِي الْأَمْرِ:غور کرنا۔

مَبَانِيْ :واحد: مَبْنى بنیاد(۲)عمارت ۔اسم ظرف ۔ بَنى بِنَاءً(ض)تعمیر کرنا۔

اَلْأُصُوْلُ :واحد:أَصْلٌ ۔قاعدہ ۔(۲)جڑ ۔بنیاد ۔مراد:اصول کلام ۔یا اصول تعلیم ۔

نَظَمَ :ماضی واحد مذکر غائب ۔اس نے پرویا ۔نَظَمَهُ نَظْمًا(ض)پرونا۔منسلک کرنا۔

سِلْكٌ :واحد:سِلْكَةٌ:لڑی،تار،دھاگا،لائن ۔جمع: أَسْلَاكٌ .سِلْكٌ كَهْرَبَائِيٌّ:بجلی کا تار ۔

إِفَادَات: فوائد۔ واحد: إِفَادَةٌ۔ أَفَادَ فُلَانًا إِفَادَةً (افعال) فائدہ پہنچانا۔

سَلَكَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے سلوک کیا۔ سَلَكَ الْمَسْلَكَ سُلُوْكًا (ن) راستہ اختیار کرنا۔ سلوک کرنا، معاملہ کرنا۔ مَسْلَكٌ: اسم ظرف، راستہ۔ طرز عمل۔ جمع: مَسَالِكُ۔

اَلْمَوْضُوْعَات: الف لام بمعنی "التي"، أي الَّتِي وُضِعَتْ: اس سے مرادوہ من گھڑت واقعات اور قصے ہیں، جو جانوروں اور پتھروں وغیرہ کی زبانی بیان کیے گئے ہیں۔ جیسے: "کتاب کلیلہ دمنہ" میں ہے۔ واحد: مَوْضُوْعٌ: مضمون۔

فائدہ: اسم مفعول کی جو جمع الف تاء کے ساتھ ہوگی، اس کے واحد میں "ۃ" نہیں آئے گی۔

عَجْمَاوَات: بے زبان چیزیں یعنی جانور۔ واحد: عَجْمَاءُ بروزن فَعْلَاءُ۔

جَمَادَات: واحد: جَمَاد: بے جان چیز۔ کائنات کی تیسری قسم (حیوان، نبات؛ جماد)

لَمْ يُسْمَعْ: مضارع مجہول نفی جحد بلم۔ وہ نہیں سنا گیا۔ سَمِعَ بِهِ سَمْعًا (س) سننا۔

نَبَا: ماضی۔ اس نے برا سمجھا۔ یا وہ دور ہوا۔ نَبَا نَبْوًا (ن) اچٹ جانا، دور ہونا۔ الگ ہونا۔ نَبَا سَمْعُهُ عَنْ كَذَا: کراہت کرنا۔ اظہار ناگواری کرنا۔

سَمْعٌ: قوت سمع (۲) کان۔ جمع: أَسْمَاعٌ۔

أَثَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے گنہ گار ٹھیرایا۔ أَثَّمَهُ (تفعیل) مجرم ٹھیرانا۔ گنہ گار بنانا۔

ثُمَّ إِذَا كَانَتِ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ، فَأَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ أَنْشَأَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ، لَا لِلتَّمْوِيْهِ، وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيْبِ، لَا الْأَكَاذِيْبِ. وَهَلْ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيْمٍ، أَوْ هَدٰى إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، شِعْرٌ:

عَلٰى أَنَّنِيْ رَاضٍ بِأَنْ أَحْمِلَ الْهَوٰى ❁ وَأَخْلُصَ مِنْهُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَا

وَبِاللّٰهِ أَعْتَضِدُ فِيْمَا أَعْتَمِدُ، وَأَعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ، وَأَسْتَرْشِدُ إِلٰى مَا يُرْشِدُ، فَمَا الْمَفْزَعُ إِلَّا إِلَيْهِ، وَلَا الْإِسْتِعَانَةُ إِلَّا بِهِ، وَلَا التَّوْفِيْقُ إِلَّا مِنْهُ، وَلَا الْمَوْئِلُ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ، وَبِهِ نَسْتَعِيْنُ؛ وَهُوَ نِعْمَ الْمُعِيْنُ.

ترجمہ: پھر جب کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور نیتوں ہی کے ساتھ، دینی معاملات کا قیام ہوتا ہے، تو کونسا گناہ ہے اس شخص کا کہ جس نے کچھ چٹ پٹی باتیں ملمع سازی کے لیے نہیں؛ بلکہ غفلت

سے بیدار کرنے کے لیے تحریر کی ہوں۔ اور ان کے ذریعہ اصلاحِ اخلاق کا ارادہ کیا ہو، نہ کہ غلط باتوں کا۔ اور وہ شخص تو (مصنف) اس تحریر کے سلسلے میں، صرف اسی شخص کے درجے میں ہوگا کہ جو تعلیم کے لیے آگے بڑھا ہو، یا جس نے سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی ہو۔ شعر:

اس (تکلیف اور رنج) کے ساتھ (جو میں نے مقامات کے لکھنے میں اٹھایا ہے) میں اس بات پر رضامند ہوں کہ میں نفسانی خواہش (کے الزام) کو برداشت کرلوں (یا خواہشِ دل کا بوجھ اٹھاؤں یعنی دل کی خواہش دل میں رکھوں) اور اس تالیف سے اس طرح چھٹکارا پالوں کہ نہ مجھے نقصان ہو اور نہ نفع۔

اور میں اللہ ہی سے طاقت حاصل کرتا ہوں، اس کام کے سلسلے میں جس کا میں ارادہ کر رہا ہوں۔ اور میں عیب لگانے والی چیزوں سے حفاظت چاہتا ہوں۔ اور اس چیز کی طرف رہنمائی چاہتا ہوں، جس کی طرف وہ رہنمائی کرتا ہے (یا اس چیز کی رہنمائی طلب کرتا ہوں جو خیر کا راستہ بتادے۔ اس صورت میں یُرْشِدُ کا فاعل ''مَا'' ہوگا)

چونکہ وہی پناہ گاہ ہے اور مدد صرف اسی سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے سوا نہ کسی سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور نہ اس کے سوا جائے پناہ ہے؛ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے؛ اسی کی طرف میں متوجہ ہوتا ہوں اور ہم سب اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور وہی بہترین مددگار ہے۔

تحقیق: نِیَّاتٌ: واحد: نِیَّةٌ: ارادہ۔ ارادۂ قلبی۔ نَوَی الْأَمْرَ نِیَّةً (ض) ارادہ کرنا۔ نیت کرنا۔

اِنْعِقَاد: (انفعال) قائم ہونا۔ منعقد ہونا۔

عُقُوْدٌ: واحد: عَقْدٌ: معاملہ۔

اَلدِّیْنِیَّات: واحد: دِیْنِیٌّ: دینی، مذہبی۔ عُقُوْدُ الدِّیْنِیَّاتِ: دینی معاملات۔

حَرَجٌ: گناہ۔ تنگی۔ حَرِجَ حَرَجًا (س) تنگ ہونا۔ گنہ گار ہونا۔

أَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تحریر کی۔ أَنْشَأَ الْكِتَابَ (افعال) تحریر کرنا، لکھنا۔

مُلَحٌ: واحد: مُلْحَةٌ: پرلطف بات۔ چٹ پٹی بات

تَنْبِیْهٌ: (تفعیل) بیدار کرنا۔ چونکانا۔

تَمْوِیْهٌ: (تفعیل) مَوَّهَ الْحَدِیْثَ: کلام میں ملمع سازی کرنا۔ معنی کے عیب کو حُسنِ الفاظ سے چھپانا۔

نَحَا: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ارادہ کیا۔ نَحَا الشَّيْءَ نَحْوًا (ن) ارادہ کرنا۔

مَنْحٰی: مصدر میمی بمعنی قصد (۲) اسم ظرف: طریقہ، مقصد۔ ازشتق نَحْوٌ (ن)

تَهْذِيْبٌ :اصلاح کرنا۔اصل معنی:درخت کے خشک پتوں اور ٹہنیوں کو کاٹنا۔مجازی معنی:اخلاقِ فطریہ سے غلط آمیزشوں کو صاف کرنا۔

أَكَاذِيْبُ : واحد:أُكْذُوْبَةٌ: غلط بات۔ كَذِبَ كِذْبًا(ض) جھوٹ بولنا۔

هَلْ:بمعنی مَا نافیہ ـــــ ذٰلِكَ : کا مشارالیہ تالیفِ کتاب ـــــ مَنْزِلَةٌ :درجہ۔مرتبہ۔جمع :مَنَازِلُ۔

اِنْتَدَبَ :ماضی۔وہ آگے بڑھا۔اِنْتَدَبَ لِأَمْرٍ (افتعال) کسی کام کے لیے آگے بڑھنا۔لبیک کہنا۔

مُسْتَقِيْمٌ :سیدھا۔اسم فاعل۔اِسْتِقَامَةٌ(استفعال)سیدھا ہونا۔ ـــــ عَلٰى:بمعنی مع۔

رَاضٍ :اسم فاعل۔رضامند۔خوش۔رَضِيَ به رِضىً ورِضوانًا(س)راضی ہونا۔رضامند ہونا۔

أَحْمِلُ: مضارع واحد متکلم۔میں برداشت کروں۔حَمَلَهٗ حَمْلاً(ض)بوجھ اٹھانا۔برداشت کرنا۔

هَوٰى :خواہش۔عشق ومحبت۔هَوِيَ فُلانًا يَهْوٰى هَوًى(س)چاہنا۔محبت کرنا۔

لَاعَلَيَّ :عَلٰى:بیان مضرت کے لیے۔معنی ہوں گے۔لَاعَلَيَّ أي لَايَضُرُّنِيْ:نہ مجھ کو نقصان ہو۔

لَالِيَا :الف برائے اشباع،لام برائے منفعت۔أيْ: لَامَنْفَعَةَ لِيْ يا لَايَنْفَعُنِيْ :نہ مجھ کو نفع ہو۔

أَعْتَضِدُ:مضارع واحد متکلم۔میں طاقت حاصل کرتا ہوں۔اعْتَضَدَ بِه(افتعال)طاقت حاصل کرنا۔

أَعْتَمِدُ:مضارع واحد متکلم۔میں ارادہ کررہا ہوں۔إعْتَمَدَ الشيءَ(افتعال)ارادہ کرنا۔

أَعْتَصِمُ : مضارع واحد متکلم۔میں حفاظت چاہتا ہوں۔اعْتَصَمَ مِنْهُ(افتعال)حفاظت چاہنا،بچنا۔

يَصِمُ :مضارع واحد مذکر غائب۔وہ عیب لگاتا ہے۔وَصَمَهٗ وَصْمًا(ض)عیب لگانا۔

أَسْتَرْشِدُهٗ :مضارع واحد متکلم۔میں رہنمائی چاہتا ہوں۔اِسْتِرْشَادٌ(استفعال)رہنمائی حاصل کرنا۔

يُرْشِدُ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ رہنمائی کرتا ہے۔ أَرْشَدَهٗ إِلَيْهِ(افعال)رہنمائی کرنا۔

مَفْزَعٌ :اسم ظرف۔پناہ گاہ۔فَزِعَ إِلَيْهِ فَزَعًا(س)پناہ لینا۔

اَلْإِسْتِعَانَةُ:(استفعال)مدد طلب کرنا۔

مَوْئِلٌ :اسم ظرف۔پناہ گاہ۔مرجع۔وَأَلَ إِلَيْهِ يَئِلُ وَئْلاً(ض)پناہ لینا۔رجوع کرنا۔توبہ کرنا۔

تَوَكَّلْتُ :ماضی واحد متکلم۔میں نے بھروسہ کیا۔تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ (تفعل) بھروسہ کرنا۔سہارا لینا۔

أُنِيْبُ :مضارع واحد متکلم۔میں متوجہ ہوتا ہوں۔أَنَابَ إِلَيْهِ إِنَابَةً(افعال)رجوع کرنا۔متوجہ ہونا۔

نِعْمَ: فعل مدح۔بہترین۔بہت خوب۔

اَلْمُعِيْنُ: مخصوص بالمدح۔مددگار۔اسم فاعل أَعَانَهٗ (افعال)مدد کرنا۔

مُقَدِّمَةُ الْكِتَاب

اشعار کی ترکیب

عَلٰی: حرف جر، أنَّ: حرف مشبہ بالفعل، ن: وقایہ، یَ: ضمیر اسم۔ راضٍ: اسم فاعل بافاعل۔ بَا: حرف جار، أنْ: مصدریہ، أحْمِلَ الهوىٰ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: عاطفہ، أخْلُصَ مِنْهُ: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر أنْ: کی خبر، أنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا ثَبَتَ: فعل محذوف کے۔ ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَاعَلَيَّ بمعنی لَايَضُرُّنِيْ. لَايَضُرُّ: فعل بافاعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ لَالِيَا بمعنی لَايَنْفَعُنِيْ: (الف اشباع کا ہے) لَايَنْفَعُ: فعل بافاعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تَمَّتِ الْمُقَدِّمَةُ
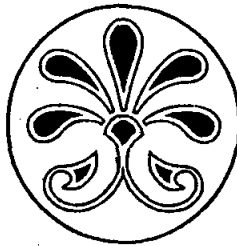
پہلے مقامے "صنعانیہ" کا خلاصہ

علامہ حریری کی مقامات میں ہر دس کا پہلا مقامہ زہد وتقوی اور وعظ ونصیحت کی ترغیب وترہیب پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اس مقامے میں ابوزید سروجی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی ہے، جس میں انسان کی غفلت، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کو بڑے مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔

مقامہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث بن ہمام کہتے ہیں: میں فقر وفاقہ کی وجہ سے پریشان، یمن کے مشہور شہر "صنعاء" کی گلیوں میں کسی ایسے سخی کی تلاش میں گھومتا پھر رہا تھا، جس کے سامنے اپنی ضرورت کے لیے ہاتھ پھیلا سکوں، یا کسی ایسے ادیب کو پاؤں، جس کا دیدار میرے غم کو اور جس کے ساتھ گفتگو میری پیاس کو بجھادے۔ اچانک ایک ایسی مجلس میں پہنچ گیا، جہاں کافی لوگ جمع تھے اور رونے رلانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک دبلا پتلا آدمی بیچ میں کھڑا ہوا نہایت جوش میں وعظ کہہ رہا ہے کہ: اے غافل! تو نے اپنی ہدایت کا راستہ کیوں اختیار نہیں کیا؛ تو نے معاصی سے اپنے نفس کو کیوں نہ روکا؛ کیا موت تیرے لئے مقرر نہیں ہے؟ پس کیا ہے تیری تیاری۔ قبر میں تجھے سونا ہوگا؟ پس وہاں تیرا کیا جواب ہوگا؟ کیا تجھ کو خدا کے پاس لوٹ کر نہیں جانا ہے؟ وہاں تیرا کون مددگار ہوگا؟ ایک دردانگیز وعظ کے بعد اس نے چلنے کی تیاری کی۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ جانے کی تیاری میں ہے، تو ہر ایک نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اپنے ہدایا سے اس کا چنبل بھر دیا۔ اس نے سر نیچے کئے ہوئے ہدایا قبول کئے اور ان کے پاس سے تعریف کرتا ہوا روانہ ہوگیا۔ الوداع کہنے کے لیے جو اس کے ساتھ چلتے ان کو رخصت کرتا جاتا، تاکہ کسی کو اس کے ٹھکانے کا علم نہ ہو۔

حارث کہتے ہیں: میں چھپتے چھپاتے اس کے پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک غار کے دروازے پر پہنچ گیا اور تیزی کے ساتھ غار میں داخل ہوگیا، پھر میں اتنی دیر کے بعد کہ وہ اپنے جوتے اتار لے اور اپنے پیر دھو لے، ایک دم اس کے پاس پہنچ گیا، وہاں جا کر دیکھتا ہوں کہ واعظ صاحب کے پاس ایک لڑکا ہے، سامنے شراب اور بکری کا بھنا ہوا گوشت ہے۔ میں نے کہا: اے بھلے آدمی یہ کیا؟ ابھی لوگوں کے سامنے وعظ ونصیحت کی باتیں ہورہی تھیں اور یہاں یہ حرکتیں۔ یہ سن کر وہ غصہ میں بھر گیا اور مجھے یہ اندیشہ ہوگیا کہ وہ مجھ پر حملہ کردے گا، جب اس کا غصہ ختم ہوگیا، تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ قریب آؤ اور کھاؤ اور اگر چاہو، تو جاؤ اور جو چاہے کہتے پھرو۔ اور اشعار میں جواب دیتے ہوئے کہا: وعظ اور نصیحتوں کا جال تو میں دنیا کمانے کے لئے بچھاتا ہوں۔ یہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ میں نے اس کے شاگرد سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ ادیبوں کے سرتاج ابوزید سروجی ہیں۔ پس میں جہاں سے آیا تھا اسی جگہ واپس چلا گیا۔ اور جو کچھ میں نے دیکھا اس پر مجھے بہت تعجب ہوا۔ اس مقامے میں نو (۹) اشعار ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ الْأُوْلٰی: "اَلصَّنْعَانِيَّةُ"

پہلا مجلسی واقعہ شہر "صنعاء" کی طرف منسوب ہے۔

اَلْمَقَامَةُ: مجلسی واقعہ۔ مجلس۔ جمع: مَقَامَاتٌ۔

اَلْأُوْلٰی: اَوَّلُ اسم تفضیل کا مؤنث۔ بمعنی پہلا۔ جمع: اُوَلٌ وَاُوْلَیَاتٌ. اور اَوَّلُ کی جمع: اَوَائِلُ وَاَوَّلُوْن. أوِلَ أَوْلاً (س) پہلے ہونا، سبقت لے جانا۔

اَلصَّنْعَانِيَّةُ: منسوب إِلٰی صَنْعَاء، اس میں یا نسبتی ہے، جو مشدد ہوتی ہے، اس سے پہلے نون خلافِ قیاس زائد ہے۔ صَنْعَاء: ملک یمن کا مشہور و معروف تاریخی شہر اور موجودہ دار السلطنت، یہ شہر طوفانِ نوح کے بعد اس علاقے میں سب سے پہلے آباد ہوا۔ اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلصَّنْعَانِيَّةُ"

حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ، وَأَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ، طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ إِلٰی صَنْعَاءِ الْيَمَنِ. فَدَخَلْتُهَا خَاوِيَ الْوِفَاضِ، بَادِيَ الْإِنْفَاضِ، لَاأَمْلِكُ بُلْغَةً، وَلَا أَجِدُ فِيْ جِرَابِيْ مُضْغَةً؛ فَطَفِقْتُ أَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ، وَأَجُوْلُ فِيْ حَوْمَاتِهَا جَوْلَانَ الْحَائِمِ، وَأَرُوْدُ فِيْ مَسَارِحِ لَمَحَاتِيْ، وَمَسَايِحِ غَدَوَاتِيْ وَرَوْحَاتِيْ، كَرِيْمًا أُخْلِقُ لَهُ دِيْبَاجَتِيْ، وَأَبُوْحُ إِلَيْهِ بِحَاجَتِيْ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا: جب میں مسافرت کی پیٹھ پر سوار ہوا اور مجھے تنگ حالی نے ہم عمر ساتھیوں سے دور کر دیا، تو مجھے حوادثِ زمانہ نے ملک یمن کے شہر "صنعاء" میں لا پھینکا۔ چنانچہ میں اس میں اس طرح داخل ہوا کہ توشے دان خالی تھے، افلاس ظاہر ہو رہا تھا، نہ میں ضرورت بھر چیز کا مالک تھا اور نہ اپنے تھیلے میں کوئی کھانا پاتا تھا۔ پس میں اس کے

راستوں میں دیوانے کی طرح پھرنے لگا اور اس کے محلوں میں پیاسے کی طرح گھومنے لگا۔ اور اپنی نگاہوں کی حدود میں اور صبح وشام آمد و رفت کے مقامات میں، ایسے سخی آدمی کو تلاش کرنے لگا کہ جس کے سامنے میں اپنا چہرہ ذلیل کروں (یعنی اس کے سامنے دستِ سوال دراز کروں) اور اس سے اپنی ضرورت ظاہر کردوں۔

تحقیق: حَدَّثَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بیان کیا۔ حدَّث (تفعیل) بیان کرنا۔

حَارِثُ بنُ هَمَّام: اس سے مصنف نے اپنی ذات مراد لی ہے۔

الحَارِثُ: اسم فاعل۔ کاشتکار جمع: حُرَّاثٌ وَحَوَارِثُ. حرثَ الأرْضَ حَرْثًا (ن،ض) کھیتی کرنا۔

هَمَّام: صیغہ مبالغہ۔ زبردست ارادے والا۔ هَمَّ بالشئي هَمًّا (ن) پختہ ارادہ کرنا۔

لَمَّا: یہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) ظرفیہ۔ یہ ماضی کے ساتھ خاص ہوتا ہے اور دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، اس طرح کہ دوسرے کا وجود پہلے پر موقوف ہوتا ہے جیسے: لَمَّا جاءَ نِي أكْرَمْتُه۔ جب وہ آیا تو میں نے اس کا اعزاز کیا۔ یہاں یہی مراد ہے۔ (۲) لَمَّا، حرف نفی (بمعنی ابھی تک) یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور تا زمانۂ تکلم وقوعِ فعل کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: دَقَّ الجرسُ ولمَّا يَحْضُرِ التَّلَامِيْذُ۔ گھنٹہ بج گیا اور ابھی تک طلبہ حاضر نہیں ہوئے۔ (۳) لَمَّا استثنائیہ بمعنی اِلَّا، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ: کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگراں مقرر نہ ہو۔

اِقْتَعَدْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں سوار ہوا۔ اِقْتَعَدَ الدَّابَّةَ (افتعال) سوار ہونا۔ سواری بنانا۔

غَارِبٌ: مونڈھا، کندھا۔ پیٹھ کا بالائی حصہ۔ اصل معنی: اونٹ کے کوہان کا بالائی حصہ۔ جمع: غَوَارِبُ۔

اِغْتِرَابٌ: مسافرت۔ اِغْتَرَبَ (افتعال) وطن سے نکلنا، پردیسی ہونا۔

اَنْأَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب[1]۔ اس نے دور کردیا۔ أَنْأَى الشيئَ عَنْهُ يُنْئِي إِنْئَاءً (افعال) دور کرنا۔ نَأَى عَنْهُ يَنْأَى نَأْيًا (ف) دور ہونا۔

مَتْرَبَةٌ: تنگدستی، تنگ حالی (۲) ذلت، مصدر میمی از تَرِبَ تَرَبًا (س) تنگدست ہونا، مٹی میں مل جانا۔

أَتْرَابٌ: واحد: تِرْبٌ: ہمجولی۔ ہم عمر۔ ساتھی۔ طَوَّحَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے دور پھینک دیا۔ طَوَّحَ بِه (تفعیل) دور پھینکنا (۲) ہلاکت کے قریب پہنچانا۔

[1] اَنْأَتْ اصل میں اَنْئَيَتْ تھا۔ بروزن اَكْرَمَتْ۔ یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے "یا" کو الف سے بدل دیا، انْأَاتْ ہوگیا؛ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا، انأت ہو گیا۔ انأتني: اس نے مجھ کو دور کردیا۔

طوائح :واحد مُطِیحۃ خلاف قیاس[1] ۔ہلاک کرنے والی ۔مصیبت ۔حادثہ۔

زمَن: وقت ۔زمانہ ۔جمع: اَزْمانٌ و ازمِنۃٌ. زمنيٌّ:وقتی ۔دنیوی ۔عالمی ۔

صنعاء الیمن :یمن کی طرف اس لیے اضافت کی کہ دوسرا صنعاء دمشق میں ایک گاؤں بھی ہے۔

دخلتُ :ماضی واحد متکلم ۔میں داخل ہوا۔ دخلہٗ دُخولاً (ن) داخل ہونا۔

خاوي: خالی ۔اسم فاعل ۔خوِي خوِیًّا و خَوایۃً (س) خالی ہونا۔

وِفاض :واحد: وَفْضۃٌ: توشہ دان ۔چمڑے کا تھیلا، جس میں سفری کھانا رکھا جاتا ہے۔

بَادِيْ: ظاہر ۔اسم فاعل ۔بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا ۔اِبداءٌ، ظاہر کرنا۔

انفاض :افلاس، فقر ۔أَنْفَضَ الوِعاءُ (افعال) مفلس ہوجانا ۔بے زاد و بے توشہ ہوجانا۔

لاأملِكُ :مضارع منفی واحد متکلم ۔میں مالک نہیں ہوں ۔ملکہٗ مِلْکًا (ض) مالک ہونا۔

بُلْغۃ: کھانے کی اتنی مقدار جو شکم سیری کے لیے کافی ہو ۔ہر ضرورت بھر چیز ۔گذر بھر ،جمع: بُلَغ۔

لاأجِدُ :مضارع منفی واحد متکلم ۔میں نہیں پاتا ہوں ۔وَجدہٗ وُجودًا و وِجدانًا (ض) پانا۔

جِراب : چمڑے کا چھوٹا تھیلا ۔جمع: اَجرِبۃٌ، جُرُبٌ و جُرْبٌ۔

مُضغۃ: لقمہ (۲) گوشت کا ٹکڑا ۔جمع: مُضَغٌ ۔مَضَغَ الطعامَ مَضْغًا (ف) چبانا۔

طَفِقْتُ : ماضی واحد متکلم ۔میں نے شروع کیا ۔طَفِقَ: فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے ۔مثلاً: طَفِقَ یَفْعَلُ: وہ کرنے لگا ۔طَفِقَ طَفَقًا و طُفُوقًا (س) شروع کرنا۔

أَجُوبُ :مضارع واحد متکلم ۔میں گھومتا ہوں ۔جابَ البِلادَ جَوْبًا (ن) گھومنا ۔مسافت طے کرنا۔

طُرُقات :واحد ۔طَرِیْقٌ: راستہ ۔''ھا'' ضمیر کا مرجع ''صنعاء'' ہے۔

ھَائِم : اسم فاعل (۱) عاشقِ زار، دیوانۂ عشق ۔ھامَ بِہٖ ھَیَامًا و ھُیَامًا (ض) عشق میں دیوانہ ہونا (۲) پریشان ۔راہِ منزل گم کرنے والا ۔ھَامَ عَلٰی وَجْھِہٖ ھَیْمًا (ض) حیران و پریشان پھرنا ۔جمع: ھُیَّمٌ و ھُیَّامٌ۔

أَجُوْلُ :مضارع واحد متکلم ۔میں گھومتا ہوں ۔جَالَ فِي الأرضِ جَوْلاً (ن) گھومنا ۔دورہ کرنا۔

---

[1] طوائح: قیاس کے اعتبار سے طائحۃ کی جمع ہونی چاہیے ۔بمعنی ہلاک ہونے والی ۔از طَوْحٌ (ن) و طَیْحٌ (ض) ہلاکت کے قریب ہونا ۔ہلاک ہونا ۔اور مُطِیحۃ کی جمع: مُطِیحاتٌ ہونی چاہیے بمعنی ہلاک کرنے والی از اِطاحۃ (افعال) بمعنی ہلاک کرنا؛ لیکن ایسا نہیں ہے، بلکہ طوائح خلاف قیاس مُطِیحۃ کی جمع ہے؛ اس لیے طوائح کے معنی ہلاک کرنے والی کے ہوتے ہیں، نہ کہ ہلاک ہونے والی ۔فافھم۔

حَوْمَاتٌ :واحد:حَوْمَةٌ:کسی شے کا بڑا حصہ،شہر کا بڑا حصہ یعنی محلہ۔

حَائِمٌ:پیاسا،جمع:حُوَّمٌ وحَوَائِمُ.حَامَ الرَّجُلُ حَوْمًا(ن) پیاسا ہونا۔

أَرُوْدُ :مضارع واحد متکلم۔میں تلاش کرتا ہوں۔رَادَ الشیئ رَوْدًا(ن) تلاش وجستجو کرنا۔

مَسَارِحُ:واحد:مَسْرَحٌ:اسم ظرف، چراگاہ(۲)میدان،مجازاً:حدود۔مَسْرَحُ النَّظَرِ:حدِ نگاہ،سَرَحَ سَرْحًا(ف)جانوروں کا چراگاہ میں جانا۔

لَمَحَاتٌ :واحد:لَمْحَةٌ:ایک نگاہ۔سرسری نظر۔لَمَحَ إِلَيْهِ لَمْحًا(ف)اچٹتی ہوئی نگاہ ڈالنا،دیکھنا۔

مَسَايِحُ :واحد: مَسِيْحَةٌ(جو اصل میں مَسْيِحَةٌ بروزن مَفْعِلَةٌ اسم ظرف ہے)سیر کی جگہ، مجازاً:راستہ۔سَاحَ فِي الْأَرْضِ سِيَاحَةً(ض)سیاحت کرنا۔چلنا۔

غَدَوَاتٌ:واحد:غَدْوَةٌ:صبح کا جانا۔آمد۔غَدَا عَلَيْهِ غَدْوًا وغُدُوَّةً(ن)صبح کے وقت جانا۔یا آنا۔

رَوْحَاتٌ :واحد:رَوْحَةٌ:شام کو جانا۔واپسی۔رَاحَ رَوْحًا(ن)شام کو جانا۔یا آنا۔واپس ہونا۔

كَرِيْمٌ:اسم فاعل۔سخی۔شریف الطبع۔جمع: كُرَمَاءُ. كَرَامَةً(ک)سخی ہونا۔صاحبِ عزت ہونا۔

أُخْلِقُ: مضارع واحد متکلم۔میں ذلیل کروں۔أَخْلَقَ الشیئ(افعال)پرانا کردینا۔مراد:ذلیل کرنا۔

دِيْبَاجَةٌ:چہرہ۔رخسار(۲)ہر چیز کا اوّلی حصہ۔جمع:دِيْبَاجٌ،اوراس کی جمع: دَبَابِجُ وَدَبَابِيْجُ۔

أَبُوْحُ :مضارع واحد متکلم۔میں ظاہر کروں۔بَاحَ بِالشَّيْءِ بَوْحًا(ن)ظاہر کرنا۔

حَاجَةٌ:ضرورت(۲)ضرورت کی چیز۔جمع: حَاجَاتٌ۔حَاجَ إِلَيْهِ حَوْجًا(ن)محتاج ہونا۔

أَوْ أَدِيْبًا تُفَرِّجُ رُؤْيَتُهُ غُمَّتِي، وتُرْوِي رِوَايَتُهُ غُلَّتِي؛ حَتّٰى أَدَّتْنِي خَاتِمَةُ الْمَطَافِ، وهَدَتْنِي فَاتِحَةُ الْأَلْطَافِ، إِلٰى نَادٍ رَحِيْبٍ، مُحْتَوٍ عَلٰى زِحَامٍ ونَحِيْبٍ، فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لِأَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ؛ فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ، شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ، عَلَيْهِ أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ، وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ، وهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ، وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ، وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ، إِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ، وَالْأَكْمَامِ بِالثَّمَرِ، فَدَلَفْتُ إِلَيْهِ لِأَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ، وَأَلْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ خَبَّ فِي مَجَالِهِ، وَهَدَرَتْ شَقَاشِقُ ارْتِجَالِهِ:

ترجمہ:یا ایسے ادیب کو(تلاش کرنے لگا) کہ جس کا دیدار میری بے چینی کو دور کردے۔اور اس

کا بیان میری تشنگی بجھادے: حتی کہ مجھے گشت کے اختتام اور (خداوندی) مہربانیوں کے آغاز نے، ایک ایسی مجلس تک پہنچادیا جو کشادہ تھی۔ اور جو لوگوں کے ہجوم اور رونے کی آواز پر مشتمل تھی (اَدَّتنِی اور ھَدَتنِی کا چونکہ ایک ہی مفہوم ہے اس واسطے اَدَّتنِی کا ترجمہ کیا گیا اور ھَدَتنِی کو ترک کر دیا گیا) پس میں لوگوں کے ہجوم میں گھس گیا، تا کہ آنسوؤں کا سبب معلوم کروں۔ تب میں نے حلقہ کے درمیان ایک ایسے لاغر جسم آدمی کو دیکھا جس پر سفر کا سامان تھا۔ اور جس کی مُردوں پر رونے کی سی آواز تھی۔ وہ مقفی جملوں کو اپنے الفاظ کے جواہرات سے آراستہ کر رہا تھا۔ اور اپنے وعظ کی تنبیہات سے کانوں کو کھٹکھٹا رہا تھا اور حالت یہ تھی کہ مختلف قسم کی ٹولیوں نے اُسے ایسا گھیر رکھا تھا، جیسے ھالہ چاند کو اور جھلیاں پھلوں کو گھیرتی ہیں۔ چنانچہ میں اس کے پاس پہنچا، تا کہ اس کی کچھ کار آمد باتیں حاصل کروں اور اس کے کچھ انمول موتی چُن سکوں؛ تو میں نے اُسے اس وقت یہ کہتے ہوئے سنا، جب کہ وہ اپنی جگہ متحرک ہوا اور اس کے برجستہ کلام کی آواز گونجی ـــــ کہ (آگے ابوزید سروجی کی تقریر کا آغاز ہے)

تحقیق: اَدِیبٌ : ادیب۔ فنِ ادب کا ماہر۔ جمع: اُدَبَاء۔ اَدُبَ اَدَبًا (ک) فنِ ادب کا ماہر ہونا۔

تُفَرِّجُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ دور کر دے۔ فَرَّجَ اللّٰہُ الغَمَّ (تفعیل) تکلیف دور کرنا۔

رُؤْیَةٌ: دیدار۔ رَآہُ رَأْیًا وَرُؤْیَةً (ف) دیکھنا۔

غُمَّةٌ: رنج و غم۔ بے چینی۔ تکلیف۔ جمع: غُمَمٌ۔ غَمَّهُ غَمًّا (ن) رنج پہنچانا۔ تکلیف میں مبتلا کرنا۔

تُــــرْوِیْ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ سیراب کر دے۔ أَرْوَاہُ إِرْوَاءً (افعال) سیراب کرنا۔ أَرْوَی الْغُلَّةَ، پیاس بجھانا۔

غُلَّةٌ: سخت پیاس۔ جمع: غُلَلٌ۔ غُلَّ یُغَلُّ غُلَّةً (ن) سخت پیاس لگنا۔ یہ مجہول ہی مستعمل ہے۔

اَدَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے پہنچادیا۔ اَدَّی إِلَیْهِ الشَّیْءَ تَادِیَةً (تفعیل) پہنچانا۔

خَاتِمَةٌ: اسم فاعل مؤنث۔ اختتام۔ انجام۔ جمع: خَاتِمَاتٌ۔ خَتَمَ الشَّیْئَ خَتْمًا (ض) ختم کرنا۔

اَلْمَطَافُ: مصدر میمی۔ گشت۔ پھیری۔ چکر۔ طَافَ الْمَدِیْنَةَ طَوَافًا (ن) گشت کرنا۔ گھومنا۔

ھَدَتْ: ماضی۔ اس نے راستہ دکھایا۔ ھَدیٰ فلانًا إلیہ ھِدَایَةً (ض) راستہ دکھانا۔ راہ نمائی کرنا۔

فَاتِحَةٌ: اسم فاعل مؤنث۔ آغاز۔ ابتداء۔ جمع: فَوَاتِحُ۔ فَتَحَهُ فَتْحًا (ف) آغاز کرنا۔ کھولنا۔

اَلْطَافُ: واحد: لُطْفٌ: مہربانی۔ کرم۔ لَطَفَ بِهٖ یَلْطُفُ لُطْفًا (ن) مہربانی کرنا۔

نَادٍ: اسم فاعل۔ مجلس۔ محفل۔ بزم۔ جمع: اَنْدِیَةٌ۔ نَدَاہُ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔ لوگوں کو اکٹھا کرنا۔

رَحِیْبٌ: صیغہ صفت بمعنی کشادہ۔ جمع: رُحُبٌ۔ رَحِبَ الْمَكَانُ رَحْبًا (س) جگہ کا کشادہ ہونا۔

مُحْتَوٍ: اسم فاعل مشتمل۔ اِحْتَوٰی علیه اِحْتِوَاءً (افتعال) مشتمل ہونا۔

زِحَام: ہجوم۔ بھیڑ۔ زَحَمَهٗ زَحْمًا وَزِحَامًا (ف) دھکا دینا۔ بھیڑ لگانا۔

نَحِیْبٌ: مصدر۔ رونے کی آواز، سکی۔ نَحَبَ نَحْبًا وَنَحِیْبًا (ف) سسکیاں بھرنا، باآواز بلند رونا۔

وَلَجْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں گھس گیا۔ وَلَجَ الْبَیْتَ وُلُوْجًا (ض) گھسنا۔ داخل ہونا۔

غَابَةٌ: جنگل۔ مجازاً لوگوں کی بھیڑ۔ جمع: غَابَاتٌ۔ جَمْعٌ: مجمع، جمع: جُمُوْعٌ۔

اَسْبُرُ: مضارع واحد متکلم۔ میں معلوم کروں۔ سَبَرَهٗ سَبْرًا (ن) معلوم کرنا۔ گہرائی ناپنا۔

مَجْلَبَةٌ: اسم ظرف، سبب۔ جمع: مَجَالِبُ. جَلَبَهٗ جَلْبًا (ن) کھینچنا۔ حاصل کرنا۔

دَمْعٌ: آنسو۔ جمع: دُمُوْعٌ ـــ بُهْرَةٌ: بیچ۔ درمیان۔ جمع: بُهَرٌ۔

حَلْقَةٌ: دائرہ۔ گھیرا۔ حلقہ۔ مجازاً: لوگوں کی جماعت۔ جمع: حَلَقٌ و حَلَقَاتٌ۔

شَخْصٌ: آدمی، ذات۔ متنفس۔ دور سے نظر آنے والی شے۔ جمع: اَشْخَاصٌ۔

شَخْتٌ: صفت مشبہ بروزن صَعْبٌ لاغر۔ کمزور۔ جمع: شِخَاتٌ. شَخُتَ شُخُوْتًا (ک) کمزور ہونا۔

خِلْقَةٌ: پیدائشی ہیئت (۲) جسم کی ساخت۔ فطرت۔ خَلْقٌ (ن) پیدا کرنا۔ شَخْتُ الْخِلْقَةِ، کمزور جسم۔

اُهْبَةٌ: سامانِ سفر۔ تیاری۔ جمع: اُهَبٌ۔ تَاَهَّبَ لِلسَّفَرِ (تفعل) رختِ سفر باندھنا۔

سِیَاحَةٌ: جہاں گردی، سیاحت۔ سَاحَ فِي الْاَرْضِ سِیَاحَةً (ض) گھومنا، سیر و سیاحت کرنا۔

رَنَّةٌ: رونے کی آواز۔ جمع: رَنَّاتٌ۔ رَنَّ رَنِیْنًا (ض) باآواز رونا۔

اَلنِّیَاحَة: نوحہ، واویلا، ماتم۔ نَاحَ عَلَی الْمَیِّتِ نَوْحًا وَنِیَاحَةً (ن) مردے پر رونا۔

یَطْبَعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ آراستہ کر رہا ہے۔ طَبَعَهٗ طَبْعًا (ف) آراستہ کرنا۔ نقش بنانا۔

اَلْاَسْجَاعُ: واحد: سَجْعٌ: مقفیٰ عبارت۔ ایسا منثور کلام جس کے جملوں کے آخری حرفوں پر، حرکت وسکون کی یکسانیت کا لحاظ رکھا جائے۔ سَجَعَ الْکَلَامَ سَجْعًا (ف) کلام کو مقفیٰ بنانا۔ قافیہ بندی کرنا۔

جَوَاهِرُ: واحد: جَوْهَرٌ: ہر قیمتی پتھر۔

لَفْظٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول۔ کلام۔ جمع: اَلْفَاظٌ، لَفَظٌ (ض) پھینکنا۔ زبان سے نکالنا۔

یَقْرَعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ قَرَعَ الْاَسْمَاعَ قَرْعًا (ف) کانوں کو کھٹکھٹانا۔ یعنی متنبہ کرنا۔ اَلْاَسْمَاعُ: واحد: سَمْعٌ: قوت سمع، کان۔

زَوَاجِرُ :واحد:زَاجِرَةٌ:دھمکی۔تنبیہ۔اسم فاعل۔زَجَرَهُ زَجْرًا(ن)دھمکانا۔ڈانٹنا۔

وَعْظٌ : وعظ۔نصیحت۔ وَعَظَهُ وَعْظًا وعِظَةً(ض)نصیحت کرنا۔

فائده:زَوَاجِرُ وَعْظٍ میں إضافة الصفة إلى الموصوف ہے أي اَلْمَوَاعِظُ الزَّاجِرَةُ۔

فائده: جتنے بھی مصادر ایسے ہیں جن کا فا کلمہ واو ہے،وہ اکثر باب ضرب سے آتے ہیں۔

أَحَاطَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب۔اس نے گھیرا۔اَحَاطَ بِهِ إِحَاطَةً(افعال)گھیرنا۔

أَخْلَاط :واحد:۔خِلْطٌ:وہ شے جس میں دوسری شے کی آمیزش ہو۔مخلوط چیز۔

زُمَرٌ :واحد: زُمْرَةٌ:جماعت۔گروہ۔أَخْلَاطُ الزُّمَرِ :مختلف قسم کی ٹولیاں۔

هَالَةٌ :چاند کے اردگرد نمایاں ہونے والا گھیرا۔حلقہ۔کُنڈل۔جمع:هَالَاتٌ۔

قَمَرٌ :تیسری شب کے بعد سے آخر ماہ تک کا چاند۔جمع: أَقْمَارٌ وأَقْمِرَةٌ۔

أَكْمَامٌ :واحد:كِمٌّ:پھل کے اوپر کی جھلّی۔کلی کا غلاف۔ كَمَّهُ كَمًّا(ن)چھپانا،ڈھانکنا۔

دَلَفْتُ :ماضی واحد متکلم۔میں قریب ہوا۔دَلَفَ إِلَيهِ دَلْفًا و دُلُوْفًا(ض)قریب ہونا۔

أَقْتَبِسُ :مضارع واحد متکلم۔میں حاصل کروں۔اِقْتَبَسَ مِنْهُ عِلْمًا اِقْتِبَاسًا (افتعال)استفادہ کرنا۔حاصل کرنا۔۔۔ فَوَائِدُ:واحد:فَائِدَةٌ:کارآمد بات۔

أَلْتَقِطُ :مضارع واحد متکلم۔میں چن سکوں۔اِلْتَقَطَهُ(افتعال)جمع کرنا،چننا،حاصل کرنا۔

فَرَائِدُ :واحد:فَرِيْدَةٌ:انمول موتی۔انوکھی اور نایاب شے۔فَرُوْدٌ(ن،س،ک)انوکھا اور یکتا ہونا۔

خَبَّ :ماضی واحد مذکر غائب۔وہ متحرک ہوا۔وہ دوڑا۔خَبَّ فُلَانٌ فيه خَبَبًا(ن)دوڑ کر چلنا۔

مَجَالٌ :اسم ظرف،میدان،جگہ۔جولان گاہ۔جَالَ فِي الأَرْضِ جَوَلَانًا(ن)گھومنا۔

هَدَرَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب۔آواز گونجی۔هَدَرَ البَعِيْرُ هَدْرًا(ض)اونٹ کا بلبلانا،آواز نکالنا۔شَقَاشِقُ :واحد:شِقْشِقَةٌ:اونٹ کے منہ کا جھاگ۔مجازاً:پرجوش آواز۔

اِرْتِجَالٌ :برجستگی کلام،بدیہ گوئی۔اِرْتَجَلَ الْكَلَامَ(افتعال)برجستہ بولنا۔فی البدیہ کلام کرنا۔

أَيُّهَا السَّادِرُ فِيْ غُلَوَائِهِ، السَّادِلُ ثَوْبَ خُيَلَائِهِ، الْجَامِحُ فِيْ جَهَالَاتِهِ، الْجَانِحُ إِلٰى خُزَعْبِلَاتِهِ، إِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰى غَيِّكَ، وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعٰى بَغْيِكَ، وَحَتَّامَ تَتَنَاهٰى فِيْ زَهْوِكَ، وَلَاتَنْتَهِيْ عَنْ لَهْوِكَ! تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ، مَالِكَ نَاصِيَتِكَ، وَتَجْتَرِئُ بِقُبْحِ

سِيْرَتِكَ، عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ، وَتَتَوَارىٰ عَنْ قَرِيْبِكَ، وَأَنْتَ بِمَرْأىٰ رَقِيْبِكَ، وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ، وَمَا تَخْفٰى خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ. أَتَظُنُّ أَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ، إِذْ آنَ اِرْتِحَالُكَ! أَوْ يُنْقِذُكَ مَالُكَ، حِيْنَ تُوْبِقُكَ أَعْمَالُكَ! أَوْ يُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ، إِذَا زَلَّتْ قَدَمُكَ! أَوْ يَعْطِفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ، يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ!

ترجمہ: اے اپنی غلط روی میں بے باک ہونے والے، اپنے دامنِ غرور کو دراز کرنے والے، اپنی نادانیوں میں بے مہار ہونے اور اپنی بیہودگیوں میں مشغول رہنے والے! تو کب تک اپنی بے راہ روی پر قائم رہے گا اور اپنے ظلم کی چراہ گاہ کو پسند کرتا رہے گا۔ اور تو کب تک اپنے غرور میں حد سے بڑھتا رہے گا اور اپنے لہو ولعب سے باز نہیں آئے گا۔ تو اپنی پیشانی کے مالک (خالق) کا اپنی نافرمانی کے ذریعہ مقابلہ کرتا ہے اور تو اپنے باطن کی خبر رکھنے والے کے سامنے، اپنی بدچلنی میں دلیر بنتا ہے اور تو اپنے رشتے دار سے چھپتا ہے؛ حالانکہ تو اپنے محافظ کی نگاہ میں ہے اور تو اپنے غلام سے چھپنے کی کوشش کرتا ہے؛ حالانکہ کوئی چھپنے والی بات تیرے مالک سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تیری (موجودہ) حالت تجھے اس وقت نفع پہنچائے گی، جب کہ تیری روانگی کا وقت آجائے گا۔ یا یہ کہ تیرا مال تیری جان چھڑائے گا، جب کہ تیرے اعمال تجھے ہلاکت میں ڈالیں گے۔ یا یہ کہ تیری پشیمانی تجھ کو اس وقت فائدہ پہنچائیگی، جب کہ تیرا پیر ڈگمگا جائے گا۔ یا یہ کہ تجھ پر رحم کریں گے تیرے قبیلے کے لوگ، جس روز کہ قیامت کا میدان تجھے سمیٹ لے گا۔

تحقیق: سَادِرٌ: اسم فاعل، بے پرواہ، بے باک، گمراہ۔ سدِر سَدَرًا (س) بے پرواہ ہونا۔ بے باک ہونا، حیران و پریشان ہونا، بھٹکنا۔

غُلَوَاءُ: حد سے تجاوز، بے راہ روی (۲) مستی شباب۔ غَلا فِیْهِ غُلُوًّا (ن) مبالغہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔

اَلسَّادِلُ: اسم فاعل۔ دراز کرنے والا۔ لٹکانے والا۔ سَدَلَ الثَّوْبَ سَدْلًا (ن) کپڑا لٹکانا۔

ثَوْبٌ: کپڑا۔ جمع: أَثْوَابٌ وَثِيَابٌ۔ مراد: دامن ــــ خُيَلاءُ: تکبر۔ غرور۔ اترانا ہٹ۔

جَامِحٌ: اسم فاعل ـ بے لگام۔ سرکش۔ جَمَحَ الرَّجُلُ جُمُوْحًا (ف) سرکش ہونا۔ بے لگام ہونا۔

جَهَالَاتٌ: واحد: جَهَالَةٌ۔ نادانی۔ بے وقوفی۔ جَهِلَ جَهَالَةً (س) ناواقف ہونا۔

جَانِحٌ: مائل۔ متوجہ۔ جَنَحَ اِلَيْهِ جُنُوْحًا (ف) مائل ہونا۔ مشغول ہونا۔

خُزَعْبِلَاتٌ: بے ہودگیاں۔ فضول باتیں، ہنسی کی باتیں۔ واحد: خُزَعْبَلَةٌ۔

اِلَامَ: یہ اصل میں "إِلٰى" حرف جر اور "مَا" استفہامیہ سے مرکب ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب "مَا"

استفہامیہ پر کوئی ایسا حرف جر داخل ہوتا ہے جس کے آخر میں ''یا'' ہو جیسے: إلٰی. حتّٰی، تو اُس إلٰی یا حتّٰی کی ''یا'' کو تو بصورتِ الف لکھا جاتا ہے اور ''ما'' استفہامیہ کے الف کو گرا دیا جاتا ہے یعنی إلامَ یا حتّامَ لکھا اور پڑھا جاتا ہے ـــــ اور اگر ''ما'' استفہامیہ سے پہلے کوئی ایسا حرف جر آئے جس کے آخر میں یا نہ ہو جیسے لام. با وغیرہ، تو اس صورت میں ''ما'' کا الف لکھنے اور پڑھنے دونوں صورتوں میں ساقط رہتا ہے یعنی لِمَ. بِمَ وغیرہ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

تَستَمِرُّ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو برقرار رہے گا۔ اِستَمَرَّ عَلٰی کَذَا (استفعال) برقرار رہنا۔

غَيٌّ: گمراہی۔ غلط روی۔ غَوِيَ یَغوَیٰ غَوَایَةً (س) وغَویٰ یَغوِيْ غَیًّا (ض) گمراہ ہونا۔

تَستَمرِئُ: مضارع۔ تو پسند کرتا رہے گا۔ اِستَمرَأَ الشيءَ (استفعال) پسند کرنا۔ خوش گوار پانا۔

مَرْعٰی: اسم ظرف۔ چراگاہ۔ جمع: مَرَاعِيْ۔ رَعیٰ رَعْیًا (ف) چرنا، چرانا (لازم ومتعدی)

بَغْيٌ: ظلم، سرکشی۔ بَغٰی عَلَیْهِ بَغْیًا (ض) ظلم کرنا۔ سرکشی کرنا۔

حَتَّامَ: یہ اصل میں حَتّٰی مَا، تھا بمعنی کب تک۔ یہ إلامَ کی طرح ہے، جو ابھی چند سطریں پہلے گذرا۔

تَتَنَاهٰی: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو حد سے بڑھتا رہے گا۔ تَنَاهٰی فِيْ شَيْءٍ یَتَنَاهٰی تَنَاهِیًا (تفاعل) حد سے بڑھنا۔ حد کو پہونچنا۔ انتہاء کو پہونچنا۔

زَهْوٌ: غرور۔ تکبر۔ زُهِيَ الرَّجُلُ زَهْوًا (ن) غرور کرنا۔ اترانا۔ اس معنی میں یہ مجہول مستعمل ہے۔

لَاتَنْتَهِيْ: مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ تو باز نہیں آئے گا۔ اِنْتَهٰی عَنْهُ (افتعال) باز آنا۔ رُکنا۔

لَهْوٌ: کھیل کود۔ تفریح۔ بے نتیجہ کام۔ لَهَا لَهْوًا (ن) کھیلنا۔ تفریح کرنا۔ فضول کام کرنا۔

تُبَارِزُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو مقابلہ کرتا ہے گا۔ بَارَزَهُ مُبَارَزَةً (مفاعلت) مقابلہ کرنا۔

مَعْصِیَةٌ: گناہ۔ نافرمانی۔ جمع: مَعَاصِيْ. عَصَاهُ مَعْصِیَةً (ض) نافرمانی کرنا۔ گناہ کرنا۔

مَالِكٌ: مالک۔ جمع: مُلَّكٌ ومُلَّاكٌ ـــــ نَاصِیَةٌ: پیشانی۔ پیشانی کے بال۔ جمع: نَوَاصِيْ۔

تَجْتَرِئُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو دلیر بنتا ہے۔ اِجْتَرَأَ عَلَیْهِ (افتعال) بہادری دکھانا۔

قُبْحٌ: بدنمائی۔ برائی۔ قَبُحَ قُبْحًا وقَبَاحَةً (ک) برا اور بدشکل ہونا۔ قَبِیْحٌ، بدنما۔ برا۔

سِیْرَةٌ: عادت۔ روش۔ طرزِ عمل۔ چلن (۲) سوانح حیات۔ جمع: سِیَرٌ۔

فائدہ: فِعْلَة کے وزن پر جو مصادر ہوتے ہیں، وہ فعل کی خاص نوعیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: سِیْرَةٌ: خاص روش۔ چلنے کا خاص طریقہ۔ اور رِحْلَةٌ: مخصوص سفر۔

سَرِيْرَةٌ: دل کی بات۔راز۔ جمع :سَرَائِرُ۔فَعِيْلَةٌ بمعنی مفعُوْلَة. سَرَّ الشيئَ سَرًّا(ن) راز میں رکھنا۔

تَتَوارىٰ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو چھپتا ہے۔تَوَارِیْ (تفاعل) پوشیدہ ہونا۔ چھپنا۔

قَرِيْبٌ: رشتہ دار۔جمع : أَقْرِبَاء. قَرُبَ قُرْبًا، (ک) نزدیک ہونا۔

مَرْأَى: اسم ظرف۔دیکھنے کی جگہ۔مجازاً: نگاہ۔رَآهُ رُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔

رَقِيْبٌ: فعیل بمعنی فاعل، محافظ ونگہبان، مراد: اللہ تعالیٰ۔جمع : رُقَبَاءُ۔رَقَبَه رَقَابَةً(ن) حفاظت کرنا۔

تَسْتَخْفِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو چھپتا ہے۔اِسْتِخْفَاءٌ (استفعال) چھپنا، چھپنے کی کوشش کرنا۔

مملوك: اسم مفعول، غلام، جمع: مَمَالِيْكُ. مَلَكَهُ مِلْكًا (ض) مالک ہونا۔

تَخْفىٰ: مضارع واحد مؤنث غائب۔وہ چھپتی ہے۔خَفِيَ خفَاءً (س) چھپنا۔پوشیدہ ہونا۔

خَافِيَةٌ: اسم فاعل مؤنث، پوشیدہ بات۔راز۔جمع: خَوَافٍ۔

مَلِيْكٌ: صیغہ مبالغہ، جمع: مُلَكَاءُ. کامل ملکیت رکھنے والا، بادشاہ، مالک مطلق یعنی اللہ تعالیٰ۔

تَظُنُّ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو گمان کرتا ہے۔ظَنَّهُ ظَنًّا(ن) گمان کرنا۔

سَتَنْفَعُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔وہ نفع پہنچائے گی۔نَفَعَهُ نَفعًا(ف) نفع پہنچانا۔

حَالٌ: کیفیت، حالت۔جمع: اَحْوَالٌ. حَالَ الشيئُ حَوْلًا(ن) بدلنا۔

آنَ: ماضی واحد مذکر غائب۔وقت آگیا۔آنَ يَئِيْنُ اَيْنًا(ض) وقت آنا۔وقت ہونا۔

اِرْتِحَالٌ: کوچ، روانگی (افتعال) سفر کرنا۔سفر کے لیے روانہ ہونا۔

يُنْقِذُ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ جان چھڑائے گا۔أَنْقَذَهُ (افعال) جان چھڑانا۔نجات دلانا۔

حِيْنٌ: وقت، موقع، زمانہ۔جمع: أَحْيَانٌ۔حَانَ حَيْنًا۔

تُوْبِقُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔وہ ہلاکت میں ڈالے گی۔أَوْبَقَهُ (افعال) ہلاکت میں ڈالنا۔

يُغْنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ فائدہ پہنچائے گا۔اَغْنَى الشَّيْئُ عَنْهُ (افعال) فائدہ دینا۔

نَدَمٌ: شرمندگی۔سابقہ فعل پر پچھتاوا۔نَدِمَ نَدَمًا (س) پشیمان ہونا۔

زَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔وہ پھسلی۔زَلَّتْ قَدَمُهُ زَلًّا وَزُلُوْلًا (ض) پیر پھسلنا۔ڈگمگانا۔

فائدہ: اعضائے جسمیہ جو دو دو ہیں، وہ مؤنث سماعی استعمال کیے جاتے ہیں؛ البتہ صُدْغٌ، خَدٌّ. حَاجِبٌ. مِرْفَقٌ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

يَعْطِفُ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ رحم کرے گا۔عَطَفَ عَلَيْهِ عَطْفًا (ض) مہربانی کرنا۔

شفقت کرنا ــــ مَعْشَرٌ: جماعت۔قبیلہ۔قوم۔جمع: مَعَاشِرُ۔

يَضُمُّ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ سمیٹے گا۔ضَمَّ الشيئَ ضَمًّا(ن) سمیٹنا۔جمع کرنا۔

مَحْشَرٌ: اسم ظرف۔میدانِ محشر۔قیامت کا دن۔جمع کرنے کی جگہ۔حَشَرَهُ حَشْرًا(ن) جمع کرنا۔

هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اهْتِدَائِكَ، وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ، وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اعْتِدَائِكَ، وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ أَكْبَرُ أَعْدَائِكَ! أَمَا الْحِمَامُ مِيْعَادُكَ فَمَا إِعْدَادُكَ! وَبِالْمَشِيْبِ إِنْذَارُكَ، فَمَا أَعْذَارُكَ، وَفِي اللَّحْدِ مَقِيْلُكَ فَمَا قِيْلُكَ، وَإِلَى اللّٰهِ مَصِيْرُكَ، فَمَنْ نَصِيْرُكَ! طَالَمَا أَيْقَظَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ، وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ، وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبَرُ فَتَعَامَيْتَ، وحَصْحَصَ لَكَ الْحَقُّ فَتَمَارَيْتَ، وأَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ، وأَمْكَنَكَ أَنْ تُوَاسِيَ فَما آسَيْتَ۔

ترجمہ: تونے اپنی ہدایت کا راستہ کیوں نہ اختیار کیا (یا تو ہدایت پانے کے راستے پر کیوں نہ گامزن ہوا) اور تونے اپنی بیماری کے علاج میں کیوں نہ عجلت کی۔اور اپنے ظلم کی دھار کو کیوں نہ کند بنایا۔اور تونے (معاصی سے) اپنے نفس کو کیوں نہ روکا؛ پس وہی تیرا سب سے بڑا دشمن ہے۔کیا موت تیرے لیے مقرر نہیں ہے؟ پس کیا ہے تیری تیاری۔اور بڑھاپے سے تجھ کو ڈرایا جا رہا ہے، پس کیا ہوگی تیری معذرت (گناہوں سے) اور قبر میں تجھے سونا ہوگا، پس تیرا کیا جواب ہوگا (قبر کے سوالات کا) اور اللہ ہی کے پاس تجھے پہونچنا ہے، پس کون ہوگا تیرا مددگار (اللہ کی تجھ سے باز پرس کے وقت[1]) ؟؟۔بہت سی دفعہ تجھے زمانہ نے جگایا؛ مگر تونے نیند طاری کرلی۔اور تجھے وعظ نے (خیر کی طرف) کھینچا؛ لیکن تو پیچھے ہٹ گیا۔اور تیرے لیے عبرت کی چیزیں ظاہر ہوئیں؛ لیکن تو اندھا بن گیا۔اور تیرے لیے حق بات منکشف ہوئی، مگر تونے بحث ومناظرہ کیا اور تجھے موت نے (اپنی آمد کو) یاد دلایا؛ لیکن تونے فراموش کردیا۔اور تجھے اس بات کا موقعہ ملا کہ تو اظہارِ ہمدردی کرے (اس صورت میں "أَمْكَنَ" کا فاعل "أَنْ تُوَاسِيَ" بتاویل مصدر ہوگا۔دوسرا ترجمہ: زمانے نے تجھے قدرت دی کہ تو

---

[1] وَبِالْمَشِيْبِ سے فَمَنْ نَصِيْرُكَ تک کا دوسرا ترجمہ (اس اعتبار سے کہ یہ تینوں جملے بھی أَمَا کے تحت ہوں) کیا بڑھاپے سے تجھ کو ڈرایا نہیں جا رہا ہے، پس کیا ہوگا تیرا عذر۔اور کیا قبر میں تجھے سونا نہیں ہے، پس تیرا کیا جواب ہوگا (قبر کے سوالات کا) اور کیا اللہ تعالیٰ کے پاس تجھے پہونچنا نہیں ہے، پس کون ہوگا تیرا مددگار ۱۲

اظہارِ ہمدردی کرے، اس صورت میں أَمْكَنَ کا فاعل ''الدَّهْرُ'' ہوگا، اور أَنْ تُوَاسِيَ مفعول بہ)؛ لیکن تو نے ہمدردی ظاہر نہ کی۔

تحقیق: هَلَّا: کیوں نہیں۔ حرف تحضیض مرکب از ''هَلْ'' استفہامیہ اور ''لا'' نافیہ۔ برائے اُکساہٹ و برانگیختگی (۲) برائے ملامت اور برائے تنبیہ۔

فائدہ: هَلَّا: جب ماضی پر داخل ہوتا ہے، تو ترکِ فعل پر ملامت کے لئے آتا ہے یعنی اُس وقت برائے ملامت اور برائے تنبیہ ہوتا ہے۔ جیسے: هَلَّا آمَنْتَ تو آخر ایمان کیوں نہیں لایا۔ یعنی لانا چاہئے تھا۔ اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے، تو کسی فعل کے کرنے پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے یعنی اُس وقت برائے اُکساہٹ ہوتا ہے۔ جیسے: هَلَّا تُؤْمِنُ۔ تو آخر ایمان کیوں نہیں لاتا یعنی تجھے ضرور ایمان لانا چاہئے۔

اِنْتَهَجْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے راستہ اختیار کیا۔ اِنْتَهَجَ الطَّرِيْقَ (افتعال) طریقہ اختیار کرنا۔

مَحَجَّةٌ: اسم ظرف، راستہ، ارادہ کرنے کی جگہ۔ جمع: محاجّ، حَجَّ حَجًّا (ن) قصد کرنا، حج کرنا۔

اِهْتِدَاءٌ: ہدایت (افتعال) ہدایت پانا۔ راہ یاب ہونا۔

عَجَّلْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے عجلت کی۔ تَعْجِيْلٌ (تفعیل) جلدی کرنا۔

مُعَالَجَةٌ: علاج۔ عَالَجَهُ (مفاعلت) علاج کرنا ــ دَاءٌ: بیماری جمع: أَدْوَاءٌ. دَاءَ دَاءً (س) بیمار ہونا۔

فَلَلْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے کند کر دیا۔ فَلَّ الشَّيْئَ فَلًّا (ن) دھار ختم کرنا۔ کند کرنا۔

شَبَاةٌ: دھار۔ جمع: شَبًا و شَبَوَاتٌ۔

اِعْتِدَاءٌ: زیادتی، ظلم۔ جمع: اِعْتِدَاءَات. اِعْتَدىٰ عَلَيْهِ (افتعال) زیادتی کرنا۔ ظلم کرنا۔

قَدَعْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے روکا، قَدَعَهُ عَنْهُ قَدْعًا (ف) روکنا ــ أَعْدَاءٌ: واحد: عَدُوٌّ، دشمن۔

أَمَا: اس میں دو احتمال ہیں (۱) حرف تنبیہ۔ خبردار۔ ہوشیار۔ دیکھو۔ سنو۔ یاد رکھو (۲) ہمزۂ استفہام انکاری اور مَا: نافیہ أي أَلَيْسَ الحِمَامُ مِيْعَادَكَ ــ اَلْحِمَامُ: مقدر کی ہوئی شے۔ قسمت (۲) موت۔

مِيْعَادٌ: اسم ظرف۔ وقت مقررہ (۲) وعدہ پورا کرنے کا وقت یا جگہ۔ جمع: مَوَاعِيْدُ. وَعَدَهُ وَعْدًا (ض) وعدہ کرنا۔ مَوَاعِيْدُ الْقِطَارِ: ریلوے ٹائم ٹیبل۔

إِعْدَادٌ: تیاری۔ أَعَدَّ الشَّيْئَ (افعال) تیار کرنا۔ مہیا کرنا۔

مَشِيْبٌ: بڑھاپا۔ شَابَ شَيْبًا وَمَشِيْبًا (ض) بال سفید ہونا۔ بڑھاپا طاری ہونا۔

إِنْذَارٌ: (افعال) ڈرانا۔ انجام بد سے چوکنا کرنا (۲) دھمکی دینا (۳) نوٹس دینا۔

أَعْذَارٌ :واحد:عُذْرٌ:کسی سابقہ فعل کے ترک کا تدارک۔معذرت۔عَذَرَهُ عُذْرًا وَمَعْذِرَةً(ض) معذور سمجھنا۔عذر قبول کرنا۔یہ إعذار(بکسر الہمزہ) بھی ہوسکتا ہے،أَعْذَرَ إِعْذَارًا (افعال)عذر پیش کرنا۔

لَحْدٌ : قبر۔بغلی قبر۔جمع: لُحُوْدٌ وَأَلْحَادٌ.لَحَدَ اللَّحْدَ لَحْدًا(ف)لحد کھودنا۔

مَقِيلٌ : اسم ظرف۔آرام گاہ۔خوابگاہ۔قَالَ قَيْلُوْلَةً(ض)دوپہر کو آرام کرنا،سونا۔آرام کرنا۔

قِيلٌ :مصدر بمعنی قول۔جواب۔بات۔قَالَ قَوْلاً وَقِيلاً(ن) کہنا۔بولنا۔

مَصِيرٌ :مصدر میمی بمعنی واپسی اور رجوع۔صَارَ إِلَيْهِ صَيْرُوْرَةً وَمَصِيْرًا(ض)لوٹنا۔پہنچنا۔

نَصِيرٌ :فعیل بمعنی فاعل۔مددگار۔جمع: نُصَرَاءُ.وَأَنْصَارٌ۔ نَصَرَهُ نَصْرًا وَنُصْرَةً(ن)مدد کرنا۔

طَالَمَا :بسااوقات۔بہت سی دفعہ۔طَالَ فعل ماضی از طَالَ طُوْلاً (ن)دراز ہونا۔ما: کافہ۔ما کافہ آنے سے طَالَ فعل نہیں رہتا اور فاعل کا تقاضہ نہیں کرتا۔مگر صفحہ (۴۲) پر قَلَّمَا کے ذیل میں معلوم ہوگیا کہ مَا: مصدر یہ مراد لینا زیادہ اچھا ہے۔اس لیے کہ بلاضرورت الغاءِ عمل بہتر نہیں۔اس صورت میں بعد والا فعل أَيْقَظَ مصدر کی تاویل میں ہوکر طَالَ کا فاعل ہوگا۔ أي طَالَمَا إِيقَاظُ الدَّهْرِ إِيَّاكَ.

أَيْقَظَ :ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے جگایا۔أَيْقَظَهُ مِنْ نَوْمِهِ(افعال) جگانا۔بیدار کرنا۔

دَهْرٌ :زمانۂ دراز،دنیوی زندگی کا پورا زمانہ۔جمع:دُهُوْرٌ وَأَدْهُرٌ۔

تَنَاعَسْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو نے نیند طاری کرلی۔تَنَاعَسَ (تفاعل) نیند کا اظہار کرنا۔

جَذَبَ:ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے کھینچا۔جَذَبَهُ جَذْبًا(ض) کھینچنا۔اپنی طرف مائل کرنا۔

تَقَاعَسْتَ:ماضی واحد مذکر حاضر۔تو پیچھے ہٹ گیا۔تَقَاعَسَ عنه(تفاعل) پیچھے ہٹنا۔

تَجَلَّتْ :ماضی واحد مؤنث غائب۔وہ ظاہر ہوئیں۔تَجَلِّي (تفعل)نمودار ہونا۔ظاہر ہونا،چمکنا۔

عِبَرٌ:نصیحت آمیز چیزیں۔واحد:عِبْرَةٌ۔عَبَرَ عَبْرًا(س)عبرت حاصل کرنا۔

تَعَامَيْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو اندھا بن گیا۔تَعَامِيْ (تفاعل)اندھا بننا۔اپنے کو اندھا ظاہر کرنا۔

حَصْحَصَ : ماضی واحد مذکر غائب۔وہ منکشف ہوا۔حَصْحَصَ الْحَقُّ (باب بَعْثَرَ)واضح اور منکشف ہونا۔امر حق کا کھل کر سامنے آجانا۔

تَمَارَيْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر۔تو نے بحث ومناظرہ کیا۔یا تو نے اظہارِ شک کیا۔یا تو شک میں پڑ گیا۔تَمَارِي (تفاعل) بحث ومناظرہ کرنا(۲)اظہارِ شک کرنا۔شک میں پڑنا۔

أَذْكَرَ :ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے یاددلایا۔أَذْكَرَهُ إِذْكَارًا(افعال) یاددلانا۔

تَنَاسَیْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے فراموش کردیا۔ تَنَاسِيٌّ (تفاعل) بتکلف فراموش کرنا۔
أَمْکَنَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اسے موقعہ ملا۔ یا ممکن تھا۔ أَمْکَنَ الأَمْرُ فُلَانًا (افعال) ممکن ہونا۔ قدرت میں ہونا (۲) اس نے قدرت دی۔ أَمْکَنَهُ مِنَ الشیئ: قدرت دینا۔ قادر بنانا۔
تُوَاسِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو اظہار ہمدردی کرے۔ آسَی مُوَاسَاةً (مفاعلت) اظہارِ ہمدردی کرنا۔

تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِیْهِ عَلٰی ذِکْرٍ تَعِیْهِ، وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِیْهِ عَلٰی بِرٍّ تُوْلِیْهِ، وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ، إِلٰی زَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ، وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِیْهِ عَلٰی ثَوَابٍ تَشْتَرِیْهِ. یَوَاقِیْتُ الصِّلَاتِ أَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ، وَمُغَالَاةُ الصَّدُقَاتِ آثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ، وَصِحَافُ الْأَلْوَانِ أَشْهٰی إِلَیْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْأَدْیَانِ، وَدُعَابَةُ الْأَقْرَانِ آنَسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

ترجمہ: تو ایسے مال کو جسے تو سمیٹ کر رکھتا ہے، ایسی نصیحت پر ترجیح دیتا ہے، جس کو تجھے (دل میں) محفوظ کرنا چاہیے۔ اور تو ایسے محل کو جسے تو بلند بناتا ہے، ایسی نیکی (کے مقابلے) پر پسند کرتا ہے، جسے تجھے جاری رکھنا چاہیے۔ اور تو ایسے رہنما سے کنارہ کش ہوتا ہے، جس سے کہ تو ہدایت طلب کرسکتا ہے، اور ایسے توشے کی طرف مائل ہوتا ہے، جس کو تو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے۔ (دوسرا ترجمہ: اور تو ایسے رہنما کو چھوڑ کر، جس سے تو ہدایت طلب کرسکتا ہے، ایسے توشے کی طرف مائل ہوتا ہے، جس کو تو بطور تحفہ حاصل کرتا ہے) اور تو اس کپڑے کی محبت کو، جس کی تو خواہش رکھتا ہے، ایسے ثواب پر فوقیت دیتا ہے، جس کو تو خرید سکتا ہے۔ قیمتی عطیات نماز کے اوقات کے مقابلے میں تیرے دل سے زیادہ وابستہ ہیں۔ اور مہروں کا اضافہ، تیرے نزدیک خیرات کو جاری رکھنے کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور مختلف قسم کے کھانوں کی پلیٹیں، تجھے مذہبی صحیفوں کے مقابلہ پر زیادہ مرغوب ہیں۔ اور ہم عصروں سے ہنسی مذاق، تیرے لیے تلاوتِ قرآن کے مقابلے میں زیادہ انسیت بخش ہے۔

تحقیق: تُؤْثِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ترجیح دیتا ہے۔ آثره عَلَیْهِ إِیْثَارًا (افعال) ترجیح دینا۔
فَلْسٌ: تانبے کا ایک خاص سکہ۔ مراد مال۔ جمع: فُلُوْسٌ. وَأَفْلُسٌ۔
تُوْعِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو سمیٹ کر رکھتا ہے۔ أَوْعَی الشَّیئَ (افعال) جمع کرنا، محفوظ کرنا،
ذِکْرٌ: ذکر۔ تسبیح وتحمید (۲) نصیحت ذَکَرَهُ ذِکْرًا (ن) تسبیح وتحمید کرنا۔ دل اور زبان سے یاد کرنا۔

تَعِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو محفوظ کرے۔وعی الحدیث وعیًا (ض) محفوظ کرلینا۔

تَخْتَارُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو پسند کرتا ہے۔اِخْتارهُ (افتعال) منتخب کرنا، پسند کرنا۔

قَصْرٌ: محل۔عالیشان مکان۔جمع: قُصُوْرٌ۔ قَصْرٌ مَلِكِيٌّ، شاہی محل۔

تُعْلِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو بلند بناتا ہے۔أعْلَى الشيئ (افعال) اونچا بنانا۔بلند کرنا۔

بِرٌّ: نیکی، اطاعت، بَرَّ بِرًّا (ض،س) نیک ہونا۔

تُوْلِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو جاری رکھے أوْلٰى اِيْلاءً (افعال) کسی کام کو جاری رکھنا (۲) عطا کرنا۔

تَرْغَبُ: مضارع واحد مذکر حاضر (۱) تو کنارہ کش ہوتا ہے (۲) تو مائل ہوتا ہے۔رَغِبَ عَنْهُ رَغْبَةً (س) اعراض کرنا۔رَغِبَ اِلَيْهِ رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔مائل ہونا۔اس عبارت میں ''رَغِبَ'' کا استعمال عَن اور اِلٰی، دونوں صلوں کے ساتھ ہے۔ترجمہ میں اس کی رعایت کی گئی ہے۔

هَادٍ: اسم فاعل۔رہنما۔راہ بر۔هَدَاهُ هدايةً (ض) رہنمائی کرنا۔

تَسْتَهْدِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو ہدایت طلب کرتا ہے۔اِسْتَهْدٰى اِسْتِهْدَاءً (استفعال) رہنمائی طلب کرنا۔مشتق از هِدَايَةٌ (ض)

زَادٌ: توشہ۔سامانِ سفر۔جمع: أزْوَادٌ وأزْوِدَةٌ. زَادَهُ بشيئ زَوْدًا (ن) توشہ دینا۔

تَسْتَهْدِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے۔اِسْتَهْدَاهُ اِسْتِهْدَاءً (استفعال) ہدیہ طلب کرنا۔مشتق از هَدِيَّةٌ بمعنی تحفہ۔

تُغَلِّبُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو فوقیت دیتا ہے۔غَلَّبَهُ (تفعیل) فوقیت دینا۔ترجیح دینا۔

حُبٌّ: محبت۔چاہت۔پسند۔حَبَّهُ حُبًّا (ض) چاہنا۔پسند کرنا۔محبت کرنا۔

تَشْتَهِيْ: مضارع۔تو خواہش رکھتا ہے۔اِشْتَهَى الشَّيْئَ (افتعال) زیادہ خواہش رکھنا۔دل چاہنا۔

ثَوَابٌ: بدلہ۔خاص کر نیک کام کا بدلہ۔ثَابَ ثَوْبًا وثَوَابًا (ن) لوٹنا۔

تَشْتَرِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔تو خریدتا ہے۔اِشْتَرَاهُ (افتعال) خریدنا۔

يَوَاقِيْتُ: واحد: يَاقُوْتٌ: ہیرا۔ایک خاص قسم کا قیمتی پتھر۔

صِلاَتٌ: واحد: صِلَةٌ: عطیہ۔انعام۔وَصَلَه وَصْلاً وَصِلَةً (ض) انعام دینا۔

أعْلَقُ: اسم تفضیل، زیادہ وابستہ۔زیادہ قریب۔علق بشيئ عَلَقًا (س) وابستہ ہونا، لگنا۔

مَوَاقِيْتُ: واحد: مِيْقَاتٌ: وقتِ محدود۔وَقَتَهُ وَقْتًا (ض) وقت مقرر کرنا۔وقت کے ساتھ محدود کرنا۔

مُغَالَاةٌ :مبالغہ۔اضافہ(مفاعلت)مبالغہ کرنا۔حد سے بڑھنا۔غُلُوٌّ(ن)مبالغہ کرنا(۲)مُغَالَاةٌ: بیش قیمت بنانا،مادہ۔غَلاءٌ(ن)قیمتی ہونا،گراں ہونا۔۔۔۔ صَدُقَاتٌ :واحد:صَدُقَةٌ:مہر۔

آثَرُ :اسم تفضیل۔زیادہ بہتر۔قابلِ ترجیح۔أَثَرَهُ أَثْرًا(ن)ترجیح دینا(۲)عزت کرنا۔

مُوَالَاةٌ:مصدر(مفاعلت)جاری رکھنا۔کسی کام کا مسلسل کرنا۔

صَدَقَاتٌ :واحد:صَدَقَةٌ:خیرات۔وہ عطیہ جو بنیتِ ثواب دیا جائے۔

صِحَافٌ :واحد:صَحْفَةٌ:بڑا پیالہ۔طباق۔بڑی پلیٹ جس میں پانچ آدمی کھانا کھاسکیں۔

أَلْوَانٌ :واحد:لَوْنٌ:رنگ(۲)قسم۔الف لام قائم مقام مضاف الیہ أي أَلْوَانُ الطَّعَامِ کھانوں کی قسمیں۔مختلف قسم کے کھانے۔

أَشْهٰى: اسم تفضیل۔زیادہ مرغوب۔زیادہ پسندیدہ۔شَهِيَهُ شَهْوَةً(س)دل چاہنا۔خواہش کرنا۔

صَحَائِفُ :واحد: صَحِيْفَةٌ: آسمانی کتاب۔لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ۔

أَدْيَانٌ :واحد:دِيْنٌ:مذہب۔مخصوص عقائد واحکام کا مجموعہ۔دَانَ بِهِ دِيْنًا(ض)مذہب اختیار کرنا۔

دُعَابَةٌ:دل لگی۔ہنسی مذاق۔جمع:دُعَابَات. دَعَبَه دَعْبًا وَدُعَابَةً (ف)دل لگی کرنا۔ہنسی مذاق کرنا۔

أَقْرَانٌ:واحد: قِرْنٌ:ہم جولی۔ہم عمر۔ساتھی۔

آنَسُ :اسم تفضیل۔زیادہ مانوس۔زیادہ انسیت بخش۔أَنِسَ لَهُ أُنْسًا(ن،س،ک)مانوس ہونا۔

فائدہ: کلامِ عرب میں إلى اور لام ایک دوسرے کی جگہ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔لہٰذا أَنِسَ لَهُ کی جگہ أَنِسَ إِلَيْهِ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تِلَاوَةٌ:مصدر از تَلَاهُ تِلَاوَةً(ن)پڑھنا۔پڑھ کر سنانا۔

قُرْآن :وہ مقدس آسمانی کتاب، جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانی ہدایت کے لیے نازل کی گئی۔قرآن کے اشتقاق کے بارے میں تین قول ہیں:(۱)قَرَأَ الشَّيْئَ قَرْءًا وَقُرْآنًا (ف) ملانا،جمع کرنا۔اس صورت میں قُرْآن یا تو مصدر بمعنی اسم مفعول ہوگا۔وہ کتاب جس میں تمام علوم ومعارف کو جمع کردیا گیا،یا وہ کتاب جس میں اسلامی اصول واحکام کے ساتھ،تمام دیگر آسمانی اصولی احکام کو بھی جمع کردیا گیا۔۔۔۔ یا قُرْآن مصدر بمعنی اسم فاعل۔یعنی ایسی کتاب جو تمام علوم معارف کی جامع ہے۔(۲)قَرَأَ الْكِتَابَ قِرَاءَةً وَقُرْآنًا (ف) پڑھنا۔قُرْآن مصدر بمعنی اسم مفعول۔پڑھی ہوئی کتاب۔یعنی وہ کتاب جو بہت پڑھی جانے والی ہے(۳)قُرْآن اسم غیر مشتق وغیر مصدر۔کتاب اللہ کا

خاص نام؛ یہی زیادہ بہتر ہے۔

فائدہ: بعض نے قُرآن کو "قَرْنٌ" و "قِرانٌ" بمعنی ملانا سے ماخوذ سمجھا ہے اور بروزنِ فُعَّال بتلایا ہے۔ اس صورت میں قُرآن بمعنی "مقْرُوْنٌ" ہوگا؛ کیونکہ قرآن کا بعض حصہ بعض سے ملا ہوا ہے، مگر تحقیق اول ہی صحیح ہے، کیونکہ فُعَّال کا وزن کلام عرب میں نادر ہے، جبکہ فُعلَانٌ شائع ذائع اور مشہور ہے (قاموس القرآن)

تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ، وَتَنْتَهِكُ حِمَاهُ، وَتَحْمِيْ عَنِ النُّكْرِ وَلَاتَتَحَامَاهُ، وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ، ثُمَّ تَغْشَاهُ، وَتَخْشَى النَّاسَ، وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ، ثُمَّ أَنْشَدَ:

(۱) تَبًّا لِطَالِبِ دُنْيَا ۞ ثَنٰى إِلَيْهَا انْصِبَابَهْ

(۲) مَايَسْتَفِيْقُ غَرَامًا ۞ بِهَا وَفَرْطَ صَبَابَهْ

(۳) وَلَوْدَرٰى لَكَفَاهُ ۞ مِمَّا يَرُوْمُ صُبَابَهْ

ترجمہ: تو نیکی کا حکم دیتا ہے اور تو (خود) اس کی حدود کو پامال کرتا ہے، تو برائی سے (لوگوں کو) بچاتا ہے اور تو اس سے نہیں بچتا۔ تو بے محل کاموں سے روکتا ہے، پھر تو خود کرتا ہے۔ تیرے دل میں لوگوں کا ڈر رہتا ہے؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تو اس سے ڈرتا رہے۔ پھر اس نے شعر پڑھے:

ہلاک ہو وہ طالبِ دنیا، جس نے اپنی عنانِ توجہ کو اس (دنیا) کی طرف پھیر دیا ÷ وہ اس پر فریفتہ ہونے اور شدتِ عشق کی بنا پر ہوش میں نہیں آتا ÷ اور اگر اُسے (دنیا کی حقیقت) معلوم ہو جاتی، تو یقیناً اُسے ان چیزوں کی تھوڑی مقدار کافی ہو جاتی، جن کی وہ خواہش رکھتا ہے۔

تحقیق: تَأْمُرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو حکم کرتا ہے۔ أَمَرَهُ بكذا أَمْرًا (ن) حکم کرنا۔

عُرْفٌ: صیغۂ صفت بمعنی معروف۔ نیکی، احسان۔ (۲) اصطلاح۔ جمع: أَعْرَافٌ۔

تَنْتَهِكُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو پامال کرتا ہے۔ اِنْتَهَكَ الشَّيْءَ (افتعال) پامال کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ —— حِمٰى: حدود۔ حفاظت گاہ، چراگاہ۔

تَحْمِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بچاتا ہے۔ حَمَاهُ حِمَايَةً (ض) حفاظت کرنا۔ بچانا۔ یہاں "النّاس" مفعول محذوف ہے أي تَحْمِي النَّاسَ۔

نُكْرٌ: صیغۂ صفت بمعنی منکر، برائی۔ ناپسندیدہ بات۔ نَكِرَهُ نُكْرًا وَنُكْرَانًا (ن) ناپسند کرنا۔

لاَ تَتَحَامٰی: مضارع منفی واحد مذکر حاضر۔ تو نہیں بچتا ہے۔ تَحَامِيْ (تفاعل) بچنا۔ محتاط رہنا۔
تُزَحْزِحُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو روکتا ہے۔ زَحْزَحَ عن كذا زَحْزَحَةً (بَعْثَرَ) ہٹانا۔ باز رکھنا۔ یہاں ''النّاس'' مفعول محذوف ہے أي تُزَحْزِحُ الناسَ۔
ظُلْمٌ: ناانصافی۔ حق تلفی۔ ہر وہ فعل جو بے محل ہو۔ ظَلَمَهُ ظُلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ ناانصافی کرنا۔
تَغْشٰی: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو چھاجاتا ہے۔ غَشِيَ غَشْيًا (س) ڈھانپنا۔ چھاجانا۔
تَخْشٰی: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ڈرتا رہتا ہے۔ خَشِيَ خَشْيًا (س) ڈرتے رہنا، ڈرنا۔
أَحَقُّ: اسم تفضیل۔ زیادہ مستحق۔ زیادہ حق دار۔ حَقَّ حَقًّا وحَقَّةً (ض) صحیح ہونا۔ ثابت ہونا۔
أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشِّعْرَ (افعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔
تَبًّا: ہلاکت۔ بربادی۔ تَبَّ تَبًّا (ن) ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ تَبًّا لَهٗ، وہ ہلاک ہو۔ تَبًّا لِطَالِبِ دُنْيَا، طالب دنیا ہلاک ہو۔ تَبًّا: فعل محذوف کا مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہے أي تَبَّ تَبًّا۔
ثَنٰی: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پھیر دیا۔ ثَنَى الشَّيئَ ثَنْيًا (ض) موڑنا۔ پھیرنا۔ مائل کرنا۔
اِنْصِبَابٌ: پانی کا بہاؤ۔ مجازاً توجہ۔ میلان نفس۔ اِنْصَبَّ الْمَاءُ (انفعال) پانی بہنا۔ پانی گرنا۔
يَسْتَفِيْقُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ہوش میں آتا ہے۔ اِسْتَفَاقَ مِنْهُ (استفعال) ہوش میں آنا۔
غَرَامٌ: فریفتگی۔ عشق۔ أُغْرِمَ بالشَّيئِ إغْرَامًا (افعال) فریفتہ ہونا۔ دلدادہ ہونا۔
فَرْطٌ: شدت و زیادتی۔ حد سے تجاوز۔ جمع: أَفْرَاطٌ۔ فَرَطَ فَرْطًا (ض) زیادہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔
صَبَابَةٌ: عشق و محبت۔ صَبَّ إِلَيْهِ صَبًّا وَصَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔
دَرٰی: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جانا۔ دَرٰی دِرَايَةً (ض) جاننا۔
كَفٰی: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ کافی ہوا۔ كَفَاهُ كِفَايَةً (ض) کافی ہونا
يَرُوْمُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ خواہش رکھتا ہے۔ رَامَهُ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ خواہش رکھنا ـــــ صُبَابَةٌ: بچا ہوا پانی۔ ہر شے کی معمولی مقدار۔ جمع: صُبَابَات۔
فائدہ: فُعَالَةٌ کا وزن کسی شے کے باقی ماندہ حصے پر دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) تَبًّا: مصدر لام: حرف جار، طالب دنیا: مرکب اضافی ہو کر موصوف، ثَنٰی: فعل بافاعل، إِلَيْهَا:

متعلق، اِنصبَابَہٗ: مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ۔ ثَنٰی: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت اول۔

(۲) مَا: نافیہ۔ یَسْتَفِیْقُ: فعل بافاعل۔ غرامًا: مصدر، بَا: حرف جر، ھَا: ضمیر مجرور (جوراجع ہے دُنْیَا کی طرف) جار با مجرور متعلق غرامًا کے، غَرامًا: مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ فَرْطُ صَبَابَۃٍ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول لہٗ ہوا، یستفیق کا۔ یَسْتَفِیْقُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر صفت ثانی ہوئی طَالِبِ دُنْیَا کی۔ موصوف با ہر دو صفت مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَبًّا کے۔ تَبًّا مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق ہوا تَبَّ فعل محذوف کا۔ تَبَّ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

فائدہ: دوسرا شعر طَالِبِ دُنْیَا کی صفت ثانیہ کے بجائے جملہ مستانفہ بھی ہوسکتا ہے۔

(۳) واو عاطفہ۔ لَوْ حرف شرط۔ دَرٰی: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط۔ لام جوابِ لَوْ، کَفٰی: فعل، ہٗ: ضمیر مفعول بہ، صُبَابَۃٌ: فاعل۔ مِنْ: حرف جر، مَا: اسم موصول، یَرُوْمُ: فعل بافاعل "ہٗ" ضمیر مفعول بہ (محذوف جوراجع ہے مَا کی طرف) یَرُوْمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا کَفٰی کے۔ کَفٰی: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ثُمَّ إِنَّهُ لَبَّدَ عَجَاجَتَهُ، وَغَيَّضَ مُجَاجَتَهُ، وَاعْتَضَدَ شَكْوَتَهُ؛ وَتَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ. فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ إِلَى تَحَفُّزِهِ، وَرَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهِ، أَدْخَلَ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدَهُ فِي جَيْبِهِ، فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلاً مِنْ سَيْبِهِ. وَقَالَ: اصْرِفْ هٰذَا فِي نَفَقَتِكَ، أَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ. فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا، وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا، وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهُ، لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهُ، وَيُسَرِّبُ مَنْ يَّتْبَعُهُ، لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ.

ترجمہ: پھر اس نے اپنے غبار (کلام) پر پانی چھڑکا (اپنے جوش کو کم کیا) اور اپنے لعابِ دہن کو جذب کرلیا (اپنی روانی کلام کو بند کردیا) اور اپنا مشکیزہ بازو سے لگایا۔ اور اپنا عصا بغل میں لیا، پس جب لوگوں نے اس کی تیاری کو دیکھا اور اس کے اپنی جگہ چھوڑنے کی تیاری کو محسوس کیا، تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈال کر، اپنے عطیہ سے اس کا چنبل بھر دیا۔ اور کہا کہ: تو یہ رقم اپنے خرچ میں لا، یا اُسے اپنے ساتھیوں پر تقسیم کر۔ پس اس نے اس عطیہ کو ان سے سرنیچے کیے ہوئے قبول کرلیا اور ان کے پاس سے ثنا خوانی کرتا ہوا واپس ہوا۔ اور وہ ان لوگوں کو رخصت کرنے لگا، جو اُس کے ساتھ چل

رہے تھے؛ تا کہ ان سے اس کا راستہ مخفی رہے۔ اور وہ منتشر کرنے لگا ان لوگوں کو، جو اس کے پیچھے چل رہے تھے؛ تا کہ اس کی منزل نامعلوم رہے۔

تحقیق: لَبَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پانی چھڑکا۔ لَبَّد المطرُ الأرضَ تلبيدًا (تفعیل) پانی سے تر کرنا۔ گرد وغبار کو پانی سے دبانا۔ لَبَّد عجاجته: بات کرتے کرتے رک جانا۔

عَجَاجَةٌ: گرد۔ غبار (۲) دھواں۔ جمع: عجاجٌ. عجّت الرِّيحُ عجًّا (ض) ہوا کا گرد اڑانا۔

غَيَّضَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جذب کرلیا۔ تغييضٌ (تفعیل) پانی خشک کرنا۔ جذب کرنا۔

مُجَاجَةٌ: بروزن فُعَالَةٌ بمعنی مفعولۃ، لعاب دہن۔ رال۔ تھوک۔ مراد: روانی کلام۔ مجّ الشَّيْءَ مِنْ فِمِهِ (ن) منہ سے تھوک یا رال ٹپکانا۔ کلی کرنا۔

اِعْتَضَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بازو سے دبایا۔ اِعْتَضَدَهُ (افتعال) بازو سے دبانا، بغل میں لینا۔ —— شَكْوَةٌ: چمڑے کی مشک۔ یا چمڑے کا ڈول۔ جمع: شِكَاءٌ. وشَكَوَاتٌ۔

تَأَبَّطَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بغل میں لیا۔ تأبَّطهُ (تفعل) بغل میں لینا۔

هِرَاوَةٌ: لاٹھی۔ چھڑی۔ عصا۔ جمع: هُرِيٌّ وهِرِيٌّ وهراوى.

رَنَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے دیکھا۔ رنا اليه رَنْوًا (ن) لگاتار دیکھنا۔ ٹکٹکی لگانا۔

تَحَفُّزٌ: تیاری، تَحفَّزَ فِي جِلْسَتِهِ (تفعل) اس طرح بیٹھنا کہ اٹھنے کے لیے تیار ہو، سمٹ کر بیٹھنا۔

تَأَهُّبٌ: تیاری۔ تَأَهَّبَ لَهُ (تفعل) تیار ہونا۔ تیاری کرنا۔ أُهْبَةٌ، تیاری، سامانِ سفر۔ جمع: أُهَبٌ۔

فائدہ: تَحَفُّزٌ اور تَأَهُّبٌ میں فرق: ——، تَحفُّزٌ: میں تیاری بالارادہ ہوتی ہے۔ اور —— تَاهُبٌ: کسی کام کے لیے ضروری سامان لے کر تیار ہو جانا۔

مُزَايَلَةٌ: (مفاعلت) الگ ہونا۔ جدا ہونا۔ زَايَلَ الْمكان، جگہ سے ہٹنا۔

مَرْكَزٌ: اسم ظرف، جگہ۔ رہنے کی جگہ۔ جمع: مَرَاكِزُ۔ رَكزه رَكْزًا (ن) زمین میں گاڑنا۔ جمانا۔

أَدْخَلَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے داخل کیا۔ أَدْخلهٗ (افعال) داخل کرنا۔

جَيْبٌ: جیب۔ پاکٹ۔ جمع: جُيُوْبٌ۔ جَابَ الْقَمِيْصَ جَيْبًا (ض) گریبان بنانا۔ کاٹنا۔ جیب کو جیب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی کرتے سے الگ کاٹ کر لگائی جاتی ہے۔

أَفْعَمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بھر دیا۔ أفعمه إفْعَامًا (افعال) پُر کرنا۔ بھرنا۔

سَجْلٌ: بڑا ڈول۔ چنبل۔ جمع: سِجَالٌ وسُجُوْلٌ۔

سَیبٌ: عطیہ۔بخشش (۲) بارش۔ جمع: سُیُوبٌ۔ سَابَ الماءُ سَیبًا (ض) پانی بہنا۔

اِصْرِفْ: امر واحد مذکر حاضر۔ تو خرچ کر۔ صَرَفَ المالَ صَرْفًا (ض) خرچ کرنا۔

نَفَقَةٌ: خرچ۔ جمع: نفقات۔ نفق نفقًا (ن) ختم ہونا۔ خرچ ہونا۔ أنفقهٗ (افعال) خرچ کرنا۔

فائدہ: صَرْف اور اِنفاق میں فرق: ـــــ مطلقاً خرچ کرنا صَرْف کہلاتا ہے۔ اور بیوی اور طالبانِ علم وغیرہ پر خرچ کرنا اِنفاق کہلاتا ہے۔

فَرِّقْ: امر واحد مذکر حاضر۔ تو تقسیم کر۔ فَرَّقَ الشَّیْءَ عَلَیْهِ تفریقًا (تفعیل) تقسیم کرنا۔

رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔ جمع: رِفَاقٌ۔ رَفُقَ رَفَاقَةً (ک) ساتھی بننا۔ شریکِ کار ہونا۔

قَبِلَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے قبول کرلیا۔ قَبِلَهٗ قُبُوْلًا (س) منظور کرنا۔ قبول کرنا۔

مُغْضِیًا: اسم فاعل، نگاہ نیچی کرنے والا۔ أغْضَی عَیْنَهٗ (افعال) آنکھیں نیچی کرنا۔ آنکھیں بند کرنا۔

اِنْثَنٰی: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ واپس ہوا۔ اِنْثَنٰی اِنْثِنَاءً (انفعال) لوٹنا۔ واپس ہونا۔

مُثْنِیًا: ثناخوانی کرنے والا۔ اسم فاعل۔ أثْنٰی علیه إثْنَاءً (افعال) تعریف کرنا۔

جَعَلَ: فعلِ شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکے آغاز کو بتلاتا ہے، یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے۔

یُوَدِّعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ رخصت کرتا ہے۔ وَدَّعَهٗ تَوْدِیْعًا (تفعیل) الوداع کہنا۔

یُشَیِّعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ساتھ چل رہا ہے۔ شَیَّعَهٗ (تفعیل) ساتھ چلنا۔ رخصت کرنا۔

یَخْفٰی: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مخفی رہے۔ خَفِيَ خِفَاءً (س) پوشیدہ ہونا۔

مَهْیَعٌ: اسم ظرف۔ کشادہ راستہ۔ جمع: مَهَایِعُ. هَاعَ الشيءُ هَیَاعًا (ض) راستہ کا کشادہ ہونا۔

یُسَرِّبُ: مضارع، وہ منتشر کرتا ہے۔ سَرَّبَهٗ (تفعیل) منتشر کرنا۔ گروہ گروہ بنا کر چھوڑنا۔

یَتْبَعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پیچھے چل رہا ہے۔ تَبِعَهٗ تَبْعًا (س) پیچھے چلنا۔ ساتھ چلنا۔

یُجْهَلُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ نامعلوم رہے۔ جَهِلَهٗ جَهَالَةً (س) ناواقف ہونا۔

مَرْبَعٌ: اسم ظرف، منزل۔ قیام کرنے کی جگہ۔ جمع: مَرَابِعُ. رَبَعَ بالمکانِ رَبْعًا (ف) قیام کرنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُهٗ مُوَارِیًا عَنْهُ عِیَانِيْ، وَقَفَوْتُ إِثْرَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَرَانِيْ، حَتّٰی انْتَهٰی إِلٰی مَغَارَةٍ، فَانْسَابَ فِیْهَا عَلٰی غَرَارَةٍ، فَأَمْهَلْتُهٗ رَیْثَمَا خَلَعَ نَعْلَیْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ، ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَیْهِ، فَوَجَدْتُهٗ مُثَافِنًا لِتِلْمِیْذٍ عَلٰی خُبْزٍ سَمِیْذٍ،

وَجَـذْيٍ حَنِيْـذٍ، وَقُبَالَتَهُمَا خَابِيَةُ نَبِيْذٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا هٰذَا، أَيَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرَكَ، وَهٰذَا مَخْبَرَكَ! فَزَفَرَ زَفْـرَةَ الْقَيْظِ، وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ، وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ إِلَيَّ، حَتّٰى خِفْتُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيَّ. فَلَمَّا أَنْ خَبَتْ نَارُهُ، وَتَوَارىٰ أُوَارُهُ، أَنْشَدَ:

تـرجـمـہ: حارث بن ہمام نے کہا کہ: میں نے اس کا پیچھا کیا، اپنے کو اس سے پوشیدہ رکھتے ہوئے اور میں اس کے نشان قدم پر چلا، اس طرح کہ وہ مجھے نہیں دیکھ رہا تھا؛ حتی کہ وہ ایک غار پر پہنچا اور بے خبری کی حالت میں اس کے اندر تیزی سے گھس گیا۔ پھر میں نے اُسے اتنا موقعہ دیا کہ وہ اپنے جوتے اتارے اور اپنے پیر دھولے۔ پھر میں ایک دم اس کے پاس پہنچا، تو میں نے اُسے سفید روٹی اور بھنی ہوئی بکری کے سامنے، ایک شاگرد کے ساتھ پایا۔ اس طرح کہ ان دونوں کے سامنے شراب کی صراحی تھی۔ تب میں نے اس سے کہا: ارے بھلے آدمی کیا وہ (وعظ) تھا تیرا ظاہر اور یہ ہے تیرا باطن! اس پر اس نے ایک گرم سانس[1] لیا اور وہ قریب تھا کہ غصہ کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائے۔ وہ برابر مجھے گھورتا رہا، یہاں تک کہ مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ وہ مجھ پر حملہ کر بیٹھے گا۔ پس جب اس کی آگ ٹھنڈی ہوئی (یعنی اس کا غصہ فرو ہوا) اور اس کا جوش ختم ہوا، تو اس نے شعر پڑھے:

تحقیق: اِتَّبَعْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے پیچھا کیا۔ اِتَّبَعَهٗ (افتعال) پیچھے چلنا۔ پیچھا کرنا۔

مُوَارِيًا: اسم فاعل۔ پوشیدہ رکھنے والا۔ وَارَاهُ مُوَارَاةً (مفاعلت) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

عِيَانٌ: ذات (۲) مشاہدہ۔ عَايَنَهٗ مُعَايَنَةً وَعِيَانًا (مفاعلت) آنکھوں سے دیکھنا۔

قَفَوْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نشانِ قدم پر چلا۔ قَفَاهُ قَفْوًا (ن) نشانِ قدم پر چلنا۔ پیچھے چلنا۔

اِثْرٌ: نشانِ قدم۔ اَثَرٌ: ہر چیز کا نشان۔ علامت (۲) پرانی عمارت۔ یادگار۔ جمع: آثَارٌ۔

حَيْثُ: اسم ظرف مبنی علی الضم، جہاں۔ جس جگہ۔ مِنْ حَيْثُ: جہاں سے۔ جس جگہ سے (۲) حَيْثُ اسم بمعنی حیثیت، اعتبار۔ مِنْ حَيْثُ جس طرح۔ جس اعتبار سے۔ اس حیثیت سے کہ۔ اس طرح کہ۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔

اِنْتَهٰى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پہنچا۔ اِنْتَهٰى إِلَيْهِ اِنْتِهَاءً (افتعال) پہنچنا۔

مَغَارَةٌ: بڑا گڈھا۔ غار۔ کھڈ (بہت بڑا غار) جمع: مَغَارَاتٌ۔ غَارَ غَوْرًا (ن) گہرا ہونا۔

اِنْسَابَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ تیزی کے ساتھ گھس گیا۔ اِنْسَابَ اِنْسِيَابًا (انفعال) تیز

---

[1] فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ: لفظی ترجمہ اس طرح ہے۔ پس اس نے لمبا سانس لیا گرمی کے لمبے سانس کی طرح۔

دوڑنا۔اصل معنی: سانپ کا زمین پر دوڑنا۔مرادی معنی: تیزی سے جانا۔عَلٰی: بمعنی مَعَ۔

غَرَارَۃٌ: غفلت، بے خبری،غَرَّہٗ غرًّا و غرارۃً(ن) دھوکے میں ڈالنا، بے خبر رکھنا۔

أَمْهَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔میں نے موقعہ دیا۔أَمْهَلَهٗ(افعال) مہلت دینا۔موقعہ دینا۔ڈھیل دینا۔

رَيْثَمَا: اتنی دیر کہ۔جتنی دیر کہ۔رَيْثٌ: وقت کی ایک مقدار۔مَا، مصدریہ۔رَيْثٌ کا مابعد جملہ، فی الحقیقت اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے۔اور رَيْثٌ، دو جملہ فعلیہ کے درمیان آکر، پہلے فعل کے وقت کو بعد والے فعل سے محدود کرتا ہے یعنی یہ بتاتا ہے کہ پہلے فعل کا سلسلہ، دوسرے فعل کے واقع ہونے تک جاری رہا۔رَاثَ رَيْثًا(ض) توقف کرنا۔ٹھیرنا۔دیر کرنا۔

خَلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے اتارا۔خَلَعَ النَّعْلَ خلعًا(ف) جوتے اتارنا۔نکالنا۔

نَعْلَيْ: نَعْلٌ کا تثنیہ۔جوتا۔چپل۔جمع: نِعَال ـــ رِجْلٌ: ٹانگ۔قدم، پیر۔جمع: أَرْجُلٌ۔

هَجَمْتُ: ماضی واحد متکلم۔میں ایک دم پہنچا، هَجَمَ عَلَيْهِ هَجْمًا وَهُجُوْمًا (ن) کسی کے پاس یک بارگی پہنچنا۔حملہ کرنا۔

مُثَافِنًا: اسم فاعل۔ہم صحبت۔ساتھ رہنے والا۔ثَافَنَهٗ(مفاعلت) کسی کے ساتھ ہر وقت رہنا۔

تِلْمِيْذٌ: (۱) شاگرد۔جبکہ اضافت کسی شخص کی طرف ہو۔جمع: تَلَامِذَۃٌ (۲) طالب علم۔جبکہ اضافت کسی ادارے یا مدرسہ کی طرف ہو۔جمع: تَلَامِيْذُ۔

خُبْزٌ: روٹی۔نان۔جمع: اَخْبَازٌ۔خَبَزَ الْخُبْزَ خَبْزًا(ض) روٹی پکانا۔خَبَّازٌ، روٹی پکانے والا۔

سَمِيْذٌ: سفید۔اصل معنی: سفید آٹا۔میدہ۔یہ دال کے ساتھ بھی آتا ہے، مگر ذال کے ساتھ فصیح ہے۔

جَدْيٌ: بکری کا بچہ۔جمع: أَجْدٍ وَجِدَاءٌ وَجِدْيَانٌ۔

حَنِيْذٌ: صیغۂ مبالغہ بمعنی مَحْنُوْذٌ (فعیل بمعنی مفعول) بریاں۔بھونا ہوا۔حَنَذَهٗ حَنْذًا(ض) بھوننا۔

قُبَالَۃٌ: طرف۔آگے۔سامنے ـــ خَابِيَۃٌ: شراب کی صراحی (۲) مٹکا۔مٹی کا بڑا برتن۔جمع: خَوَابِيْ۔

نَبِيْذٌ: بمعنی مَنْبُوْذٌ (فعیل بمعنی مفعول) شرابِ انگور یا شرابِ تمر۔جمع: اَنْبِذَۃٌ۔نَبَذَ التَّمَرَ نَبْذًا(ض) انگور یا کھجور کی شراب بنانا۔

يَا هٰذَا: اسم اشارہ سے اگر مخاطب کو خطاب کیا جائے، تو اس سے تحقیر و تذلیل مقصود ہوتی ہے۔معنی: ارے او۔اے شخص۔ارے بھلے آدمی ـــ خَبَرٌ: خبر، بیان، مراد: ظاہری حالت۔جمع: أَخْبَارٌ۔

مَخْبَرٌ: باطن، اندرونی حالت۔جمع: مَخَابِرُ۔خَبَرَ الشَّيْءَ خَبْرًا(ن) تجربے سے جان لینا۔

زَفَرَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے لمبا سانس لیا۔ زَفَرَ زَفْرًا (ض) لمبا سانس لینا۔ خاص کر غصہ اور رنج کی حالت میں سانس لینا ــــ زَفْرَۃٌ: لمبا سانس۔ آہ۔ جمع: زَفَرَاتٌ۔

اَلْقَیْظُ: حرارت، گرمی۔ گرمی کی شدت۔ جمع: أَقْیَاظٌ وَقُیُوْظٌ. قَاظَ الیومُ قَیْظًا (ض) گرم ہونا۔

کَادَ: قریب تھا وہ، فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے، یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے۔ کَادَ کَوْدًا (ن) قریب ہونا۔

یَتَمَیَّزُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پارہ پارہ ہو جائے۔ تَمَیَّزَ مِنَ الْغَیْظِ (تفعّل) پارہ پارہ ہونا، پھٹ پڑنا۔ ــــ غَیْظٌ: سخت غصہ۔ غَاظَ غَیْظًا (ض) بہت غصہ دلانا۔ سخت ناراض کرنا۔

لَمْ یَزَلْ: برابر، مسلسل۔ فعل ناقص۔ زَالَ زَوَالاً (ن) زائل ہونا۔

یُحَمْلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ گھورتا ہے۔ حَمْلَقَ إِلَیْهِ (بعثر) گھور کر دیکھنا۔

خِفْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں ڈرا۔ خَافَ یَخَافُ خَوْفًا (س) ڈرنا۔

یَسْطُوْ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ حملہ کرے گا۔ سَطَا عَلَیْهِ سَطْوًا (ن) حملہ کرنا۔

فَلَمَّا أَنْ: لَمَّا کے بعد اکثر أَنْ زائدہ آیا کرتا ہے۔ اس لیے یہاں بھی یہ أَنْ زائدہ ہے۔

خَبَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ ٹھنڈی ہوگئی۔ خَبَتِ النَّارُ خَبْوًا (ن) آگ کا ٹھنڈا ہونا۔ بجھنا۔

نَارٌ: آگ۔ جمع: نِیْرَانٌ۔ یہ اکثر مؤنث مستعمل ہے؛ مگر کبھی مذکر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تَوَارٰی: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ چھپ گیا۔ تَوَارٰی تَوَارِیًا (تفاعل) چھپنا۔

أُوَارٌ: گرمی، آگ، تیزی (۲) شدت کی پیاس۔ مرادی معنی: جوش۔ جمع: أُوَرٌ۔

لَبِسْتُ الْخَمِیْصَةَ أَبْغِي الْخَبِیْصَهْ ۞ وَأَنْشَبْتُ شِصِّي فِي كُلِّ شِیْصَهْ

وَصَیَّرْتُ وَعْظِي أُحْبُوْلَةً ۞ أُرِیْغُ الْقَنِیْصَ بِهَا وَالْقَنِیْصَهْ

وَأَلْجَأَنِيَ الدَّهْرُ حَتّٰی وَلَجْتُ ۞ بِلُطْفِ احْتِیَالِيْ عَلَی اللَّیْثِ عِیْصَهْ

عَلٰی أَنَّنِيْ لَمْ أَهَبْ صَرْفَهُ ۞ وَلَا نَبَضَتْ لِيْ مِنْهُ فَرِیْصَهْ

وَلَا شَرَعَتْ بِيْ عَلٰی مَوْرِدٍ ۞ یُدَنِّسُ عِرْضِيْ نَفْسٌ حَرِیْصَهْ

وَلَوْ أَنْصَفَ الدَّهْرُ فِيْ حُكْمِهٖ ۞ لَمَا مَلَّكَ الْحُكْمَ أَهْلَ النَّقِیْصَهْ

ترجمہ: ① میں نے سیاہ چادر اوڑھی ہے، تاکہ میں حلوا حاصل کروں (یا میں سیاہ چادر اوڑھ کر

مٹھائی طلب کرتا ہوں) اور میں نے اپنا کانٹا ہر معمولی مچھلی پر ڈال دیا ہے۔

② اور میں نے اپنے وعظ کو ایک ایسا ذریعہ شکار بنایا ہے، جس سے میں بڑا اور چھوٹا شکار حاصل کرتا ہوں (یا میں اس کے ذریعہ بڑے اور چھوٹے شکار کو قبضہ میں کرتا ہوں)

③ اور زمانے نے مجھے اتنا مجبور بنایا کہ میں اپنی حسنِ تدبیر سے شیر کے پاس اس کی رہائش گاہ میں پہنچ گیا؛ ④ لیکن واقعہ یہ ہے کہ (پاس کے باوجود) میں اس زمانے کی گردش سے نہ مرعوب ہوا اور نہ اس کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری ہوا (یا نہ اس کی وجہ سے میرے شانے کا گوشت متحرک ہوا)

⑤ اور نہ مجھے لالچی طبیعت ایسے مقام پر لے گئی، جو میری عزت کو بٹہ لگائے۔

⑥ اور اگر زمانہ اپنے فیصلے میں انصاف کرتا، تو وہ یقیناً عیب داروں کو حکومت کا مالک نہ بناتا۔

تحقیق: لَبِسْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے اوڑھی۔ لَبِسَ لُبْسًا (س) اوڑھنا۔ پہننا۔

خَمِيْصَةٌ: دھاری دار سرخ یا سیاہ چادر۔ جمع: خَمَائِصُ۔

أَبْغِيْ: مضارع واحد متکلم، میں طلب کروں۔ بَغَی بَغْيًا و بُغْيَةً (ض) طلب کرنا، چاہنا۔

خَبِيْصَةٌ: فَعِيْلَةٌ بمعنی مَفْعُوْلَةٌ، کھجور اور گھی یا بالائی سے تیار کیا ہوا حلوا یا مٹھائی۔ جمع: خَبَائِصُ۔

أَنْشَبْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے اٹکا دیا۔ أَنْشَبَهُ فِيْ غَيْرِهٖ (افعال) ایک چیز کو دوسری چیز میں پھنسانا۔ اٹکانا (۲) پنجہ گاڑ دینا۔ — شِصٌّ: مچھلی کے شکار کا کانٹا۔ جمع: شُصُوْصٌ۔

شِيْصَةٌ: معمولی اور خراب مچھلی۔ جمع: شِيْصٌ (بدون التاء)

صَيَّرْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بنایا۔ صَيَّرَ تَصْيِيْرًا (تفعیل) بنانا۔

أُحْبُوْلَةٌ: جال۔ رسی وغیرہ کا پھندا مجازًا: داؤ۔ پیچ۔ ہتکنڈا۔ جمع: اَحَابِيْلُ۔

أُرِيْغُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حاصل کرتا ہوں۔ اَرَاغَهُ إِرَاغَةً (افعال) کسی شے کو بدقت حاصل کرنا۔ شکار کو قابو میں لانا۔ مکر و فریب سے طلب کرنا۔

قَنِيْصٌ: نر شکار۔ مجازًا نر مچھلی۔ قَنِيْصٌ بمعنی مَقْنُوْصٌ (فعیل بمعنی مفعول) شکار کیا ہوا۔

قَنِيْصَةٌ: مادہ شکار۔ مجازًا مادہ مچھلی، قَنِيْصَةٌ بمعنی مَقْنُوْصَةٌ۔ شکار کی ہوئی۔ قَنِيْص سے مراد: بڑا شکار یا عمدہ شکار۔ اور قَنِيْصَة سے مراد: چھوٹا یا معمولی شکار ہے۔ قَنَصَ الصَّيْدَ قَنْصًا (ض) شکار کرنا۔

فائدہ: أُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَةَ: یہ ضرب المثل ہے جو مکر و حیلہ سے روپیہ پیسہ حاصل کرنے کے وقت بولی جاتی ہے۔

أَلْجَأَ: ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے مجبور بنایا۔أَلْجَأَهُ إليه إِلْجَاءً (افعال) مجبور بنانا۔مجبور کرنا۔

فائده :أَلْجَا:اصل میں أَلْجَأَ ہے،ضرورتِ شعری کی وجہ سے ہمزہ کو خلافِ قیاس الف سے بدل دیا گیا، کیوں کہ ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کو الف سے بدلنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔

وَلَجْتُ: ماضی واحد متکلم۔میں داخل ہوگیا۔وَلَجَ وُلُوْجًا (ض) داخل ہونا۔

لُطْفٌ: کمال۔نزاکت۔باریکی۔خوبی۔جمع:أَلْطَافٌ۔لَطُفَ لَطَافَةً (ک) لطیف اور نازک ہونا۔

اِخْتِيَالٌ: چال، تدبیر،اِحْتَالَ اِحْتِيَالاً (افتعال) چال چلنا۔حیلہ کرنا۔تدبیر کرنا۔لُطْفُ الْاِحْتِيَالِ، حسن تدبیر ـــ لَيْثٌ: شیر۔مراد: بخیل لوگ۔جمع: لُيُوْثٌ۔

عِيْصَةٌ :عِيْصٌ، گنجان گھنے درخت،مراد: شیر کے رہنے کی جھاڑی جسے ''کچھار'' کہتے ہیں۔جمع: عِيْصَانٌ وَأَعْيَاصٌ۔اس میں ''ھا'' ضمیر کی ہے،جس کا مرجع لَيْثٌ ہے۔

عَلٰى أَنَّنِيْ :عَلٰى بمعنی مَعْ أَيْ مَعْ أَنَّنِيْ۔اس کے باوجود کہ میں۔لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں۔

لَمْ أَهَبْ :مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم۔میں مرعوب نہیں ہوا۔هَابَ هَيْبَةً (س) ڈرنا۔کسی کی عظمت اور جلالتِ شان سے ڈرنا،اس کا صحیح ترجمہ ہے: مرعوب ہونا۔

صَرْفٌ: گردش۔انقلاب۔جمع: صُرُوْفٌ۔صَرْفُ الدَّهْرِ: گردشِ زمانہ۔

نَبَضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔وہ متحرک ہوا،اس نے حرکت کی۔نَبَضَ نَبْضًا (ض) حرکت کرنا۔

فَرِيْصَةٌ: شانے کا گوشت۔مونڈھے اور سینے کے درمیان کا حصہ۔جمع: فَرَائِصُ۔

شَرَعَتْ :ماضی۔وہ لے گئی۔شَرَعَ فِي مَوْرِدٍ شَرْعًا (ف) داخل ہونا۔عبارت میں عَلٰى بمعنی ''فِيْ'' ہے۔اور بِيْ میں باتعدیہ کے لئے ہے۔شَرَعَ بِهِ فِيْ مَوْرِدٍ: داخل کرنا۔لے جانا۔

مَوْرِدٌ: چشمۂ آب۔تالاب۔جمع: مَوَارِدُ: اسم ظرف از وَرَدَ وُرُوْدًا (ض) آنا۔

يُدَنِّسُ: مضارع واحد مذکر غائب۔وہ بٹا لگائے۔دَنَّسَهُ (تفعیل) میلا کرنا۔عیب دار کرنا۔

عِرْضٌ: آبرو۔عزت۔جمع: أَعْرَاضٌ۔دَنَّسَ عِرْضَهُ: آبرو کو بٹہ لگانا۔

نَفْسٌ: طبیعت،روح،جسم،عقل،ذات۔جمع: أَنْفُسٌ وَنُفُوْسٌ۔

حَرِيْصَةٌ: صیغہ صفت۔لالچی۔جمع: حَرَائِصُ۔حَرَصَ عَلَيْهِ حِرْصًا (ض) لالچ کرنا۔

أَنْصَفَ: ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے انصاف کیا۔أَنْصَفَ إِنْصَافًا (افعال) انصاف کرنا۔

حُكْمٌ: فیصلہ (۲) حکومت۔اقتدار۔جمع: أَحْكَامٌ۔حُكْمُهُ میں ضمیر کا مرجع الدَّهْرِ ہے۔

مَا مَلَّكَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب۔ اس نے مالک نہیں بنایا۔ مَلَّكَ تَمْلِيكًا (تفعیل) مالک بنانا۔
نَقِيْصَةٌ: صیغہ صفت بمعنی مَنْقُوْصَةٌ (فَعِيْلَةٌ بمعنی مَفْعُوْلَةٌ) عیب۔ خامی۔ جمع: نَقَائِصُ.
نَقَصَهُ نَقْصًا (ن) کسی میں کسی شے کی کمی ہونا۔ جیسے: أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ يَنْقُصُكَ الْأَدَبُ: اے طالب علم تمھارے اندر ادب کی کمی ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَبِسَ: فعل۔ تُ: ضمیر فاعل ذوالحال۔ اَلْخَمِيْصَةَ: مفعول بہ۔ أَبْغِي الْخَبِيْصَةَ: جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ لَبِسْتُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عطف أَنْشَبَ: فعل۔ تُ فاعل۔ شِصِّيْ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔ فِي حرف جار۔ كُلِّ شِيْصَه: مرکب اضافی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ أَنْشَبْتُ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲) صَيَّرْتُ: فعل بافاعل، وَعْظِي مفعول بہ اول۔ أُحْبُوْلَةً موصوف۔ أُرِيْغُ فعل بافاعل۔ اَلْقَنِيْصَ معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ اَلْقَنِيْصَةَ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، بِهَا: متعلق ہوا۔ أُرِيْغُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت۔ أُحْبُوْلَةً: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ صَيَّرْتُ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) أَلْجَأَ: فعل نَ: وقایہ یَ: ضمیر مفعول بہ۔ الدَّهْرُ: فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف حَتّٰی حرف عطف۔ وَلَجْتُ: فعل بافاعل۔ عِيْصَهُ: مفعول بہ، بَ: حرف جار، لُطْفِ احْتِيَالِي: بترکیب اضافی، مجرور۔ بَ: حرف جرا اپنے مجرور سے مل کر متعلق اول ہوا وَلَجْتُ: كَاعَلَى اللَّيْثِ: متعلق ثانی۔

(۴) عَلٰی بمعنی مَعَ مضاف، أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔ نَ: وقایہ یَ: ضمیر اسم لَمْ أَهَبْ: فعل بافاعل۔ صَرْفَهُ: مفعول بہ۔ لَمْ أَهَبْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ لَا نافیہ۔ نَبَضَتْ: فعل۔ فَرِيْصَةٌ: فاعل۔ لِيْ: متعلق اول ہوا نَبَضَتْ کے۔ مِنْهُ: متعلق ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر أَنَّ۔ أَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا عَلٰی بمعنی مَعَ کا۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ ہوا وَلَجْتُ فعل کا (جو پہلے مصرعہ میں ہے) وَلَجْتُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ، مفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: حرف عطف۔ لَا: نافیہ۔ شَرَعَتْ: فعل۔ نَفسٌ: موصوف۔ حَرِيصَةٌ: صفت۔ موصوف باصفت فاعل، بِيْ: متعلق اول ہوا شَرَعَتْ کے، عَلٰی حرف جر۔ مَوْرِدٍ: موصوف۔ يُدَنِّسُ: فعل بافاعل۔ عِرْضِيْ: مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ یُدَنِّسُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صفت ہوئی مَوْرِدٌ کی۔ موصوف باصفت مجرور۔ جار بامجرور متعلق ثانی۔ شَرَعَتْ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۶) واو: حرف عطف۔ لَوْ: حرف شرط۔ اَنْصَفَ: فعل۔ اَلدَّهْرُ: فاعل۔ فِيْ حُكْمِهٖ: متعلق ہوا۔ اَنْصَفَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط۔ لام جواب لَوْ۔ مَلَكَ: فعل بافاعل۔ اَلْحُكْمَ: مفعول بہ اول۔ أَهْلَ النَّقِيصَه: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ ثانی۔ مَلَكَ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ثُمَّ قَالَ لِيْ: اُدْنُ فَكُلْ، وَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ، وَقُلْ. فَالْتَفَتُّ إِلٰى تِلْمِيْذِهٖ، وَقُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْأَذٰى، لِتُخْبِرَنِّيْ مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْزَيْدٍ السَّرُوْجِيُّ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْأُدَبَاءِ. فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ أَتَيْتُ، وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ۔

ترجمہ: پھر اس نے مجھ سے کہا: تم آگے آکر کھاؤ (تم قریب ہو جاؤ اور کھاؤ) اور اگر (کچھ اور) چاہو، تو کھڑے ہو جاؤ اور کہو۔ پس میں اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ: میں تجھے اس ذات کی قسم دیتا ہوں، جس کے ذریعہ تکلیف دور کرائی جاتی ہے کہ تو مجھ کو ضرور بتائے یہ کون ہے؟ تب اس نے کہا: یہ پردیسیوں کا چراغ (راہ) اور ادیبوں کا سرتاج ابوزید سروجی ہے۔ پس میں جہاں سے آیا تھا وہیں آگیا اور میں نے جو کچھ دیکھا اس پر بے حد تعجب ہوا۔

تحقیق: اُدْنُ: امر واحد حاضر۔ تو قریب ہوجا۔ تو آگے آ۔ دَنَا يَدْنُوْ دُنُوًّا (ن) قریب ہونا۔

اِلْتَفَتُّ: ماضی واحد متکلم۔ میں متوجہ ہوا۔ اِلْتَفَتَ إِلَيْهِ (افتعال) متوجہ ہونا۔

عَزَمْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے قسم دی۔ عَزَمَ عَلٰى فُلَانٍ عَزْمًا (ض) قسم دینا۔

يُسْتَدْفَعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ دور کرائی جاتی ہے۔ اِسْتَدْفَعَ اللّٰهَ الأَذٰى (استفعال) تکلیف دور کرنے کی درخواست کرنا۔

أَذٰى: تکلیف۔ أَذِيَ أَذًى (س) تکلیف میں مبتلا ہونا۔

تُخبِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بتائے۔ اَخبَرَہٗ (افعال) بتانا۔ خبر دینا۔ لِتُخبِرَنِّيَ میں دونون ہیں: پہلا نون خفیفہ ہے، اور دوسرا نون وقایہ۔ پہلے کا دوسرے میں ادغام کر دیا گیا۔

ذَا: بمعنی یہ۔ اسم اشارہ۔ اسمائے اشارات میں اصل اسم اشارہ ذَا ہے۔ اس کے آخر میں اگر ''كَ'' لگادیں، تو بعید کے لیے ہو جاتا ہے۔ جیسے ذَاكَ۔ اور اگر اس کے ساتھ ''ہٰ'' کا اتصال کر دیا جائے، تو قریب کے لیے ہو جاتا ہے۔ جیسے: هٰذَا۔

سِرَاجٌ: چراغ۔ جمع: أَسْرِجَةٌ.

غُرَبَاءُ: واحد: غَرِيْبٌ، پردیسی۔ مسافر۔ غَرُبَ عن وَطَنِهٖ غَرَابَةً (ک) پردیسی ہونا۔

تَاجٌ: تاج۔ سرتاج۔ سہرا۔ جمع: أَتْوَاجٌ وَتِيْجَانٌ، تَاجَ تَوْجًا (ن) تاج پہننا۔

أُدَبَاءُ: واحد: أَدِيْبٌ: ادیب۔ فنِ ادب کا ماہر۔ قادر الکلام۔ أَدُبَ اَدَبًا (ک) ادیب ہونا۔

اِنْصَرَفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں آ گیا۔ میں لوٹ گیا۔ اِنْصَرَفَ منه اِنْصِرَافًا (انفعال) واپس ہونا۔

قَضَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بے حد تعجب کیا۔ قَضَى الْعَجَبَ مِنْهُ قَضَاءً (ض) بیحد تعجب کرنا۔

اَلْعَجَبُ: تعجب۔ عَجِبَ منه عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ إِعْجَابٌ (افعال) تعجب میں ڈال دینا۔
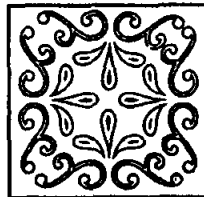
دوسرے مقامے "حلوانیہ" کا خلاصہ

علامہ حریری نے اس مقامے میں ابوزید سروجی کی زبانی ایسے چھ شعر پیش کیے ہیں، جو عجیب وغریب قسم کی تشبیہات پر مشتمل ہیں۔ اس کے لئے مقامے کو یوں ترتیب دیا گیا ہے کہ:

حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ: جب میں بڑا ہوا، تو مجھے علمِ ادب حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ جب میں اس مقصد کے لیے عراق کے شہر حلوان پہنچا، تو وہاں اچانک ابوزید سروجی سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنا نسب کبھی کچھ بتاتا ہے اور کبھی کچھ۔ اور حصولِ معاش کے لیے الٹے سیدھے طریقے اختیار کررہا ہے؛ لیکن اس کے باوجود پھر بھی حُسنِ بیان، خوش اخلاقی، علم کامل، شاندار بلاغت اور حاضر جوابی جیسی خوبیوں کی وجہ سے لوگ اس کے عیبوں کو چھپاتے تھے اور اس کے دیکھنے کی خواہش کرتے تھے۔ ان عمدہ صفات کی وجہ سے میں نے بھی اس کے ساتھ دوستی کرلی اور ایک زمانے تک ہم دونوں ساتھ رہے؛ لیکن کچھ عرصہ بعد ابوزید غربت کی وجہ سے، حصولِ معاش کے لئے عراق سے چلا گیا، اس طرح ہم دونوں جدا ہوگئے۔ میں اپنے وطن لوٹ آیا۔ ایک زمانہ تک ابوزید سے ملاقات نہ ہوسکی اور اس کے زندہ یا مردہ ہونے کا کچھ پتہ نہیں لگ سکا۔ اتفاق سے میں ایک دن ایک کتب خانے میں بیٹھا ہوا تھا، جہاں ادیبوں کی محفل لگتی تھی۔ اچانک ایک پراگندہ حال شخص آیا اور سلام کرکے ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔ اور حاضرین کو اپنی فصیح وبلیغ گفتگو سے حیرت میں ڈالنے لگا۔ اس کے بعد اس نے مطالعہ میں مشغول اپنے قریبی شخص سے پوچھا کہ یہ کونسی کتاب ہے جس کا آپ مطالعہ کررہے ہیں؟ اس نے کہا: مشہور شاعر ابوعبادہ بحتری کا دیوان ہے۔ پھر اس نے پوچھا: کیا آپ کو اس میں کوئی شعر پسند آیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! مجھے ابوعبادہ کا وہ شعر بہت پسند آیا ہے، جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نووارد شخص نے ان معمولی تشبیہات کو اہم سمجھنے کی وجہ سے علم ادب کے ضائع ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ اور پھر خود دانتوں کے لیے عجیب وغریب تشبیہات پر مشتمل دو شعر سنائے۔ حاضرین نے انھیں بہت پسند کیا اور پوچھا: یہ کس کے شعر ہیں؟ اس نے کہا: میرے ہیں۔ مگر حاضرین کو اس کی خستہ حالی دیکھ کر یقین نہیں آیا۔ آخرکار امتحان کے لیے اس کے سامنے ایک طرحی مصرع پیش کیا اور کہا: اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں، تو اس طرز پر مزید شعر کہہ دیں۔ اس نے عجیب وغریب تشبیہات پر مشتمل برجستہ چار شعر کہہ دیئے۔ حاضرین اس کی برجستہ کلامی سے حیران رہ گئے۔ حارث کہتے ہیں: جب میں نے اُسے غور سے دیکھا، تو معلوم ہوا کہ یہ تو ابوزید سروجی ہیں، جن سے شہر حلوان میں ان کی ملاقات رہی تھی۔ جن کی حالت اب بدل گئی ہے، اور بال سفید ہوگئے ہیں۔ حارث نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی جلدی یہ تبدیلی کیسے؟ ابوزید نے پانچ اشعار میں جواب دیکر کہا کہ: حوادثِ زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کردیا ہے۔

اس مقامے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں جن میں سے پندرہ (۱۵) علامہ حریری کے ہیں؛ ایک ابوعبادہ بحتری کا اور ایک ابوالفرج غسانی دمشقی کا ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

دوسرا مجلسی واقعہ شہر "حلوان" کی طرف منسوب ہے۔

اَلْحُلْوَانِيَّةُ: منسوب الی حُلْوان۔ اس میں یاء نسبتی ہے جو مشدد ہے۔ حُلْوَان: شہر بغداد سے چند میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ کا نام ہے، جسے حلوان نامی ایک شخص نے آباد کیا تھا۔ اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں فتح ہوا۔ اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلْحُلْوَانِيَّة"

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: كَلِفْتُ مُذْ مِيطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ، وَنِيطَتْ بِي الْعَمَائِمُ، بِأَنْ أَغْشَى مَعَانَ الْأَدَبِ، وَأُنْضِي إِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ، لِأَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِي زِيْنَةً بَيْنَ الْأَنَامِ، وَمُزْنَةً عِنْدَ الْأُوَامِ. وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهِ، وَالطَّمَعِ فِي تَقَمُّصِ لِبَاسِهِ، أُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ، وَأَسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ، وَأَتَعَلَّلُ بِعَسَى وَلَعَلَّ. فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ، وَقَدْ بَلَوْتُ الْإِخْوَانَ، وَسَبَرْتُ الْأَوْزَانَ، وَخَبَرْتُ مَا شَانَ وَزَانَ، أَلْفَيْتُ بِهَا أَبَا زَيْدِنِ السَّرُوْجِيَّ، يَتَقَلَّبُ فِي قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ، وَيَخْبِطُ فِي أَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا کہا کہ: جب سے میرے تعویذ ہٹائے گئے اور میرے (سر) پر پگڑیاں باندھی گئیں (جب میں سنِ بلوغ کو پہنچا)[1] مجھے مجلسِ ادب میں جانے اور اس کی طرف جستجو کی سواریاں دوڑانے کی دھن تھی؛ تاکہ میں اس سے وہ چیز حاصل کرلوں، جو میرے لیے لوگوں میں زینت اور سخت پیاس کے وقت برسنے والا بادل ہو۔ اور میں اُس (ادب) کے حصول کے فرطِ شوق اور

---

[1] مُذْ مِيطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ: اس عبارت سے اہلِ عرب کے ایک رواج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چونکہ ان کے یہاں رواج یہ تھا کہ جب بچہ پیدا ہوتا، تو اس کے گلے میں تعویذ باندھ دئے جاتے اور جب بالغ ہوجاتا، تو ان کو کھول کر پگڑی اس کے سر پر باندھ دی جاتی۔

اس (ادب) کا لباس پہننے کی خواہش کی بنا پر بحث کیا کرتا تھا ہر بڑے اور چھوٹے آدمی سے۔ اور سیراب ہوتا تھا زوردار بارش اور ہلکی بارش سے (یعنی مستفیض ہوتا تھا متبحر عالم اور کم مایہ عالم سے) اور میں دل بہلاتا تھا امید اور توقع کے الفاظ سے۔ پھر جب میں حلوان میں مقیم ہوا، اس طرح کہ میں دوستوں کو آزما چکا تھا اور (ان کی) حیثیتوں کو معلوم کر چکا تھا اور ان چیزوں سے واقف ہو گیا تھا، جو عیب لگاتی ہیں اور زینت بخشتی ہیں (یعنی تجربہ کار بن چکا تھا)، تو میں نے وہاں "ابوزید سروجی" کو اس حال میں پایا کہ وہ نسب بیان کرنے کے طریقوں میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا (یعنی وہ مختلف طریقوں سے نسب بیان کر رہا تھا) اور حصولِ معاش کے طریقوں میں الٹا سیدھا چل رہا تھا۔

تحقیق: كَلِفْتُ: ماضی واحد متکلم۔ مجھے دُھن تھی یا میں بے حد شوقین تھا۔ كَلِفَ به كَلَفًا (س) کسی کام کا بے حد شوقین ہونا۔ عاشق ہونا۔ دلدادہ ہونا۔

مُذْ: بمعنی مِنْ یا ظرفیت، جملہ فعلیہ یا اسمیہ کی طرف مضاف ہو کر فعلِ سابق کا ظرف واقع ہوتا ہے۔

مِيطَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ وہ ہٹائے گئے۔ مَاطَه مَيْطًا (ض) ہٹانا۔ زائل کرنا۔

تَمَائِمُ: واحد تَمِيمَةٌ: تعویذ یا گنڈا۔ تَمَّ عَنْهُ الْعَيْنَ تَمًّا (ن) تعویذ وغیرہ کے ذریعہ نظرِ بد کو دور کرنا۔

نِيطَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ وہ وابستہ کی گئی۔ نَاطَه نَوْطًا (ن) لٹکانا۔ وابستہ کرنا۔

عَمَائِمُ: واحد: عَمَامَةٌ: پگڑی۔ دستار۔ اِعْتَمَّ (افتعال) وَتَعَمَّمَ بِكَذَا (تفعل) پگڑی باندھنا۔

أَغْشٰى: مضارع واحد متکلم۔ میں حاضر ہوں۔ غَشِيَ الْمَكَانَ غِشْيَانًا (س) کسی جگہ پر آنا۔

مَعَانٌ: منزل۔ مجلس۔ اَدَب: تعلیم۔ قوتِ راسخہ جس کے ذریعہ انسان اشعار بنانے پر قادر ہوتا ہے۔

أُنْضِيْ: مضارع واحد متکلم۔ میں دوڑاؤں۔ اَنْضٰى اِنْضَاءً (افعال) کمزور بنانا۔ أَنْضٰى إِلَيْهِ دوڑانا۔

فائدہ :اِنْضَاءٌ کے صلہ میں درحقیقت إِلٰی نہیں آتا ہے، لیکن چونکہ کتاب میں اسی طرح ہے یعنی اس کے صلہ میں إِلٰـى آرہا ہے، اس واسطے اسی طرح لکھا گیا، لہٰذا جہاں بھی اس کے صلہ میں إِلٰـى ہوگا وہاں "دوڑانا" ہی ترجمہ ہوگا ــــ یا اصل میں چونکہ یہ بصلۂ إِلٰی نہیں آتا، اس لیے عبارت محذوف نکال کر بھی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: اَنَا اُنْضِيْ الرِّكَابَ فِيْ الذَّهَابِ إِلٰى۔

رِكَابٌ: اونٹنی، سواری کا جانور۔ جمع: رُكُبٌ. رِكَاب کا اطلاق مفرد اور جمع سب پر ہوتا ہے۔

اَلطَّلَبُ: تلاش، جستجو۔ طَلَبَه طَلَبًا (ن) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔

أَعْلَقُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حاصل کروں۔ عَلِقَ مِنْهُ بِكَذَا عَلَقًا (س) حاصل کرنا۔

زِينَةٌ: سجاوٹ۔آرائش(۲)سامانِ زینت۔جمع: زِينَاتٌ. زَانَه زَيْنًا(ض)سجانا۔
أَنَامٌ: مخلوق۔عوام۔اس کا اطلاق صرف انسان اور جنات پر ہوتا ہے۔
مُزْنَةٌ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔برسنے والا بادل۔جمع: مُزَنٌ۔
أُوَامٌ: سخت پیاس۔آمَ الرَّجُلُ أَوْمًا(ن)سخت پیاس لگنا۔
فَرْطٌ: زیادتی۔کثرت۔فَرَطَ فَرْطًا(ن،ض)آگے بڑھنا۔سبقت کرنا۔
لَهَجٌ: شدتِ اشتیاق۔فرطِ شوق۔لَهِجَ به لَهَجًا(س)زیادہ مشتاق ہونا۔دلدادہ ہونا۔
اِقْتِبَاسٌ: (افتعال)اخذ کرنا،حاصل کرنا۔
طَمَعٌ: خواہش۔لالچ۔جمع: أَطْمَاعٌ. طَمِعَ فِيْهِ طَمَعًا(س)لالچ کرنا۔
تَقَمُّصٌ: (تفعل)کرتہ پہننا۔مراد:مطلقاً پہننا ـــ لِبَاسٌ: بمعنی مَلْبُوْسٌ:پوشاک۔جمع:أَلْبِسَةٌ.
أُبَاحِثُ: مضارع واحد متکلم۔میں بحث کرتا ہوں۔بَاحَثَهُ فِيْهِ(مفاعلت)بحث کرنا۔
جَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب۔وہ بڑا ہے۔جَلَّ جَلَالَةً(ض)باعظمت ہونا۔بلند درجہ ہونا۔
قَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب۔وہ چھوٹا ہے۔قَلَّ قِلَّةً(ض)کم درجہ ہونا۔کم ہونا۔
أَسْتَسْقِيْ: مضارع واحد متکلم۔میں سیراب ہوتا ہوں۔اِسْتِسْقَاءٌ(استفعال)پانی مانگنا۔سیرابی چاہنا۔
وَبْلٌ: زوردار بارش۔موسلا دھار بارش۔وَبَلَتِ السماءُ وَبْلًا(ض)زوردار بارش ہونا۔
طَلٌّ: ہلکی بارش۔پھوار۔جمع:طِلَالٌ وَطِلَلٌ ـ طَلَّتِ السَّماءُ طَلًّا(ن)بارش برسنا۔وَبْلٌ اور طَلٌّ کی نسبت مجازاً آسمان کی طرف کریں گے۔
أَتَعَلَّلُ: مضارع واحد متکلم۔میں دل بہلاتا ہوں۔تَعَلَّلَ بِشَيْءٍ(تفعل)دل بہلانا۔خود کو تسلی دینا۔
عَسٰی: فعل جامد۔فعل تقریب بمعنی توقع اور بمعنی شک۔ماضی کے علاوہ باقی افعال اس سے نہیں آتے کبھی اسمیت کے معنی میں بھی استعمال کر لیتے ہیں۔یہاں "عَسٰی" بطور اسم ہی مستعمل ہے؛اسی وجہ سے اس پر "با" داخل ہے؛ورنہ فعل پر حرف جر داخل نہیں ہوتا۔
لَعَلَّ: حرفِ مشبہ بالفعل،برائے توقع اور یقین،اگر اس کے فاعل باری تعالیٰ ہوں تو معنی تحقیق۔
حَلَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔میں مقیم ہوا۔حَلَّ حُلُوْلًا(ن)مقیم ہونا۔قیام کرنا۔
بَلَوْتُ: ماضی واحد متکلم۔میں نے آزمایا۔بَلَاهُ بَلَاءً(ن)آزمائش کرنا۔مصیبت میں ڈالنا۔
إِخْوَانٌ: واحد:أَخٌ۔بھائی۔دوست۔أَخَا يَأْخُوْ أُخُوَّةً(ن)بھائی بنانا۔دوست بنانا۔

سَبَرْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے معلوم کیا۔ سَبَرَهٗ سَبْرًا (ن) جانچنا۔ گہرائی معلوم کرنا۔

أَوْزَانٌ: واحد: وَزْنٌ: رتبہ۔ حیثیت۔ بوجھ وَزَنَهٗ وَزْنًا (ض) تولنا۔ وزن کرنا۔

خَبَرْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں واقف ہوگیا۔ خَبَرَهٗ خَبْرًا (ن) آزمانا۔ واقف ہونا۔ خَبْرٌ: علم۔ واقفیت۔

شَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے عیب لگایا۔ شَانَ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔

زَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے زینت بخشی۔ زَانَ زَيْنًا (ض) زینت بخشنا، سجانا۔ آراستہ کرنا۔

أَلْفَيْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے پایا۔ اَلْفَاهُ (افعال) پانا۔ بِهَا: بمعنی فِيْهَا۔ مرجع "حلوان" ہے۔

يَتَقَلَّبُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ الٹ پلٹ ہو رہا ہے۔ تَقَلُّبٌ (تفعل) الٹ پلٹ ہونا۔

قَوَالِبُ: واحد: قَالَبٌ: سانچا۔ مجازًا: طریقہ۔ طرزِ ادا۔ — اِنْتِسَابٌ: (افتعال) نسب بیان کرنا۔

يَخْبِطُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ الٹا سیدھا چل رہا ہے۔ خَبَطَ فِي الْمَشْيِ خَبْطًا (ض) اندھادھند چلنا۔ بلا تعیینِ منزل چلنا۔ غلط سلط کام کرنا۔

أَسَالِيْبُ: واحد: أُسْلُوْبٌ: طرز۔ طریقہ۔ اِكْتِسَابٌ: کمائی۔ حصولِ زر (افتعال) کمانا۔ حاصل کرنا۔

فَيَدَّعِيْ تَارَةً أَنَّهٗ مِنْ آلِ سَاسَانَ، وَيَعْتَزِيْ مَرَّةً إِلٰى أَقْيَالِ غَسَّانَ، وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِيْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ، وَيَلْبَسُ حِيْنًا كِبْرَ الْكُبَرَاءِ، بَيْدَ أَنَّهٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهٖ، وَتَبَيُّنِ مِحَالِهٖ، يَتَحَلّٰى بِرُوَاءٍ وَرِوَايَةٍ، وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ، وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ، وَبَدِيْهَةٍ مُطَاوِعَةٍ، وَآدَابٍ بَارِعَةٍ، وَقَدَمٍ لِأَعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَةٍ، فَكَانَ لِمَحَاسِنِ آلَاتِهٖ، يُلْبَسُ عَلٰى عِلَّاتِهٖ، وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهٖ، يُصْبٰى إِلٰى رُؤْيَتِهٖ، وَلِخِلَابَةِ عَارِضَتِهٖ، يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ؛ وَلِعُذُوْبَةِ إِيْرَادِهٖ، يُسْعَفُ بِمُرَادِهٖ.

ترجمہ: پس وہ کبھی تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شاہانِ فارس کے خاندان سے ہے اور کبھی وہ قبیلۂ غسان کے امراء کی طرف نسبت کرتا ہے، وہ کبھی شاعروں کے بھیس میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی بڑے لوگوں کی بڑائی کا لباس پہنتا ہے، لیکن وہ اپنی حالت کے بدلتے رہنے اور اپنے فریب کے آشکارا ہونے کے باوجود، آراستہ رہتا ہے حسنِ ظاہر اور حسنِ بیان سے، خوش اخلاقی اور علمِ کامل سے، شاندار بلاغت اور قابو میں رہنے والی حاضر جوابی سے، زبردست علوم اور علوم کے پہاڑوں پر چڑھنے والے قدموں سے؛ پس اس کے حسنِ صفات کی بنا پر اس کے عیبوں پر پردہ ڈالا جاتا تھا۔ اور اس کی وسعتِ بیان کی بنا پر اس

کے دیکھنے کی خواہش کی جاتی تھی اور اس کی قوتِ گویائی کی کشش کی بنا پر اس کے مقابلے سے اعراض برتا جاتا تھا۔ اور اس کی شیریں بیانی کے باعث اس کی مراد کو پورا کیا جاتا تھا۔

تحقیق: يَدَّعِيْ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ دعوی کرتا ہے۔ اِدِّعَاءٌ (افتعال) دعوی کرنا۔

تَارَةً: کبھی۔ ایک دفعہ۔ جمع: تَارَاتٌ و تِيَرٌ و تِئَرٌ۔

سَاسَانُ: شاہانِ فارس کا لقب۔ آلُ سَاسَانَ: فارس کے بادشاہوں کا خاندان۔

يَعْتَزِيْ: مضارع، وہ نسبت کرتا ہے۔ اِعْتَزَى إِلٰى فُلَانٍ (افتعال) نسبت کرنا، منسوب ہونا۔

أَقْيَالٌ: واحد: قَيْلٌ: امیر۔ نواب۔ راجہ۔ زمانۂ جاہلیت میں ملوکِ یمن کا لقب۔

غَسَّان: ملکِ یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے (۲) ملک شام میں واقع ایک چشمہ کا نام بھی ہے، جہاں اہلِ یمن نے سیلِ عرم سے بھاگ کر سکونت اختیار کی تھی ـــ مَرَّةً: ایک دفعہ۔ کبھی۔ جمع: مَرَّاتٌ و مِرَارٌ۔

يَبْرُزُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ظاہر ہوتا ہے۔ بَرَزَ بُرُوْزًا (ن) ظاہر ہونا۔ نمایاں ہونا۔

طَوْرًا: بحالت نصب، کبھی۔ ایک دفعہ۔ طَوْرٌ: بحالت رفع، بمعنی حالت جمع: أَطْوَارٌ۔

شِعَارٌ: بھیس۔ مخصوص لباس۔ خاص علامت یا نشان۔ جمع: شَعَائِرُ وَأَشْعِرَةٌ وَشِعَارَاتٌ۔

يَلْبَسُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پہنتا ہے۔ لَبِسَ لُبْسًا (س) پہننا۔

حِيْنًا: کبھی (۲) وقت۔ زمانہ۔ موقع۔ جمع: أَحْيَانٌ. حَانَ حَيْنًا (ض) وقت آنا۔

كِبْرٌ: بڑائی، عظمت۔ كَبُرَ كِبَرًا (ک) بڑا ہونا۔ كُبَرَاءُ: واحد: كَبِيْرٌ: بڑا۔ بلند مرتبہ۔

بَيْدَ: بمعنی غَيْرَ۔ لیکن۔ مگر۔ اس کے باوجود۔ تاہم۔ پھر بھی۔ یہ لفظ ہمیشہ أَنَّ اور اس کے مابعد کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ فُلَانٌ كَثِيْرُ المالِ بَيْدَ أَنَّهُ بخيلٌ۔

تَلَوُّنٌ: (تفعل) رنگ بدلتے رہنا (۲) بار بار بدلنا ـــ تَبَيُّنٌ: (تفعل) ظاہر ہونا آشکارا ہونا۔

مُحَالٌ: (بضم المیم) ناممکن، باطل۔ وہ کلام جو اپنے حقیقی معنی سے پھرا ہوا ہو۔ اسم ظرف از حَوْلٌ (ن) بدلنا۔ مِحَالٌ (بکسر المیم) حاصلِ مصدر، مکر و فریب۔ جھوٹ۔ مَاحَلَهُ مُمَاحَلَةً وَمِحَالًا (مفاعلة) مکر و فریب کرنا۔ یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں؛ لیکن مقام کے اعتبار سے بکسر المیم بہتر ہے۔

يَتَحَلّٰى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ آراستہ رہتا ہے۔ تَحَلِّيْ (تفعل) آراستہ ہونا، آراستہ رہنا۔

رُوَاءٌ: ظاہری حسن۔ رونق۔ بہار۔ رَوِيَ يَرْوٰى رِيًّا وَرِوًى (س) سیراب ہونا۔ سرسبز ہونا۔

رِوَايَةٌ: بیان، مراد: حُسنِ بیان (۲) حدیث۔ جمع: رِوَايَات. رَوٰى رِوَايَةً (ض) بیان کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

مُدَارَاۃٌ: دلداری۔خوش اخلاقی (مفاعلت) دلداری کرنا۔خوش اخلاقی سے پیش آنا۔نرمی کا برتاؤ کرنا۔

دِرَایَۃٌ: کامل واقفیت۔علم وبصیرت۔دَرٰی دِرَایَۃً (ض) جاننا۔واقفیت حاصل کرنا۔علم حاصل کرنا۔

بَلَاغَۃٌ: عمدگیِ کلام۔حُسنِ بیان۔کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا۔یا انسان کا مقتضائے حال کے مطابق کلام کرنا۔بَلُغَ بَلَاغَۃً (ک) شستہ بیان ہونا، فصیح وبلیغ ہونا۔

رَائِعَۃٌ: اسم فاعل مؤنث۔شاندار۔خوشنما۔رَاعَ رَوْعًا (ن) بھلا معلوم ہونا۔شاندار معلوم ہونا۔

بَدِیْھَۃٌ: حاضر جوابی۔برجستگی۔بے ساختہ بات۔جمع: بَدَائِہ. بَدَاھَۃً (ف،ک) برجستہ بولنا۔

مُطَاوِعَۃٌ: اسم فاعل مؤنث۔فرمانبردار۔قبضہ میں رہنے والی۔مُطَاوَعَۃً (مفاعلت) دوسرے کے اشارہ پر چلنا۔ــــ آدَاب: واحد: أَدَبٌ: تمیز۔ہر قسم کے علوم معارف، یہاں یہی معنی مراد ہیں۔

بَارِعَۃٌ: صیغۂ صفت مؤنث۔باکمال۔زبردست۔بَرَاعَۃً: (ن،س،ک) ماہر ہونا۔

قَدَمٌ: پیر جمع: أَقْدَامٌ ــــ اَعْلَامٌ: واحد: عَلَمٌ: پہاڑ (۲) بڑی شخصیت۔یہاں لام بمعنی عَلٰی ہے۔

فَارِعَۃٌ: اسم فاعل مؤنث۔چڑھنے والی۔فَرَعَ فَرْعًا (ف) چڑھنا۔بلند ہونا۔

مَحَاسِنُ: خوبیاں۔واحد: حُسْنٌ (خلاف قیاس) حَسُنَ حُسْنًا (ک) بہتر ہونا۔عمدہ ہونا۔

آلَات: واحد: آلَۃٌ: ہتھیار۔اوزار (۲) مشین۔مجازاً: صفت۔طریقۂ بیان۔

یُلْبَسُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔پردہ ڈالا جاتا ہے۔أَلْبَسَ عَلَیْہِ (افعال) پردہ ڈالنا۔

عِلَّاتٌ: واحد: عِلَّۃٌ: بیماری۔روگ۔عیب (۲) سبب۔عَلَّ الإِنْسَانُ عِلَّۃً (ض) بیمار ہونا۔

سَعَۃٌ: وسعت۔کشادگی۔طوالت۔وَسِعَ الشَّیْئُ وُسْعَۃً وَسَعَۃً وَسِعَۃً (س،ح) کشادہ ہونا۔

یُصْبٰی: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی خواہش کی جاتی ہے، صَبٰی إِلَیْہِ صَبْوًا (ن) مائل ہونا۔

خِلَابَۃٌ: جاذبیت۔کشش۔اصل معنی: فریب نظر۔خَلَبَہ خَلْبًا وِخِلَابَۃً (ن) دھوکہ دینا۔نرم کلامی سے فریفتہ کرنا۔دل موہ لینا، گرویدہ بنانا۔ــــ عَارِضَۃٌ: قادر الکلامی۔قوتِ گویائی۔

یُرْغَبُ: مضارع مجہول۔اس سے اعراض برتا جاتا ہے۔رَغِبَ عَنْہُ رَغْبَۃً (س) اعراض کرنا۔

مُعَارَضَۃٌ: مقابلہ (۲) مخالفت۔عَارَضَہٗ مُعَارَضَۃً (مفاعلت) مقابلہ کرنا (۲) مخالفت کرنا۔

عُذُوْبَۃٌ: شیرینی۔مٹھاس۔عَذُبَ عَذْبًا وَعُذُوْبَۃً (ک) شیریں ہونا۔میٹھا ہونا۔

إِیْرَادٌ: بیان۔ذکر۔أَوْرَدَہٗ إِیْرَادًا (افعال) بیان کرنا۔ذکر کرنا (۲) لانا۔

یُسْعَفُ: مضارع مجہول، وہ پوری کی جاتی ہے، أَسْعَفَ بِمُرَادِہٖ (افعال) ضرورت پوری کرنا، مدد کرنا۔

فَتعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِهِ لِخَصَائِصِ آدَابِهِ، وَنَافَسْتُ فِيْ مُصَافَاتِهِ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهِ: شعر:

(۱) فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوْ هُمُوْمِي وَأَجْتَلِيْ ۞ زَمَانِي طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا

(۲) أَرٰى قُرْبَهُ قُرْبٰى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً ۞ وَرُؤْيَتَهُ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

وَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً، يُنْشِئُ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً، وَيَذْرَوْ عَنْ قَلْبِي شُبْهَةً، إِلٰى أَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ، وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ، وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الإِرْفَاقِ إِلٰى مَفَاوِزِ الآفَاقِ، وَنَظَمَهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الإِخْفَاقِ، فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهِ، وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهِ:

ترجمہ: پس میں اس کے علوم کی خصوصیات کی بنا پر، اس کے دامنوں سے وابستہ ہو گیا اور اس کے ساتھ خالص دوستی کرنے میں، اس کی صفات کی عمدگی کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شعر:

① صورت یہ تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے غموں کو زائل کرتا تھا اور اپنے زمانے کو مسکراتا ہوا اور خوب چمکتا ہوا دیکھتا تھا۔ ② اس کے قرب کو قرابت، اس کی منزل کو سامانِ تموّل، اس کے دیدار کو آبیاری اور اس کی زندگی کو اپنے لیے تروتازگی سمجھتا تھا۔

اور ہم اس حالت پر ایک عرصہ تک رہے، اس طرح کہ وہ میرے لیے ہر روز تفریح کا سامان پیدا کرتا تھا۔ اور میرے دل سے ہر الجھن (علمی شبہات) کو دور کرتا تھا؛ یہاں تک کہ اس کے لیے دستِ افلاس نے جامِ فرقت تیار کیا۔ اور اُسے روزینے کے فقدان نے عراق چھوڑنے پر آمادہ کیا۔ اور امداد کے فقدان نے اُسے دنیا کے بیابانوں میں پہنچا دیا۔ اور اُسے نامرادی کے پرچم کی حرکت نے، ساتھیوں کی جماعت میں شامل کر دیا۔ پس اس نے سفر کے لیے اپنے عزم کی دھار کو تیز کیا (یعنی سفر کا پختہ ارادہ کر لیا) اور وہ اپنے (بیان) کی لگاموں سے دلوں کو کھینچتا ہوا روانہ ہو گیا:

تحقیق: تَعَلَّقْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں وابستہ ہو گیا۔ تَعَلَّقَ بِهٖ تَعَلُّقًا (تفعُّل) وابستہ ہونا۔ لٹکنا۔

أَهْدَابٌ: واحد: هُدْبٌ اور هُدُبٌ کا واحد: هُدْبَةٌ: دامن۔ پلّا۔ هُدْبَةُ الْعَيْنِ: پلک۔

خَصَائِصُ: واحد: خَصِيْصَةٌ: کمالات۔ ایسی صفت جس میں کوئی منفرد ہو۔

نَافَسْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نَافَسَ فِي الشَّيْءِ مُنَافَسَةً (مفاعلت) کارِ خیر میں دوسرے پر سبقت لے جانا۔ مقابلہ کرنا۔ کسی چیز میں اضافہ اور مبالغہ کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

مُصَافَاةٌ: خالص دوستی۔صَافَاهُ مُصَافَاةً (مفاعلت) خالص دوستی کرنا۔ بے غرض تعلق رکھنا۔

نَفَائِسُ: واحد: نَفِيْسَةٌ: عمدہ اور بہتر شے۔نَفَاسَةً (ک) عمدہ اور لطیف ہونا۔

صِفَاتٌ: واحد: صِفَةٌ بمعنی وصف، اچھی اور بری کیفیت۔وصَفَهُ وَصْفًا (ض) صفت بیان کرنا۔

أَجْلُوْ: مضارع واحد متکلم۔ میں زائل کرتا ہوں۔جَلاَ الْهَمَّ جلاءً (ن) زائل کرنا۔ دور کرنا۔

هُمُوْمٌ: واحد: هَمٌّ۔ رنج۔غم۔هَمَّ الْأَمْرُ فُلانًا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔

أَجْتَلِيْ: مضارع واحد متکلم۔ میں دیکھتا ہوں۔اِجْتِلاَءٌ (افتعال) دیکھنا۔ اچھی طرح دیکھ لینا۔

طَلْقٌ: صیغۂ صفت، کشادہ۔کھلا ہوا۔جمع: أَطْلاَقٌ۔ طَلُقَ الْوَجْهُ طَلاَقَةً (ک) چہرے کا کھلنا۔

وَجْهٌ: چہرہ۔جمع: وُجُوْهٌ۔طَلْقُ الْوَجْهِ: خندہ رو۔ مسکراتا ہوا۔طَلاَقَةُ الْوَجْهِ: خندہ روئی۔

مُلْتَمِعٌ: اسم فاعل۔ چمکنے والا۔ چمکتا ہوا۔اِلْتِمَاعٌ (افتعال) چمکنا۔ روشن ہونا۔

اَلضِّيَا: جمع: أَضْوَاءٌ. ضَاءَ ضَوْءًا وضِيَاءً (ن) روشن ہونا۔مُلْتَمِعُ الضِّيَاءِ: خوب چمکتا ہوا۔

أَرَىٰ: مضارع واحد متکلم۔ میں سمجھتا ہوں۔رَآهُ رُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔ خیال کرنا۔ سمجھنا[1]۔

قُرْبٌ: نزدیکیٔ مکان۔قُرْبَةٌ: مرتبہ کے اعتبار سے نزدیکی۔قُرْبیٰ و قَرَابَةٌ: نسبی قرب۔ وقد يطلق أحدها على الآخر مجازاً. قَرُبَ قُرْبًا وَقُرْبَةً وقرابةً وقُرْبىٰ (ک) نزدیک ہونا۔

مَغْنیٰ: اسم ظرف۔ مکان۔ منزل۔جمع: مَغَانِيْ۔ غَنِيَ بِالْمَكَانِ غِنًيا (س) مقیم ہونا۔

غُنْيَةٌ: دولت۔ منفعت کی چیز۔ سامانِ تمول۔غَنِيَ غِنًى وغَناءً (س) مالدار ہونا۔

رِيًّا: سیرابی۔ آبیاری۔رَوِيَ رِيًّا وَرِوًى (س) سیراب ہونا۔

مَحْيَا: مصدر میمی۔ زندگی۔حَيِيَ حَيَاةً (س) زندہ رہنا۔ —— حَيَا: بارش۔ تروتازگی۔

لَبِثْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم ٹھیرے۔لَبِثَ لَبْثًا وَلُبْثًا (س) ٹھیرنا۔ توقف کرنا۔

بُرْهَةٌ: وقت کا کچھ حصہ۔ ایک عرصہ۔ مطلقاً زمانہ۔جمع: بُرَةٌ وبُرْهَاتٌ۔

يُنْشِئُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پیدا کرتا ہے۔إِنْشَاءٌ (افعال) پیدا کرنا۔ ایجاد کرنا۔ بنانا۔

نُزْهَةٌ: تفریح (۲) سامانِ تفریح۔ سامانِ دلچسپی۔جمع: نُزَهٌ وَنُزَهَاتٌ۔

يَذْرَأُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ دور کرتا ہے۔ذَرَأَ عَنْهُ ذَرْءًا (ف) دور کرنا۔ زائل کرنا۔

---

[1] أَرَىٰ اصل میں أَرْأَيُ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کو الف سے بدل دیا، پھر ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، اب دو الف جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا۔ أَرَىٰ ہو گیا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

شُبْهَةٌ: شک، شبہ، الجھن۔ جمع: شُبَہٌ۔ —— جَذَحَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے تیار کیا۔ جذح جَذْحًا (ف) ایک شے کو دوسری شے میں ملا کر تیار کرنا۔ گھولنا۔

إِمْلَاقٌ: مفلسی۔ تنگدستی۔ أَمْلَقَ الرَّجُلُ إِمْلَاقًا (افعال) مفلس ہونا۔

كَأْسٌ: گلاس۔ جام۔ پیالہ۔ پیالی۔ جمع: كُؤُوْسٌ، كَأْسُ الفِرَاقِ: جام فراقت۔

فِرَاقٌ: جدائی۔ علیحدگی۔ فَارَقَه مُفَارَقَةً و فِرَاقًا (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔

أَغْوَىٰ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے آمادہ کیا۔ إِغْوَاءٌ (افعال) اُکسانا۔ آمادہ کرنا۔

عَدَمٌ: ناہوت۔ فقدان۔ عَدِمَ الشيءَ عَدَمًا (س) گم کرنا۔

عُرَاقٌ: واحد: عَرْقٌ: چچوڑی ہوئی ہڈی۔ چوسی ہوئی ہڈی۔ مراد: معمولی خوراک۔ عَرَقَ العَظْمَ عَرْقًا (ن) ہڈی سے سارا گوشت اتارنا۔ ہڈی چچوڑنا۔ عَرْقٌ کی جمع عُرَاق قلیل الاستعمال ہے؛ کیونکہ فَعْلٌ کی جمع: فِعَالٌ (بکسر الفاء) کے وزن پر آتی ہے، نہ کہ فُعَال (بضم الفاء) کے وزن پر۔

تَطْلِيْقٌ: (تفعیل) چھوڑنا۔ عِرَاقٌ: دریائے دجلہ اور فرات کے کنارے پر واقع ایک ملک کا نام ہے۔

لَفَظَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے پھینک دیا۔ مراد: پہنچا دیا۔ لَفَظَهُ لَفْظًا (ض) پھینکنا۔

مَعَاوِزُ: واحد: مِعْوَزٌ۔ اصل معنی: بوسیدہ کپڑا؛ لیکن یہاں یہ عوزٌ مصدر کے معنی میں ہے بمعنی فقدان۔ افلاس۔ عَوِزَ الرَّجُلُ عَوَزًا (س) مفلس ہونا۔

إِرْفَاقٌ: ہمدردی۔ مدد۔ أَرْفَقَهُ إِرْفَاقًا (افعال) نفع پہونچانا۔ مدد کرنا۔

مَفَاوِزُ: واحد: مَفَازَةٌ: اسم ظرف۔ جنگل۔ بے آب و گیاہ میدان۔ جائے ہلاکت۔ جائے نجات، چونکہ جنگل جائے ہلاکت ہے، اس لیے اُسے مَفَازة کہتے ہیں۔ یا جنگل کو مَفَازة نیک فال کے طور پر کہتے ہیں؛ جیسے سانپ کے ڈسے ہوئے کو تفاؤلاً سلیم کہتے ہیں۔ (۲) مصدر میمی بمعنی کامیابی اور نجات۔ فَازَ فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ نجات پانا (۲) ہلاک ہونا۔ مرنا۔

آفَاقٌ: کنارۂ آسمان۔ جہان۔ عالم۔ واحد: أُفُقٌ و أُفْقٌ۔

نَظَمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شامل کر دیا۔ نَظَمَه نَظْمًا (ض) ملانا۔ منسلک کرنا۔

سِلْكٌ: لڑی۔ دھاگا۔ تار۔ لائن۔ سلسلہ۔ مراد: جماعت۔ جمع: أَسْلَاكٌ۔

رِفَاقٌ: واحد: رَفِيْقٌ: ساتھی۔ دوست۔ مراد: ہم سفر ساتھی (۲) واحد: رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔

خُفُوْقٌ: حرکت۔ خَفَقَ الرَّايَةُ خَفْقًا و خُفُوْقًا (ض) حرکت کرنا۔ جھنڈے کا لہلہانا۔

رَايَةٌ: جھنڈا۔ پرچم۔ جمع: رَايَاتٌ ـــ إِخْفَاقٌ: نامرادی۔ ناکامی۔ (افعال) ناکام رہنا، محروم ہونا۔

شَحَذَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تیز کیا۔ شَحَذَهُ شَحْذًا (ف) تیز کرنا۔

رِحْلَةٌ: روانگی۔ سفر۔ رَحَلَ رَحْلًا وَرِحْلَةً (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا ـــ غِرَارٌ: دھار۔ جمع: أَغِرَّةٌ۔

عَزْمَةٌ: مصدر مرّۃ، ارادہ۔ پختہ ارادہ۔ وہ مصدر جس کے آخر میں ''ۃ'' لگادی جائے، وہ ''مصدر مرّۃ'' کہلاتا ہے۔ یعنی فعل کے ایک دفعہ واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ عَزَمَ الأَمْرَ وَعَلَيْهِ عَزْمًا وَعَزْمَةً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

ظَعَنَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ روانہ ہوگیا۔ ظَعَنَ ظَعْنًا (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

يَقْتَادُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کھینچتا ہے۔ اِقْتَادَهُ اِقْتِيَادًا (افتعال) لگام پکڑ کر چلنا۔ کھینچنا۔

أَزِمَّةٌ: واحد: زِمَامٌ: لگام۔ باگ۔ نکیل۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: تفریعیہ، كَانَ: فعل ناقص، ت: ضمیر اسم، بِهٖ: متعلق مقدم۔ أَجْلُوْ: فعل بافاعل۔ هُمُوْمِيْ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔ أَجْلُوْ: فعل بافاعل ومفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ أَجْتَلِيْ: فعل بافاعل۔ زَمَانِيْ: مرکب اضافی ہوکر ذوالحال۔ طَلْقَ الْوَجْهِ: حال اول۔ مُلْتَمِعَ الضِّيَا: مرکب اضافی ہوکر حال ثانی۔ ذوالحال دونوں حالوں سے مل کر مفعول بہ۔ أَجْتَلِيْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوکر كَانَ کی خبر۔ كَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) أَرٰى: فعل بافاعل۔ قُرْبَهٗ: مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ مَغْنَاهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف اول۔ واو حرف عطف۔ رُؤْيَتَهٗ: مرکب اضافی ہوکر معطوف ثانی۔ واو: حرف عطف مَحْيَاهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ اول۔ قُرْبِيْ: معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف، غُنْيَةً: معطوف اول، واو: حرف عطف رِيًّا: معطوف ثانی واو: حرف عطف، حَيَا: معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ لِيْ: متعلق۔ أَرٰى فعل بافاعل اور دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَمَا رَاقَنِيْ مَنْ لَاقَنِيْ بَعْدَ بُعْدِهٖ ۞ وَلَا شَاقَنِيْ مَنْ سَاقَنِيْ لِوِصَالِهٖ

وَلا لَاحَ مُذْ نَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِهِ ۞ وَلا ذُو خِلالٍ حَازَ مِثْلَ خِلالِهِ

وَاسْتَسَرَّ عَنِّي حِينًا، لاأَعْرِفُ لَهُ عَرِينًا، وَلاأَجِدُ عَنْهُ مُبِينًا، فَلَمَّا أُبْتُ مِنْ غُرْبَتِي، إِلٰى مَنْبِتِ شُعْبَتِي، حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِي هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِينَ، وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِينَ مِنْهُمْ، وَالْمُتَغَرِّبِينَ، فَدَخَلَ ذُوْ لِحْيَةٍ كَثَّةٍ، وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ، فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ، وَجَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِيْ مَافِيْ وِطَابِهِ، وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَضْلِ خِطَابِهِ. فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ: مَاالْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: دِيْوَانُ أَبِيْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدِ لَهُ بِالإِجَادَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيْمَا لَمَحْتَهُ، عَلٰى بَدِيْعِ اسْتَمْلَحْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! قَوْلُهُ:

كَأَنَّمَا يَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ ۞ مُنَضَّدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَاحِ

فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيْهِ الْمُوْدَعِ فِيْهِ.

ترجمہ:(۱) پس مجھے نہیں بھایا وہ شخص، جو اس کے چلے جانے کے بعد مجھ سے ملا ÷ اور نہ مجھے وہ شخص جس نے مجھے (اپنی طرف) کھینچا اپنے تعلق کا مشتاق بنا کر (دوسرا ترجمہ: اور نہ وہ شخص مجھے مشتاق بنا کر (اپنا) جس نے مجھے اپنے تعلق کے لیے آمادہ کیا)

(۲) اور نہ اس کے دور ہو جانے کے وقت سے، کوئی اس کے علم کا ہم پلہ نظر آیا ÷ اور نہ کوئی ایسی دوستی والا نظر آیا، جو اس جیسی خصلتیں رکھتا ہو۔

وہ مجھ سے ایک زمانہ تک پوشیدہ رہا، اس طرح کہ نہ مجھے اس کا ٹھکانہ معلوم تھا اور نہ میں اس کی خبر دینے والے کو پاتا تھا۔ پس جب میں اپنے سفر سے اپنے وطن واپس ہوا اور اس کے اس کتب خانے میں حاضر ہوا، جو اہلِ ادب کی مجلس اور ان میں سے شہر کے باشندوں اور مسافروں کی جائے اجتماع تھا پس ایک گنجان ڈاڑھی والا اور خستہ حال آدمی اندر آیا، اس نے حاضرین کو سلام کیا اور لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ وہ (علمی ذخیرے) جو اس کے ذہن میں تھے ظاہر کرنے لگا (یا پھر وہ ان چیزوں کو ظاہر کرنے لگا، جو اس کے ظرفِ دماغ میں تھیں) اور حاضرین کو اپنے فصیح کلام سے حیرت میں ڈالنے لگا۔ پھر اس نے اس شخص سے، جو اس کے متصل تھا کہا کہ: یہ کونسی کتاب ہے جس کا تم مطالعہ کر رہے ہو؟ اس پر اس نے جواب دیا کہ (یہ) اُس ابو عبادہ (شاعر) کا دیوان ہے، جس کی عمدہ کلامی کا اعتراف کیا گیا ہے (دوسرا ترجمہ: (یہ) ابو عبادہ شاعر کا وہ دیوان ہے جس کے عمدہ کہے جانے کا اعتراف کیا گیا

ہے) پھر اس نے کہا: کیا تم نے اس حصہ میں جسے تم نے دیکھا، اس ابوعبادہ کی کوئی ایسی انوکھی چیز پائی ہے، جسے تم نے پسند کیا ہو۔ تو اس نے کہا: ہاں! اس کا قول کانّما اِلخ:

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ مسکرا رہی ہے ترتیب دیئے ہوئے موتیوں سے، اولوں یا بابونہ کے پھولوں سے''؛ — کیونکہ اس نے جدت پیدا کی ہے، اس تشبیہ میں جو مذکور ہے اس شعر میں۔

تحقیق: مَارَاقَ: ماضی منفی؛ وہ نہیں بھایا۔ رَاقه روْقًا(ن) بھلا معلوم ہونا، بھانا، اچھا لگنا۔

لَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ ملا۔ لَاقَهٗ و بِه يَلِيْقُ لَيْقًا(ض) ملنا۔ لگنا۔ چپکنا۔

بُعْدٌ: دوری، بَعُدَ بُعْدًا (ک) و بَعِد بعدًا (س) دور ہونا۔

شَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے مشتاق بنایا۔ شاقه شوْقًا(ن) مشتاق بنانا۔ شوق دلانا۔

سَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے آمادہ کیا یا ہنکایا۔ سوْقٌ (ن) ہنکانا۔ سَاقَ لهٗ: آمادہ کرنا۔

وِصَالٌ: میل۔ ملاپ۔ تعلق۔ واصلهٗ مُواصلةً و وِصَالًا (مفاعلت) کسی سے تعلق رکھنا۔

لَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ نظر آیا۔ دکھائی دیا۔ لَاحَ لوْحًا(ن) دکھائی دینا۔ ظاہر ہونا۔

نَدَّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ دور ہوا۔ ندّ ندًّا(ض) دور ہونا۔ قبضہ سے نکلنا۔ بھاگنا۔

نِدٌّ: ہم پلہ۔ یعنی جو کسی انسان کے تمام اوصاف میں برابر ہو، مماثل۔ جمع: أنْدَادٌ۔

فَضْلٌ: کمال۔ جمع: أفْضَالٌ. فَضَلَ عَلَيْهِ فَضْلًا(ن) فوقیت لے جانا۔

خِلَالٌ: واحد: خُلَّةٌ (بضم الخاء) دوستی۔ — خِلَالٌ: واحد: خَلَّةٌ (بفتح الخاء) عادت خصلت۔

حَازَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جمع کیا۔ حَازَ حوْزًا(ن) جمع کرنا۔

اِسْتَسَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پوشیدہ رہا۔ اسْتِسْرارٌ (استفعال) پوشیدہ ہونا۔ پوشیدہ رہنا۔ چھپنا۔ مشتق از سِرٌّ معنی پوشیدگی — حِيْنٌ: زمانہ۔ وقت۔ جمع: أحْيَانٌ۔ حَانَ حَيْنًا(ض) وقت آنا۔

لَااَعْرِفُ: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں نہیں پہچانتا ہوں۔ عرفهٗ عِرْفانًا(ض) جاننا۔ پہچاننا۔

عَرِيْنٌ: ٹھکانہ۔ منزل۔ کچھار۔ بیت الاسد۔ جمع: عُرُنٌ و عَرائِنُ۔

لَااَجِدُ: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں نہیں پاتا ہوں۔ وجدهٗ وَجْدًا(ض) پانا۔

مُبِيْنٌ: اسم فاعل۔ خبر دینے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ أبانهٗ إبانةً (افعال) خبر دینا۔ ظاہر کرنا۔

أُبْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں واپس ہوا۔ آبَ أوْبًا(ن) لوٹنا۔ واپس ہونا۔

غُرْبَةٌ: بے وطنی۔ سفر۔ غَرُبَ عن وَطَنِه غُرْبَةً(ن،ک) مسافر ہونا۔ وطن سے دور ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

مَنبِتُ الشُّعْبَةِ :وطن۔جائے ولادت۔مَنبِتٌ:اسم ظرف،اگنے یا پیدا ہونے کی جگہ[1]۔نَبَتَ نَبْتًا وَنَبَاتًا(ن) اگنا۔پیدا ہونا۔۔۔ شُعْبَةٌ:جماعت۔شاخ۔جمع: شُعَبٌ وَشِعَابٌ۔

مُنتَدىٰ:اسم ظرف مجلس۔بزم۔جمع: مُنتَدَيَاتٌ . اِنتِدَاءٌ:مجلس میں جمع ہونا(افتعال)

مُتَأَدِّبِين :واحد:مُتَأَدِّبٌ۔اسم فاعل۔باادب۔مہذب۔ادیب۔تَأَدُّبٌ(تفعل)مہذب بننا۔

مُلْتَقىٰ:اسم ظرف۔جائے ملاقات۔جائے اجتماع۔اِلْتِقَاءٌ(افتعال) ملنا۔آمنا سامنا ہونا۔

اَلْقَاطِنِينَ:واحد:قَاطِنٌ:اسم فاعل۔باشندہ۔ قَطَنَ بالمكان قُطُونًا(ن) رہنا۔

مُتَغَرِّبِينَ:واحد:مُتَغَرِّبٌ:اسم فاعل۔پردیسی۔مسافر۔تَغَرُّبٌ(تفعل)سفر کرنا۔دیس سے نکلنا۔

ذُو:بمعنی والا۔صاحب۔جمع: أُولُو من غير لفظه ۔۔۔ لِحْيَةٌ:داڑھی۔جمع:لُحىً وَلِحىً.

كَثَّةٌ:صیغہ صفت مؤنث۔گنجان۔گھنی۔بھری ہوئی۔جمع:كِثَاثٌ۔كَثَّ الشَّعْرُ كَثَاثَةً(ض،س) گنجان ہونا۔گھنا ہونا۔۔۔ هَيْئَةٌ:حالت (۲)صورت جمع: هَيْئَاتٌ۔

رَثَّةٌ:صیغہ صفت مؤنث۔خراب وخستہ۔پراگندہ۔جمع: رِثَاثٌ،رَثَّ رَثًّا وَرَثَاثَةً(ض،ک) خراب وخستہ ہونا۔کپڑوں کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

سَلَّمَ:ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے سلام کیا۔سَلَّمَ عَلَيْهِ تَسْلِيمًا(تفعیل)سلام کرنا۔

جُلَّاسٌ :واحد:جَالِسٌ:بیٹھنے والے۔حاضرین۔جلس جُلُوسًا(ض) بیٹھنا۔

أُخْرَيَاتٌ:واحد:أُخْرىٰ:اسم تفضیل مؤنث۔بمعنی آخر۔پچھلا حصہ۔

أَخَذَ :ماضی واحد مذکر غائب۔فعل شروع،جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

يُبْدِئُ:مضارع واحد مذکر غائب۔وہ ظاہر کرتا ہے۔اِبْدَاءٌ(افعال) ظاہر کرنا۔بُدُوٌّ(ن)ظاہر ہونا۔

وِطَابٌ:واحد:وَطْبٌ:مشکیزہ۔دودھ کا برتن۔مراد:ذہن اور دماغ۔

يُعْجِبُ:مضارع واحد مذکر غائب،وہ حیرت میں ڈالتا ہے۔أَعْجَبَهُ(افعال) حیرت میں ڈالنا۔

فَصْلٌ :مصدر بمعنی اسم فاعل۔جدا کرنے والا۔حق اور باطل یا اچھے اور برے میں فرق کرنے والا

[1] مَنبِتٌ"بکسر الباءٗ"اسم ظرف خلافِ قیاس۔کیونکہ قیاس یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے جس مضارع کا عین کلمہ مضموم یا مفتوح ہو،اس سے اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے مَنصَرٌ وغیرہ۔اور اگر عین کلمہ مکسور ہو،تو مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضرِبٌ وغیرہ۔مگر اس قاعدے سے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں،جن میں سے ایک مَنبِتٌ ہے کہ اس میں عین کلمہ مضموم ہے،پھر بھی اسم ظرف بکسر الباء ہے۔

(۲) یا بمعنی اسم مفعول: الگ الگ اور واضح کیا ہوا۔ فَصَلَ فَصْلاً (ض) جدا کرنا۔ الگ کرنا۔
خِطَاب: کلام۔ تقریر۔ جمع: خِطَابَاتٌ. فَصْلُ الْخِطَابِ: بے باکانہ کلام۔ فصیح و بلیغ کلام۔ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، أي: اَلْخِطَابُ الْفَاصِلُ یا الْخِطَابُ الْمَفْصُوْلُ۔

يَلِيْ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ قریب ہے۔ وَلِيَهُ وَلْيًا (ن) متصل ہونا۔ قریب ہونا۔

تَنْظُرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تم مطالعہ کر رہے ہو۔ نظر فيه نَظْرًا (ن) غور کرنا، مطالعہ کرنا۔

دِيْوَان: کتابِ اشعار۔ مجموعۂ کلامِ منظوم۔ جمع: دَوَاوِيْن.

أَبُوْ عُبَادَة: عرب کے قبیلہ ''طئ'' کے مشہور، فصیح ترین شاعر ولید بن عبید اللہ بحتری کی کنیت ہے۔

اَلْمَشْهُوْدُ لَهٗ: اسم مفعول۔ تصدیق کیا ہوا۔ گواہی دیا ہوا۔ مصدقہ۔ مانا ہوا۔ تسلیم شدہ۔ شَهِدَ لَهٗ بِكَذَا شَهَادَةً (س) گواہی دینا۔ تصدیق کرنا۔ یہ أَبُوْ عُبَادَه کی صفت بھی ہو سکتا ہے، اِس وقت یہ مجرور ہوگا اور دِيْوَان کی بھی، اُس صورت میں مرفوع ہوگا۔

اَلإِجَادَةُ: عمدہ کلامی، أَجَادَ إِجَادَةً (افعال) اچھی بات کہنا۔ یہاں یہ مصدر معروف و مجہول دونوں ہو سکتا ہے، اسی لیے ترجمہ دونوں طرح کیا گیا ہے۔

عَثَرْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو مطلع ہوا۔ عَثَرَ عليه عُثُوْرًا (ن) واقف ہونا۔ پتہ لگانا۔

لَمَحْتَ: ماضی وا[illegible] ذکر حاضر۔ تو نے دیکھا۔ لَمَحَهُ لَمْحًا (ف) اچٹتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنا۔

بَدِيْعٌ: اسم فاعل۔ انوکھا، عجیب، عمدہ، جمع: بَدَائِعُ. بَدُعَ بَدَاعَةً (ک) انوکھا ہونا، بے مثال ہونا۔

اِسْتَمْلَحْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے پسند کیا۔ اِسْتَمْلَحَ الشيءَ (استفعال) پسند کرنا۔ عمدہ سمجھنا۔

كَأَنَّمَا: گویا کہ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے۔ كَأَنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔ مَا کافہ۔

يَبْسِمُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مسکرا رہا ہے۔ بَسَمَ بَسْمًا (ض) مسکرانا۔ کھلنا۔ شگفتہ ہونا۔

فائدہ: اکثر نسخوں میں یہ لفظ ''تَبْسِمُ'' مؤنث کا صیغہ لکھا ہوا ہے؛ جب کہ صحیح يَبْسِمُ ہے۔

لُؤْلُؤٌ: واحد: لُؤْلُؤَةٌ: موتی۔ مراد: موتی جیسے دانت۔ جمع: لَآلِي.

فائدہ: اسمائے اجناس دو قسم کے ہیں (۱) وہ اسمائے اجناس جن میں نر اور مادہ ایک ہی لفظ سے بنتے ہیں یعنی مذکر کے آخر میں ''ۃ'' لگانے سے مؤنث بن جاتے ہیں۔ جیسے: قِطٌّ سے قِطَّةٌ اور نَمْلٌ سے نَمْلَةٌ ــ (۲) وہ اسمائے اجناس جن میں تذکیر و تانیث نہیں ہوتی یا تذکیر و تانیث ایک ہی لفظ سے نہیں ہوتی، ان کے آخر میں ''ۃ'' لگانے سے فردِ واحد مراد ہوتا ہے۔ اسے تائے وحدت کہتے ہیں جیسے:

عَنَبٌ سے عِنَبَۃٌ اور لُؤْلُؤٌ سے لُؤْلُؤَۃٌ۔

مُنَضَّدٌ: اسم مفعول۔ مرتب، تہ بتہ، تَنْضِیْدٌ (تفعیل) ترتیب دینا۔ سامان کو تہ بتہ رکھنا۔

بَرَدٌ: اسم جنس۔ اولا۔ واحد: بَرَدَۃٌ. مراد: سفید اور لطیف دانت۔

أَقَاحٍ: جمع الجمع۔ واحد: أُقْحُوَانٌ و ھو جمعُ أُقْحُوانۃ: بابونہ یا گلِ بابونہ۔ ایک جڑی یا ایک نبات جو دواؤں میں استعمال کی جاتی ہے اور جس کے پھول چھوٹے اور خوشنما ہوتے ہیں۔ اہلِ عرب گلِ بابونہ سے عمدہ دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں۔

أَبْدَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جدت پیدا کی۔ اِبْدَاعٌ (افعال) جدت پیدا کرنا۔ انوکھا بنانا۔

تَشْبِیْہٌ: (تفعیل) تشبیہ دینا۔ ایک شے کی صفتِ ظاہری، دوسرے کے لیے ثابت کرنا۔

اَلْمُوْدَعُ: اسم مفعول بمعنی مذکور۔ أَوْدَعَ الْکِتَابَ إِیْدَاعًا (افعال) ذکر کرنا۔ لکھنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: عاطفہ ابتدائیہ۔ مَا: نافیہ۔ رَاقَ: فعل نْ: وقایہ۔ یْ: ضمیر مفعول بہ، مَنْ اسم موصول۔ لَاقَ: فعل بافاعل، نْ: وقایہ، یْ: ضمیر مفعول بہ۔ بَعْدَ بُعْدِہٖ: بترکیبِ اضافی مفعول فیہ۔ لَاقَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ ومفعول فیہ سے مل کر صلہ، مَنْ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا رَاقَ: کا۔ رَاقَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف لَا: نافیہ۔ شَاقَ: فعل۔ نْ: وقایہ یْ: ضمیر مفعول بہ۔ مَنْ اسم موصول۔ سَاقَ: فعل بافاعل، نْ: وقایہ یْ: ضمیر مفعول بہ۔ لام: حرف جار۔ وِصَالِہٖ: مرکب اضافی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ سَاقَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ مَنْ: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا شَاقَ کا۔ شَاقَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول۔

(۲) واو: عاطفہ۔ لَا: نافیہ۔ لَاحَ: فعل نِدٌّ: مصدر۔ لِفَضْلِہٖ: متعلق ہوا نِدٌّ کے۔ نِدٌّ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف لَا: نافیہ زائدہ۔ ذُوْ خلالٍ: مرکب اضافی ہوکر موصوف۔ حَازَ: فعل بافاعل، مِثْلَ خِلَالِہٖ: بترکیبِ اضافی مفعول بہ۔ حَازَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف باصفت معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف فاعل لَاحَ کا۔ لِيْ: متعلق ہوا لَاحَ: کے۔ مُذْ: (برائے ظرفیت) مضاف۔ نَدَّ: فعل، ضمیر مستتر فاعل (جو راجع ہے نِدٌّ کی طرف جو لَاحَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے رتبۃً مقدم ہے) نَدَّ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ لَاحَ کا۔ لَاحَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور

متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ: ہم نے وَلَاشَافِنِي مَنْ سَاقَنِي لِوِصَالِهِ کے دو ترجمے تحریر کئے ہیں؛ پہلے ترجمہ کے اعتبار سے لِوِصَالِهِ کا تعلق شَاقَ سے ہوگا۔ اور دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے ساق سے، فافہم!!

(۳) كَأَنَّ: حرف مشبہ بالفعل مَا: کافہ (جس نے كَأَنَّ کو عمل سے روک دیا) يَبْسِمُ: فعل بافاعل۔ عَنْ: حرف جر، لُؤْلُؤ: موصوف۔ مُنَضَّدٍ: صفت۔ موصوف باصفت معطوف علیہ۔ أَوْ: حرف عطف، بَرَدٍ: معطوف اول۔ أَوْ: حرف عطف، أَقَاحٍ: معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا يَبْسِمُ کے۔ يَبْسِمُ: فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَقَالَ لَهُ: يَا لَلْعَجَبِ، وَلِضَيْعَةِ الْأَدَبِ! لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ — يَاهٰذَا — ذَا وَرَمٍ، وَنَفَخْتَ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ، أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّدْرِ، الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ، وَأَنْشَدَ:

(۱) نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسِمُهُ ۞ وَزَانَهُ شَنَبٌ نَاهِيْكَ مِنْ شَنَبِ

(۲) يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ۞ وَعَنْ أَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبِ

فَاسْتَجَادَهُ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ، وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ۔

ترجمہ: تو ابو زید نے اس سے کہا: بڑا ہی تعجب ہے اور بہت ہی افسوس ہے ادب کے ضائع ہونے پر! میاں تم نے تو ورم والے کو موٹا سمجھ لیا ہے اور نہ جلنے والی لکڑی کو دھونکا ہے (ایک ایسی شے سے استفادہ کرنا چاہا ہے، جس میں افادہ کی صلاحیت نہیں) تم تو اس شعر سے دور ہو، جو انوکھا ہے اور دانتوں کی تشبیہات پر حاوی ہے۔ اور اس نے شعر پڑھے:

① میری جان ان دانتوں پر نثار ہے، جن کی جائے تبسم خوشنما ہے۔ اور جن کو ایسی چمک نے زینت بخشی ہے، جو تمھیں ہر دوسری چمک سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔ (۲) وہ (محبوب) مسکراتا ہے تر و تازہ موتیوں، اولوں، بابونہ کے پھولوں، کھجور کی کلیوں اور پانی کے بلبلوں سے۔

پس حاضرین نے ان اشعار کو پسند کیا اور ان سے لطف اندوز ہوئے اور اس سے اعادہ کی درخواست کی اور ان اشعار کی املاء کرائی۔

تحقیق: لَلْعَجَبِ: لام حرف جر برائے استغاثہ۔ اگر لام جارہ، مستغاث پر داخل ہو یا ضمیر متکلم ''ی'' کے علاوہ دیگر ضمائر مجرور سے ملحق ہو تو مفتوح ہوگا۔ لام امر کبھی مجرور اور کبھی مفتوح ہوتا ہے۔

لام زائدہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جو کبھی برائے تاکید اور کبھی برائے استغاثہ استعمال ہوتا ہے۔

عَجَبٌ: مُستغاث — یعنی وہ ذات جسے مدد کے لیے طلب کیا جائے۔ یا جس سے فریاد کی جائے

یالَلْعجبِ: أي تعالَ أيُّها العَجبُ وساعِدْ نِيْ، ''اے تعجب آ تو اور میری مدد کر''۔ اگر لِلْعَجبِ کو بکسر اللام پڑھیں۔ تو عَـجَـبٌ مستغاث لہ ہو جائے گا۔ اور مستغاث محذوف ہوگا۔ جیسے یَـاقَـوْمِ اُحْضُرُوْا لِلتَّعَجُّبِ: ''اے قوم تعجب کے لیے حاضر ہو''۔ عجب منه عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

لِضَيْعَةٍ: یہاں لام برائے استغاثہ اور ضَيْعَةٌ: مستغاث لہ ہے۔ ضَيْعَةٌ: ہلاکت۔ فقدان۔ تباہی ضاعَ الشيئُ ضِياعًا وَضَيْعَةً (ض) ضائع ہونا۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتَسْمَنْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے موٹا سمجھ لیا۔ اِسْتِسْمَانٌ (استفعال) موٹا سمجھنا۔

فائده: قَدِ اسْتَسْمَنْتَ ذَاوَرَمٍ: یہ ایک مثل ہے جو ایسے وقت پر بولی جاتی ہے جبکہ انسان کسی بڑی چیز کو اچھا سمجھے جو درحقیقت اچھی نہ ہو یعنی حقیقت سے ناواقف ہو اور ظاہر سے دھوکا کھا جائے۔

وَرَمٌ: سوجن۔ جلد کا ابھار۔ وَرِمَ وَرَمًا (حسب) وَتَوَرُّمٌ (تفعل) سوجنا۔ ورم آجانا۔

نَفَخْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے دھونکا۔ نَفَخَ نَفْخًا (ن) پھونکنا۔

ضَرَمٌ: ایندھن، آگ پکڑنے والی لکڑی۔ غَيْرُ ضَرَمٍ: نہ جلنے والی لکڑی، ضَرِمَتِ النَّارُ ضَرَمًا (س) آگ سلگنا۔ بھڑکنا۔

فائده: نَـفَـخْتَ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ: یہ بھی ایک ضرب المثل ہے، جو اس شخص کے لیے بولی جاتی ہے، جو کسی چیز کو بے موقع رکھے، مراد: ایسے شخص کی تعریف کرے، جو تعریف کا مستحق نہ ہو۔

أَيْنَ: بمعنی کہاں، جہاں، أَيْنَ کے بعد ''مِنْ'' اور ''عَنْ'' دونوں آتے ہیں؛ اگر عَنْ ہو، تو أَيْنَ کے مدخول میں غفلت مراد ہوگی اور تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: أَيْـنَ أنـت عـنـه أي غافلاً عنه أو بعيدًا عنه۔ اور اگر أَيْنَ کے بعد ''مِنْ'' ہو، تو ''أَيْنَ'' کا مدخول مفضول عنہ اور ''مِنْ'' کا مدخول افضل ہوگا جیسے أين الثرى من الثريا.

اَلنَّدْرُ: مصدر بمعنی اسم فاعل۔ انوکھا۔ بےنظیر۔ نَدَرَ نَدْرًا وَنُدُوْرًا (ن) انوکھا ہونا۔ کمیاب ہونا۔

جَامِعٌ: اسم فاعل۔ حاوی مشتمل۔ جمع: جَوَامِعُ۔ جَمَعَ جَمْعًا (ف) سمیٹنا۔ اکٹھا کرنا۔

مُشَبَّهَاتٌ: واحد: مُشَبَّهَةٌ: اسم مفعول۔ تشبیہ یا تشبیہ دیا ہوا کلام۔ تَشْبِيْهٌ (تفعیل) تشبیہ دینا۔

ثَغْرٌ: دانتوں کا مجموعہ۔ اگلے دانت (۲) منہ۔ جمع: ثُغُوْرٌ۔

أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشِّعْرَ (افعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔

نَفْسٌ: روح۔ جان۔ جسم۔ شخص جمع: نُفُوْسٌ وَأَنْفُسٌ۔

فِدَاءٌ: قربان۔ قربانی۔ جان نثاری۔ فَدَاهُ بِكَذَا يَفْدِيْ فِدَاءً (ض) نثار کرنا۔ قربان کرنا۔

مَبْسِمٌ: اسم ظرف۔ جائے تبسم۔ مراد ہونٹ اور منھ۔ جمع: مَبَاسِمُ. بَسَمَ بَسْمًا (ض) مسکرانا۔

زَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے زینت بخشی۔ زَانَهُ زَيْنًا (ض) زینت دینا۔ آراستہ کرنا۔ سجانا۔

شَنَبٌ: دانتوں کی چمک۔ صفائی۔ شَنِبَ الثَّغْرُ شَنَبًا (س) دانتوں کا چمکدار ہونا۔

نَـاهِيْكَ: بمعنی كَـافِيْكَ: تیرے لیے کافی ہے۔ تجھے بے نیاز کرنے والا ہے۔ اصل میں یہ لفظ مقامِ مدح میں بطور تعجب کے استعمال ہوتا ہے، پھر کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہر تعجب کی جگہ میں استعمال ہونے لگا ـــ نَاهِيْ: اسم فاعل، روکنے والا، جمع: نَوَاهٍ وَنُهَاةٌ نَهٰى عَنْهُ نَهْيًا (ف) روکنا۔ منع کرنا (۲) ناهيك: اسم فعل بمعنی إِنْتَهِ۔

يَفْتَرُّ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مسکراتا ہے۔ اِفْتِرَارٌ (افتعال) مسکرانا۔ دانت ظاہر ہونا۔ چمکنا۔

رَطْبٌ: صیغۂ مبالغہ، تروتازہ۔ رَطُبَ رُطُوْبَةً وَرَطَابَةً (س،ک) تر ہونا۔ نازک ہونا۔ خوشگوار ہونا۔

طَلْعٌ: کلی، پھول۔ پھل۔ جمع: أَطْلَاعٌ. طَلَعَ النَّخْلُ طَلْعًا (ن) کھجور کے درخت پر کلیاں نکلنا۔ پھل آنا ـــ حَبَبٌ: پانی کا بلبلا (۲) سلیقے سے لگے ہوئے دانت۔ خوشنما دانت۔

اِسْتَجَادَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پسند کیا۔ اِسْتِجَادَةٌ (استفعال) پسند کرنا۔ عمدہ پانا۔

اِسْتَحْلٰى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ لطف اندوز ہوا۔ اِسْتِحْلَاءٌ (استفعال) لطف لینا۔ میٹھا سمجھنا۔

اِسْتَعَادَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اعادہ کی درخواست کی۔ اِسْتَعَادَهُ مِنْ فُلَانٍ اِسْتِعَادَةً (استفعال) لوٹانے کو کہنا، اعادہ کرانا۔

اِسْتَمْلٰى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے املاء کرائی۔ اِسْتَمْلَاهُ الْكِتَابَ اِسْتِمْلَاءً (استفعال) املاء کرانا۔ املا کرانے کی درخواست کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) نَفْسِيْ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ اَلْفِدَاءُ: مصدر۔ لام: حرف جار۔ ثَغْرٍ: موصوف۔ رَاقَ: فعل۔ مَبْسِمُهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ رَاقَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ زَانَ: فعل،

ہٗ: ضمیر مفعول بہ، شَنَبٌ: موصوف۔ نَاهِيكَ: مرکب اضافی ہوکر خبر مقدم، مِنْ: زائدہ، شَنَبٌ: مبتدا مؤخر۔
(دوسری ترکیب: نَاهِيكَ: قائم مقام مبتدا، مِنْ شَنَبٍ: ثابت کے متعلق ہوکر قائم مقام خبر) مبتدا خبر سے مل کر صفت، شَنَبٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل زَانَ کا۔ زَانَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر صفت ہوئی ثَغْرٍ کی، موصوف باصفت مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوا اَلْفِدَاءُ کے۔ الفداءُ مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) يَفْتَرُّ: فعل بافاعل۔ عَنْ: حرف جر۔ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ: مرکب توصیفی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف، عن بَرَدٍ: معطوف اول۔ واو: حرف عطف۔ عن اقاحٍ: معطوف ثانی، واو: حرف عطف عَنْ طَلْعٍ: معطوف ثالث۔ واو: حرف عطف عَنْ حَبَبٍ: معطوف رابع۔ معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر متعلق ہوا يفترُّ کے۔ يَفْتَرُّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ؟ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهٗ أَوْ مَيْتٌ؟ فَقَالَ: أَيْمُ اللّٰهِ، لَلْحَقُّ أَحَقُّ أَنْ يُّتَّبَعَ، وَلَلصِّدْقُ حَقِيْقٌ بِأَنْ يُّسْتَمَعَ؛ إِنَّهٗ يَاقَوْمُ لَنَجِيُّكُمْ مُذُ الْيَوْمِ. قَالَ: فَكَأَنَّ الْجَمَاعَةَ ارْتَابَتْ بِعَزْوَتِهٖ، وَأَبَتْ تَصْدِيْقَ دَعْوَتِهٖ؛ فَتَوَجَّسَ مَاهَجَسَ فِيْ أَفْكَارِهِمْ، وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنِ اسْتِنْكَارِهِمْ؛ وَحَاذَرَ أَنْ يَّفْرُطَ إِلَيْهِ ذَمٌّ. فَقَرَأَ: إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ. ثُمَّ قَالَ: يَارُوَاةَ الْقَرِيْضِ وَأُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِيْضِ! إِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ، وَيَدَ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّكِّ، وَقَدْ قِيْلَ فِيْمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ: عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ أَوْ يُهَانُ، وَهَا أَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيْئَتِيْ لِلْاِخْتِبَارِ؛ وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِيْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ.

ترجمہ: اور پوچھا گیا کہ یہ شعر کس کا ہے؟ کیا اس کا قائل زندہ ہے یا مر چکا ہے؟ تو اس نے کہا: خدا کی قسم! حق بات ہی اتباع کیے جانے کے زیادہ لائق ہے اور سچائی ہی سنی جانے کی مستحق ہے۔ لوگو! حقیقت میں وہ آج کے دن تم سے ہم کلام ہے۔ راوی نے کہا: (یہ سن کر) ایسا محسوس ہوا جیسے لوگوں نے اس کی نسبت میں شک کیا ہو اور اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کیا ہو۔ پس ابوزید نے اُس بات کو بھانپ لیا، جو ان کے ذہنوں (دلوں) میں کھٹکی۔ اور وہ ان کے اس استعجاب کو سمجھ گیا، جو چھپا ہوا تھا اور اُسے اپنی طرف مذمت کے سبقت کر جانے کا ڈر رہا؛ چنانچہ اس نے ﴿إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

(کہ بعض گمان گناہ کا ذریعہ ہوتے ہیں) پڑھا۔ پھر اس نے کہا: اے شعر نقل کرنے والو! اور غلط کلام کو درست کرنے والو! بلاشبہ جوہر کی اصلیت آگ پر رکھنے سے ظاہر ہو جاتی ہے اور حق کا ہاتھ شک کی چادر کو پھاڑ دیتا ہے۔ اور گزشتہ زمانے میں کہا گیا ہے کہ: ''امتحان کے وقت انسان کی عزت کی جاتی ہے یا ذلت'' اور دیکھیے میں نے جانچ کے لیے اپنا مخفی ذخیرہ (علم) بالکل سامنے رکھ دیا ہے اور اپنا توشے دان (سرمایۂ علم) جانچنے کے لیے پیش کر دیا ہے۔

تحقیق حَيٌّ: صفت مشبہ، زندہ۔ جمع: أَحْيَاءٌ۔ حِيي حَيَاةً (س) زندہ رہنا۔

مَيِّتٌ: صفت مشبہ بروزنِ صَعْبٌ مردہ۔ مرا ہوا۔ جمع: أَمْوَاتٌ. مَاتَ مَوْتًا (ن) مرنا۔

أَيْمُ اللّٰهِ: خدا کی قسم ـــــ حروف قسم میں سے ہے۔ بفتح الہمزہ اور بکسر الہمزہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ نیز ''ہمزہ'' کو ''ھا'' سے بدل کر ''هَيْمُ اللّٰه''۔ ''ہمزہ'' اور ''یا'' کو حذف کر کے صرف ''مُ اللّٰهِ'' بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ أَيْمُ اللّٰهِ اصل میں أَيْمَنُ اللّٰهِ تھا۔ نون کو تخفیفاً حذف کر دیا گیا۔

لَلْحَقُّ: لام تاکید۔ اَلْحَقُّ: حق بات، سچ۔ (۲) سچائی۔ یہ صیغہ صفت بھی ہو سکتا ہے اور مصدر بھی؛

أَحَقُّ: اسم تفضیل، زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ حقدار۔ حَقَّ حَقًّا (ض) ثابت ہونا۔ لائق ہونا۔

يُتَّبَعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی اتباع کی جائے۔ اِتِّبَاعٌ (افتعال) پیروی کرنا۔

لَلصِّدْقُ: لام تاکید۔ صِدْق: کلام کی صفت بھی بن سکتا ہے اور متکلم کی بھی۔ بمعنی سچائی۔ صدق صِدْقًا (ن) سچ بولنا (۲) کلام کا واقع کے مطابق ہونا۔ ـــــ حَقِيقٌ: صفت مشبہ، لائق، مستحق۔

يُسْتَمَعُ: مضارع مجہول، وہ سُنی جائے۔ اِسْتَمَعَ لَهُ وَإِلَيْهِ (افتعال) غور سے سننا۔ توجہ دینا۔

لَنَجِيٌّ: لام تاکید۔ نَجِيٌّ: صفت مشبہ بروزن كَرِيْمٌ، ہم کلام۔ ہمراز۔ جمع: أَنْجِيَةٌ. نَجَاهُ نَجْوًا ونَجْوٰى (ن) رازدارانہ بات کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ و مُنَاجَاةً (مفاعلت)۔

مُذُ الْيَوْمِ: آج کے دن۔ مُذْ: بمعنی فِيْ۔ مُذْ: اصل میں مُنْذُ کا مخفف ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اجتماع ساکنین کے وقت مُذ کی ذال کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے: مُذُ الْيَوْمِ۔ اگر اصل میں ضمہ نہ ہوتا تو کسرہ دیتے۔

فائدہ: مُذ اور مُنْذُ دونوں حرف جر ہونے کی صورت میں اسم زمان پر داخل ہوتے ہیں، اب اگر زمانہ ماضی ہو، تو ''مِنْ'' کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے: مَا رَأَيْتُه مُذْ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الجمعة (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اگر زمانہ حال ہو، تو ''فِي'' کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور یہ کبھی ظرف بھی ہوتے ہیں ـــــ كَأَنَّ: گویا کہ۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کہ۔

اِرْتَابَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے شک کیا۔ اِرْتَابَ بِهٖ (افتعال) شک کرنا۔

عَزْوَةٌ: مصدر مرّة۔ نسبت۔ ایک دفعہ نسبت کرنا۔ عَزَاهُ إلى فلانٍ عَزْوًا (ن) نسبت کرنا۔

أَبَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے انکار کیا۔ أَبَى إبَاءً (ض۔ف) انکار کرنا۔

تَصْدِيْقٌ: (تفعیل) سچ ماننا۔ سچا ٹھیرانا ــــ دَعْوَةٌ: بمعنی دعوی۔ جمع: دَعَوَات۔

تَوَجَّسَ: ماضی، اس نے بھانپ لیا۔ تَوَجُّسٌ (تفعل) تاڑنا۔ بھانپنا۔ دل کی بات محسوس کرلینا۔

هَجَسَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دل میں کھٹکی۔ هَجَسَ فِي الفِكْرِ هَجْسًا (ض) دل میں کھٹکنا۔

أَفْكَارٌ: واحد: فِكْرٌ۔ ذہن۔ عقل۔ فکر۔ خیال۔ فَكَرَ فيه فِكْرًا (ض) سوچنا۔ غور کرنا۔

فَطِنَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سمجھ گیا۔ فَطِنَ لهُ فطنًا وفِطْنَةً وفَطَانَةً (س) سمجھنا۔

بَطَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چھپا۔ بَطَنَ بَطْنًا وَبُطُونًا (ن) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔

اِسْتِنْكَارٌ: استعجاب (استفعال) غلط سمجھنا۔ اجنبی سمجھنا، ناپسند کرنا۔

حَاذَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اسے ڈر ہوا۔ مُحَاذَرَةٌ (مفاعلت) ڈرنا۔ احتیاط برتنا۔ بچنا۔

يَفْرُطُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سبقت کرے۔ فَرَطَ إليهِ فَرْطًا (ن، ض) سبقت کرنا۔

ذَمٌّ: مذمت۔ ذَمَّهُ ذَمًّا (ن) مذمت کرنا ــــ ظَنٌّ: گمان۔ خیال۔ ظَنَّ ظنًّا (ن) خیال کرنا، گمان کرنا۔

إِثْمٌ: گناہ۔ جرم۔ جمع: آثَامٌ۔ أَثِمَ إِثْمًا وَأَثَمًا (س) گناہ کرنا۔ جرم کرنا۔

رُوَاةٌ: واحد: رَاوِيٌ: نقل کرنے والا۔ رَوَاهُ رِوَايَةً (ض) نقل کرنا، روایت کرنا۔

فائدہ: ہر اسم فاعل ناقص یائی کی جمع ''قُضَاةٌ'' کے وزن پر ہوتی ہے۔

قَرِيْضٌ: فعيلٌ بمعنی اسم مفعول: شعر۔ قَرَضَ الشِّعْرَ قَرْضًا (ض) شعر کہنا۔

أُسَاةٌ: واحد: آسِيٌ: اسم فاعل۔ اصلاح کرنے والا۔ طبیب۔ أَسَا أَسْوًا (ن) علاج کرنا۔

اَلْقَوْلُ الْمَرِيْضُ: بمعنی غلط کلام ــــ خُلَاصَةٌ: اصلیت۔ حقیقت۔ اصل۔ نچوڑ۔

جَوْهَرٌ: قیمتی پتھر۔ قیمتی معدنیات۔ جمع: جَوَاهِر۔

اَلسَّبْكُ: مصدر (ن) سونا چاندی یا دیگر معدنیات کو آگ پر پگھلانا۔ ڈھالنا۔ کھرا کھوٹا دیکھنا۔

تَصْدَعُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ پھاڑ دیتا ہے۔ صَدَعَ صَدْعًا (ف) پھاڑنا۔ شگاف ڈالنا۔

رِدَاءٌ: چادر۔ لباس۔ جمع: أَرْدِيَةٌ ــــ شَكٌّ: شک۔ وہم۔ جمع: شُكُوْك۔

غَبَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گذرا۔ غَبَرَ غُبُوْرًا (ن) گذرنا (۲) باقی رہنا۔ یہ اضداد میں سے ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

اِمتِحانٌ: آزمائش (افتعال) آزمائش میں ڈالنا۔ مصیبت میں ڈالنا۔ کسوٹی پر رکھنا۔

یُکرَمُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی عزت کی جاتی ہے، أکرَمَهٗ (افعال) عزت کرنا۔

یُهانُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی توہین کی جاتی ہے۔ أهانَ إهانَةً (افعال) ذلیل کرنا۔

هَا: حرف تنبیہ۔ لیجیے۔ دیکھیے۔ سنیے۔

عَرَّضتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پورے طور پر پیش کر دیا۔ عَرَّضَ الشیئَ لَهٗ (تفعیل) پورے طور پر پیش کرنا۔ کلیۃً ظاہر کرنا۔ عَرَضَ الشیئَ عَلَیهِ عَرضًا (ض) پیش کرنا۔ سامنے لانا۔

خَبِیئَةٌ: چھپی ہوئی شے، ذخیرہ۔ جمع: خَبَایَا۔ اسم فاعل مونث از خَبَأَهٗ خَبئًا (ف) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

اِختِبارٌ: جانچ (افتعال) آزمانا، جانچنا۔ ٹیسٹ کرنا۔

حَقِیبَةٌ: تھیلا۔ مسافر کے لیے خوراک وغیرہ کا تھیلا یعنی توشے دان۔ مراد: سرمایۂ علم۔ جمع: حَقَائِبُ.

اِعتِبارٌ: جانچ۔ امتحان۔ اِعتَبَرَ الشَّيْئَ اِعتِبارًا (افتعال) جانچنا۔

فَابتَدَرَ أَحَدُ مَنْ حَضَرَ، وَقَالَ: أَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يَنْسِجْ عَلَى مِنْوَالِهِ، وَلَاسَمَحَتْ قَرِيحَةٌ بِمِثَالِهِ، فَإِنْ آثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ، فَانْظِمْ عَلَى هٰذَا الْأُسْلُوْبِ، وَأَنْشَدَ:

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ ۞ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، حَتّٰى أَنْشَدَ فَأَغْرَبَ:

(۱) سَأَلْتُهَا حِيْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا الْـ ۞ قَانِيْ وَإِيْدَاعَ سَمْعِيْ أَطْيَبَ الْخَبَرِ

(۲) فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰى سَنَا قَمَرٍ ۞ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرِ

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهِ، وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهِ.

ترجمہ: پس حاضرین میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے کہا: میں ایک ایسا شعر جانتا ہوں کہ اس کے طرز پر نہ کوئی شعر تیار کیا گیا اور نہ کسی ذہن نے اس کی مثال پیش کی ہے، اس لیے اگر تجھے دلوں کو مائل کرنا پسند ہو، تو اسی طرز پر شعر تیار کر (یہ کہا) اور شعر پڑھا:

اس محبوبہ نے نرگس جیسی آنکھ سے (آنسوؤں کے) موتی برسائے اور اس نے گلاب جیسے رخسار کو سیراب کر دیا۔ اور اولے جیسے دانتوں سے، عناب کی سی انگلیوں کو دبایا۔

پس آنکھ جھپکنے بلکہ اس سے بھی کم وقت نہیں گزرا تھا کہ اس نے شعر پڑھا اور اس نے غرابت پیدا

کردی (انوکھا پن پیدا کردیا)

① جس وقت اس نے ملاقات کی، تو میں نے اس سے اپنا لال نقاب ہٹانے اور میرے کان میں عمدہ ترین خبر پہنچانے کی درخواست کی۔ (۲) تو اس نے شفق جیسا نقاب ہٹایا، جس نے چاند کی روشنی کو (یعنی چاند سے مکھڑے کے جمال کو) چھپا رکھا تھا۔ اور اس نے خوشبودار انگشتری جیسے منھ سے، کلام کے موتی برسائے۔

اس پر حاضرین اس کی بے ساختگیِ کلام پر حیرت میں پڑ گئے۔ اور انھوں نے (شک وشبہ سے) اس کی براءت کا اقرار کیا۔ یعنی اس بات کا اقرار کیا کہ اس کے اشعار صاف ستھرے اور دوسروں کے کلام کی چوری سے بالکل منزہ اور پاک ہیں۔

تحقیق: اِبْتَدَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آگے بڑھا۔ اِبْتِدَارٌ (افتعال) سبقت کرنا۔

لَمْ يُنْسَجْ: مضارع مجہول نفی جحد بلم، وہ نہیں تیار کیا گیا۔ نَسَجَ الشِّعْرَ نَسْجًا (ن،ض) شعر کہنا، بنانا۔

مِنْوَالٌ: طرز۔ اسلوب۔ طریقہ۔ جمع: مَنَاوِيْلُ.

سَمَحَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے سخاوت کی۔ سَمَحَ بِكَذَا سَمْحًا (ف) دل کھول کر دینا۔ بخشش کرنا۔ — قَرِيْحَةٌ: ذہن۔ عقل۔ طبیعت۔ جمع: قَرَائِحُ۔

آثَرْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے پسند کیا۔ آثَرَهُ إِيْثَارًا (افعال) ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔

اِخْتِلَابٌ: (افتعال) کھینچنا۔ مائل کرنا۔ کلام کے ذریعہ متاثر کرنا۔

اُنْظِمْ: امر واحد حاضر، تو شعر تیار کر۔ نَظَمَ الشِّعْرَ نَظْمًا (ض) نظم بنانا۔ قافیہ بند اور باوزن کلام تیار کرنا۔ ترتیب دینا — أُسْلُوْبٌ: طریقہ۔ طرز۔ ڈھنگ۔ جمع: أَسَالِيْبُ۔

أَمْطَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے برسایا۔ اِمْطَارٌ (افعال) برسانا۔

لُؤْلُؤٌ: واحد: لُؤْلُؤَةٌ: موتی، مراد: آنسو۔ جمع: لَآلِيُ۔

نَرْجِسٌ: نرگس کا معرب۔ ایک خوبصورت پھول جس سے آنکھ کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ مراد: خوشنما آنکھ۔

وَرْدٌ: گلاب کا پھول۔ مراد: گلاب جیسا رخسار۔ جمع: وُرُوْدٌ۔

عَضَّتْ: ماضی، اس نے دانتوں سے دبایا۔ عَضَّ عَلَيْهِ عَضًّا (ن،س) دانتوں سے دبانا۔ کاٹنا۔

عُنَّابٌ: ایک خاص قسم کا سرخ سیاہی مائل پھل، جو عام طور پر بطور دواء استعمال کیا جاتا ہے۔ مراد: عناب جیسی انگلی یا انگلی کا پورا۔ واحد: عُنَّابَةٌ.

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

فائدہ: یہ شعر ابوالفرج غسانی دمشقی کا ہے، انھوں نے اس شعر میں حرف تشبیہ ذکر کیے بغیر پانچ تشبیہات ذکر کی ہیں؛ چنانچہ آنکھوں کو گلِ نرگس کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ آنسوؤں کو موتیوں سے، رخساروں کو گلاب سے، اور مہندی لگی انگلیوں کے پوروں کو عناب سے، اور دانتوں کو اولوں سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محبوبہ نے غم فراق میں گلِ نرگس جیسی خوبصورت آنکھوں سے موتیوں کی طرح حسین آنسو بہائے، جو اس کے گلاب کی طرح سرخ رخساروں پر بہتے چلے گئے اور اس نے شرم وحیا کی وجہ سے عناب جیسی سرخ انگلیوں کے پوروں کو، اولوں کی طرح سفید دانتوں سے دبا رکھا تھا۔

لَمْحٌ: جھپک، سرسری نظر۔ لَمَحَ إِلَيْهِ لَمْحًا (ف) اچٹتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنا۔

بَصَرٌ: نگاہ۔ مراد: آنکھ۔ جمع: أَبْصَارٌ. كَلَمْحِ الْبَصَرِ: چشم زدن میں۔ آنکھ جھپکنے کے برابر۔

أَوْ: برائے اضراب بمعنی: بَلْ ۔۔۔ أَقْرَبُ: اسم تفضیل، زیادہ قریب۔ قَرُبَ قُرْبًا (ک) قریب ہونا۔

أَغْرَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غرابت پیدا کردی۔ أَغْرَبَ فِيْ كَلَامِهٖ إِغْرَابًا (افعال) غرابت پیدا کرنا۔ انوکھا پن پیدا کرنا۔

سَأَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے درخواست کی۔ سَأَلَهُ الشَّيْءَ سُؤَالًا (ف) مانگنا۔ درخواست کرنا۔

فائدہ: سَأَلَ: دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے، جب یہ دونوں مفعولوں کی طرف بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے، تو اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں: مانگنا، درخواست کرنا، جیسے: سَأَلْتُهُ دِرْهَمًا (میں نے اس سے ایک درہم مانگا) اور جب یہ دوسرے مفعول کی طرف بواسطہ ''عَنْ'' متعدی ہوتا ہے، تو معنی ہوتے ہیں: معلوم کرنا، دریافت کرنا جیسے: سَأَلْتُهُ عن القلم (میں نے اس سے قلم کے متعلق معلوم کیا)

زَارَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ملاقات کی۔ زَارَهُ زِيَارَةً (ن) ملاقات کرنا۔

نَضْوٌ: مصدر۔ نَضَا الثَّوْبَ نَضْوًا (ن) کپڑا ہٹانا یا اتارنا۔

بُرْقُعٌ: بضم القاف۔ وَيَجُوْزُ بفتح القاف بمعنی نقاب۔ برقع۔ جمع: بَرَاقِعُ.

قَانِيْ: گہرا سرخ۔ اسم فاعل، قَنَا قُنُوًّا (ن) گہرا سرخ ہونا ۔۔۔ إِيْدَاعٌ: (افعال) امانت رکھنا۔

سَمْعٌ: کان۔ جمع: أَسْمَاعٌ وَأَسْمُعٌ۔ جمع الجمع: أَسَامِعُ وَأَسَامِيْعُ. سَمِعَ سَمْعًا (س) سننا۔

أَطْيَبُ: اسم تفضیل۔ خوشگوار۔ عمدہ ترین۔ طَابَ طِيْبًا (ض) خوشگوار ہونا۔ صاف اور اچھا ہونا۔

زَحْزَحَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ہٹایا۔ زَحْزَحَةً: (باب بعثرۃ) ہٹانا۔ ہلانا۔ دور کرنا۔

شَفَقٌ: غروبِ آفتاب کے بعد کی سرخی۔ جمع: أشفاقٌ مراد: شفق جیسا نقاب یا برقع۔

غَشّٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھپایا۔ غَشّاهُ تَغشِيَةً (تفعیل) ڈھانپنا۔ چھپانا۔

سَنَا: چمک، مراد: چہرے کا حسن و جمال۔ سَنِيَ يَسْنٰى سَنًا وَسَنَاءً (س) چمکنا۔ روشن ہونا۔

قَمَرٌ: چاند۔ مراد: چاند سا مکھڑا۔ حسین چہرہ۔ جمع: أقمارٌ۔

سَاقَطَتْ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برسائے۔ سَاقَطَهُ (مفاعلت) برسانا، گراتے رہنا۔

خاتَمٌ: انگشتری، مراد: انگشتری جیسا منہ۔ جمع: خَوَاتِمُ۔ چوں کہ معشوق بہت کم باتیں کرتے ہیں، اس لیے ان کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے؛ گویا ان کا منہ چھوٹا ہوتا ہے، اس لیے وہ کم بولتے ہیں۔

عَطِرٌ: صیغۂ صفت، خوشبودار۔ عَطِرَ عَطَرًا (س) خوشبودار ہونا۔ عِطْرٌ: خوشبو۔ جمع: عُطُورٌ۔

فائدہ: اس شعر میں علامہ حریری نے چار تشبیہات ذکر کی ہیں۔ برقع کو شفق سے تشبیہ دی ہے، چہرے کو قمر سے، الفاظ و کلام کو موتیوں سے، اور منہ کو انگوٹھی سے۔ ابو الفرج غسانی کے شعر میں پانچ تشبیہات تھیں۔ تو بظاہر یہ شعر اُس سے کم درجہ کا ہوا؛ لیکن ایسا نہیں ہے۔ علامہ حریری نے پانچویں تشبیہ کو چھوڑ دیا، اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ پانچویں تشبیہ (انگلیوں کے پوروں کو عناب سے تشبیہ دینا) یہاں لانا مناسب نہیں؛ کیونکہ یہ موقع جدائی کا ہے اور جدائی کے وقت مہندی نہیں لگائی جاتی، مہندی تو خوشی کے وقت لگائی جاتی ہے، تو ایسے وقت میں عناب سے تشبیہ دینا مناسب نہیں، بلکہ بجائے اس تشبیہ کے وہ تشبیہ ہونی چاہیے جو آئندہ شعر میں آرہی ہے، نیز علامہ حریری کے دوسرے شعر کی تشبیہات زیادہ لطیف ہیں۔

حَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ حیرت میں پڑ گیا۔ حَارَ حَيْرَةً وحَيَرَانًا (س) حیرت میں پڑنا۔

بَدَاهَةٌ: حاضر جوابی۔ بے ساختگی۔ بَدَهَ بَدَاهَةً (ف) برجستہ بولنا۔

اِعْتَرَفُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے اقرار کیا۔ اِعْتَرَفَ بِكَذَا اِعْتِرَافًا (افتعال) اقرار کرنا۔

نَزَاهَةٌ: براءت۔ پاکدامنی۔ نَزِهَ نَزَاهَةً (س، ک) پاک وصاف ہونا۔ پاک دامن ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: تفریعیہ۔ أَمْطَرَتْ: فعل بافاعل۔ لُؤْلُؤًا: مفعول بہ۔ مِنْ نَرْجِسٍ: متعلق۔ أَمْطَرَتْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ سَقَتْ: فعل بافاعل۔ وَرْدًا: مفعول بہ۔ سَقَتْ: فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول، واو: حرف عطف، عَضَّتْ: فعل بافاعل عَلَى الْعُنَّابِ: متعلق اول۔ بِالْبَرْدِ: متعلق ثانی۔ عَضَّتْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲) سَأَلْتُ: فعل بافاعل۔ هَا: ضمیر مفعول اول۔ حِيْنَ: ظرف مضاف زَارَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، حِيْنَ: مضاف بامضاف الیہ مفعول فیہ۔ نَضْوَ: مضاف، بُرْقُعِهَا: مرکب اضافی ہوکر موصوف، اَلْقَانِيْ صفت۔ موصوف باصفت مضاف الیہ۔ نَضْوَ: مضاف بامضاف الیہ معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف اِيْدَاعِ: مصدر مضاف۔ سَمْعِيْ: مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ (قائم مقام مفعول اول) اِيْدَاعِ کا۔ أَطْيَبَ الْخَبَرِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ (ثانی)۔ اِيْدَاعِ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ سَأَلْتُ کا۔ سَأَلْتُ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ۔ زَحْزَحَتْ: فعل بافاعل۔ شَفَقًا: موصوف، غَشَّى: فعل بافاعل، سَنَا قَمَرٍ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، غَشَّى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف باصفت مفعول بہ، زَحْزَحَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف سَاقَطَتْ: فعل بافاعل، لُؤْلُؤًا: مفعول بہ۔ مِنْ: حرف جار۔ خَاتِمِ عَطِرٍ: مرکب توصیفی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ سَاقَطَتْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

فَلَمَّا آنَسَ اِسْتِئْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهِ، وَانْصِبَابَهُمْ إِلٰى شِعْبِ إِكْرَامِهِ، أَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: دُوْنَكُمْ بَيْتَيْنِ آخَرَيْنِ، وَأَنْشَدَ:

(۱) وَأَقْبَلَتْ يَوْمَ جَدَّ الْبَيْنُ فِيْ حُلَلٍ ۞ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

(۲) فَلَاحَ لَيْلٌ عَلٰى صُبْحٍ أَقَلَّهُمَا ۞ غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبَلُّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِيْنَئِذٍ اِسْتَسْنَى الْقَوْمُ قِيْمَتَهُ، وَاسْتَغْزَرُوْا دِيْمَتَهُ، وَاجْمَلُوْا عِشْرَتَهُ، وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهُ.

ترجمہ: پس جب اس نے اپنے کلام کے ساتھ، ان کے مانوس ہو جانے اور اس کے اکرام کے طریقے کی طرف ان کے میلان کو محسوس کیا، تو اس نے آنکھ جھپکنے کے بقدر سر جھکایا، پھر کہا: تم دو شعر اور سنو اور شعر پڑھے:

① جس روز جدائی واقع ہوئی (محبوب اور محبوبہ کے درمیان) تو وہ سیاہ کپڑوں میں پشیمان اور دم بخود آدمی کی طرح، انگلیاں دانتوں سے دبائے ہوئے سامنے آئی۔

② تو صبح پر رات اس طرح ظاہر ہوئی کہ ان دونوں کو اٹھائے ہوئے تھی ایک شاخ۔ اور اس نے بلور کی سی انگلیوں کو موتیوں جیسے دانتوں سے دبا رکھا تھا۔

پس اس وقت لوگوں نے اس کی حیثیت کو بڑا محسوس کیا اور اس کی بارش کلام کو کثیر پایا اور انھوں نے اُس کے ساتھ اچھا معاملہ کیا اور اس کا لباس بہتر بنا دیا۔

تحقیق: آنَسَ: ماضی، اس نے محسوس کیا۔ آنَسَ الشَّيْءَ إِيْنَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔ جاننا۔

اِسْتِئْنَاسٌ: مصدر از اِسْتَأْنَسَ بِهٖ (استفعال) وَأَنِسَ بِهٖ أُنْسًا (س) مانوس ہونا۔

اِنْصِبَابٌ: میلان۔ اِنْصَبَّ الْمَاءُ (انفعال) پانی بہنا۔ اِنْصَبَّ إِلَيْهِ۔ متوجہ ہونا۔ مائل ہونا۔

شِعْبٌ: طریقہ۔ راستہ۔ اصل معنی: پہاڑی راستہ۔ گھاٹی۔ جمع: شِعَابٌ۔

أَطْرَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سر جھکایا۔ اِطْرَاقٌ (افعال) سر جھکانا۔ گردن نیچی کرنا۔

كَطَرْفَةٍ: کاف بمعنی بقدر۔ برابر۔ طَرْفَةٌ: ایک نگاہ۔ آنکھ کی ایک حرکت۔ طَرَفَ بَصَرَهٗ إِلٰى كَذَا طَرْفًا (ض) نگاہ اٹھانا۔ طَرْفٌ: نگاہ۔ آنکھ۔ جمع: أَطْرَافٌ۔

دُوْنَكُمْ: دُوْنَ: اسم فعل۔ بمعنی خُذْ: لو۔ سنو۔ اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے۔

أَقْبَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ سامنے آئی۔ أَقْبَلَ إِقْبَالًا (افعال) آنا۔ سامنے آنا۔

جَدَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ واقع ہوئی۔ جَدَّ الشَّيْءُ جِدًّا (ض) واقع ہونا۔ ثابت ہونا۔

بَيْنٌ: جدائی۔ فراق (۲) وصل، ملاپ۔ بَانَ بَيْنًا وَبَيْنُوْنَةً (ض) جدا ہونا۔ ملنا (یہ اضداد میں سے ہے)

حُلَلٌ: واحد: حُلَّةٌ: پوشاک۔ کپڑوں کا جوڑا ــــ سُوْدٌ: واحد: أَسْوَدُ: سیاہ۔ سَوَادٌ (س) سیاہ ہونا۔

تَعَضُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ دانتوں سے دباتی ہے۔ عَضَّهٗ عَضًّا (ن، س) دانتوں سے دبانا۔ دانتوں سے کاٹنا ــــ بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلی کا پورا۔ مجازاً: انگلی۔

نَادِمٌ: اسم فاعل۔ شرمندہ۔ نَدِمَ عَلَى الْأَمْرِ نَدَمًا وَنَدَامَةً (س) پشیمان ہونا۔

حَصِرٌ: صیغۂ صفت۔ دم بخود، جو بولنا چاہے مگر نہ بول سکے۔ حَصَرٌ (س) زبان بند ہونا۔ رک جانا۔

لَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوئی۔ لَاحَ لَوْحًا (ن) ظاہر ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ: "اَلْحُلْوَانِيَّةُ"

لَیلٌ: رات۔ مراد: بال۔ جمع: لَیالِیْ۔ صُبْحٌ: صبح۔ مراد: روشن چہرہ۔

أَقَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اٹھایا۔ أَقَلَّ إِقْلَالاً (افعال) اٹھانا۔ بلند کرنا۔

غُصْنٌ: شاخ۔ مراد: قد و قامت۔ جمع: أَغْصَانٌ.

ضَرَّسَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے دبایا۔ ضَرَّسَهُ (تفعیل) سختی سے ڈاڑھوں سے دبانا۔ یا کاٹنا۔ ضَرِسَ (س) ڈاڑھ یا دانت سے پکڑنا یا دبانا۔ ضِرْسٌ: ڈاڑھ جمع: أَضْرَاسٌ.

بِلَّوْر: یا بَلُّوْر: ایک شفاف پتھر۔ خاص قسم کا شیشہ۔ بِلَّور (اردو میں بھی بِلَّوْر ہی کہتے ہیں) واحد: بِلَّوْرَةٌ مراد: صاف و شفاف انگلیاں ـــــ دُرَرٌ: واحد: دُرَّةٌ: موتی۔ مراد: دانت۔

فائدہ: ابوالفرج غسانی کے شعر فَأَمْطَرَتْ الخ کے مقابلے میں علامہ حریری أَمْطَرَتْ کی جگہ سَاقَطَتْ لائے۔ لُؤْلُؤٌ کے مقابلے میں لُؤْلُؤٌ ہی لائے ہیں، وہاں اس سے مراد آنسو تھے اور یہاں کلام (موتی کے ساتھ آنسوؤں کو بھی تشبیہ دیتے ہیں نیز الفاظ و کلام کو اور دانتوں کو بھی تشبیہ دیتے ہیں) نَرْجِسْ کے مقابلے میں ''خاتم'' لائے، اور وَرْدًا کے مقابلے میں سَنَا قَمَرٍ لائے، وہاں ابوالفرج نے گلاب سے تشبیہ دے کر رخسار کی سرخی بتائی، جبکہ یہاں سَنَا قَمَرْ کہہ کر چہرے کی سفیدی بتلائی؛ لیکن وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّاب بالْبَرَدِ کے مقابلے میں کچھ نہیں کہا۔ اور اس تشبیہ کو علامہ نے مناسب نہیں سمجھا؛ اس لیے مزید دو شعر لا کر وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّاب بِالْبَرَدِ کے مقابلے کے لیے وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْر بالدُّرَرِ، لائے اور اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا۔ علامہ حریری نے ان آخری دو شعروں میں سیاہ زلفوں کو رات کے ساتھ تشبیہ دی ہے، چہرے کو صبح کے ساتھ، قد کو شاخ کے ساتھ، انگلیوں کے پوروں کو بلور کے ساتھ، اور دانتوں کو موتی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ ان دو شعروں کا مطلب یہ ہے کہ محبوبہ جدائی کے دن غم اور سوگ کے سیاہ کپڑے پہن کر سامنے آئی، انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے۔ اس کی سیاہ زلفیں اس کے چمکتے چہرے پر لہرا رہی تھیں۔ درخت کی شاخ کی طرح نرم و نازک اور لمبا قد تھا۔ اور وہ بلور کی طرح سفید انگلیوں کو موتی کی طرح حسین دانتوں سے دبائے ہوئے تھی۔

اِسْتَسْنٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بڑا محسوس کیا۔ اِسْتِسْنَاءٌ (استفعال) بڑا سمجھنا۔ زیادہ سمجھنا، بڑا قرار دینا۔ سَنِيَ سَنًا و سَنَاءً (س) بلند ہونا: بلند رتبہ ہونا۔

قِیْمَةٌ: حیثیت، قیمت، قدر جمع: قِیَمٌ.

اِسْتَغْزَرُوْا: ماضی جمع مذکر غائب۔ انھوں نے کثیر پایا۔ اِسْتِغْزَارٌ (استفعال) زیادہ سمجھنا۔ بہت پانا۔

دِيمَةٌ: مسلسل ہونے والی ہلکی بارش۔جھڑی۔مراد: شعری کلام۔جمع: دِيَمٌ.

أَجمَلُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے اچھا کیا۔أَجْمَلَ إِجْمَالاً (افعال) بہتر بنانا۔

عِشْرَةٌ: میل جول۔برتاؤ۔مُعَاشَرَةٌ: کا اسم مصدر۔عَاشَرَهُ مُعَاشَرَةً: باہم مل جل کے رہنا۔

جَمَّلُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے بہتر بنادیا۔تَجْمِيْلٌ (تفعیل) خوبصورت بنانا۔بہتر بنانا۔

قِشْرَةٌ: چھلکا۔مراد: تن پوش کپڑا۔لباس۔پوشاک۔جمع: قُشُوْرٌ. قَشْرٌ (ن،ض) چھیلنا، چھلکا اتارنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) واو: حرف عطف أَقْبَلَتْ: فعل، ضمیر مستتر ذوالحال۔يَوْمَ: مضاف جَدَّ الْبَيْنُ: فعل بافاعل مضاف الیہ۔ يَوْمَ: مضاف بامضاف الیہ مفعول فیہ۔فِيْ: حرف جر۔حُلَلٍ سُوْدٍ: مرکب توصیفی ہوکر مجرور۔جار بامجرور متعلق۔ تَعَضُّ: فعل بافاعل۔بَنَانَ: مضاف۔النَّادِمِ الْحَصِرِ: مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ۔مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ۔تَعَضُّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔أَقْبَلَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فا: تفصیلیہ لَاحَ: فعل، لَيْلٌ: موصوف، عَلٰى صُبْحٍ: متعلق، أَقَلَّ: فعل، هُمَا: ضمیر مفعول بہ (جو راجع ہے لَيْلٌ اور صُبْحٌ کی طرف) غُصْنٌ: فاعل۔أَقَلَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔واو: حرف عطف، ضَرَّسَتْ: فعل بافاعل، اَلْبِلَّوْرَ: مفعول بہ۔بِالدُّرَرِ: متعلق۔ضَرَّسَتْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف۔معطوف علیہ بامعطوف صفت ہوئی لَيْلٌ کی۔لَيْلٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ لَاحَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ) لَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهِ، وَتَأَلُّقَ جِلْوَتِهِ، أَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِيْ تَوَسُّمِهِ، وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِيْ مِيْسَمِهِ، فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرُوْجِيُّ. وَقَدْ أَقْمَرَ لَيْلُهُ الدَّجُوْجِيُّ، فَهَنَّأْتُ نَفْسِيْ بِمَوْرِدِهِ، وَابْتَدَرْتُ اسْتِلَامَ يَدِهِ، وَقُلْتُ لَهُ: مَا الَّذِيْ أَحَالَ صِفَتَكَ؛ حَتّٰى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ؛ حَتّٰى أَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ؟! فَأَنْشَأَ يَقُوْلُ:

ترجمہ: (اس حکایت کو بیان کرنے والے نے کہا کہ) جب میں نے اس کے انگارے کی

شعلہ زنی (یعنی اس کے ذہن کی تیزی) اور اس کے چہرے کی چمک کو دیکھا، تو میں نے اُسے شناخت کرنے کے لیے غور سے دیکھا اور اس کی خاص علامت پر نگاہ دوڑائی، تو اچانک معلوم ہوا کہ وہ ہمارا شیخ سروجی ہے، درانحالیکہ اس کی تاریک رات روشن ہوگئی تھی (اس کے سیاہ بال سفید ہو گئے تھے)، تو میں نے اس کی آمد پر خود کو مبارکباد پیش کی اور اس کے ہاتھ کو چومنے کے لیے آگے بڑھا اور میں نے اس سے کہا: وہ کیا چیز ہے جس نے تیری ظاہری صورت کو بدل دیا ہے، اس حد تک کہ میں تیری شناخت سے ناواقف رہا اور وہ کونسی چیز ہے جس نے تیری ڈاڑھی کو نمبد بنا دیا؛ یہاں تک کہ اجنبی سمجھا میں نے تیری ظاہری حالت کو، پس وہ کہنے لگا:

تحقیق: تَلَهُّبٌ: (تفعل) آگ کا بھڑکنا۔ آگ کا لپٹیں مارنا۔ لَهَبٌ (س) آگ سے شعلہ نکلنا۔

جَذْوَةٌ: انگارہ۔ آگ کا شعلہ۔ جمع: جُذٰی ـــ تَأَلُّقٌ: (تفعل) چمکنا۔

جَلْوَةٌ: جھلک۔ کسی شے کا ایک دفعہ ظاہر ہونا۔ مراد: چہرہ۔ جَلا الأَمْرُ جَلْوًا و جَلاءً (ن) ظاہر ہونا۔

أَمْعَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے غور سے دیکھا۔ أَمْعَنَ النَّظَرَ فِي الْأَمْرِ (افعال) غور کرنا۔ گہری نظر سے دیکھنا

تَوَسُّمٌ: (تفعل) شناخت کرنا۔ علامت کے ذریعہ پہچاننا۔ تاڑنا۔

سَرَّحْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے نظر دوڑائی۔ سَرَّحَ الطَّرْفَ (تفعیل) نظر دوڑانا۔ نظر ڈالنا۔

طَرْفٌ: آنکھ۔ جمع: أَطْرَافٌ۔

مِيْسَمٌ: علامت۔ نشان (۲) داغ لگانے کا آلہ۔ جمع: مَوَاسِمُ وَمَيَاسِمُ۔ اسم آلہ از وَسَمَهُ وَسْمًا (ض) نشان لگانا۔ داغ لگانا۔

أَقْمَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روشن ہوگئی۔ أَقْمَرَ اللَّيْلُ (افعال) رات کا چاند سے روشن ہونا۔

اَلدَّجُوْجِيُّ: الدَّجُوْجُ: اسم مبالغہ۔ سیاہ ترین۔ دَجَّ اللَّيْلُ دَجًّا (ن، ض) رات کا تاریک ہونا

هَنَّأْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مبارک باد دی۔ هَنَّأَهُ بِكَذَا تَهْنِئَةً (تفعیل) مبارک باد...

مَوْرِدٌ: مصدر میمی بمعنی آمد، وَرَدَ عَلَيْهِ وُرُوْدًا وَمَوْرِدًا (ض) آنا۔

اِسْتِلَامٌ: چومنا، بوسہ دینا (افتعال)

أَحَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بدل دیا۔ أَحَالَ إِحَالَةً (افعال) بدل دینا۔

صِفَةٌ: ظاہری کیفیت۔ حالت۔ جمع: صِفَاتٌ ـــ حَتّٰى: اس حد تک کہ۔ یہاں تک کہ۔

جَهِلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں ناواقف رہا۔ جَهِلَ جَهَالَةً (س) ناواقف ہونا۔
مَعْرِفَةً: مصدر میمی۔ پہچان۔ شناخت۔ عَرَفَ الشيءَ عِرْفَانًا ومَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔ جاننا۔
شَيَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سفید بنادیا۔ تَشْيِيْبٌ (تفعیل) بوڑھا بنادینا، بال سفید کردینا۔
أَنْكَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اجنبی سمجھا۔ أَنْكَرَ الشَّيئَ (افعال) اجنبی سمجھنا۔ نہ پہچاننا۔
حِلْيَةً: زیور۔ زینت۔ مراد: ظاہری صورت۔ جمع: حُلِيٌّ۔
أَنْشَأَ: فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

---

(۱) وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ ۞ وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ
(۲) إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ ۞ فَفِيْ غَدٍ يَتَغَلَّبْ
(۳) فَلَا تَثِقْ بِوَمِيْضٍ ۞ مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبْ
(۴) وَاصْبِرْ إِذَا هُوَ أَضْرَىٰ ۞ بِكَ الْخُطُوْبَ وَأَلَّبْ
(۵) فَمَا عَلَى التِّبْرِ عَارٌ ۞ فِي النَّارِ حِيْنَ يُقَلَّبْ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهٗ، وَمُسْتَصْحِبًا الْقُلُوْبَ مَعَهٗ.

ترجمہ: ① حوادثات کی ضرب (وقوع) نے بوڑھا بنادیا۔ اور زمانہ لوگوں کو بہت ہی پلٹیاں دیتا ہے۔ (یا زمانہ لوگوں کے لیے بڑا ہی انقلاب انگیز ہے) ② اگر وہ کسی دن میں کسی شخص کا مطیع ہوجاتا ہے، تو وہ آئندہ کل میں اس پر غلبہ پالیتا ہے ③ اس لیے اس کی بجلی کی چمک پر بھروسہ مت کر؛ کیوں کہ وہ انتہائی پُر فریب ہے ④ اور تم اس وقت صبر کرو جب کہ وہ زمانہ مصائب کو تمھارے پیچھے لگادے اور (تمہارے لیے) جمع کردے ⑤ کیوں کہ خالص سونے کے لیے کوئی عیب نہیں ہوتا، آگ میں ڈالنے کے وقت جب کہ اُسے الٹ پلٹ کیا جاتا ہے۔

پھر وہ اپنی جگہ چھوڑتا ہوا اور اپنے ساتھ دلوں کو لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

تحقیق: وَقْعٌ: اثر، ضرب۔ وقوع۔ وَقَعَ وَقْعًا وَوُقُوْعًا (ف) واقع ہونا۔ گرنا۔
شَوَائِب: واحد: شَائِبَةٌ: آمیزش۔ ملاوٹ۔ مراد: آفت۔ شَابَ شَوْبًا (ن) [illegible] آمیزش کرنا۔
قُلَّبٌ: صیغہ مبالغہ۔ انقلاب انگیز۔ بہت الٹنے پلٹنے والا۔ قَلَبَهٗ قَلْبًا (ض) الٹنا، پلٹنا۔
دَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مطیع ہوا۔ دَانَ لَهٗ دِيْنًا (ض) فرمانبردار ہونا۔ مطیع ہونا۔

يَوْمٌ: دن۔ وقت۔ زمانہ۔ جمع: أَيَّامٌ

غَدًا: کل آئندہ (۲) مستقبل۔

يَتَغَلَّبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ غلبہ پالیتا ہے۔ تَغَلُّبٌ (تفعل) فتحیاب ہونا۔ غلبہ پالینا۔

لَا تَثِقْ: فعل نہی واحد مذکر حاضر، تو بھروسہ مت کر۔ وَثِقَ بِهِ وُثُوْقًا (حسب) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا۔

وَمِيْض: حاصل مصدر۔ چمک۔ وَمَضَ الْبَرْقُ وَمْضًا وَوَمِيْضًا (ض) کوندنا۔ چمکنا۔

بَرْقٌ: بجلی۔ آسمانی ہو یا مصنوعی۔ بَرَقَ بَرْقًا (ن) چمکنا۔ ظاہر ہونا۔

خُلَّبٌ: صیغہ مبالغہ۔ انتہائی پُرفریب۔ انتہائی دھوکے باز۔ خَلَبَ خَلْبًا (ن) دام فریب میں پھنسانا۔

اِصْبِرْ: امر حاضر، تو صبر کر۔ صَبَرَ عَلَيْهِ صَبْرًا (ض) برداشت کرنا۔ صبر کرنا۔

أَضْرٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیچھے لگایا۔ أَضْرٰى فُلَانًا بِهِ إِضْرَاءً (افعال) پیچھے لگانا۔

خُطُوْبٌ: واحد: خَطْبٌ: مصیبت۔ پریشانی۔

أَلَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جمع کر دیا۔ أَلَّبَ الْقَوْمَ تَأْلِيْبًا (تفعیل) جمع کرنا۔

تِبْرٌ: واحد: تِبْرَةٌ: بے ڈھلا سونے کا ڈلا۔ وہ کھرا سونا جو کان سے نکال کر صاف نہ کیا گیا ہو۔

عَارٌ: عیب۔ شرم۔ جمع: أَعْيَارٌ. عَارَ فلانًا عَيْرًا (ض) عیب لگانا۔

يُقَلَّبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ الٹ پلٹ کیا جاتا ہے، تَقْلِيْبٌ (تفعیل) الٹ پلٹ کرنا۔

مُفَارِقٌ: اسم فاعل۔ جدا ہونے والا، فَارَقَه مُفَارَقَةً (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔

مَوْضِعٌ: اسم ظرف۔ جگہ۔ رکھنے کی جگہ۔ جمع: مَوَاضِعُ. وَضَعَ الشَّيْءَ وَضْعًا (ف) رکھنا۔

مُسْتَصْحِبٌ: اسم فاعل۔ ساتھ لینے والا۔ اِسْتَصْحَبَ الشَّيْءَ (استفعال) ہمراہ لینا۔ ساتھ لینا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) وَقْعُ الشَّوَائِبِ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ شَيَّبَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف الدَّهْرُ: مبتدا۔ قُلَّبٌ: صیغہ مبالغہ۔ بِالنَّاس: متعلق۔ قُلَّبٌ: صیغہ مبالغہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲) إِنْ: حرف شرط۔ دَانَ: فعل بافاعل۔ يَوْمًا: مفعول فیہ۔ لِشَخْصٍ: متعلق۔ دَانَ: فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شرط۔ فَا: جزائیہ۔ فِي غَدٍ: متعلق مقدم ہوا يَتَغَلَّبُ کے۔ يَتَغَلَّبُ: فعل اپنے فاعل اور

متعلق مقدم سے مل کر جزاء۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ۔ لَاتَتِقْ: فعل نہی بافاعل۔ بَا: حرف جر۔ وَمِیْضٍ: موصوف مِنْ بَرْقِهٖ: متعلق ہوا کَائِنٍ کے۔ کَـائِنٍ: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف باصفت مجرور۔ جار بامجرور متعلق ہوا لَاتَتِقْ کے۔ لَاتَتِقْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر نہی، فَا: جواب نہی۔ هُوَ: مبتدا۔ خُـلَّبُ: صیغہ مبالغہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جواب نہی۔ نہی، جواب نہی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) واو: عاطفہ، اِصْبِرْ: فعل بافاعل۔ اِذَا: ظرفیہ مضاف۔ هُوَ: مبتدا أَضْرٰی: فعل بافاعل۔ بِكَ: متعلق۔ اَلْخُطُوْبَ مفعول بہ۔ أَضْرٰی: فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو: حرف عطف۔ اَلَّبَ: فعل فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر هُـوَ: مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر مضاف الیہ اِذَا ظرفیہ کا۔ مضاف بامضاف الیہ مفعول فیہ۔ اِصْبِرْ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) فَا: تفریعیہ مَا: مشابہ بلیس عَلَی التِّبْرِ: متعلق اول ہوا ثَابِتًا محذوف کے۔ فِي النَّارِ: متعلق ثانی۔ حِيْنَ ظرف مضاف، يُقَلَّبُ: فعل بانائب فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ۔ حِيْنَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتًا کا۔ ثَابِتًا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم۔ عَارٌ اسم مؤخر۔ مَا مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸
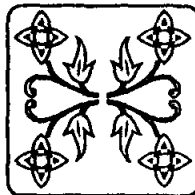
تیسرے مقامے ''دیناریہ'' کا خلاصہ

علامہ حریری نے ابوزید سروجی کی زبانی، اشعار میں بڑے خوبصورت انداز میں، پہلے درہم کی تعریف کی ہے اور پھر مذمت۔ درہم کی تعریف اور مذمت ہی اس مقامے کی ادبی خصوصیت اور مقصد ہے۔

چنانچہ حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ: میں ایک دن چند دوستوں کے ساتھ، شعروشاعری کی مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا، اولاً اس نے سلام کیا، اس کے بعد اہلِ مجلس کی خوب تعریف کی، پھر اس نے اپنی سابقہ خوشحالی اور سخاوت کا تذکرہ کیا۔ اور بڑے پُر درد اور فصیح اسلوب میں اپنی موجودہ بدحالی اور مصائبِ زمانہ کا تذکرہ کیا۔ میں اس کے فصیح وبلیغ اسلوب سے بے حد متاثر ہوا اور اس کی بدحالی اور غربت پر مجھے بڑا رحم آیا، چنانچہ میں نے ایک درہم نکال کر اس سے کہا کہ: اگر تم نظم میں اس کی تعریف کردو، تو یہ تمھیں دیدیا جائے گا۔ اس نے برجستہ نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ گیارہ (۱۱) شعروں میں اس کی تعریف کردی۔ اور دینار لے کر منھ میں رکھ لیا۔ جب وہ جانے لگا، تو میں نے واپس بلایا اور دوسرا درہم نکال کر کہا کہ: اگر تم اشعار میں اس کی برائی بیان کردو، تو یہ بھی تمھارا ہے۔ چنانچہ اس نے فی البدیہ نو (۹) شعروں میں درہم کی مذمت وبرائی بیان کردی اور اس طرح اس نے دوسرا درہم بھی لے لیا۔ حارث بن ہمام کہتے ہیں: مجھے خیال آیا کہ شاید یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا بننا مکروفریب ہے۔ میں نے قریب جاکر کہا: صحیح چلو، میں نے تمھیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو۔ ابوزید نے کہا: کیا تم حارث ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اس کے بعد میں نے اس کا حال چال معلوم کیا اور کہا کہ: تم کیوں لنگڑا بنے ہو؟ اس کے جواب میں ابوزید نے تین شعروں میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کردی۔ چنانچہ کہا کہ: مجھے لنگڑا بننے کی کوئی خوشی نہیں ہے، میں تو اس طرح روزی کمانے کے لیے دروازہ کھٹکھٹاتا پھرتا ہوں۔ اس حالت میں اگر کوئی ملامت کرتا ہے، تو میں کہہ دیتا ہوں کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے کے لیے کوئی حرج نہیں۔

اس مقامے میں کل تیئیس (۲۳) اشعار ہیں،

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: ''اَلدِّيْنَارِيَّةُ''

تیسرا مجلسی واقعہ'' دینار'' کی طرف منسوب ہے۔

اَلدِّيْنَارِيَّةُ :منسوب الی دینار۔ دِيْنَار :سونے کا ایک سکہ۔ جمع :دَنَانِيْرُ۔ اس مقامے میں دینار کی بہت عمدہ انداز میں تعریف کی گئی ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کی برائی بھی بڑے اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ اُسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامہ کا نام رکھا گیا'' الدیناریہ''

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: نَظَمَنِيْ وَأَخْدَانًا لِيْ نَادٍ، لَمْ يَخِبْ فِيْهِ مُنَادٍ، وَلَا كَبَا قَدْحُ زِنَادٍ، وَلَاذَكَتْ نَارُ عِنَادٍ؛ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيْدِ، وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْأَسَانِيْدِ، إِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ، وَفِيْ مِشْيَتِهِ قَزَلٌ. فَقَالَ: يَا أَخَايِرَ الذَّخَائِرِ، وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ، عِمُوْا صَبَاحًا، وَأَنْعِمُوْا اصْطِبَاحًا، وَانْظُرُوْا إِلٰى مَنْ كَانَ ذَانَدِيٍّ وَنَدًى، وَجِدَةٍ وَّجَدًى، وَعَقَارٍ وَّقُرًى، وَمَقَارٍ وَّقِرًى.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کیا۔ کہا کہ: مجھے اور میرے کچھ ساتھیوں کو ایک ایسی مجلس نے اکٹھا کیا کہ جس میں نہ کوئی سائل ناکام رہا تھا اور نہ چقماق کی رگڑ بے نتیجہ رہی تھی (یعنی نہ کسی ذہن کی کاوش بے نتیجہ رہی تھی) اور نہ مخالفت کی آگ بھڑکی تھی۔ پس جس وقت ہم عمدہ قسم کے اشعار ایک دوسرے سے سن رہے تھے اور عمدہ قسم کے مستند واقعات باری باری بیان کر رہے تھے کہ اچانک ہم میں ایک ایسا شخص کھڑا ہوا جس پر پھٹے ہوئے کپڑے تھے اور اس کی چال میں لنگڑاپن تھا۔ پس اس نے کہا کہ: اے بہترین ذخیرہ بننے والو (اے بروقت کام آنے والو) اور اے کنبے کے لیے بشارت بننے والو تمھاری صبح خوشگوار ہو اور تمھارا ناشتہ پُر لطف ہو، تم اس شخص کے حال پر نظر کرو جو صاحبِ مجلس اور صاحبِ بخشش تھا جو صاحبِ تموّل اور داد و دہش والا تھا جو جاگیر اور بستیوں کا مالک تھا جو ضیافت کے برتنوں اور ضیافت کے کھانوں والا تھا۔

تحقیق: نَظَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اکٹھا کیا۔ نَظَمَهٗ نَظْمًا (ض) جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔
أَخْدَانٌ: واحد: خِدْنٌ: ساتھی۔ لنگوٹیا یار۔ خَادَنَهٗ مُخَادَنَةً (مفاعلت) دوستی کرنا۔ ساتھی بننا۔
نَادٍ: اسم فاعل۔ مجلس۔ جمع: أَنْدِيَةٌ. نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔
لَمْ يَخِبْ: مضارع نفی جحد بلم، وہ ناکام نہیں رہا۔ خَابَ خَيْبَةً (ض) ناکام ہونا۔ نامراد رہنا۔
مُنَادٍ: اسم فاعل۔ پکارنے والا۔ آواز لگانے والا۔ مراد: سائل۔ مُنَادَاةٌ (مفاعلت) پکارنا۔ آواز دینا۔
لَا كَبَا: ماضی منفی واحد مذکر غائب، وہ بے نتیجہ نہیں رہی۔ كَبَا الزَّنْدُ كَبْوًا (ن) چقماق کا بے آگ ہونا، شعلہ نہ نکالنا۔ مجازاً کسی شے کا بے نتیجہ رہنا۔
قَدْحٌ: مصدر (ف) چقماق کے ذریعہ آگ نکالنا۔ قَدَّاحَةٌ: لائٹر یا سگریٹ لائٹر۔
زِنَادٌ: واحد: زَنْدٌ: چقماق۔ وہ پتھر یا آلہ جس کو رگڑنے سے آگ کا شعلہ ظاہر ہوتا ہے۔ زَنْدٌ: وہ پتھر جو اوپر رکھا جائے اور زَنْدَةٌ: وہ پتھر جو نیچے رکھا جائے۔ ان دونوں کو رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے۔
لَا ذَكَتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، آگ نہیں بھڑکی۔ ذَكَتِ النَّارُ ذُكُوًّا (ن) آگ بھڑکنا۔
فائدہ: لَا ذَكَتْ میں ماضی پر لَا نافیہ داخل ہے۔ لَا نافیہ کے ماضی پر داخل ہونے کی شرط "لَا" کا مکرر آنا ہے۔ جیسا کہ: فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى میں ہے۔ چنانچہ لَا كَبَا اور لَا ذَكَتْ میں بھی "لَا" مکرر ہے۔
عِنَادٌ: مخالفت۔ دشمنی۔ عَانَدَ مُعَانَدَةً وَعِنَادًا (مفاعلت) حق کی مخالفت کرنا۔
بَيْنَا: اصل میں بَيْنَ أَوْقَاتِ ہے، تخفیف کے لیے أَوْقَاتِ کا الف باقی رکھ کر بَيْنَ کے ساتھ ملا دیا گیا اور باقی حصہ حذف کر دیا گیا۔ کبھی بَيْنَ کے آخر میں "مَا" کا اضافہ کر کے بَيْنَمَا کہتے ہیں۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یہ دونوں شروع کلام میں آتے ہیں اور ظرف زمان مفاجات کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے: بَيْنَا أَنَا كُنْتُ أَقْرَأُ قُرِعَ الْبَابُ جس وقت میں کتاب پڑھ رہا تھا اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ معنی: جب۔ جب کہ۔ جس وقت۔ اسی درمیان کہ۔ دریں اثنا کہ۔
نَتَجَاذَبُ: مضارع جمع متکلم، ہم ایک دوسرے سے سن رہے ہیں۔ تَجَاذَبَ أَطْرَافَ الْحَدِيْثِ (تفاعل) باہم تبادلۂ خیال کرنا۔ تَجَاذَبَ أَطْرَافَ الأَنَاشِيْدِ، ایک دوسرے سے اشعار سننا۔
أَطْرَافٌ: واحد: طَرَفٌ: کنارہ (۲) عمدہ اور منتخب شے۔ أَطْرَافُ الْأَنَاشِيْدِ: منتخب اشعار۔
أَنَاشِيْدُ: واحد: أُنْشُوْدَةٌ: ایسے اشعار جو خاص ترنم سے پڑھے جائیں۔ گانا۔ ترانہ۔ اَلنَّشِيْدُ الْوَطَنِيُّ وَالْأُنْشُوْدَةُ الْوَطَنِيَّةُ: قومی گیت یا ترانہ۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

نَتَوَارَدُ: مضارع جمع متکلم، ہم باری باری بیان کر رہے ہیں۔ تَوَارُدٌ (تفاعل) یکے بعد دیگر آنا۔ بلا قصد چند افراد کا ایک ساتھ آنا۔ چند شاعروں کا بلاقصد ایک ہی جیسا کلام کہنا۔ مراد: باری باری کام کرنا۔

طُرَف: واحد طُرْفَةٌ: انوکھی شے۔ چٹکلا۔ دلچسپ بات۔ طَرُفَ طَرَافَةً (ک) انوکھا اور عمدہ ہونا۔

أَسَانِيد: واحد: إِسْنَادٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: ایسا کلام جس کا سلسلہ یا تسلسل اس کے قائل کے ساتھ قائم ہو مستند اور قابل اعتماد کلام۔ طُرَفُ الْأَسَانِيْد: عمدہ قسم کے مستند واقعات۔ إِسْنَاد کے اصل معنی: سہارا دینا، کلام کا متکلم کی طرف منسوب کرنا۔

إِذْ: برائے مفاجات۔ بمعنی: اچانک۔ إِذْ یا إِذَا مفاجاتیہ کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس کی جگہ مُفَاجَاة سے مشتق کوئی فعل رکھ دیا جائے، تو معنی درست ہو جائیں۔

بِنَا: (ب) بمعنی فِي. شَخْصٌ: آدمی۔ ذات۔ جمع: أَشْخَاصٌ۔

سَمَلٌ: پرانا کپڑا۔ جمع: أَسْمَالٌ. سَمِلَ الثَّوْبُ سَمَلاً (ن، س) کپڑوں کا پھٹنا یا پرانا ہونا۔

مِشْيَةٌ: بروزن فِعْلَةٌ: چال۔ چلنے کا خاص انداز۔ فِعْلَةٌ کا وزن نوعیت بتانے کے لیے آتا ہے۔ مَشَى مَشْيًا (ض) چلنا ــــ قَزَلٌ: لنگڑاپن۔ شدت کا لنگڑاپن۔ قَزِلَ قَزَلاً (س) بری طرح لنگڑا ہونا۔

أَخَائِرُ: واحد: أَخْيَرُ: بہترین۔ خَيْرٌ کا اسم تفضیل اپنی اصل پر ہے۔ أَخْيَرُ کے الف کو کثرتِ استعمال کے باعث حذف کر کے "یا" کا فتحہ "خاء" ساکنہ کو دیدیا جاتا ہے اور خَيْرٌ استعمال کیا جاتا ہے، البتہ جمع اصل کے مطابق لاتے ہیں۔ خَارَ الشيءَ خَيْرًا (ض) منتخب کرنا۔ چھانٹنا۔

ذَخَائِرُ: واحد: ذَخِيْرَةٌ۔ وہ مال یا سامان جو وقت ضرورت کے لیے محفوظ رکھا جائے۔ مراد: ایسے اشخاص جن سے وقت ضرورت نفع اٹھایا جائے۔ ذَخَرَہ ذَخْرًا و ذُخْرًا (ف) ذخیرہ کرنا۔ وقتِ ضرورت کے لیے کوئی شے محفوظ کرنا۔ اسٹاک کرنا۔

بَشَائِرُ: واحد: بُشَارَةٌ (بضم الباء وکسرہا) خوشخبری۔ بَشَرَبِہ بُشْرًا (ن) خوش کرنا۔ خوش ہونا۔

عَشَائِرُ: واحد: عَشِيْرَةٌ: قبیلہ۔ خاندان۔ یعنی ایسے افراد کا مجموعہ، جو ایک ساتھ گذر بسر کرتے ہوں۔

عِمُوْا: امر جمع حاضر۔ تم خوش حال رہو۔ وَعَمَ وَعْمًا (ض) خوش حالی کی دعا دینا۔

صَبَاحًا: صبح۔ صَبَحَ صَبَاحًا (ف) صبح کے وقت آنا۔ عِمُوْا صَبَاحًا تمہاری صبح اچھی ہو۔ صبح بخیر۔

أَنْعِمُوْا: امر جمع حاضر، تم پر لطف ہو، أَنْعَمَ إِنْعَامًا (افعال) خوشحال بنانا۔ مزے میں ہونا۔ خوشحال ہونا۔

اِصْطِبَاحًا: صبح کے وقت کھانا۔ پینا۔ ناشتہ کرنا۔ اس میں "ط" تائے افتعال سے بدلی ہوئی ہے۔

نَدِيٌّ: مجلس۔ محفل۔ صفت مشبہ بروزن فَعِيلٌ۔ نَدَا القَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔

نَدًى: سخاوت۔ اصل معنی: تری۔ جمع: أَنْدِيَةٌ وَأَنْدَاءٌ۔ نَدِيَ نَدًى (س) تر ہونا۔ سخی وفیاض ہونا۔

جِدَةٌ: تمول۔ مالداری۔ وَجَدَ الرَّجُلُ وُجْدًا وَجِدَةً (ض) مالدار ہونا۔

جَدًا: عطیہ۔ بخشش۔ جَدَا فلانًا جَدْوًا وَجَدًا (ن) عطا کرنا۔ بخشنا۔

عَقَارٌ: زمین۔ غیر منقولہ جائداد۔ جمع: عَقَارَات۔ قُرًى: واحد: قَرْيَةٌ: بستی۔ آبادی۔ گاؤں۔

مَقَارٍ: واحد: مِقْرًى یا مِقْرَاءٌ: اسم آلہ: آلۂ ضیافت۔ برتن (۲) اسم مبالغہ: بڑا مہمان نواز۔

قِرًى: ضیافت (۲) طعام ضیافت قَرَى الضَّيْفَ قِرًى (ض) مہمان نوازی کرنا۔ ضیافت کرنا۔

فَمَا زَالَ بِهِ قُطُوبُ الْخُطُوبِ، وَحُرُوبُ الْكُرُوبِ، وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ، وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ؛ حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ، وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ، وَغَارَ الْمَنْبَعُ، وَنَبَا الْمَرْبَعُ، وَأَقْوَى الْمَجْمَعُ، وَأَقَضَّ الْمَضْجَعُ، واسْتَحَالَتِ الْحَالُ، وَأَعْوَلَ الْعِيَالُ، وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ، وَرَحِمَ الْغَابِطُ، وَأَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ، وَرَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ، وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوْقِعُ، وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ، إِلٰى أَنِ احْتَذَيْنَا الْوَجٰى، وَاغْتَذَيْنَا الشَّجٰى، واسْتَبْطَنَّا الْجَوٰى، وَطَوَيْنَا الْأَحْشَاءَ عَلَى الطَّوٰى، وَاكْتَحَلْنَا السُّهَادَ، وَاسْتَوْطَنَّا الْوِهَادَ، وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ، وَتَنَاسَيْنَا الْأَقْتَادَ، وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ، وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ؛ فَهَلْ مِنْ حُرٍّ آسٍ، أَوْ سَمْحٍ مُوَاسٍ! فَوَ الَّذِيْ اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ قَيْلَةَ، لَقَدْ أَمْسَيْتُ أَخَا عَيْلَةٍ، لَاأَمْلِكُ بِيْتَ لَيْلَةٍ.

ترجمه: پس اس پر برابر رہی مصائب کی سختی، تکلیفوں کی لڑائیاں، حسد کرنے والے کے شر کی چنگاریاں اور اس پر تسلسل رہا سخت مصائب کا؛ حتی کہ ہاتھ خالی ہو گیا، صحن خانہ ویران ہو گیا، چشمۂ دولت خشک ہو گیا، مکان ناموافق ہو گیا، مجلس سنسان ہو گئی، خوابگاہ تکلیف دہ بن گئی اور حالت بالکل بدل گئی۔ بچے آہ وبکا کرنے لگے، اصطبل خالی ہو گئے، رشک کرنے والوں کو رحم آگیا، مویشی اور سامان سب ختم ہو گیا اور ہمارے حال پر حسد کرنے والوں اور مصیبت پر خوش ہونے والوں کو ترس آگیا۔ مہلک زمانے اور رسوا کن افلاس نے ہمیں اس حد تک پہونچا دیا کہ ہم نے برہنہ پائی کو جوتا اور رنج وغم کو (یا گلے میں اٹکی ہوئی ہڈی کو) غذا بنا لیا اور شدت غم سے پیٹ بھر لیا، آنتوں کو سخت بھوک پر لپیٹ لیا، بے خوابی کو

سرمہ اور زمین کے گڈھوں کو رہائش گاہ بنالیا اور کانٹوں دار درخت کو ہم نے نرم سمجھ لیا۔ ہم پالانوں کو بھول گئے، ہم نے اس ہلاکت (موت) کو جو ملیامیٹ کر دینے والی ہے اچھا سمجھ لیا اور ہم نے (اپنے لیے) مقررہ دن (موت کے دن) کو سست رفتار پایا۔ پس کیا کوئی شریف و غمخوار اور سخی و مددگار آدمی ہے؟! کیونکہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے قَیلہ کے قبیلے سے پیدا کیا، میں ایسا محتاج ہو گیا ہوں کہ رات کی روزی (یا نانِ شبینہ) بھی نہیں رکھتا۔

تحقیق: مَازَالَ: فعل ناقص۔ کسی کام کے تسلسل پر دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

قُطُوْبٌ: سختی۔ ناگواری، ترش روئی۔ قَطَبَ قُطُوْبًا (ض) چہرہ پر ناگواری کے شکن پڑنا۔ ترش رو ہونا۔

خُطُوْبٌ: واحد: خَطْبٌ: حادثہ۔ مصیبت۔ بڑا معاملہ (۲) حالت، حال۔

حُرُوْبٌ: واحد: حَرْبٌ: جنگ۔ لڑائی۔ حَرْبٌ (ن) لڑنا۔ مُحَارَبَةٌ (مفاعلت) جنگ کرنا۔

اَلْكُرُوْب: واحد: كَرْبٌ: بے چینی۔ تکلیف۔ كَرَبَ كَرْبًا (ن) بے چین بنانا۔ تکلیف میں مبتلا کرنا۔

شَرَرٌ: واحد: شَرَارَةٌ: چنگاری۔ شَرٌّ: فساد۔ برائی۔ جمع: شُرُوْرٌ، شَرَّ شَرًّا (ن،ض) شرارت کرنا۔

حَسُوْدٌ: اسم مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حُسُدٌ۔ حَسَدَہ حَسَدًا (ن،ض) حسد کرنا۔ کسی سے جلنا یعنی کسی کی نعمت اور خوشحالی کو دیکھ کر اپنے لیے خواہش کرنا اور دوسرے سے اس کا زوال چاہنا۔

اِنْتِيَابٌ: (افتعال) پیش آنا۔ اِنْتَابَہ اِنْتِيَابًا (افتعال) کسی شے کا یکے بعد دیگرے یا بار بار آنا۔

نُوَبٌ: واحد: نُوْبَةٌ: مصیبت۔ آفت (۲) واحد: نَوْبَةٌ: باری، نمبر، بخار آنے کا وقت۔

سُوْدٌ: واحد: سَوْدَاءُ: معنی سیاہ۔ مجازی معنی: سخت۔ سَوِدَ سَوَادًا (س) کالا ہونا۔ سیاہ ہونا۔

صَفِرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ خالی ہو گیا۔ صَفِرَ صَفَرًا وَصُفُوْرًا (س) خالی ہونا۔

رَاحَةٌ: ہتھیلی۔ ہاتھ۔ جمع: رَاحٌ وَرَاحَاتٌ.

قَرِعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ویران ہو گیا۔ قَرِعَتِ السَّاحَةُ قَرَعًا (س) ویران ہونا۔ خالی ہونا۔۔۔ سَاحَةٌ: صحن۔ گھروں کے درمیان کھلی ہوئی جگہ۔ جمع: سَاحٌ وَسَاحَاتٌ۔

غَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خشک ہو گیا۔ غَارَ الماءُ غَوْرًا (ن) پانی خشک ہو جانا۔ گہرا ہونا۔

مَنْبَعٌ: چشمہ۔ مراد: چشمۂ دولت۔ جمع: مَنَابِعُ۔ نَبَعَ الماءُ نَبْعًا (ف) چشمہ بہنا۔ جاری ہونا۔

نَبَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ناموافق ہو گیا۔ نَبَا الْمَرْبَعُ بِفُلَانٍ نَبْوًا (ن) گھر کا ناموافق ہونا۔

مَرْبَعٌ: اسم ظرف۔ منزل۔ مکان۔ جمع: مَرَابِعُ. رَبَعَ بالمكان رَبْعًا (ف) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔

أَقْوٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سنسان ہوگئی۔ أَقْوَتِ الدَّارُ إِقْوَاءً (افعال) گھر ویران ہوجانا۔

مَجْمَعٌ: جائے اجتماع۔ مجلس۔ جمع: مَجَامِعُ۔ جَمَعَ جَمْعًا (ف) اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔

أَقَضَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تکلیف دہ ہوگئی۔ أَقَضَّ الْمَضْجَعُ إِقْضَاضًا (افعال) خوابگاہ کا کھر درا اور تکلیف دہ ہونا ——— مَضْجَعٌ: اسم ظرف۔ لیٹنے یا سونے کی جگہ۔ بستر۔ خوابگاہ۔ جمع: مَضَاجِعُ. ضَجَعَ ضَجْعًا (ف) پہلو پر لیٹنا۔ مجازاً: مطلقاً لیٹنا۔

اِسْتَحَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بالکل بدل گئی۔ اِسْتَحَالَ الشَّيْئُ (استفعال) بدل جانا۔

حَـالٌ: حالت۔ جمع: أَحْـوَالٌ وَأَحْـوِلَةٌ. أَعْـوَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آہ وبکاء کی۔ أَعْوَلَ إِعْوَالاً (افعال) آہ وزاری کرنا۔ واویلا کرنا۔ زور زور سے رونا۔

عِيَـالٌ: واحد: عَيِّـلٌ: بیوی بچے۔ اہل وعیال۔ وہ افراد جن کی کفالت مرد کے ذمے واجب ہو۔ عَالَ الرَّجُلُ عِيَالَهُ عَوْلاً وَعِيَالَةً (ن) پرورش کرنا۔ خرچ اٹھانا۔ کفالت کرنا۔

خَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ خالی ہوگئے۔ خَلاَ الْمَكَانُ خُلُوًّا وَخَلاَءً (ن) خالی ہونا۔

مَـرَابِطُ: واحد: مَـرْبَطٌ: اسم ظرف، گھوڑوں اور چوپایوں کے باندھنے کی جگہ۔ اصطبل۔ رَبَطَـهُ رَبْطًا (ن،ض) باندھنا ——— رَحِمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے رحم کیا۔ رَحِمَ رَحْمَةً (س) رحم کرنا۔

غَابِطٌ: اسم فاعل۔ رشک کرنے والا۔ جمع: غُبَّطٌ. غَبَطَ غَبْطًا وَغِبْطَةً (ض) رشک کرنا یعنی کسی دوسرے کی خوبی یا نعمت کو دیکھ کر، اس کے زوال کو نہ چاہتے ہوئے، اپنے لیے اس کی خواہش کرنا۔

أَوْدٰى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ختم ہوگیا۔ أَوْدٰى إِيدَاءً (افعال) ہلاک ہونا۔

نَاطِقٌ: اسم فاعل۔ زبان والا۔ مراد: جانور یا مراد: خادم وغیرہ۔ نَطَقَ نُطْقًا (ض) بولنا۔

صَـامِتٌ: اسم فاعل۔ خاموش رہنے والا۔ بے زبان۔ گم سم۔ مراد: وہ سامان جو حیوانات کے علاوہ ہو۔ یا مراد: جانور۔ صَمَتَ صَمْتًا (ن) خاموش ہونا۔ خاموش رہنا۔

رَثٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اسے ترس آگیا۔ رَثٰى لَهُ رَثْيًا وَرِثَاءً (ض) رحم کرنا۔ ترس کھانا۔

حَاسِدٌ: اسم فاعل۔ حسد کرنے والا۔ جمع: حُسَّادٌ۔ حَسَدَہ حَسَدًا (ن،ض) حسد کرنا۔ کسی سے جلنا۔

شَامِتٌ: اسم فاعل۔ مصیبت پر خوش ہونے والا۔ شَمِتَ شَمَاتَةً (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

آلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پہنچادیا۔ آلَ إِلَيْـهِ أَوْلاً (ن) لوٹنا۔ آلَ بِـهِ إِلـى كذا: لوٹادینا، پہنچادینا، اس میں باتعدیہ کے لئے ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

مُوْقِعٌ: اسم فاعل۔ ہلاکت خیز۔ مہلک۔ أَوْقَعَ الدَّهْرُ بِه (افعال) مصیبت میں ڈالنا۔ ہلاک کرنا۔

فَقْرٌ: غربت۔ افلاس جمع: مَفَاقِرُ (خلاف قیاس) فقُر فقْرًا (س،ک) مفلس ہونا۔ محتاج ہونا۔

مُدْقِعٌ: اسم فاعل۔ رسوا کن۔ ذلت آمیز۔ أَدْقَعَهُ (افعال) مفلس بنا دینا، ذلیل اور رسوا کرنا۔

اِحْتَذَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جوتا بنالیا۔ اِحْتَذَى اِحْتِذَاءً (افتعال) جوتا بنانا۔

وَجْي: برہنہ پائی۔ وَجِيَ وَجًى (س) برہنہ پا ہونا۔ زیادہ چلنے سے پاؤں کا پتلا ہو جانا، گھس جانا۔

اِغْتَذَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے غذا بنالیا۔ اِغْتَذَى اِغْتِذَاءً (افتعال) غذا بنانا۔ کھانا۔

شَجْي: رنج وغم (۲) گلے میں اٹکی ہوئی ہڈی۔ شَجِيَ شَجًى (س) غمگین ہونا۔ رنجیدہ ہونا (۲) گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔

اِسْتَبْطَنَّا: ماضی جمع متکلم، ہم نے پیٹ بھر لیا۔ اِسْتِبْطَانٌ (استفعال) پیٹ میں داخل کرنا۔ پیٹ بھرنا۔

جَوًى: سوزِ غم، شدتِ غم، سوزِ عشق۔ جَوِيَ جَوًى (س) سوزِ غم یا سوزِ عشق میں مبتلا ہونا۔

طَوَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے لپیٹ لیا۔ طَوَى طَيًّا (ض) لپیٹنا۔ أَحْشَاءٌ: واحد: حَشًا: آنت۔

طَوًى: شدت کی بھوک۔ طَوِيَ طَوًى (س) انتہائی بھوکا ہونا۔ بھوک سے تڑپنا۔

اِكْتَحَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے سرمہ بنالیا۔ اِكْتِحَالٌ (افتعال) سرمہ لگانا۔ وَكَحَلَ (ف)

سُهَادٌ: بے خوابی، نہ سونے کا مرض۔ سَهِدَ سَهَدًا وَسُهَادًا (س) نیند نہ آنا، بے خوابی میں مبتلا ہونا۔

اِسْتَوْطَنَّا: ماضی جمع متکلم، ہم نے رہائش گاہ بنالیا۔ اِسْتَوْطَنَ الْبَلَدَ (استفعال) وطن بنانا۔

وِهَادٌ: واحد: وَهْدَةٌ: نشیبی زمین۔ گڈھا۔

اِسْتَوْطَأْنَا: ماضی جمع: متکلم، ہم نے نرم سمجھ لیا۔ اِسْتَوْطَأَ الشَّيْءَ (استفعال) نرم محسوس کرنا۔

قَتَادٌ: واحد: قَتَادَةٌ: ایک خاردار درخت، جس کے کانٹے سوئی کی طرح تیز اور جس پر چڑھنا محال ہے۔ کسی مشکل الحصول کام کی مثال کے لیے عربی میں کہا جاتا ہے: هٰذَا أَمْرٌ دُوْنَهُ خَرْطُ الْقَتَادِ: یہ کام ایسا ہے کہ اس کے مقابلے میں شجر قتاد کو کانٹا آسان ہے۔

تَنَاسَيْنَا: ماضی جمع: متکلم، ہم بھول گئے۔ تَنَاسِيْ (تفاعل) بھلا دینا۔ دل سے نکال دینا۔

أَقْتَادٌ: واحد: قَتَدٌ: وہ لکڑی جس سے پالان تیار کیا جائے مراد پالان اور کجاوہ۔

اِسْتَطَبْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے اچھا سمجھ لیا۔ اِسْتَطَابَهُ اِسْتِطَابَةً (استفعال) اچھا سمجھنا۔

حَيْنٌ: ہلاکت۔ موت۔ حَانَ الرَّجُلُ حَيْنًا وَحَيْنُوْنَةً (ض) ہلاک ہونا۔

مُجْتَاحٌ:اسم فاعل۔صفایا کرنے والا۔ملیامیٹ کرنے والا۔بیخ وبن سے کاٹ دینے والا۔اِجْتِيَاحٌ (افتعال)جڑسے اکھاڑ دینا۔ہلاک کرنا۔

اِسْتَبْطَأْنَا:ماضی جمع متکلم،ہم نے سست رفتار پایا۔اِسْتِبْطَاءٌ(استفعال)سست رفتار پانا یا سمجھنا۔

مُتَاحٌ:اسم مفعول۔مقدر۔مقرر۔أَتَاحَهُ إِتَاحَةً(افعال)مقدر کرنا۔قسمت میں لکھنا۔

حُرٌّ:شریف النفس۔معزز(۲)آزاد۔جمع: أَحْرَارٌ. حَرِرَ حَرَارًا(س)آزاد ہونا۔حَرَّ حُرِّيَّةً (س)شریف الاصل ہونا۔

آسٍ:اسم فاعل۔غم خوار۔مددگار۔جمع: أُسَاةٌ۔ أَسَا فُلَانًا أَسْوًا(ن)اظہار ہمدردی کرنا۔غم خواری کرنا۔

سَمْحٌ:صفت مشبہ۔فراخدل۔سخی۔جمع:سِمَاحٌ۔سَمُحَ سَمَاحَةً(ک)فراخ دل ہونا،سخی ہونا۔

مُوَاسٍ:مددگار۔غم خوار۔اسم فاعل از مُوَاسَاةٌ(مفاعلت)اظہارِ ہمدردی کرنا۔غم خواری کرنا۔

فَوَ الَّذِيْ:فابرائے تعلیل۔واؤ قسمیہ۔اَلَّذِيْ اسم موصول۔

اِسْتَخْرَجَ:ماضی واحد مذکر غائب۔اس نے پیدا کیا۔اِسْتَخْرَجَهُ(استفعال)پیدا کرنا۔نکالنا۔

قَيْلَةُ:عرب کا ایک معزز قبیلہ،یا بنت ارقم غسانیہ کا نام،جس کے بطن سے عرب کے دو مشہور و معروف قبیلے:اوس وخزرج تولد ہوئے۔

أَمْسَيْتُ:ماضی واحد متکلم،میں ہو گیا ہوں۔اِمْسَاءٌ(افعال)ہو جانا۔فعل ناقص۔

أَخَاعَيْلَةٍ:مفلس،محتاج۔أَخٌ:صاحب،والا،عَيْلَةٌ:غربت،تنگدستی، عَالَ عَيْلَةً(ض)محتاج ہونا۔

بِيتٌ:روزی۔بِيتُ لَيْلَةٍ:نانِ شبینہ۔اتنی غذا جسے کھا کر رات بسر کی جا سکے۔بَاتَ بَيْتُوتَةً (ض) رات گذارنا۔بِيتٌ اسی سے مشتق ہے۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَأَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهِ، وَلَوَيْتُ إِلَى اسْتِنْبَاطِ فِقَرِهِ، فَأَبْرَزْتُ دِينَارًا، وَقُلْتُ لَهُ اِخْتِبَارًا: إِنْ مَدَحْتَهُ نَظْمًا، فَهُوَ لَكَ حَتْمًا، فَانْبَرىٰ يُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِحَالٍ:

(۱) أَكْرِمْ بِهِ أَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهُ ۞ جَوَّابَ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهُ

(۲) مَأْثُورَةٌ سُمْعَتُهُ وَشُهْرَتُهُ ۞ قَدْ أُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى أَسِرَّتُهُ

(۳) وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهُ ۞ وَحُبِّبَتْ إِلَى الْأَنَامِ غُرَّتُهُ

(٤) كَأَنَّمَا مِنَ الْقُلُوبِ نُقْرَتُهُ ۞ بِهِ يَصُولُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهُ

(٥) وَإِنْ تَفَانَتْ أَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُهُ ۞ يَا حَبَّذَا نُضَارُهُ وَنَضْرَتُهُ

(٦) وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهُ وَنُصْرَتُهُ ۞ كَمْ آمِرٍ بِهِ اسْتَتَبَّتْ إِمْرَتُهُ

(٧) وَمُتْرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُه ۞ وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهُ

(٨) وَبَدْرِ تَمٍّ أَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهُ ۞ وَمُسْتَشِيطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهُ

(٩) أَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ ۞ وَكَمْ أَسِيرٍ أَسْلَمَتْهُ أُسْرَتُهُ

(١٠) أَنْقَذَهُ حَتّٰى صَفَتْ مَسَرَّتُهُ ۞ وَحَقِّ مَوْلًى أَبْدَعَتْهُ فِطْرَتُهُ

لَوْلَا التُّقٰى لَقُلْتُ: جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

ترجمہ: حارث بن ہمام نے (یہ سننے کے بعد) کہا کہ: مجھے اس کی تنگدستیوں پر رحم آیا اور میں اس کے جملے اخذ کرنے کی طرف مائل ہوا؛ چنانچہ میں نے ایک دینار نکالا اور اس سے بطور آزمائش کہا کہ اگر تو نظم میں اس کی تعریف کردے، تو یہ لازمی طور پر تیرا ہے۔ پس وہ فوراً ہی شعر کی چوری کیے بغیر اشعار پڑھتا ہوا سامنے آیا:

① یہ دینار کتنا معزز ہے جب کہ یہ سنہرا ہے اور اس کا سنہرا پن شاندار ہے۔ یہ سارے جہان میں بہت گھومنے والا ہے، اس کا سفر دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ② اس کا ذکر اور اس کی شہرت زبانوں پر رہتی ہے (یعنی ایک دوسرے سے منقول ہوتی ہے) اس کی دھاریوں میں تمول کا راز ودیعت کردیا گیا ہے۔ ③ اس کی حرکت، کوششوں کو کامیابی سے قریب کردیتی ہے۔ اور اس کی چمک لوگوں کے لیے بہت ہی محبوب بنادی گئی ہے، ④ گویا کہ اس کا سونا دلوں سے (تراشا گیا) ہے، اس کے ذریعہ وہ شخص جس کی تھیلی اُسے محیط ہے، حملہ آور ہوتا ہے، ⑤ اگر چہ اس کا کنبہ ختم ہو چکا ہو یا کمزور پڑ چکا ہو۔ کیا خوب ہے اس کا سونا اور اس کی تازگی۔ ⑥ اور کیا خوب ہے اس کی منفعت اور اس کی مدد۔ بہت سے حکمراں ہیں کہ اُسی کے ذریعہ ان کی حکمرانی قائم ہوئی (یا مضبوط ہوئی) ⑦ اور بہت سے عیش پرست ایسے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا، تو ان کی حسرت ہمیشہ رہتی۔ اور بہت سے غموں کے لشکر ایسے ہیں کہ ان کو شکست دیدی ہے اس کے پے درپے حملوں نے۔ ⑧ اور بہت سے ماہِ کامل ایسے ہیں کہ ان کو نیچا اتارلیا ہے (آسمانِ حسن سے) اس کی بڑی تھیلی نے۔ اور بہت سے ایسے غضب ناک انسان کہ جن کی آتشِ غضب بھڑک رہی تھی، ⑨ اُس (دینار) نے ان سے سرگوشی کی، تو ان کی تیزی ختم ہوگئی۔ اور بہت سے ایسے قیدی کہ جن

کوان کے خاندان نے بے یارو مددگار چھوڑ دیا، اس نے ان کو نجات دلائی؛ (۱۰) حتی کہ ان کی مسرتیں بے غبار ہو گئیں۔ اور قسم ہے مولائے برحق کی کہ جس کی تخلیق نے اُسے ایجاد کیا ہے۔

اگر (کفر کا) ڈر نہ ہوتا، تو میں کہہ دیتا کہ اس کی قدرت بڑی زبردست ہے۔

تحقیق: أَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، مجھے رحم آیا۔ أَوٰى لَهُ يَأْوِي أَوْيًا (ض) رحم کرنا۔ ترس کھانا۔

مَفَاقِرُ: واحد: فَقْرٌ: خلاف قیاس۔ قیاس مَفْقَرٌ ہے۔ غربت، تنگدستی۔ فَقُرَ فَقْرًا (ک) مفلس ہونا۔

لَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں مائل ہوا۔ لَوٰى إليه لَيًّا (ض) مائل ہونا۔ لَوٰى عليه لَيًّا (ض) متوجہ ہونا۔

اِسْتِنْبَاطٌ: (استفعال) اخذ کرنا۔ کسی عبارت سے کوئی مفہوم یا مضمون نکالنا۔

فِقَرٌ: واحد: فِقْرَةٌ: جملہ۔ عبارت کا کوئی منتخب جملہ۔ خاص نکتہ۔

أَبْرَزْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، میں نے نکالا۔ أَبْرَزَهُ (افعال) ظاہر کرنا۔ نکالنا۔ بُرُوْزٌ (ن) ظاہر ہونا۔

اِخْتِبَارًا: آزمائش۔ اِخْتَبَرَهُ (افتعال) آزمائش کرنا۔ جانچنا۔

نَظْمٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: مَنْظُوْمٌ، منظوم کلام، نَظَمَ الشِّعْرَ نَظْمًا (ض) نظم بنانا۔

حَتْمًا: یقینی طور پر۔ لازمی طور پر۔ حَتَمَ الْأَمْرَ عليه حَتْمًا (ض) لازم کرنا۔

اِنْبَرٰى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سامنے آیا۔ اِنْبَرٰى له اِنْبِرَاءً (انفعال) سامنے آنا، آگے بڑھنا۔

فِي الْحَالِ: ابھی۔ فی الفور۔ فوراً۔ اسی وقت۔

اِنْتِحَالٌ: علمی سرقہ، غلط انتساب، اِنْتَحَلَهُ (افتعال) دوسرے کے کلام کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

أَكْرِمْ بِهٖ: فعل تعجب، بروزن أَفْعِلْ بِهٖ: وہ کتنا معزز ہے۔ بڑا ہی معزز ہے۔ اس میں واحد، تثنیہ، جمع سب برابر ہوتے ہیں؛ صرف ضمیر سے فرق ہوتا ہے۔ كَرُمَ كَرَامَةً (ک) معزز ہونا۔

أَصْفَرُ: زرد۔ سنہرا۔ صیغۂ صفت۔ جمع: صُفْرٌ. صُفْرَةٌ: زردی۔ سنہرا پن۔

رَاقَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ شاندار ہے۔ رَاقَهُ رَوْقًا (ن) خوشنما ہونا۔ بھلا ہونا۔

جَوَّابٌ: اسم مبالغہ، سیاح۔ بہت گھومنے والا۔ جَابَ الْبِلَادَ جَوْبًا (ن) سیر و سیاحت کرنا۔

آفَاقٌ: عالم۔ جہاں۔ واحد: أُفُقٌ. جَوَّابُ آفَاقٍ: جہاں گرد۔ دنیا میں بہت گھومنے والا۔ سیاح۔

تَرَامَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پھیلا ہوا ہے۔ تَرَامِيْ (تفاعل) وسیع اور پھیلا ہوا ہونا۔

سَفْرَةٌ: سفر۔ ایک سفر۔ سَفَرَ الرَّجُلُ سَفْرًا وَسُفُوْرًا (ن) مسافر ہونا۔ سفر کے لیے روانہ ہونا۔

مَأْثُوْرَةٌ: منقول۔ زبان زد۔ اسم مفعول از أَثَرَهُ أَثْرًا (ن،ض) نقل کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

سُمْعَةٌ: سنی ہوئی بات (۲) ذکر خیر (۳) شہرت۔ شُهْرَةٌ: شہرت، ذکر، شَهَرَهُ شُهْرَةً (ف) مشہور کرنا۔

أُوْدِعَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، ودیعت کر دیا گیا۔ إِيْدَاعٌ (افعال) امانت رکھنا۔ سپرد کرنا۔

سِرٌّ: راز۔ بھید۔ جمع: أَسْرَارٌ۔۔۔ غِنًى: تمول۔ مالداری۔ فراخدستی۔ غَنِيَ غِنًى (س) مالدار ہونا۔

أَسِرَّةٌ: واحد: سِرَارٌ: وہ خط یا نشان جو ہتھیلی پر ہوتا ہے (۲) پیشانی کی شکن۔ مراد: نقوش اور دھاریاں۔

قَارَنَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے قریب کر دیا۔ مُقَارَنَةٌ (مفاعلت) ملانا۔ ایک شے کا اوصاف میں کسی دوسری شے کے قریب کر دینا۔

نَجْحٌ: (بفتح النون وضمہا) کامیابی۔ نَجَحَ نَجْحًا (ف) کامیاب ہونا۔

مَسَاعِيْ: واحد مَسْعًى: کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ مصدر میمی از سَعَى سَعْيًا (ف) کوشش کرنا۔

خَطْرَةٌ: ایک حرکت۔ جنبش۔ خَطَرَ خَطَرَانًا (ض) حرکت کرنا۔ ہلنا۔

حُبِّبَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، وہ محبوب بنا دی گئی۔ حَبَّبَهُ إليه (تفعیل) محبوب بنا دینا۔

غُرَّةٌ: چمک۔ حسن و جمال۔ جمع: غُرَرٌ۔ غَرَّ غَرَرًا وَغُرَّةً (س) روشن پیشانی والا ہونا۔

نُقْرَةٌ: سونے یا چاندی کا پگھلایا ہوا ٹکڑا۔ جمع: نُقَرٌ وَنِقَارٌ۔

يَصُوْلُ: مضارع، وہ حملہ آور ہوتا ہے۔ صَالَ عليه صَوْلًا (ن) حملہ کرنا۔ حملہ آور ہونا۔

حَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ محیط ہے۔ حَوَىٰ حَوَايَةً (ض) حاوی ہونا۔ گھیرنا۔ جمع کرنا۔

صُرَّةٌ: تھیلی۔ جمع: صُرَرٌ، تَفَانَتْ: ماضی، وہ ختم ہو چکی۔ تَفَانِيْ (تفاعل) فنا ہو جانا۔ ختم ہو جانا۔

تَوَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ کمزور پڑ گیا۔ تَوَانِيْ (تفاعل) کمزور پڑ جانا۔ سست ہونا۔

عِتْرَةٌ: کنبہ۔ خاندان یا خاندان کے افراد۔۔۔ نُضَارٌ: خالص سونا۔ واحد: نَضْرَةٌ۔

حَبَّذَا: کلمۂ تحسین۔ بہت خوب۔ کیا خوب۔ کیا کہنے ہیں۔ حَبَّ: فعل ماضی، ذَا: اسم اشارہ فاعل۔ یہ لفظ ہمیشہ اسی ترکیب کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ حَبَّ حُبًّا (ن، س) محبوب و پسندیدہ ہونا۔

نَضْرَةٌ: رونق۔ تازگی۔ خوشنمائی۔ آب و تاب۔ نَضِرَ نَضْرًا وَنَضْرَةً (ن، س، ک) تر و تازہ ہونا۔

مَغْنَاةٌ: منفعت۔ جمع: مَغَانِيْ مصدر میمی۔ از غَنِيَ غِنًى (س) مالدار ہونا۔

كَمْ: خبریہ برائے تکثیر۔ اپنے مدخول علیہ کی زیادتیِ تعداد یا زیادتیِ وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

آمِرٌ: اسم فاعل۔ حکمران۔ أَمَرَهُ أَمْرًا (ن) حکم کرنا۔

اِسْتَتَبَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قائم ہوئی یا مضبوط ہوئی۔ اِسْتِتْبَابٌ (استفعال) جم جانا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

گڑ جانا۔ پختہ ہو جانا۔ ثُبُوْتٌ (ن) ثابت ہونا۔ جمنا۔ بعض نسخوں میں اِسْتَتَبَّتْ کے بجائے اِسْتَتَبَّتْ ہے۔ مصدر اِسْتِتْبَابٌ (استفعال) قائم ہونا۔ راسخ ہونا۔ درست ہونا۔ مادہ تَبٌّ (ن) ہلاک ہونا۔

اِمْرَةٌ: حکومت۔ ریاست۔ سرداری۔ أَمَرَ عَلَيْهِمْ أَمْرًا وَ إِمْرَةً (ن) امیر بننا، حاکم بننا۔

مُتْرَفٌ: اسم مفعول۔ عیش پرست۔ مالدار۔ أَتْرَفَهُ (افعال) خوش حال بنانا۔ عیش پرست بنانا۔

دَامَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ہمیشہ رہی۔ دَامَ دَوَامًا (ن) ہمیشہ رہنا۔ مسلسل ہونا۔ برقرار رہنا۔

حَسْرَةٌ: پچھتاوا۔ انتہائی افسوس (کسی گذری ہوئی چیز پر) جمع: حَسَرَاتٌ، حَسِرَ عَلَى الشَّيءِ حَسَرًا وَحَسْرَةً (س) گذری ہوئی چیز پر افسوس کرنا ـــ جَيْشٌ: لشکر۔ جمع: جُيُوْشٌ.

هَمٌّ: غم۔ فکر جمع: هُمُوْمٌ۔ هَمَّ الأَمْرُ فلانًا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔

هَزَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے شکست دیدی۔ هَزَمَ هَزْمًا (ض) شکست دینا۔ ہرانا۔

كَرَّةٌ: زوردار حلہ۔ مکرر حملہ۔ پے در پے حملہ۔ كَرَّ عَلَيْهِ كَرًّا (ن) لوٹ لوٹ کر حملہ کرنا۔

بَدْرٌ: پورا چاند۔ چودھویں رات کا چاند۔ جمع: بُدُوْرٌ ـــ تَمٌّ: صیغہ صفت بمعنی کامل۔ بَدْرُ تَمٍّ پورا چاند۔ مراد: حسین وجمیل چہرہ۔ موصوف کی اضافت صفت کی طرف ضرورتِ شعری کی بنا پر کردی گئی۔ تَمَّ يَتِمُّ تَمًّا وتَمَامًا (ض) پورا ہونا۔

أَنْزَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے نیچے اتارلیا۔ أَنْزَلَهُ إِنْزَالاً (افعال) اتارنا۔ نیچے اتارنا۔

بَدْرَةٌ: دس ہزار دینار کی تھیلی۔ مراد: مال کی بڑی مقدار۔ جمع: بِدَرٌ وَبُدُوْرٌ۔

مُسْتَشِيطٌ: اسم فاعل، غضب ناک، آگ بگولا، اِسْتَشَاطَ الرَّجُلُ (استفعال) غصہ سے آگ بگولا ہونا۔

تَتَلَظّٰى: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ بھڑک رہی ہے۔ تَلَظِّيْ (تفعل) آگ بھڑکنا آگ کا دہکنا۔

جَمْرَةٌ: انگارہ۔ آگ کا شعلہ۔ آگ۔ جمع: جَمْرٌ وَجَمَرَاتٌ۔ جَمَرَ جَمْرًا (ن) آگ جلانا۔ دہکانا۔

أَسَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سرگوشی کی۔ أَسَرَّ إليه (افعال) خفیہ بات کرنا۔ سرگوشی کرنا۔

نَجْوٰى: سرگوشی، آہستہ کلام۔ جمع: نَجَاوٰى. نَجَاهُ نَجْوًا وَنَجْوٰى (ن) سرگوشی کرنا۔

لَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ نرم ہوگئی، لَانَ لِيْنًا (ض) نرم ہونا ـــ شِرَّةٌ: تیزی، غضب ناکی۔

كَمْ: خبریہ برائے تکثیر ـــ اَسِيْرٌ: قیدی۔ جمع: أَسْرٰى وَأُسَارٰى. أَسَرَهُ أَسْرًا (ض) قید کرنا۔

أَسْلَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ أَسْلَمَ فُلانًا: (افعال) بے یار و مددگار چھوڑنا ـــ أُسْرَةٌ: خاندان۔ گھرانا۔ جمع: أُسَرٌ۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

اَنْقَذَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نجات دلائی۔ أَنْقَذَهُ إِنْقَاذًا (افعال) نجات دلانا، جان بچانا۔
صَفَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بے غبار ہوگئی۔ صَفَا صَفْوًا وَ صَفَاءً (ن) صاف وخالص ہونا۔ بے غبار ہونا ــــ مَسَرَّةٌ: خوشی۔ مصدر میمی از سَرَّہ سُرُوْرًا وَمَسَرَّةً (ن) خوش کرنا۔
وَحَقِّ مَوْلٰی: واؤ: برائے قسم، حَقٌّ: بمعنی سچ یا سچائی۔ مَوْلٰی بمعنی آقا۔ مالک۔ جمع: مَوَالٍ۔ یہاں باری تعالٰی کی ذاتِ مبارکہ مراد ہے۔ وَحَقِّ مَوْلٰی: قسم ہے مولائے برحق کی۔
أَبْدَعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ایجاد کیا۔ اِبْدَاعٌ (افعال) ایجاد کرنا، نئی بات پیدا کرنا۔
فِطْرَةٌ: تخلیق۔ جبکہ نسبت اللہ کی طرف ہو۔ مصدر متعدی معروف (۲) پیدائش۔ مصدر لازم مجہول پیدا کیا جانا۔ فَطَرَ اللّٰهُ الْعَالَمَ (ن) اللہ کا دنیا کو پیدا کرنا۔
تُقٰی: ڈر۔ پرہیزگاری۔ تَقٰی يَتْقِي تُقًى (ض) ڈرنا۔ ڈر کے باعث منکر سے بچنا۔ پرہیز کرنا۔ اس کا مادہ وَقْيٌ ہے، واو کو "تا" سے بدل دیتے ہیں۔
جَلَّتْ: ماضی، وہ بڑی زبردست ہے۔ جَلَّ جَلَالًا وَ جَلَالَةً (ض) بلند رتبہ ہونا۔ بڑا ہونا۔ عظیم الشان ہونا ــــ قُدْرَةٌ: طاقت وقدرت۔ جمع: قُدُرَاتٌ۔ قَدَرَ عَلَيْهِ قُدْرَةً (ض) قادر ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَكْرِمْ: صیغۂ امر بمعنی فعل ماضی۔ با: زائدہ۔ ہ: ضمیر فاعل ذوالحال (جو راجع ہے دینار کی طرف) أَصْفَرَ: صیغۂ صفت۔ اس میں ضمیر ذوالحال، رَاقَتْ: فعل صُفْرَتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ رَاقَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، أَصْفَرَ: صیغۂ صفت اپنے فاعل سے مل کر حال اول، جَوَّابَ: صیغۂ مبالغہ مضاف، اس میں ضمیر ذوالحال، آفَاقٍ: مضاف الیہ، تَرَامَتْ: فعل۔ سَفْرَتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ تَرَامَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل ہوا جَوَّابَ کا۔ جَوَّابَ: صیغۂ مبالغہ اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر حال ثانی۔ ہ: ضمیر ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر فاعل ہوا أَكْرِمْ کا۔ أَكْرِمْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: أَكْرِمْ بِهٖ: کے بارے میں مذکورہ رائے سیبویہ وغیرہ کی ہے۔ ان کی رائے پر أَكْرِمْ میں ضمیر فاعل نہیں ہے؛ بلکہ بِهٖ: میں هَا: ضمیر فاعل ہے۔ فراء اور زمخشری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ أَكْرِمْ صیغۂ امر ہی ہے، اس میں أَنْتَ: ضمیر مستتر فاعل ہے، اور بِهٖ: میں هَا: ضمیر مفعول بہ ہے۔

(۲) مَأثُورَةٌ:خبر مقدم۔سُمْعَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔شُهْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا موخر۔مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ قَدْ اُوْدِعَتْ :فعل۔أَسِرَّتُهُ: مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل۔سِرُّ الْغِنٰی :مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔أُوْدِعَتْ: فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) واو :حرف عطف۔قَارَنَتْ: فعل۔خَطْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔نُجْحَ الْمَسَاعِيْ :مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔قَارَنَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو :حرف عطف۔حُبِّبَتْ: فعل۔غُرَّتُهُ: مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل۔ إِلَى الْأَنَامِ :متعلق، حُبِّبَتْ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۴) كَأَنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔مَا: کافہ۔نُقْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر مبتدا موخر۔مِنَ الْقُلُوْبِ :جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ (محذوف) کے، ثَابِتٌ: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔يَصُوْلُ: فعل۔ بِهٖ: متعلق مقدم۔مَنْ: اسم موصول۔حَوَتْ: فعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ،صُرَّتُهُ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔حَوَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل۔يَصُوْلُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۵) واو: برائے وصل۔إِنْ: وصلیہ برائے شرط۔تَفَانَتْ: فعل۔عِتْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر فاعل تَفَانَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔أَوْ :حرف عطف۔تَوَانَتْ: فعل، ضمیر فاعل، تَوَانَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔فَهُوَ جَوَابُ آفَاقٍ :جزا (محذوف)، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، يَا: حرف ندا، قَوْمٌ: منادی محذوف، حرف ندا، منادی سے مل کر ندا، حَبَّ: فعل مدح ذَا: فاعل۔نُضَارُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ نَضْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مخصوص بالمدح۔حَبَّ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب ندا۔

(۶) واو: حرف عطف۔حَبَّ: فعل مدح۔ذَا: فاعل۔مَغْنَاتُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔نُضْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر معطوف۔معطوف علیہ با معطوف مخصوص بالمدح۔ حَبَّ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔كَمْ: خبر یہ ممیز۔ آمِرٍ: تمیز۔ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔اِسْتَتَبَّتْ: فعل۔اِمْرَتُهُ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔بِهٖ: متعلق مقدم ہوا اِسْتَتَبَّتْ کے۔اِسْتَتَبَّتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

(۷) واو: حرف عطف۔ کَمْ: خبریہ (محذوف) ممیز۔ مُتْرَفٍ: تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ لَوْلَا: حرف شرط۔ ہٗ: ضمیر قائم مقام ھُوَ کے مبتدا۔ مَوْجُوْدٌ: خبر محذوف (کیونکہ مبتدا کی خبر جب عام ہوتی ہے یعنی مَوْجُوْدٌ، ثَابِتٌ، کَائِنٌ وغیرہ تو واجب الحذف ہوتی ہے) دَامَتْ: فعل۔ حَسْرَتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ کَمْ: خبریہ (محذوف) تمیز۔ جَیْشِ ھَمٍّ: مرکب اضافی ہوکر تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ ھَزَمَتْ: فعل ہٗ: ضمیر مفعول بہ۔ کَرَّتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ ھَزَمَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۸) واو: حرف عطف۔ کَمْ: خبریہ (محذوف) ممیز۔ بَدْرِ تَمٍّ: مرکب اضافی ہوکر تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ أَنْزَلَتْ: فعل۔ ہٗ: ضمیر مفعول بہ۔ بَدْرَتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ أَنْزَلَتْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ کَمْ: خبریہ (محذوف) ممیز۔ مُسْتَشِیْطٍ: موصوف۔ تَتَلَظّٰی: فعل۔ جَمْرَتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ تَتَلَظّٰی: فعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف باصفت، تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔

(۹) أَسَرَّ: فعل۔ نَجْوَاہُ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔ فَا: تفریعیہ، لانت: فعل، شِرَّتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر کَمْ مُسْتَشِیْطٍ: کی، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، واو: حرف عطف۔ کَمْ: خبریہ ممیز۔ أَسِیْرٍ: موصوف۔ أَسْلَمَتْ: فعل۔ ہٗ: ضمیر مفعول بہ۔ أَسْرَتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز باتمیز مبتدا۔

(۱۰) أَنْقَذَ: فعل بافاعل۔ ہٗ: ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ حَتّٰی: عاطفہ۔ صَفَتْ: فعل۔ مَسَرَّتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرف جر برائے قسم۔ حَقٍّ: مضاف۔ مَوْلًی: موصوف۔ أَبْدَعَتْ: فعل۔ ہٗ: ضمیر مفعول بہ۔ فِطْرَتُہٗ: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ أَبْدَعَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ مَوْلًی: موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا أُقْسِمُ: فعل محذوف کے، أُقْسِمُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر قسم۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "الدِّیْنَارِیَّةُ"

لَوْلَا: حرف شرط، اَلتُّقٰى: مبتدا۔ مَوْجُوْدٌ: خبر (محذوف) مبتدا، خبر سے مل کر شرط۔ لام: جوابِ لَوْ۔ قُلْتُ: فعل بافاعل۔ جَلَتْ: فعل۔ فُلُوتُهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر مقولہ۔ قُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم، جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا أَنْشَدَهُ، وَقَالَ: أَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ، وَسَحَّ خَالٌ إِذَا رَعَدَ. فَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ إِلَيْهِ، وَقُلْتُ: خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوْفٍ عَلَيْهِ، فَوَضَعَهُ فِيْ فِيْهِ، وَقَالَ: بَارِكِ اللّٰهُمَّ فِيْهِ، ثُمَّ شَمَّرَ لِلْانْثِنَاءِ، بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ. فَنَشَأَتْ لِيْ مِنْ فُكَاهَتِهِ نَشْوَةُ غَرَامٍ، سَهَّلَتْ عَلَيَّ ائْتِنَافَ اغْتِرَامٍ، فَجَرَّدْتُ لَهُ دِيْنَارًا آخَرَ، وَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِيْ أَنْ تَذُمَّهُ، ثُمَّ تَضُمَّهُ؟! فَأَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدَا عَجِلًا:

ترجمہ: اسے اشعار سنانے کے بعد پھر اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا، اور کہا کہ: شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے، اُسے پورا کرتا ہے۔ اور برسنے والا بادل جب گرجتا ہے تو برستا ہے۔ پس میں نے اس کے سامنے دینار پھینک کر کہا کہ: تو اِسے کسی افسوس کے بغیر لے لے۔ چنانچہ اس نے اُسے اپنے منہ میں رکھ کر کہا کہ: اے اللہ! تو اس میں برکت عطا فرما! پھر وہ تعریف کا حق ادا کرنے کے بعد واپسی کے لیے تیار ہوا۔ پس میرے لیے اس کی خوش کلامی سے، ایسا نشۂ محبت پیدا ہوا کہ جس نے میرے لیے ایک نئی رقم کی ادائیگی کو آسان بنادیا۔ چنانچہ میں نے اس کے لیے ایک دوسرا دینار علیحدہ کر کے کہا کہ: کیا تیری خواہش ہے کہ تو اس کی مذمت کرے، پھر اِسے لے لے؟ تو اس نے برجستہ شعر تیار کیے اور جلدی جلدی یہ اشعار پڑھنے لگا:

تحقیق: بَسَطَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پھیلایا۔ بَسَطَهُ بَسْطًا (ن) پھیلانا۔ بچھانا۔

أَنْجَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پورا کیا۔ أَنْجَزَ الْوَعْدَ (افعال) وعدہ پورا کرنا۔

حُرٌّ: شریف الطبع۔ آزاد۔ جمع: أَحْرَارٌ۔

فائدہ: أَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ: شریف آدمی اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔ اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ عرب میں حارث نامی ایک شخص تھا۔ اس نے مشہور شاعر ''امرؤ القیس'' کے دادا ''صخر بن نہشل'' سے کہا کہ میں ایک ایسے قبیلے کو جانتا ہوں، جس کے پاس

بہت مال ودولت ہے؛ لیکن طاقت کے اعتبار سے کمزور ہے، آپ ان پر حملہ کر کے مال چھین لیں؛ لیکن اس کا پتہ میں اس شرط پر بتاؤں گا کہ آپ اس میں سے پانچواں حصہ مجھے دیں۔ اس نے شرط منظور کر لی۔ حارث نے اس کا پتہ بتادیا۔ چنانچہ وہ گئے اور حملہ کر کے سارا مال چھین لائے۔ جب واپس آکر وہ حارث سے ملے، تو حارث نے کہا "أَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ" سب سے پہلے اس جملے کو حارث ہی نے استعمال کیا، پھر یہ ضرب المثل ہوگیا۔ جب کسی کو اُس کا وعدہ یاد دلانا ہوتا ہے، تو یہ جملہ بولتے ہیں۔

سَحَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ برسا۔ سَحَّ سَحًّا وَسُحُوحًا (ن) بادل کا برسنا۔

خَالٌ: (اسم فاعل) برسنے والا بادل، یا ایسا بادل جس سے بارش کی توقع ہو۔ جمع: خِيلَانٌ، مراد: سخی آدمی۔ خَالَ الشيئَ يَخَالُ خَيْلاً و خَالاً و خَيَلَانًا (س) گمان کرنا۔

رَعَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گرجا۔ رَعَدَ السَّحَابُ رَعْدًا (ف) گرجنا۔

نَبَذْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پھینکا۔ نَبَذَهُ نَبْذًا (ض) پھینکنا۔ ڈالنا۔

مَأْسُوْفٌ: اسم مفعول بمعنی افسوس۔ أَسِفَ عَلَيْهِ أَسَفًا (س) افسوس کرنا۔ رنجیدہ ہونا۔

فِيْهِ: فِي بمعنی فَمٌ: منھ۔ جمع: أَفْوَاهٌ. فَمٌ کے آخر سے میم کو حذف کر دیا گیا اور تنہا حرف "فا" فَمٌ پر دلالت کرتی ہے۔ حالتِ رفع میں واو کے ساتھ "فُوْ"، حالتِ نصب میں الف کے ساتھ "فَا" اور حالتِ جر میں یا کے ساتھ "فِيْ" استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں "ہٗ" ضمیر سائل کی طرف راجع ہے۔

بَارِكْ: امر واحد حاضر، تو برکت عطا فرما۔ بَارَكَ اللّٰهُ فيه مُبَارَكَةً (مفاعلت) برکت دینا۔

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہوا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ (تفعیل) تیار اور آمادہ ہونا۔

اِنْثِنَاءٌ: واپسی۔ اِنْثَنَى اِنْثِنَاءً (انفعال) واپس ہونا۔ لوٹنا، مڑنا۔

تَوْفِيَةٌ: (تفعیل) پورا پورا ادا کرنا۔ پورا حق دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف جمع: اَثْنِيَةٌ.

نَشَأَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پیدا ہوا۔ نَشَأَ نَشْأً (ف) پیدا ہونا۔

فُكَاهَةٌ: (بضم الفاء) خوش کلامی۔ لطیفہ۔ تفریحی بات۔ خوش طبعی۔ جمع: فُكَاهَاتٌ، فَكَاهَةٌ (بفتح الفاء) مصدر از فَكِهَ فَكَهًا وَفَكَاهَةً (س) پرلطف ہونا۔ خوش مزاج ہونا۔

نَشْوَةٌ: (بتثلیث النون) نشہ۔ مستی۔ کیف وسرور۔ نَشِيَ نَشْوًا وَنَشْوَةً (س) نشہ میں ہونا۔ مست ہونا۔

غَرَامٌ: عشق ومحبت۔ شدتِ اشتیاق۔ نَشْوَةُ غَرَامٍ: نشۂ محبت۔ أُغْرِمَ بِهِ (افعال) فریفتہ ہونا۔

سَهَّلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے آسان بنادیا۔ سَهَّلَهُ (تفعیل) آسان بنانا۔

اِئْتِنَاف: از سرِ نو کوئی کام کرنا۔ (افتعال) ـــ اِغْتِرَامٌ: تاوان (افتعال) تاوان ادا کرنا۔

جَرَّدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے علیحدہ کیا۔ جَرَّدَهُ مِنْ کذا (تفعیل) ایک شے کو دوسری میں سے نکالنا ـــ تَذُمُّ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو مذمت کرے۔ ذَمَّهُ ذَمًّا (ن) برا کہنا۔ تنقید کرنا۔

تَضُمُّ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو ملالے۔ ضَمَّهُ ضَمًّا (ن) ملانا۔ سمیٹنا۔

أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشِّعْرَ (افعال) شعر پڑھنا۔

مُرْتَجِلًا: اسم فاعل۔ برجستہ۔ بے ساختہ۔ بلاتوقف۔ بلاسوچے۔ اِرْتَجَلَ الْكَلَامَ (افتعال) بے ساختہ اور برجستہ کلام کرنا۔ فی البدیہہ کلام کرنا۔

شَدَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گنگنایا۔ شَدَا شَدْوًا (ن) گانا۔ ترنم سے پڑھنا۔ گنگنانا۔

عَجِلًا: صیغہ صفت بمعنی عَاجِلٌ اسم فاعل۔ جلدی کرنے والا۔ عَجِلَ عَجَلًا (س) جلدی کرنا۔

---

(١) تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ ۞ أَصْفَرَ ذِي وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

(٢) يَبْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ۞ زِينَةِ مَعْشُوقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ

(٣) وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ ۞ يَدْعُو إِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

(٤) لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِينُ سَارِقٍ ۞ وَلَا بَدَتْ مَظْلِمَةٌ مِنْ فَاسِقِ

(٥) وَلَا اشْمَأَزَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقٍ ۞ وَلَا شَكَا الْمَمْطُولُ مَطْلَ الْعَائِقِ

(٦) وَلَا اسْتُعِيذَ مِنْ حَسُودٍ رَاشِقٍ ۞ وَشَرُّ مَا فِيهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

(٧) أَنْ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكَ فِي الْمَضَايِقِ ۞ إِلَّا إِذَا فَرَّ فِرَارَ الْآبِقِ

(٨) وَاهًا لِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ ۞ وَمَنْ إِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ

(٩) قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ۞ لَا رَأْيَ فِي وَصْلِكَ لِي فَفَارِقِ

ترجمہ: (۱) ہلاکت ہو اس دینار کے لیے، جو دھو کے باز اور ملاوٹ کرنے والا ہے۔ جو زرد رُو ہے اور منافق کی طرح دورُخا ہے۔ (۲) وہ عاشق کی نظر میں دو صفتوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے: معشوق کی سی زینت میں اور عاشق کے سے رنگ میں۔ (۳) اور اس کی محبت اہل دانش کے نزدیک، خالق کی ناراضگی مول لینے کا سبب بنتی ہے۔ (۴) اگر یہ نہ ہوتا، تو نہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جاتا اور نہ کسی فاسق سے جرم ظاہر ہوتا۔ (۵) نہ کوئی بخیل رات کو آنے والے سے ناک بھوں چڑھاتا۔ اور نہ کوئی

صاحبِ قرض (ٹلایا جانے والا) قرض روکنے والے کے ٹال مٹول کی شکایت کرتا۔ ⑥ اور نہ بدنگاہ حاسد سے پناہ مانگی جاتی۔ اور اس میں سب سے بری عادت یہ ہے کہ: ⑦ یہ تنگ نائیوں میں (یعنی تھیلیوں میں رہتے ہوئے) فائدہ نہیں پہونچا سکتا (دوسرا ترجمہ: یہ تجھے تنگیوں (یعنی مالی پریشانیوں) میں فائدہ نہیں پہونچا سکتا) الا یہ کہ (یا مگر جب کہ) وہ بھاگنے والے غلام کی طرح راہِ فرار اختیار کرے۔ ⑧ شاباش اس شخص کو جو اسے پھینک دیتا ہے چٹیل پہاڑ سے۔ اور شاباش ہے اس شخص کو کہ جب اس سے یہ دینار عاشق کی طرح سرگوشی کرے۔ ⑨ تو وہ اس سے سچے اور حق پسند آدمی کی سی بات کہہ دے کہ میں تیرے ساتھ تعلق میں کوئی نفع نہیں پاتا، اس لیے تو مجھ سے دور ہو (یا میری رائے تجھ سے ملنے کی نہیں، تو دور ہو)

تحقیق: تَبٌّ: بمعنی ہلاکت۔ بربادی۔ تَبَّ الشیئُ تَبًّا (ض) ہلاک و برباد ہونا۔ تَبًّا: بصورتِ نصب بطور بددعا استعمال کیا جاتا ہے۔ تَبًّا لَهٗ: وہ برباد ہو۔ وہ ہلاک ہو۔

خَادِعٌ: اسم فاعل۔ دھوکے باز۔ خَدَعَهٗ خَدْعًا وَخُدْعَةً (ف) دھوکا دینا۔ چال چلنا۔

مُمَاذِقٌ: اسم فاعل۔ غیر مخلص۔ ملاوٹ کرنے والا۔ دورُخا۔ منافق۔ مَاذَقَه فِي الوُدِّ مُمَاذَقَةً کسی کے ساتھ غیر مخلصانہ دوستی یا تعلق رکھنا۔ وَمَذَقَ الوُدَّ (ن) دوستی میں مخلص نہ ہونا۔

أَصْفَرُ: صیغہ صفت بمعنی زرد۔ صُفْرَةٌ: زردی، سنہرا پن ــــ ذُوْ وَجْهَيْنِ: دورُخا۔ دو چہرے والا۔

وَجْهَيْنِ: تثنیہ، واحد: وَجْهٌ: چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ. ذُو وَجْهَيْنِ: کنایہ ہے دونوں طرف کے نقش ونگار سے۔ یا مراد یہ ہے کہ وہ کبھی اس کے پاس ہے اور کبھی دوسرے کے پاس۔

مُنَافِقٌ: اسم فاعل۔ دورُخا۔ نفاق برتنے والا۔ وہ شخص جو دل میں کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرتا ہو۔ مُنَافَقَةٌ (مفاعلت) نفاق برتنا۔ باطن کے خلاف ظاہر کرنا۔ دورُخی بات کرنا۔

يَبْدُوْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوتا ہے۔ بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔

وَامِقٌ: اسم فاعل۔ عاشق۔ محب۔ وَمِقَ يَمِقُ وَمِقًا (حسب) محبت کرنا۔ عشق کرنا۔

زِيْنَةٌ: حسن و جمال، بناؤ سنگار۔ جمع: زِيَنٌ. زَانَهٗ زَيْنًا (ض) سجانا، آراستہ کرنا۔

مَعْشُوْقٌ: اسم مفعول بمعنی محبوب۔ عَشِقَهٗ عِشْقًا (س) غایت درجہ محبت کرنا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ عَاشِقٌ: اسم فاعل۔ بہت محبت کرنے والا۔ محبت میں دیوانہ، جمع: عُشَّاقٌ وَعَاشِقُوْنَ۔

فائدہ: یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت تو اچھی ہوتی ہے، پھر معشوق کی زینت کے ظاہر

ہونے سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دینار کی تشبیہ زینتِ معشوق اور لون عاشق کے مجموعہ سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جز یعنی لونِ عاشق خراب ہے اور ایک جز کے خراب ہونے سے کل خراب ہوجایا کرتا ہے۔ دینار میں زینتِ معشوق سے مراد اس کا نقش ونگار ہے اور لون عاشق سے مراد اس کا زرد ہونا، کیونکہ عاشق کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ دینار کی ظاہری حالت کو دیکھنے والا اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر انجام کار اس کو وہی تکلیف ہوتی ہے جو ایک عاشق کو ہوتی ہے؛ لہٰذا زینتِ معشوق اور لونِ عاشق سے دوچار ہوتا ہے۔

حُبٌّ: محبت۔ حَبَّهُ حُبًّا (س،ض) محبت کرنا۔ — ذَوِي الْحَقَائِقِ: اہل دانش۔ حقیقت آشنا لوگ۔

حَقَائِقُ: واحد: حَقِيْقَةٌ: سچائی، حقیقت، صداقت۔ حَقَّ الْأَمْرُ حَقًّا (ض) سچا ہونا، ثابت ہونا۔

يَدْعُوْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سبب بنتا ہے۔ دَعَا إِلَيْهِ دَعْوَةً (ن) داعی ہونا۔ سبب بننا۔

اِرْتِكَابٌ: (افتعال) مرتکب ہونا، گناہ کرنا — سُخْطٌ: ناراضگی، سَخِطَهُ سُخْطًا (س) ناراض ہونا۔

لَمْ تُقْطَعْ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب نفی جحد بلم، وہ نہ کاٹا جاتا۔ قَطَعَهُ قَطْعًا (ف) کاٹنا۔

سَارِقٌ: اسم فاعل۔ چور۔ جمع: سُرَّاقٌ. سَرَقَ سَرَقًا وَسَرِقَةً (ض) چرانا۔ چوری کرنا۔ لوٹنا۔

لَابَدَتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، وہ ظاہر ہوئی۔ بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔

مَظْلِمَةٌ: ظلم۔ جرم۔ گناہ۔ جمع: مَظَالِمُ. ظَلَمَ ظُلْمًا وَمَظْلِمَةً (ض) ظلم کرنا۔

فَاسِقٌ: اسم فاعل۔ گناہ گار۔ نافرمان۔ بدکار۔ جمع: فُسَّاقٌ. فَسَقَ فُسُوْقًا (ن) نافرمان ہونا۔

لَا اشْمَأَزَّ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے ناک بھوں نہیں چڑھایا۔ اِشْمِئْزَازٌ (باب اِقْشِعْرَارٌ) ناگواری محسوس کرنا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ شَمَزَ شَمْزًا (ن) نفرت کرنا۔

بَاخِلٌ: اسم فاعل۔ بخیل۔ جمع: بُخَّالٌ۔ بَخِلَ بَخَلًا (س) کنجوسی کرنا۔ بَخِيْلٌ کنجوس۔ جمع: بُخَلَاءُ۔

طَارِقٌ: اسم فاعل۔ رات کو آنے والا۔ جمع: طُرَّاقٌ طَرَقَهُ طَرْقًا (ن) رات کو آنا۔ کھٹکھٹانا۔

شَكَا: ماضی، اس نے شکایت کی۔ شَكَاهُ إِلَى فلان بكذا شَكْوًا وَشِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔

مَمْطُوْلٌ: اسم مفعول۔ ٹلایا جانے والا شخص۔ مراد: قرض خواہ۔ مَطَلَ مَطْلًا (ن) ٹلانا یعنی کسی شخص سے کوئی وعدہ کرکے پھر جانا اور دوسرے وقت پر محول کرتے رہنا۔ ٹال مٹول کرنا۔

عَائِقٌ: اسم فاعل۔ روکنے والا۔ جمع: عُوَّقٌ وَعَوَائِقُ. عَاقَهُ عن الشيئ عَوْقًا (ن) روکنا۔

أُسْتُعِيْذَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، پناہ مانگی گئی۔ اِسْتَعَاذَ بِهِ مِنْ كذا (افتعال) پناہ مانگنا۔

حَسُوْدٌ: اسم مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حُسُدٌ حسدہٗ حَسَدًا (ن ض) حسد کرنا۔

رَاشِقٌ: بدنگاہ۔ نظر لگانے والا۔ گھور کر دیکھنے والا۔ اسم فاعل از رَشَقَ بِبَصَرِہٖ رَشْقًا (ن) گھور کر دیکھنا۔ نظر کا تیر مارنا ــــ خَلَائِقُ: واحد: خَلِیْقَةٌ: عادت۔ طبیعت۔ اَنْ: مخففہ من المثقلہ۔

یُغْنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اَغْنٰی عنہ اِغْنَاءً۔ نفع پہنچانا۔ بے نیاز کردینا۔

مَضَایِقُ: واحد: مَضِیْقٌ: تنگ جگہ، مراد: تھیلی (۲) تنگی۔ ضَاقَ ضِیْقًا (ض) تنگ ہونا۔

فَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے راہ فرار اختیار کی۔ فَرَّ فَرًّا وَفِرَارًا (ض) بھاگنا۔ فرار ہونا۔

آبِقٌ: اسم فاعل۔ بھگوڑا۔ أَبَقَ اَبْقًا وَاِبَاقًا (ض) بھاگنا۔ غلام کا آقا کے قبضہ سے نکل بھاگنا۔

وَاهًا: کلمۂ تحسین اور کلمۂ تعجب۔ شاباش ہے۔ بہت خوب ہے۔

یَقْذِفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پھینک دیتا ہے۔ قَذَفَهٗ قَذْفًا (ض) پھینکنا۔

حَالِقٌ: پہاڑ کی بلندی یا صاف اور چکنا پہاڑ۔ جمع: حَلَقَةٌ.

نَاجِيْ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سرگوشی کی۔ نَاجَاہٗ مُنَاجَاةً (مفاعلت) سرگوشی کرنا۔

مُحِقٌّ: اسم فاعل۔ حق پسند۔ حق گو۔ أَحَقَّ اِحْقَاقًا (افعال) ثابت کرنا۔ حق بات کہنا۔

صَادِقٌ: سچا۔ مخلص۔ دیانت دار۔ اسم فاعل از صَدَقَ صِدْقًا (ن) سچ بات کہنا۔ سچ بولنا۔

رَأْيٌ: رائے۔ خیال۔ نصیحت۔ جمع: آرَاءٌ۔ رَآہُ رَأْیًا وَرُؤْیَةً (ف) دیکھنا (۲) رائے رکھنا۔

وَصْلٌ: ملاپ۔ تعلق۔ میل۔ وَصَلَهٗ بِکَذَا وَصْلًا (ض) ملانا۔ جوڑنا۔

فَارِقْ: امر حاضر۔ تو جدا ہو جا۔ فَارَقَهٗ مُفَارَقَةً (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) تَبًّا: مصدر۔ لام حرف جار۔ ہٗ: ضمیر ذوالحال۔ مِنْ: حرف جار بیانیہ۔ دِیْنَارٍ (محذوف) موصوف۔ خَادِعٍ: صفت اول۔ مُمَاذِقٍ: صفت ثانی، أَصْفَرَ: صفت ثالث، ذِيْ وَجْهَیْنِ: موصوف۔ کَالْمُنَافِقِ: متعلق ہوا کَائِنٍ: محذوف کے، کَائِنٍ: شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت رابع۔ دِیْنَارٍ: موصوف اپنی چاروں صفتوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کَائِنًا محذوف کے۔ کَائِنًا: شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَبًّا: کے۔ تَبًّا: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق ہوا، تَبَّ: فعل محذوف کا۔ تَبَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یَبْدُوْ: فعل بافاعل۔ بَا: حرف جار۔ وَصْفَيْنِ: مبدل منہ" زِيْنَةِ مَعْشُوْقٍ "مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ لَوْنِ عَاشِقٍ: مرکب اضافی ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہے، یَبْدُوْ کے۔ لام: حرف جار۔ عَيْنِ الرَّاوِقِ: مرکب اضافی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا یَبْدُوْ: کے۔ یَبْدُوْ: فعل بافاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) حُبُّ: مضاف، ہٗ: ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ عِنْدَ: مضاف۔ ذَوِی: مضاف الیہ مضاف، اَلْحَقَائِقِ: مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عِنْدَ: کا۔ عِنْدَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم ہوا، یَدْعُوْ: کا یَدْعُوْ: فعل بافاعل، اِلٰی: حرف جار۔ اِرْتِكَابِ: مضاف۔ سُخْطِ الْخَالِقِ: مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ، اِرْتِكَاب: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا یَدْعُوْ: کے۔ یَدْعُوْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لَوْلَاهُ: لَوْلَا: حرف شرط۔ ہٗ: قائم مقام هُوَ: کے، مبتدا۔ مَوْجُوْدٌ: خبر (محذوف) مبتدا خبر سے مل کر شرط۔ لَمْ تُقْطَعْ: فعل۔ يَمِيْنُ سَارِقٍ: مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ لَا: نافیہ۔ بَدَتْ: فعل، مَظْلَمَةٌ: فاعل۔ مِنْ فَاسِقٍ: متعلق ہوا بَدَتْ کے۔ بَدَتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول۔

(۵) وَلَا اشْمَاَزَّ: واو: حرف عطف۔ لَا: نافیہ۔ اِشْمَاَزَّ: فعل۔ بَاخِلٌ: فاعل۔ مِنْ طَارِقٍ: متعلق ہوا اِشْمَاَزَّ: کے۔ اِشْمَاَزَّ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ واو: حرف عطف۔ لَا: نافیہ۔ شَكَا: فعل۔ اَلْمَمْطُوْلُ: فاعل۔ مَطْلَ الْعَائِقِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ثالث۔

(۶) وَلَا اسْتُعِيْذَ: واو: حرف عطف، لَا: نافیہ۔ اُسْتُعِيْذَ: فعل ماضی مجہول با نائب فاعل۔ مِنْ: حرف جار۔ حَسُوْدٍ: موصوف۔ رَاشِقٍ: صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اُسْتُعِيْذَ کے۔ اُسْتُعِيْذَ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

واو: حرف عطف، شَرُّ: مضاف۔ مَا: اسم موصول۔ فِيْهِ: متعلق ہوا ثَبَتَ: فعل (محذوف) کے۔ ثَبَتَ: فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر ذوالحال، مِنَ الْخَلَائِقِ : متعلق ہوا کَائِنًا: (محذوف) کے۔ کَائِنًا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال، حال سے مل کر مضاف الیہ۔ شَرٌّ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔

(۷) أَنْ: تفسیریہ، لَيْسَ: فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر اسم، يُغْنِيْ: فعل بافاعل، عَنْكَ: اور فِيْ الْمَضَايِقِ دونوں متعلق۔ إِلَّا: حرف استثناء مفرغ۔ إِذَا: ظرفیہ مضاف۔ فَرَّ: فعل۔ فِرَارَ الْآبِقِ : مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق، فَرَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا إِذَا: ظرفیہ کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا يُغْنِيْ: کا۔ يُغْنِيْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی لَيْسَ: کی۔ لَيْسَ: اپنے اسم وخبر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) وَاهًا: کلمۂ اعجاب بمعنی أَعْجَبُ: أَعْجَبُ: فعل۔ ضمیر فاعل۔ لام: حرف جار۔ مَنْ: اسم موصول۔ يَقْذِفُ: فعل بافاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ، مِنْ حَالِقٍ: متعلق۔ يَقْذِفُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر معطوف علیہ ——— واو: حرف عطف۔ مَنْ: اسم موصول، إِذَا: حرف شرط، نَاجَا: فعل بافاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ، نَجْوَى الْوَامِقِ : مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق۔ نَاجَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

(۹) قَالَ: فعل بافاعل، لَهُ: متعلق، قَوْلَ: مضاف، الْمُحِقِّ الصَّادِقِ : موصوف، صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا قَالَ: کا۔ لَا: لائے نفی جنس، رَأْيَ: اس کا اسم، فِيْ وَصْلِكَ: متعلق اول ہوا كَائِنٌ: کے، لِيْ: متعلق ثانی۔ كَائِنٌ: صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، فَا: عاطفہ، فَارِقْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ ہوا قَالَ: کا۔ قَالَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق اور مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر صلہ ہوا مَنْ: اسم موصول کا۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا وَاهًا: بمعنی أَعْجَبُ: کے۔ أَعْجَبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَغْزَرَ وَبْلَكَ! فَقَالَ: وَالشَّرْطُ أَمْلَكُ، فَنَفَحْتُهُ بِالدِّيْنَارِ الثَّانِيْ، وَقُلْتُ لَهُ: عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِيْ، فَأَلْقَاهُ فِيْ فَمِهِ، وَقَرَنَهُ بِتَوْأَمِهِ، وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ، وَيَمْدَحُ النَّادِيَ وَنَدَاهُ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَنَاجَانِيْ قَلْبِيْ بِأَنَّهُ أَبُوْزَيْدٍ، وَأَنَّ

تَعارُجَهُ لَكَيْدٌ. فَاسْتَعَدْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ: قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْيِكَ، فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ، فَحُيِّيْتَ بِإِكْرَامٍ، وَحَيِيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ. فَقُلْتُ: أَنَا الْحَارِثُ، فَكَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ؟ فَقَالَ: أَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ: بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ. وَأَنْقَلِبُ مَعَ الرِّيْحَيْنِ: زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ. فَقُلْتُ: كَيْفَ ادَّعَيْتَ الْقَزَلَ، وَمَا مِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ! فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهُ الَّذِيْ كَانَ تَجَلّٰى، ثُمَّ أَنْشَدَ حِيْنَ وَلّٰى:

ترجمه: تو میں نے اس سے کہا: تیری بارش (فصاحتِ کلام) کس قدر زوردار ہے! تو اس نے کہا: شرط کو پورا کرنا سب سے مقدم ہے (شرط سب سے زیادہ مستحقِ تکمیل ہے) پس میں نے اسے دوسرا دینار دیکر کہا کہ: تو ان دونوں کو سورۂ فاتحہ کے ذریعہ محفوظ کرلے۔ پس اس نے اُس دینار کو اپنے منہ میں ڈال لیا اور اُسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دیا۔ اور وہ اس حال میں واپس ہوا کہ وہ اپنی صبح کی آمد کی تعریف کررہا تھا، مجلس اور اس کی سخاوت کو سراہ رہا تھا۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ: مجھ سے میرے دل نے کہا کہ: یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا بن جانا ایک مکر ہے۔ پھر میں نے اُسے واپس بلا کر کہا کہ: میں نے تیری ملمع سازی کو جان لیا ہے (میں نے تجھ کو تیرے حسنِ کلام سے پہچان لیا ہے) اس لیے تو اپنی چال میں سیدھا ہوجا۔ تو اس نے کہا: اگر تو ابن ہمام ہے، تو تو اعزاز کے ساتھ زندہ رکھا جائے اور شریف لوگوں کے درمیان تو عمر گذارے۔ پس میں نے کہا: میں حارث ہوں؛ لیکن (تو بتا) تیرا کیا حال ہے اور واقعات کیسے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں دونوں حالتوں: تنگی اور فراخی میں منقلب رہتا ہوں اور دونوں قسم کی ہواؤں: آندھی اور ہلکی ہوا کے ساتھ بدلتا رہتا ہوں۔ تو میں نے کہا کہ: تو نے لنگڑے پن کا دعویٰ کیسے کیا؛ حالانکہ تجھ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے کہ جس نے مذاق کیا ہو (یعنی تجھ جیسا آدمی مذاق نہیں کیا کرتا) پس اس کی وہ خوشی، جو ظاہر ہورہی تھی غائب ہوگئی۔ پھر جب وہ واپس ہوا، تو اس نے شعر پڑھے:

تحقیق: مَاأَغْزَرَ: فعلِ تعجب۔ کتنا زیادہ ہے۔ غَزُرَ غَزَارَةً (ک) بہت ہونا۔

وَبْلٌ: زبردست بارش۔ مراد: کلامِ مسلسل یا کلامِ فصیح۔ وَبَلَ (ض) موسلا دھار بارش ہونا۔

اَلشَّرْطُ: شرط، وہ شے یا وہ قید جس پر کسی دوسری شے کا تحقق موقوف ہو، جمع: شُرُوْطٌ وَشَرَائِطُ. شَرَطَ علیه بکذا شَرْطًا (ن،ض) شرط کرنا۔

أَمْلَكُ: اسم تفضیل۔ زیادہ حقدار۔ زیادہ مستحقِ ملکیت۔ مَلَكَهُ مِلْكًا (ض) مالک ہونا۔ ملکیت حاصل کرنا۔ تقدیری عبارت: اَلشَّرْطُ أَمْلَكُ بِالْوَفَاءِ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ: شرط ہر چیز سے پہلے پوری کی

جانی چاہیے۔ وَالشرطُ أَملَكُ: یہ ایک کہاوت ہے، جو اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی شخص اپنی شرط بھول گیا ہو، اور اس کو وہ شرط یاد دلانی ہو، چونکہ اشعار سننے کے بعد حارث بن ہمام نے سبب وعدہ دوسرا دینار نہیں دیا تھا، اس لیے اس نے کہا: و الشرطُ أَملَكُ کہ شرط کو پورا کرنا سب سے مقدم ہے۔ اس محاورے کا استعمال سب سے پہلے حکیم عرب: افعی جرہمی نے کیا۔ ایک مرتبہ ان کے پاس دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے کوئی شرط لگائی تھی؛ مگر وہ اب اس کو پورا نہیں کرنا چاہتا تھا، اس وقت افعی جرہمی نے کہا: و الشرطُ أَملَكُ (کتاب الامثال للمیدانی ص ۳۶۷)

نَفَحتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیا۔ نَفَحَهُ بِالمَالِ نَفحًا (ف) دینا۔ عطا کرنا۔

عَوِّذْ: امر واحد حاضر، تو محفوظ کر لے۔ عَوَّذَه بـاللّٰه (تفعیل) اسماء باری تعالیٰ کے ذریعہ حفاظت کرنا۔ عَوَّذَهُ بِالْمَثَانِيْ: سورۂ فاتحہ۔ کے ذریعہ حفاظت کرنا۔

مَثَانِيْ: سورۂ فاتحہ۔ واحد: مَثْنَاةٌ: دوہری چیز۔ دوہرائی جانے والی شے۔ چوں کہ سورۂ فاتحہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے، اس لیے اس کو مثانی کہتے ہیں، یا اس لیے کہ یہ دو بار نازل ہوئی ہے: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسرے مدینہ منورہ میں۔ ثَنَى ثَنْيًا (ض) موڑنا۔ لوٹانا۔

أَلْقٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ڈال لیا۔ أَلْقَاهُ إِلْقَاءً (افعال) ڈالنا۔

قَرَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملا دیا۔ قَرَنَهُ بِکَذا قَرْنًا (ض) ملانا۔

تَوْأَمٌ: جوڑواں بچہ۔ جمع: تَوَائِمُ. أَتْأَمَتِ الْمَرْأَةُ إِتْئَامًا (افعال) جوڑواں بچہ جننا۔

اِنْكَفَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ واپس ہوا۔ اِنْكَفَأَ إِلَيْهِ اِنْكِفَاءً (انفعال) لوٹنا۔

مَغْدَى: (۱) مصدر میمی: صبح کے وقت آنا۔ از غَدَى إليه غُدُوًّا (ن) صبح کے وقت آنا۔

النَّادِي: اسم فاعل۔ مجلس۔ جمع: أَنْدِيَةٌ و نَوَادٍ۔ نَدَا القَوْمُ نَدْوًا (ن) جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا۔

نَدَى: تری، سخاوت۔ بخشش۔ جمع: أَنْدَاءٌ. نَدِيَ نَدًى (س) تر ہونا۔ سخی و فیاض ہونا۔

تَعَارُجٌ: (تفاعل) لنگڑا بن جانا۔ — كَيْدٌ: مکر۔ فریب۔ جمع: كُيُوْدٌ. كَادَهُ كَيْدًا (ض) مکر کرنا۔

اِسْتَعَذْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے واپس بلایا۔ اِسْتِعَاذَةٌ (استفعال) واپس لینا۔ واپس بلانا۔

عَرَفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پہچان لیا۔ عَرَفَهُ عِرْفَانًا وَ مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔ جاننا۔

وَشْيٌ: نقش کاری۔ کپڑوں کے پھول۔ مراد: حسن کلام یا ملمع سازی۔ جمع: وِشَاءٌ. وَشَى الثَّوْبَ وَشْيًا (ض) بیل بوٹے بنانا۔ مزین کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ: "اَلدِّيْنَارِيَّةُ"

اِسْتَقِمْ: امر حاضر، تو سیدھا ہو جا۔ اِسْتِقَامَۃٌ: سیدھا ہونا (استفعال) ـــ مَشْیٌ: چال۔ (ض) چلنا۔
حُیِّیْتَ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تو زندہ رکھا جائے۔ حَیَّاہُ تَحِیَّۃً (تفعیل) زندہ رکھنا۔ زندگی عطا کرنا ـــ اِکْرَامٌ: اعزاز۔ أَکْرَمَ الرَّجُلَ إِکْرَامًا (افعال) تعظیم کرنا۔
حَیِیْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو عمر گذارے۔ حَیِيَ حَیَاۃً (س) زندہ رہنا۔
کِرَامٌ: شریف لوگ (۲) سخی۔ واحد: کَرِیْمٌ. کَرُمَ کَرَامَۃً (ک) صاحب عزت ہونا۔ سخی ہونا۔
حَوَادِثُ: واحد: حَادِثَۃٌ: واقعہ، سانحہ، مصیبت۔ حَدَثَہُ الْأَمْرُ حُدُوْثًا (ن) پیش آنا۔ واقع ہونا۔
أَتَقَلَّبُ: مضارع واحد متکلم، میں منقلب رہتا ہوں۔ تَقَلُّبٌ (تفعل) پلٹنا۔ متغیر ہونا۔
بُؤْسٌ: تنگ حالی۔ بدحالی۔ بَئِسَ بُؤْسًا (س) تنگ دست ہونا۔ بدحال ہونا۔ محتاج وفقیر ہونا۔
رَخَاءٌ: خوشحالی۔ آسودگی۔ رَخَا الْعَیْشُ رَخَاءً (ن) آسودہ حال ہونا۔ زندگی خوشگوار ہونا۔
أَنْقَلِبُ: مضارع واحد متکلم، میں بدلتا رہتا ہوں۔ اِنْقِلَابٌ (انفعال) بدلنا، الٹنا، پلٹنا۔
زَعْزَعٌ: آندھی۔ تیز ہوا۔ جمع: زَعَازِعُ. زَعْزَعَہُ زَعْزَعَۃً (بعثر) زور سے ہلانا۔
رُخَاءٌ: نرم و ہلکی ہوا ـــ قَزَلٌ: لنگڑا پن۔ شدت کا لنگڑا پن۔ قَزِلَ قَزَلًا (س) لنگڑا ہونا۔
ھَزَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مذاق کیا۔ ھَزَلَ فِي الْکَلَامِ ھَزْلًا (ض) مذاق کرنا۔
اِسْتَسَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غائب ہوگئی۔ اِسْتِسْرَارٌ: غائب ہونا۔ چھپنا (استفعال)
بِشْرٌ: خوشی۔ چہرے کی بشاشت۔ بَشِرَ بِشْرًا (س) خوش ہونا۔
تَجَلّٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوا۔ تَجَلِّيْ (تفعل) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔
وَلّٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ واپس ہوا۔ وَلَّاہُ تَوْلِیَۃً (تفعیل) اعراض کرنا۔ پیٹھ پھیرنا۔

---

(۱) تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَۃً فِي الْعَرَجْ ۞ وَلٰکِنْ لِأَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجْ
(۲) وَأُلْقِيَ حَبْلِيْ عَلٰی غَارِبِيْ ۞ وَأَسْلُکَ مَسْلَکَ مَنْ قَدْ مَرَجْ
(۳) فَإِنْ لَامَنِي الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا ۞ فَلَیْسَ عَلٰی أَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ: ① میں لنگڑا بن گیا لنگڑے پن میں خواہش کی وجہ سے نہیں؛ لیکن (میں اس لیے لنگڑا بنا) تا کہ کشادگی رزق کا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔ ② اور اپنی رسی اپنے کندھے پر ڈالدوں (یعنی آزاد پھروں، جہاں چاہوں جاؤں) اور اُس شخص کا طریقہ اختیار کروں، جو معاملات کو خلط ملط کرتا ہے۔ یعنی

جوشخص زندگی میں بھیس بدل بدل کر چلتا پھرتا ہے، میں نے اسی کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

(۴) پس اگرلوگ مجھ کوملامت کریں، تو میں کہہ دوں گا کہ (مجھ کو) معذور سمجھو؛ کیوں کہ لنگڑے پر کوئی گناہ نہیں (یا لنگڑے پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے)

تحقیق: تَعَارَجْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں لنگڑا بنا، تَعَارُجٌ (تفاعل) لنگڑا بننا۔

رَغْبَةً: خواہش۔شوق۔جمع: رَغَبَاتٌ. رَغِبَ فِي كذا رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔شوق کرنا۔

عَرَجٌ: لنگڑاپن۔عَرِجَ عَرَجًا (س) لنگڑا ہونا۔لنگڑا کر چلنا۔

أَقْرَعُ: مضارع واحد متکلم، میں کھٹکھٹاؤں۔قَرَعَ البَابَ قَرْعًا (ف) کھٹکھٹانا۔دستک دینا۔

فَرَجٌ: مصیبت کے بعد راحت۔کشادگی۔خوشحالی۔ فَرَجَ فَرْجًا (ض) کشادگی پیدا کرنا۔

أُلْقِيَ: مضارع واحد متکلم، میں ڈالدوں، أَلْقَاهُ (افعال) ڈالنا، یہ منصوب ہے اَقْرَعَ پر عطف کی وجہ سے۔

حَبْلٌ: رسی۔رسّا، ڈوری، سُتلی۔جمع: حِبَالٌ. حَبَلَهُ حَبْلًا (ن) باندھنا۔رسی سے باندھنا۔

غَارِبٌ: کندھا۔جمع: غَوَارِبُ. اِلْقَاءُ الْحَبْلِ عَلَى الْغَارِبِ: بے مہار چھوڑنا۔آزاد کرنا۔

أَسْلُكَ: مضارع واحد متکلم، میں اختیار کروں۔ سَلَكَ الـمَسْلَكَ سُلُوْكًا (ن) راستہ پر چلنا، طرزِعمل اختیار کرنا۔مَسْلَكٌ: اسم ظرف: طریقہ، راستہ، جمع: مَسَالِكُ۔

مَرَجَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خلط ملط کیا۔مَرَجَهُ مَرْجًا (ض) خلط ملط کرنا۔

لَامَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملامت کی۔ لَامَهُ لَوْمًا (ن) ملامت کرنا۔

اِعْذِرُوْا: امر جمع حاضر، تم معذور سمجھو۔عَذَرَهُ عُذْرًا (ض) معذور خیال کرنا۔عذر قبول کرنا۔

أَعْرَجُ: صیغۂ صفت۔بمعنی: لنگڑا۔جمع: عُرْجٌ.

فائدہ: أَعْرَجُ: صفت مشبہ ہے، اسم تفضیل نہیں؛ اس لیے کہ لون وعیب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

حَرَجٌ: گناہ۔اعتراض۔قصور۔تنگی۔ حَرِجَ حَرَجًا (س) گنہگار ہونا۔تنگ ہونا۔تنگی میں مبتلا ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) تَعَارَجْتُ: فعل بافاعل۔لَا: (نافیہ) زائدہ، رَغْبَةً: مصدر۔ فِي الْعَرَجِ: متعلق۔رَغْبَةً: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہٗ، تَعَارَجْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر معطوف علیہ۔

واو: حرف عطف، لٰكِنْ: حرف استدراک غیر عامل۔ لِأَقْرَعَ: میں لام کَی ہے (جس کے بعد أَنْ: ناصبہ مقدر

ہوتا ہے) أَقْرَعُ: فعل بافاعل۔ بَابَ الْفَرَجِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔ أَقْرَعُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔

(۲) واو: حرف عطف۔ أُلْقِي: فعل بافاعل۔ مَنْبِلِيْ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ عَلٰی: حرفِ جار۔ غَارِبِيْ: مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا أُلْقِيْ: کے۔ أُلْقِيْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف اول۔

واو: حرف عطف۔ أَسْلُكُ: فعل بافاعل۔ مَسْلَكَ: مضاف، مَنْ: اسم موصول۔ قَدْ مَرَجَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (یا مفعول بہ) ہوا أَسْلُكُ: کا۔ أَسْلُكُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ (یا مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور ہوا لَأَقْرَعَ: کے لَامَ: کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَعَارَجْتُ: فعل محذوف کے۔ تَعَارَجْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ۔ إِنْ: حرف شرط، لَامَ: فعل۔ نون: وقایہ۔ ی: ضمیر مفعول بہ۔ اَلْقَوْمُ: فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔ قُلْتُ: فعل بافاعل۔ إِعْذِرُوْا: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ۔ قُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جزاء شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فَا: تعلیلیہ۔ لَيْسَ: فعل ناقص۔ عَلٰى أَعْرَجٍ: متعلق ہوا كَائِنًا کے۔ كَائِنًا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم۔ مِنْ: زائدہ۔ حَرَجٌ: اسم مؤخر، لَيْسَ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
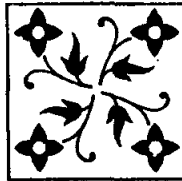
چوتھے مقامے ''دمیاطیه'' کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث بن ہمام نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح گفتگو نقل کی ہے، جن کا رویہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ ایک کا معاملہ اور برتاؤ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نیکی اور احسان کا طریقہ اختیار کرتا ہے، وہ ہر برائی کا بدلہ بھی اچھائی اور نیکی ہی سے دیتا ہے، جب کہ دوسرے آدمی کا مزاج برابر سرابر کا ہے یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی اور برائی کا بدلہ برائی۔ قصہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے آخر رات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ جب سب ساتھی سو گئے، تو میں نے دو آدمیوں کے آپس میں بات چیت کرنے کی آواز سنی۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ دوست واحباب اور پڑوسیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کس قسم کا ہے؟ وہ بڑے فصیح انداز میں جواب دیتا ہے کہ میرا معاملہ حُسنِ سلوک کا ہے، برائی کا جواب بھی اچھائی ہی سے دیتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میرا مزاج تو ترکی بہ ترکی کا ہے۔ اچھائی کا بدلہ اچھائی اور برائی کا بدلہ برائی۔ بات چیت ختم ہوگئی۔ صبح ہونے لگی۔ حارث کہتے ہیں کہ: میں ان کی فصاحت وبلاغت سے بہت متاثر ہوا۔ میرے دل میں ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ میں صبح سویرے ان کی ملاقات کے لیے نکلا، میں نے دیکھا کہ یہ تو ابوزید سروجی اور اس کا بیٹا ہیں۔ دونوں بڑی خستہ حالت میں پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے ان کے حال پر بڑا رحم آیا اور میں ان کو قافلے میں بلا لایا۔ ساتھیوں کو ان کا تعارف کرایا اور خوب مدد بھی کرائی۔ لوگوں سے پیسے بٹورنے کے بعد، ابوزید سروجی نے مجھ سے کہا کہ: میرا بدن نہایت گندہ اور میلا ہوگیا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں قریبی بستی میں غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر آجاؤں۔ حارث نے کہا: جلدی واپس آنا۔ چنانچہ باپ بیٹے کو لے کر تیزی سے روانہ ہوگیا۔ قافلے کے ساتھیوں نے ان کی واپسی کا کافی انتظار کیا، مگر وہ واپس نہ آئے۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اس نے ہمیں دھوکا دیا ہے، لہٰذا اب چلنے کی تیاری کرنی چاہیے۔ چنانچہ جب میں اپنے اونٹ پر کجاوہ کسنے کے لیے چلا، تو دیکھا کہ پالان کی لکڑی پر ابوزید کے تین شعر لکھے ہوئے ہیں، جن میں وہ حارث کے احسان اور اپنے فرار کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کسی کبیدگی کی وجہ سے آپ لوگوں سے جدا نہیں ہو رہا ہوں؛ بلکہ مری عادت ہی یہ ہے کہ کھاؤ پیو اور چلتے بنو۔ میں نے قافلے والوں کو اس کا لکھا ہوا پڑھوا دیا، تاکہ غصہ کرنے والے اس کو معذور سمجھیں۔ سب کو اس کی واہیات باتوں پر تعجب ہوا۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگی، اور پھر ہم روانہ ہوگئے، اس کے بعد ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے بجائے اس کے جال میں کون پھنسا۔ اس مقامے میں کل چودہ اشعار ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمْيَاطِيَّةُ"

چوتھا مجلسی واقعہ شہر "دمیاط" کی طرف منسوب ہے۔

الدِّمْيَاطِيَةُ: مَنْسُوْبٌ إِلٰى دِمْيَاطَ :اس میں یائے نسبتی ہے؛ جومشدد ہے۔ دِمْیَاط: ملک مصر میں ایک ساحلی شہر ہے؛ جو بحر شور کے کنارے پر، مصر سے نوّے میل کی دوری پر واقع ہے؛ اُسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الدِّمْیَاطِیَّةُ"

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: ظَعَنْتُ إِلٰى دِمْيَاطَ، عَامَ هِيَاطٍ وَمِيَاطٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ، مَوْمُوْقُ الإِخَاءِ، أَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِيْ مَعَارِفَ السَّرَّاءِ. فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ، وَارْتَضَعُوْا أَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ، حَتّٰى لَاحُوْا كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ فِي الإِسْتِوَاءِ، وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي الْتِئَامِ الْأَهْوَاءِ. وَكُنَّا مَعَ ذٰلِكَ نَسِيْرُ النَّجَاءَ، وَلَانَرْحَلُ إِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ، وَإِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، أَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا، اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ؛ وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا کہ: میں نے گڑ بڑ اور بے چینی کے سال میں "دمیاط" کا سفر کیا؛ میں اس وقت انتہائی خوشحال تھا اور میرے ساتھ دوستی پسند کی جاتی تھی۔ میں دولت کی چادریں گھسیٹتا تھا اور خوشی کے چہرے دیکھتا تھا۔ پس میں نے کچھ ایسے ساتھیوں کی معیت اختیار کی، جنھوں نے اختلاف کو بالکل ختم کر دیا تھا اور اتحاد کا بہترین دودھ پی لیا تھا؛ (بالکل متحد تھے، آپس میں کسی قسم کی مخالفت نہ تھی) حتی کہ وہ برابری میں کنگھے کے دانتوں کی طرح اور خواہشات کے اتحاد میں ایک جسم کے مانند دکھائی دینے لگے (پسند و ناپسند میں سب کا معیار ایک جیسا تھا؛ جو ایک چاہتا وہی دوسرا چاہتا) اس صورتِ حال کے ساتھ ہم تیز چل رہے تھے اور صرف تیز رفتار اونٹنی ہی پر سفر کر رہے تھے اور جب ہم کسی منزل پر ٹھہرتے، یا کسی چشمے پر اترتے، تو تھوڑی دیر ٹھیرتے اور قیام کو لمبا نہ کرتے۔

تحقیق: ظَعَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے سفر کیا۔ ظَعَنَ إلیه ظَعْنًا (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا۔

عَامٌ: سال۔ جمع: أعْوَامٌ ۔۔۔۔ هِيَاطٌ: شوروغل۔ گڑبڑ۔ هَايَطَ مُهَايَطَةً وَهِيَاطًا (مفاعلت) شور وغل کرنا۔ گڑبڑ کرنا۔ ۔۔۔۔ مِيَاطٌ: دھینگا مشتی۔ مَايَطَ مُمَايَطَةً وَمِيَاطًا (مفاعلت) ہٹانا۔ زائل کرنا۔ هِيَاطٌ و مِيَاطٌ: اضطراب و بے چینی۔

مَرْمُوْقٌ: اسم مفعول۔ جس کی طرف دیکھا جائے۔ قابل لحاظ۔ رَمَقَه رَمْقًا (ن) دیکھنا۔ نگاہ ڈالنا۔

رَخَاءٌ: خوش حالی۔ رَخَا رَخَاءً (ن) آسودہ حال ہونا۔ تقدیری عبارت: ذُو رَخَاءٍ مَرْمُوْقٍ ہے۔

مَوْمُوْقٌ: پسندیدہ۔ محبوب۔ اسم مفعول از وَمِقَهُ يَمِقُ وِمْقًا (حسب) محبت کرنا۔ چاہنا۔

إخَاءٌ: دوستی۔ بھائی بندی۔ آخَا فُلَانًا مُؤَاخَاةً وَإخَاءً (مفاعلت) بھائی بنانا، دوست بنانا۔

أَسْحَبُ: مضارع واحد متکلم، میں گھسیٹتا ہوں۔ سَحَبَهُ سَحْبًا (ف) گھسیٹنا۔ کھینچنا۔

مَطَارِفُ: واحد: مِطْرَفٌ وَمُطْرَفٌ: دھاری دار خوشنما ریشمی چادر۔

ثَرَاءٌ: دولت۔ ثَرِيَ الرَّجُلُ ثَرَاءً (س) مالدار ہونا۔ ثَرِيٌّ: صفت مشبہ۔ دولت مند۔ جمع: أثْرِيَاءُ۔

أجْتَلِي: مضارع واحد متکلم، میں دیکھتا ہوں۔ اِجْتَلَى الشَّيْءَ اِجْتِلَاءً (افتعال) دیکھنا۔

مَعَارِفُ: واحد: مَعْرِفٌ: شناسا۔ (۲) چہرہ۔ چہرے کے محاسن۔ عَرَفَهُ مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔

سَرَّاءُ: خوشی۔ سَرَّهُ سُرُوْرًا وَسَرَّاءً (ن) خوش کرنا۔ وَسُرَّ سُرُوْرًا وَسَرَّاءً: خوش ہونا۔

رَافَقْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے معیت اختیار کی۔ رَافَقَهُ (مفاعلت) ساتھ ہونا، ساتھ رہنا۔

صَحْبٌ: واحد: صَاحِبٌ: ساتھی۔ صَحِبَهُ صُحْبَةً (س) ساتھ ہونا۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔

شَقُّوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ختم کر دیا۔ شَقَّهُ شَقًّا (ن) پھاڑنا۔ چیرنا۔ شَقَّ عَصَا الشِّقَاقِ اختلاف ختم کرنا ۔۔۔۔ عَصَا: لاٹھی۔ ڈنڈا۔ جمع: عُصِيٌّ، رعِصِيٌّ۔

شِقَاقٌ: لڑائی جھگڑا، اختلاف۔ شَاقَّه مُشَاقَّةً وَشِقَاقًا (مفاعلت) لڑائی جھگڑا کرنا، مخالفت کرنا۔

اِرْتَضَعُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے دودھ پیا۔ اِرْتِضَاعٌ (افتعال) دودھ پینا۔

أفَاوِيْقُ: واحد: فِيْقَةٌ (خلاف قیاس) وہ دودھ جو ایک مرتبہ دوہنے یا پینے کے بعد تھن یا پستان کے اگلے حصہ میں جمع ہو جائے۔ مراد: خالص اور عمدہ دودھ۔

وِفَاقٌ: حاصل مصدر۔ اتحاد۔ اتفاق۔ وَافَقَهُ مُوَافَقَةً وَوِفَاقًا (مفاعلت) اتفاق کرنا۔

لَاحُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، وہ دکھائی دیئے۔ لَاحَ لَوْحًا (ن) ظاہر ہونا۔ دکھائی دینا۔

أَسْنَان: واحد: سِنٌّ. دانت، دندانہ ـــ مُشْطٌ: کنگھا یا کنگھی۔ جمع: أَمْشَاطٌ۔

اِسْتِوَاءٌ: برابری، اعتدال، سیدھ۔ اِسْتَوَی اِسْتِوَاءً (افتعال) برابر ہونا۔

نَفْسٌ: جسم۔ جمع: نُفُوْسٌ ـــ اِلْتِئَامٌ: (افتعال) متحد ہونا۔ چند چیزوں کا باہم جڑنا۔

أَهْوَاءٌ: خواہشات۔ واحد: هَوًى: اس کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لیے ہوتا ہے۔

نَسِيْرُ: مضارع جمع متکلم، ہم چلتے ہیں۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔

نَجَاءٌ: تیز رفتاری۔ نَجَا نَجَاءً (ن) تیز چلنا۔

لَانَرْحَلُ: مضارع منفی جمع متکلم، ہم سفر کر رہے ہیں۔ رَحَلَ عَنْهُ رَحْلًا (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

هَوْجَاءُ: تیز رفتار اونٹنی۔ جمع: هُوْجٌ ـــ نَزَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم اترے۔ نُزُوْلٌ (ض) اترنا۔

مَنْزِلٌ: اسم ظرف رہائش گاہ۔ مکان۔ جمع: مَنَازِلُ۔

وَرَدْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم پانی پر آئے۔ وَرَدَ الْمَنْهَلَ وُرُوْدًا (ض) پانی پر آنا۔ چشمے پر آنا۔

مَنْهَلٌ: اسم ظرف۔ چشمہ آب۔ گھاٹ۔ جمع: مَنَاهِلُ۔ نَهِلَ نَهْلًا (س) پہلی بار پانی پینا۔

اِخْتَلَسْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے مختصر کیا۔ اِخْتَلَسَهُ: (افتعال) اُچکنا (۲) مختصر کرنا۔

لُبْثٌ: قیام۔ لَبِثَ لُبْثًا (س) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔ اِخْتَلَسَ اللُّبْثَ: مختصر قیام کرنا۔ تھوڑی دیر ٹھیرنا۔

لَمْ نُطِلْ: مضارع جمع متکلم نفی جحد بلم، ہم نے لمبا نہیں کیا۔ أَطَالَ الشَّيْءَ إِطَالَةً (افعال) لمبا کرنا۔

مُكْثٌ: (بضم المیم وفتحہا) قیام۔ مَكَثَ مُكْثًا (ن) ٹھیرنا، قیام کرنا۔

فَعَنَّ لَنَا إِعْمَالُ الرِّكَابِ، فِي لَيْلَةٍ نَتِيَّةِ الشَّبَابِ، غُدَافِيَّةِ الإِهَابِ. فَأَسْرَيْنَا إِلٰى أَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهُ، وَسَلَتَ الصُّبْحُ خِضَابَهُ. فَحِينَ مَلِلْنَا السُّرٰى، وَمِلْنَا إِلَى الْكَرٰى، صَادَفْنَا أَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا، مُعْتَلَّةَ الصَّبَا، فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيسِ، وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيسِ. فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيطُ، وَهَدَأَ بِهَا الْأَطِيطُ وَالْغَطِيطُ، سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ، يَقُوْلُ لِسَمِيرِهِ فِي الرِّحَالِ: كَيْفَ حُكْمُ سِيرَتِكَ، مَعَ جِيلِكَ وَجِيرَتِكَ؟ فَقَالَ: أَرْعَى الْجَارَ وَلَوْ جَارَ، وَأَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ، وَأَحْتَمِلُ الْخَلِيطَ؛ وَلَوْ أَبْدَى التَّخْلِيطَ، وَأَوَدُّ الْحَمِيمَ، وَلَوْ جَرَّ عَنِي الْحَمِيمَ، وَأُفَضِّلُ الشَّفِيقَ عَلَى الشَّقِيقِ، وَأَفِي لِلْعَشِيرِ، وَإِنْ لَمْ يُكَافِي بِالْعَشِيرِ.

ترجمہ: پس ہمیں ایک نوآغاز اور سیاہ ترین شب میں اونٹنیوں کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ ہم نے رات کو سفر کیا، یہاں تک کہ رات نے اپنی جوانی کو زائل کر دیا (تاریکی ختم ہوگئی) اور صبح نے اپنا خضاب اتار دیا (صبح کی روشنی پھیل گئی) پس جب ہم رات کے سفر سے اکتا گئے اور ہمیں نیند کی خواہش ہوئی، تو ہم اتفاقاً ایک ایسی زمین پر پہنچے، جس کے ٹیلے سرسبز اور ہوا خوشگوار تھی، تو ہم نے اس زمین کو اونٹنیوں کے لیے قیام گاہ اور شب گذاری کے لیے منزل بنالیا۔ پس جب اس سرزمین میں ساتھی مقیم ہوگئے اور اس میں اونٹوں کی آواز اور خراٹوں کی آواز بند ہوگئی، تو میں نے ایک بلند آواز والے شخص کو اپنے شبینہ ہم کلام سے، جو کہ پالان میں تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ: تیری عادت کا فیصلہ اپنے ہمعصروں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیسا ہے؟ تو اس نے کہا کہ: میں پڑوسی کا خیال رکھتا ہوں؛ اگرچہ وہ ظلم کرے۔ اور میں اس شخص کے ساتھ تعلق کی کوشش کرتا ہوں، جو حملہ آور ہوتا ہے۔ اور میں ساتھی کو نبھاتا ہوں، اگرچہ وہ دھوکے کا اظہار کرے۔ اور میں رشتہ دار سے محبت کرتا ہوں، اگرچہ وہ مجھے گرم پانی کے گھونٹ پلائے۔ میں سگے بھائی پر مشفق دوست کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور میں زندگی کے ساتھی کے لیے وفا کرتا ہوں، اگرچہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ نہ دے۔

تحقیق: عَنَّ: ماضی واحد مذکر غائب، ضرورت پیش آئی۔ عَنَّ لَه الشيئُ عَنًّا (ن،ض) سامنے آنا، پیش آنا۔ــــ إِعْمَالٌ: مصدر از أَعْمَلَ الرِّكَابَ: کام میں لینا۔ استعمال کرنا (افعال)

رِكَابٌ: واحد: رَاحِلَةٌ (من غير لفظه) سواری کے اونٹ۔ جمع: رُكُبٌ وَرَكَائِبُ.

فَتِيَّةٌ: فَتِيٌّ کا مؤنث۔ نوعمر۔ نوخیز۔ فَتِيَ يَفْتٰى فَتًى (س) طاقت ور ہونا۔ نوجوان ہونا۔

شَبَابٌ: جوانی۔ لَيْلَةٌ فَتِيَّةُ الشَّبَابِ ۔نوخیز جوانی والی رات۔ یعنی خوب تاریک (جس میں چاند نہ ہو۔ یہ مہینے کی ابتدائی راتوں میں ہوتا ہے) شَبَّ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

غُدَافِيَّةٌ: غُدَاف کی طرف نسبت، سیاہ ترین، کالے کوّے جیسی کالی، غُدَاف: کالا کوا، جمع: غِدْفَانٌ.

إِهَابٌ: بے رنگی اور بے صاف کی ہوئی کھال۔ جمع: أُهُبٌ ۔جِلد بمعنی کھال، یہ عام ہے۔

أَسْرَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے رات کو سفر کیا۔ أَسْرَى إِسْرَاءً (افعال) رات میں چلنا۔

نَضَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے زائل کردیا۔ نَضَا الثَّوْبَ نَضْوًا (ن) کپڑا اتارنا، ہٹانا۔

شَبَابٌ: مصدر بمعنی جوانی۔ یہ شَابٌّ بمعنی جوان کی جمع بھی ہے، مگر وہ یہاں مراد نہیں ہے۔

سَلَتَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اتار دیا۔ سَلَتَهُ سَلْتًا (ن،ض) زائل کرنا۔ اتار دینا۔

خِضَابٌ: نباتی رنگ یا رنگین دواء، جس سے بالوں کو رنگا جائے۔ خَضَبَهُ خَضْبًا وَ خِضَابًا (ض) خضاب کرنا۔ رنگنا۔ — مَلِلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم اکتا گئے۔ مَلَّ مَلَلًا (س) اکتانا۔ گھبرانا۔

سُرٰی: رات کا سفر۔ سَرِيَ سُرٰی (ض، س) رات میں چلنا۔

مِلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہمیں خواہش ہوئی۔ مَالَ إِلَيْهِ مَيْلًا (ض) راغب ہونا۔ مائل ہونا۔ چاہنا۔

كَرٰی: نیند یا اونگھ، جمع: أَكْرَاءٌ. كَرِيَ كَرٰی (س) سونا۔ اونگھنا۔

صَادَفْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے اتفاقاً پایا۔ صَادَفَهُ مُصَادَفَةً (مفاعلت) اچانک پانا۔ اتفاقاً پانا۔

مُخْضَلَّةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث۔ سرسبز و شاداب۔ اِخْضِلَالٌ (باب احرار) سرسبز و شاداب ہونا۔

رُبًا: واحد، رَبْوَةٌ (بتثلیث الراء) ٹیلہ۔ بلند زمین۔ رَبَا رَبْوًا (ن) بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔

مُعْتَلَّةٌ: اسم فاعل، خوشگوار۔ اِعْتِلَالٌ (افتعال) ہوا کا بھیگا ہوا ہونا۔ خوش گوار ہونا۔

صَبَا: مشرق سے آنے والی ہوا۔ پُروا ہوا (مؤنث سماعی)، جمع: صَبَوَاتٌ وَ أَصْبَاءٌ۔

تَخَيَّرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے منتخب کیا۔ تَخَيُّرٌ (تفعل) منتخب کرنا۔ چھانٹنا۔ ترجیح دینا۔

مُنَاخٌ: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ منزل۔ جمع: مُنَاخَاتٌ۔ أَنَاخَ بِالْمَكَانِ (افعال) قیام کرنا۔

عِيْسٌ: اعلیٰ نسل کا اونٹ۔ سفید و بھورے رنگ کا اونٹ۔ واحد: أَعْيَسُ: مؤنث: عَيْسَاءُ۔

مَحَطٌّ: اسم ظرف۔ عارضی قیام گاہ۔ سفر کی منزل۔ پڑاؤ۔ حَطَّ حَطًّا (ن) قیام کرنا۔ اترنا۔

تَعْرِيْسٌ: شب گذاری (تفعیل) شب گذارنا۔ آرام کے لیے آخر شب میں قیام کرنا۔

حَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مقیم ہو گیا۔ حَلَّ الْمَكَانَ حُلُوْلًا (ن) اترنا۔ مقیم ہونا۔

خَلِيْطٌ: فعیل بمعنی فاعل، میل جول رکھنے والا۔ یعنی ساتھی۔ رفیق۔ جمع: خُلُطٌ و خُلَطَاءُ. خَلَطَ الْقَوْمَ خَلْطًا (ض) گھل مل جانا، قوم میں شامل ہو جانا۔

هَدَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بند ہو گئی۔ هَدَأَ هُدُوْءًا (ف) ٹھہرنا، ساکن ہونا۔

أَطِيْطٌ: حاصل مصدر۔ اونٹوں کی آواز۔ أَطَّ الإِبِلُ أَطًّا وَ أَطِيْطًا (ض) اونٹ کا بولنا۔ بلبلانا۔

غَطِيْطٌ: حاصل مصدر۔ خراٹے۔ سوتے وقت تنفس کی آواز۔ غَطَّ فِيْ نَوْمِهِ غَطًّا وَغَطِيْطًا (ض) خراٹے لینا — صَيِّتًا: صفت مشبہ۔ بلند آواز والا۔ صَاتَ صَوْتًا (ن) آواز دینا، آواز نکالنا۔

سَمِيْرٌ: فعیل بمعنی فاعل۔ رات کے وقت ہم کلام۔ قصہ گو۔ جمع: سُمَرَاءُ. سَمَرَهُ سَمْرًا (ن) رات کو کہانی یا قصہ بیان کرنا۔ — رِحَالٌ: واحد: رَحْلٌ: اونٹ کا کجاوہ۔ پالان۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمْيَاطِيَّةُ"

سِيْرَةٌ: عادت۔ خصلت۔ چلنے کا خاص طریقہ۔ رَوِش، جمع. سِيَرٌ۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔
جِيْلٌ: نسل۔ ایک صدی کے لوگ۔ قبیلہ۔ ہمعصر لوگ۔ جمع: أَجْيَالٌ۔
جِيْرَةٌ: واحد: جَار: پڑوسی۔ جِوَارٌ: پڑوس۔ جَاوَرَهُ مُجَاوَرَةً وَجِوَارًا (مفاعلت) پڑوسی بننا۔
فائده: ایک جملہ میں دو لفظ صورۃً یکساں اور معنی میں مختلف ہوں، اس کو صنعتِ اجناس کہتے ہیں۔
أَرْعىٰ: مضارع واحد متکلم، میں خیال رکھتا ہوں۔ رَعَاهُ رَعْيًا وَرِعَايَةً (ف) خیال رکھنا۔
جَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ جَارَ عَلَيْهِ جَوْرًا (ن) ظلم کرنا۔ ستانا۔
أَبْذُلُ: مضارع واحد متکلم، میں کوشش کرتا ہوں۔ بَذَلَهُ بَذْلاً (ن) خرچ کرنا (۲) کوشش کرنا۔
وِصَالٌ: تعلق، ملاپ۔ وَاصَلَهُ مُوَاصَلَةً وَوِصَالاً: تعلق رکھنا۔
صَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حملہ کیا۔ صَالَ عليه صَوْلاً (ن) حملہ کرنا۔
أَحْتَمِلُ: مضارع واحد متکلم، میں نبھاتا ہوں۔ اِحْتِمَالٌ: (افتعال) نبھانا۔ برداشت کرنا۔
أَبْدىٰ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظاہر کیا۔ أَبْدَاهُ إِبْدَاءً (افعال) ظاہر کرنا۔
تَخْلِيْطٌ: مکر۔ جعل سازی۔ مغالطہ آمیزی۔ تلبیس۔ دھوکہ (تفعیل) فریب دینا۔
أَوَدُّ: مضارع واحد متکلم، میں محبت کرتا ہوں۔ وَدَّهُ وُدًّا (س) محبت کرنا۔
حَمِيْمٌ: صفت مشبہ واحد مذکر۔ گہرا دوست (۲) رشتہ دار۔ جمع: أَحِمَّاءُ۔
جَرَّعَ: ماضی، اس نے گھونٹ گھونٹ پلایا، جَرَّعَهُ الْمَاءَ (تفعیل) تھوڑا تھوڑا پلانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔
حَمِيْمٌ: گرم کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَائِمُ. حَمَّ حَمًّا (ن) گرم ہونا۔
أُفَضِّلُ: مضارع واحد متکلم، میں ترجیح دیتا ہوں۔ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ تَفْضِيْلاً: ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔
شَفِيْقٌ: مہربان۔ مشفق۔ جمع: شُفَقَاءُ۔ شَفِقَ عليه شَفَقًا (س) مہربانی کرنا۔ شفقت کرنا۔
شَقِيْقٌ: آدھا چیرا ہوا حصہ، حقیقی بھائی، گویا کہ دونوں ایک ہی شخص کے دو ٹکڑے ہیں، جمع: أَشِقَّاءُ، شَقَّ الشيئَ شَقًّا (ن) چیرنا، پھاڑنا۔
أَفِيْ: مضارع واحد متکلم، میں وفا کرتا ہوں۔ وَفَى بالشيئِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ پورا حق دینا۔
عَشِيْرٌ: بمعنی مُعَاشِرٌ: ہم صحبت۔ ساتھی۔ جمع: عُشَرَاءُ. عَاشَرَهُ مُعَاشَرَةً (مفاعلت) کسی کے ساتھ رہنا۔ زندگی گذارنا۔
لَمْ يُكَافِيْ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، اس نے بدلہ نہیں دیا۔ كَافَأَهُ على الشيئ

مُكَافَأَةٌ و كِفَاءٌ (مفاعلت) اچھے کام کا بدلہ دینا۔ انعام دینا ـــــ عَشِيْرٌ. دسواں حصہ۔ جمع: أَعْشَرَاءُ.

وَأَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ لِلنَّزِيْلِ، وَأَغْمُرُ الزَّمِيْلَ بِالْجَمِيْلِ، وَأُنْزِلُ سَمِيْرِيْ مَنْزِلَةَ أَمِيْرِيْ، وَأُحِلُّ أَنِيْسِيْ مَحَلَّ رَئِيْسِيْ، وَأُوْدِعُ مَعَارِفِيْ عَوَارِفِيْ، وَأُوْلِيْ مُرَافِقِيْ مَرَافِقِيْ، وَأُلِيْنُ مَقَالِيْ لِلْقَالِيْ، وَأُدِيْمُ تَسْآلِيْ عَنِ السَّالِيْ، وَأَرْضٰى مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ، وَأَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ بِأَقَلِّ الْأَجْزَاءِ، وَلَا أَتَظَلَّمُ حِيْنَ أُظْلَمُ، وَلَا أَنْقِمُ وَلَوْ لَدَغَنِيْ الْأَرْقَمُ. فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ: وَيْلَكَ يَابُنَيَّ! إِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِيْنِ، وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِيْنِ؛ لٰكِنْ أَنَا لَا آتِيْ غَيْرَ الْمُوَاتِيْ، وَلَا أَسِمُ الْعَاتِيْ بِمُرَاعَاتِيْ، وَلَا أُصَافِيْ مَنْ يَأْبٰى إِنْصَافِيْ، وَلَا أُوَاخِيْ مَنْ يُلْغِيْ الْأَوَاخِيْ، وَلَا أُمَالِيْ مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِيْ، وَلَا أُبَالِيْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ، وَلَا أُدَارِيْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِيْ، وَلَا أُعْطِيْ زِمَامِيْ مَنْ يُخْفِرُ ذِمَامِيْ، وَلَا أَبْذُلُ وِدَادِيْ لِأَضْدَادِيْ، وَلَا أَدَعُ إِيْعَادِيْ لِلْمُعَادِيْ، وَلَا أَغْرِسُ الْأَيَادِيْ فِيْ أَرْضِ الْأَعَادِيْ.

ترجمہ: اور میں مہمان کے لیے زیادہ سے زیادہ چیز کو بھی کم سمجھتا ہوں۔ اور میں ساتھی کو احسان سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ میں اپنے قصہ گو کو، اپنے سردار کا رتبہ اور اپنے رفیق کو، اپنے سردار کی جگہ دیتا ہوں اور میں اپنے شناسائیوں کو اپنے عطیات دیتا ہوں، (اور میں اپنے عطیات میں اپنی خوبیاں شامل کر دیتا ہوں) میں اپنے ساتھی کو اپنی ضرورت کی چیزیں دیدیتا ہوں اور دشمن سے نرم بات کرتا ہوں۔ میں فراموش کردینے والے کے متعلق برابر پوچھ تاچھ کرتا ہوں۔ میں حق کامل کے بجائے تھوڑی سی مقدار پر راضی ہو جاتا ہوں اور بدلے کے کم سے کم جز پر قناعت کر لیتا ہوں۔ جب مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے، تو میں ظلم کی فریاد نہیں کرتا اور نہ میں بدلہ لیتا ہوں؛ خواہ مجھے زہریلا سانپ کاٹ ڈالے۔ تو اس سے اس کے ساتھی نے کہا کہ بیٹا تجھ پر تعجب ہے! بخل تو صرف بخیل ہی کے ساتھ کیا جاتا ہے (دوسرا ترجمہ: بخل تو صرف بخل کے لائق یعنی عمدہ چیز ہی میں کیا جاتا ہے) اور زیادہ سے زیادہ خواہش صرف قیمتی چیز ہی کی کی جاتی ہے؛ لیکن میں ناموافق آدمی کے قریب نہیں ہوتا اور نہ میں سرکش آدمی کو اپنی رعایت کا نشان لگاتا ہوں۔ نہ میں ایسے شخص سے خالص تعلق کرتا ہوں، جو میرے ساتھ انصاف کرنے سے انکار کرتا ہو۔ اور نہ میں اس شخص کو بھائی بناتا ہوں، جو رشتہائے اخوت کو ختم کر دیتا ہو۔ نہ میں اس شخص کی مدد کرتا ہوں، جو میری امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہو۔ اور نہ میں ایسے شخص کی پروا کرتا ہوں، جو میرے رشتوں کو منقطع کر دیتا ہو۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمْيَاطِيَّةُ"

نہ میں اس شخص کی خاطر داری کرتا ہوں، جو میرے مرتبے سے ناواقف ہو۔ اور نہ میں اپنی باگ اس آدمی کو دیتا ہوں، جو میرے ساتھ عہد توڑ دیتا ہو۔ اور نہ میں اپنی محبت اپنے مخالفین کے لیے صرف کرتا ہوں اور نہ اپنی دھمکی دشمنی کرنے والے کے لیے ترک کرتا ہوں۔ اور نہ میں دشمنوں کی سرزمین میں، نعمتوں کے پودے لگاتا ہوں۔

تحقیق: أَسْتَقِلُّ: مضارع واحد متکلم، میں کم سمجھتا ہوں۔ اِسْتَقَلَّهُ اِسْتِقْلَالاً (استفعال) تھوڑا سمجھنا۔

جَزِيْلٌ: اسم فاعل۔ بہت۔ جمع: أَجْزَالٌ وَجِزَالٌ۔ جَزُلَ جَزَالَةً (ک) کثرت سے ہونا، بہت ہونا۔

نَزِيْلٌ: مہمان۔ جمع: نُزَلَاءُ۔ نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَعَلَيْهِ نُزُوْلاً (ض) مہمان بننا۔

أَغْمُرُ: مضارع واحد متکلم، میں ڈھانپ لیتا ہوں۔ غَمَرَهُ غَمْرًا (ن) ڈھانپنا۔

زَمِيْلٌ: ساتھی، شریک کار۔ جمع: زُمَلَاءُ۔ زَمَلَهُ زَمْلاً (ن) کسی کے ساتھ سواری پر بیٹھنا، ہم رکاب ہونا۔

جَمِيْلٌ: احسان۔ حسنِ سلوک (۲) خوبصورت۔ جمع: جُمَلَاءُ۔ جَمَالٌ (ک) خوبصورت ہونا۔ خوش اخلاق ہونا۔ یہاں موصوف محذوف ہے أي الْعَطَاءُ الْجَمِيْلُ: خوبصورت عطیہ۔

أُنْزِلُ: مضارع واحد متکلم، میں مرتبہ دیتا ہوں۔ أَنْزَلَ فُلَانًا مَنْزِلَةَ فُلَانٍ (افعال) مرتبہ دینا۔ کسی کا درجہ مقرر کرنا۔ اصل معنی ہیں: اتارنا ـــ مَنْزِلَةٌ: رتبہ، مرتبہ۔ جمع: مَنَازِلُ۔

أُحِلُّ: مضارع واحد متکلم، میں جگہ دیتا ہوں۔ أَحَلَّهُ إِحْلَالاً (افعال) جگہ دینا۔ کسی جگہ پر اتارنا۔

أَنِيْسٌ: اسم فاعل: ساتھی۔ دوست۔ جمع: أُنَسَاءُ۔ أَنِسَ أُنْسًا (س،ک) مانوس ہونا۔ چاہنا۔

مَحَلٌّ: اسم ظرف: جگہ۔ مرتبہ۔ جمع: مَحَالٌّ۔ (۲) مصدر میمی از حَلَّ الْمَكَانَ حُلُوْلاً (ن) اترنا۔

رَئِيْسٌ: سربراہ۔ صدر۔ سید۔ جمع: رُؤَسَاءُ۔ رَأَسَ رِئَاسَةً (ف) صدر بننا۔ صدارت کرنا۔

أُوْدِعُ: مضارع واحد متکلم، میں امانت رکھتا ہوں۔ أَوْدَعَهُ إِيْدَاعًا (افعال) امانت رکھنا۔

مَعَارِفُ: واحد: مَعْرَفٌ: شناسا اور واقف کار لوگ، عَرَفَهُ مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔

عَوَارِفُ: واحد: عَارِفَةٌ: پہچاننے والی (۲) عطیہ، یہاں یہی مراد ہے اور فَاعِلَةٌ بمعنی مفعولةٌ ہے۔

أُوْلِي: مضارع واحد متکلم، میں دیدیتا ہوں۔ أَوْلَاهُ إِيْلَاءً (افعال) مالک بنانا۔ عطا کرنا۔

مُرَافِقٌ: اسم فاعل، ساتھ رہنے والا۔ مراد: دوست۔ رفیق ہمدم۔ رَافَقَهُ مُرَافَقَةً: ساتھ رہنا۔

مَرَافِقُ: ضرورت کی چیزیں۔ نفع بخش چیزیں۔ واحد: مِرْفَقٌ وَمَرْفِقٌ۔ مَرَافِقُ الْحَيَاةِ: ضروریاتِ زندگی۔ مَرَافِقُ الْمَنْزِلِ: گھر کے ضروری حصے، باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ۔ رَفَقَهُ رَفْقًا (ن) نفع دینا۔

أَلِيْنُ: مضارع واحد متکلم، میں نرم کرتا ہوں۔ أَلَانَ الشيئَ إِلَانَةً (افعال) نرم کرنا۔

قَالِيْ: اسم فاعل: دشمن۔ قَلَاهُ قِلِيً (س) دشمنی رکھنا۔ بغض رکھنا۔

فائدہ: باب سمع سے جو مصدر معتل لام ہوگا، وہ اسی وزن پر آئے گا، جیسے: بِلِيً، قِلِي وغیرہ۔

أُدِيْمُ: مضارع واحد متکلم، میں ہمیشہ کرتا ہوں۔ أَدَامَه إِدَامَةً (افعال) قائم رکھنا۔ جاری رکھنا۔

تَسْئَال: پوچھ تاچھ۔ تحقیق وتفتیش۔ سَأَلَه عنه سُؤَالًا وَتَسْئَالًا (ف) پوچھنا۔ معلوم کرنا۔

تَسْئَال مصدر ہے برائے مبالغہ اور جو مصادر بروزنِ تفعال آتے ہیں، وہ مبالغہ کے لیے ہوتے ہیں۔

سَالِيْ: اسم فاعل۔ فراموش کرنے والا۔ بے تعلقی اختیار کرنے والا۔ سَلَاهُ سَلْوًا (ن) فراموش کرنا۔ بے تعلق ہوجانا۔ دوستی ترک کرنا۔

أَرْضيٰ: مضارع واحد متکلم، میں راضی ہوجاتا ہوں۔ رَضِيَ رِضيً (س) رضامند ہونا۔ مان لینا۔

وَفَاءٌ: حق کامل۔ حقِ واجب۔ وَفيٰ بالشيئِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ پورا حق دینا۔

اَللَّفَاءُ: حق سے کم۔ تھوڑی سی چیز۔ لَفَأَهُ حقَّهُ لَفَاءً (ف) حق سے کم دینا۔ پورا حق دینا (اضداد)

أَقْنَعُ: مضارع واحد متکلم، میں قناعت کرلیتا ہوں۔ قَنِعَ قَنَاعَةً (س) تھوڑی مقدار پر راضی ہونا۔

جَزَاءٌ: بدلہ۔ جَزَاهُ بكذا جَزَاءً (ض) اچھا یا برا بدلہ دینا۔

أَقَلُّ: اسم تفضیل۔ بہت کم۔ کم سے کم۔ قَلَّ قِلَّةً (ض) کم ہونا۔ أَجْزَاء: واحد: جُزْءٌ: حصہ۔ ٹکڑا۔

لَاأَتَظَلَّمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں ظلم کی فریاد نہیں کرتا ہوں۔ تَظَلُّمٌ (تفعل) ظلم کی فریاد کرنا۔

أُظْلَمُ: مضارع مجہول واحد متکلم، مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے۔ ظَلَمَهُ ظُلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ ناانصافی کرنا۔

لَاأَنْقِمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں بدلہ نہیں لیتا ہوں۔ نَقَمَ منه نَقْمًا (ض) بدلہ لینا۔

لَدَغَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کاٹا۔ لَدَغَ لَدْغًا (ف) ڈسنا۔ ڈنک مارنا۔

أَرْقَمُ: چتکبرا سانپ۔ زہریلا سانپ۔ مراد: سخت ترین دشمن۔ جمع: أَرَاقِمُ۔

وَيْلَكَ: مرکب ہے لفظ "وَيْ" اور "کاف" خطاب سے۔ وَيْ: برائے استعجاب یا برائے زجر وتوبیخ، یہ بصریوں کی رائے ہے۔ (۲) کوفیوں کے نزدیک وَيْ: مخفف ہے وَيْلٌ کا بمعنی: ہلاکت۔ "لام" حذف کرکے کاف خطاب بڑھا دیا گیا وَيْكَ ہوگیا۔ یہ لفظ اظہارِ تعجب اور اظہارِ افسوس اور بددعا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ معنی: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر تعجب ہے۔ تیرا ناس ہو۔ تو غارت ہو۔ کم بخت۔

يُضَنُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ بخل کیا جاتا ہے۔ ضَنَّ به ضَنًّا (س) انتہائی بخل کرنا۔

ضَنِينٌ: صیغہ مبالغہ، انتہائی بخل کرنے والا (۲) فعیل بمعنی مفعول یعنی مَضْنُوْنٌ: وہ شے جس میں بخل کیا جائے۔ یعنی قیمتی اور نفیس شے۔ جمع: أَضِنَّاءُ۔

یُنَافَسُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی خواہش کی جاتی ہے۔ نَافَسَه فِي الشيءِ (مفاعلت) کسی بہتر کام میں مسابقت کرنا۔ خواہش کرنا۔

ثَمِينٌ: اسم فاعل: قیمتی۔ بیش قیمت شے۔ ثَمُنَ ثَمَانَةً (ک) بیش قیمت ہونا۔

لا آتِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں قریب نہیں ہوتا ہوں۔ أتى إتْيَانًا (ض) آنا۔ قریب ہونا۔

مُوَاتِيْ: اسم فاعل: موافق۔ وَاتَاهُ عَلَى الأمْرِ مُوَاتَاةً وَوِتَاءً (مفاعلت) موافقت کرنا۔

لَاأَسِمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں نشان نہیں لگاتا ہوں۔ وَسَمَ وَسْمًا (ض) نشان لگانا۔

عَاتِيْ: اسم فاعل: سرکش۔ مغرور۔ جمع: عُتَاةٌ۔ عَتَا عُتُوًّا وَعِتِيًّا (ن) سرکشی کرنا، تکبر کرنا۔

مُرَاعَاةٌ: رعایت، پاسداری۔ رَاعَاه مُرَاعَاةً (مفاعلت) حقوق کا خیال رکھنا، لحاظ کرنا، رعایت کرنا۔

لَاأُصَافِيْ: مضارع منفی واحد متکلم، میں خالص تعلق نہیں کرتا ہوں۔ صَافَاهُ مُصَافَاةً (مفاعلت) خالص دوستی کرنا۔ خالص محبت کرنا۔

يَأبَىٰ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ انکار کرتا ہے۔ أبَىٰ إبَاءً (ض، ف) انکار کرنا۔ ناپسند کرنا۔

لَاأُوَاخِيْ: مضارع منفی واحد متکلم، میں بھائی نہیں بناتا ہوں۔ آخَاهُ مُوَاخَاةً (مفاعلت) بھائی بنانا۔

يُلْغِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ختم کر دیتا ہے۔ ألْغَى الشَّيْئَ إلْغَاءً (افعال) ختم کرنا۔

أَوَاخِيْ: واحد: أخِيَّةٌ یا آخِيَّةٌ: رشتہ۔ رابطہ۔ تعلق۔ اصل معنی: وہ رسی جسے دوہرا کر کے زمین میں گاڑا جائے اور اس کا حلقہ نما حصہ باہر نکلا رہے، اس میں جانوروں کو باندھتے ہیں۔

لَاأُمَالِيْ: مضارع منفی، میں مدد نہیں کرتا ہوں، مَالَأهُ على الأمْرِ مُمَالأةً وَمِلاءً (مفاعلت) مدد کرنا۔

يُخَيِّبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ امید پر پانی پھیر دیتا ہے۔ خَيَّبَ أمَلَهُ (تفعیل) امید پر پانی پھیرنا — آمَالِيْ: واحد: أمَلٌ: امید۔ توقع۔ أمَلَه أمْلًا (ن) امید کرنا۔

لَاأُبَالِيْ: مضارع منفی واحد متکلم، میں پروا نہیں کرتا ہوں۔ بَالَى بِه مُبَالَاةً (مفاعلت) پروا کرنا۔ توجہ دینا۔ یہ مصدر ہمیشہ منفی استعمال ہوتا ہے۔

صَرَمَ: ماضی، اس نے کاٹ دیا۔ صَرَمَه صَرْمًا (ض) کاٹنا۔

حِبَالٌ: واحد: حَبْلٌ: رسی۔ مراد: تعلق اور رشتہ۔

لَاأُدَارِيْ: مضارع منفی، میں دل جوئی نہیں کرتا ہوں۔ دَارَاهُ مُدَارَاةً (مفاعلت) دل جوئی کرنا۔

مِقْدَارٌ: حیثیت۔ رتبہ۔ جمع: مَقَادِيْرُ. قَدَرَ فُلَانًا قَدْرًا (ض) قدر کرنا۔ رتبہ دینا۔

زِمَامٌ: لگام۔ باگ ڈور۔ جمع: أَزِمَّةٌ ــــ ذِمَامٌ: عہد وپیمان۔ ذمہ داری۔ جمع: أَذِمَّةٌ وَذَمَائِمُ.

يُخْفِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عہد توڑتا ہے۔ أَخْفَرَ العَهْدَ (افعال) عہد توڑ ڈالنا۔

وِدَادٌ: دوستی، محبت، تعلق۔ وَدَّه وُدًّا وَوِدَادًا (س) محبت کرنا۔ دوستی کرنا۔ مُوَادَّةً وَوِدَادًا (مفاعلت)۔

أَضْدَادٌ: واحد: ضِدٌّ: صیغۂ صفت، مخالف، دشمن۔ ضَدَّه ضَدًّا (ن) دشمنی میں غالب آنا۔

لَاأَدَعُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں ترک نہیں کرتا ہوں۔ وَدَعَ الشيءَ وَدْعًا (ف) چھوڑنا۔ اس مصدر سے ماضی اور اسم فاعل قلیل الاستعمال ہے۔

إِيْعَادٌ: دھمکی۔ أَوْعَدَه إِيْعَادًا (افعال) ڈرانا۔ دھمکی دینا۔

مُعَادِيْ: اسم فاعل: دشمن۔ مخالف۔ عَادَاهُ مُعَادَاةً وَعِدَاءً (مفاعلت) دشمنی کرنا۔ مخالفت کرنا۔

لَاأَغْرِسُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں پودا نہیں لگاتا ہوں۔ غَرَسَ غَرْسًا (ض) پودا لگانا۔

أَيَادِيْ: (جمع الجمع) نعمتیں۔ أَيْدِيْ کی جمع: اور أَيْدِيْ: يَدٌ کی جمع۔ جب يَدٌ کے معنی نعمت کے ہوں، تو اہلِ عرب عموماً اس کی جمع: أَيَادِيْ لاتے ہیں۔ اور جب ہاتھ کے معنی ہوں، تو أَيْدِيْ:

أَعَادِيْ: (جمع الجمع) اَعْدَاءٌ کی جمع اور اَعْدَاءٌ. عَدُوٌّ کی جمع: دشمن۔

وَلَاأَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِيْ لِمَنْ يَفْرَحُ بِمَسَاآتِيْ، وَلَاأَرَىْ الْتِفَاتِيْ إِلٰى مَنْ يَّشْمَتُ بِوَفَاتِيْ، وَلَاأَخُصُّ بِحِبَائِيْ إِلَّا أَحِبَّائِيْ، وَلَاأَسْتَطِبُّ لِدَائِيْ، غَيْرَ أَوِدَّائِيْ، وَلَاأُمَلِّكُ خُلَّتِيْ مَنْ لَايَسُدُّ خَلَّتِيْ، وَلَاأُصَفِّيْ نِيَّتِيْ لِمَنْ يَتَمَنّٰى مَنِيَّتِيْ، وَلَاأُخْلِصُ دُعَائِيْ لِمَنْ لَايُفْعِمُ وِعَائِيْ، وَلَاأُفْرِغُ ثَنَائِيْ عَلٰى مَنْ يُفَرِّغُ إِنَائِيْ، وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أَبْذُلَ وَتَخْزُنَ؛ وَأَلِيْنَ وَتَخْشُنَ؛ وَأَذُوْبَ وَتَجْمُدَ؛ وَأَذْكُوَ وَتَخْمُدَ! لَاوَاللّٰهِ، بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ، وَنَتَحَاذٰى فِي الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ؛ حَتّٰى نَأْمَنَ التَّغَابُنَ، وَنَكْفِيَ التَّضَاغُنَ،

ترجمہ: اور نہ میں اس شخص کے لیے، جو میری برائی پر خوش ہوتا ہو دل کھول کر مدد کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس شخص کی طرف التفات مناسب سمجھتا ہوں جو میری وفات پر خوشی منائے اور نہ میں اپنے دوستوں کے سوا کسی کو اپنے عطیات سے خاص کرتا ہوں (دوسرا ترجمہ: اور نہ میں اپنے عطیات اپنے

دوستوں کے سوا کسی کے لیے مخصوص کرتا ہوں) اور نہ میں اپنی بیماری کے لیے اپنے دوستوں کے سوا کسی سے دوا حاصل کرتا ہوں۔ اور نہ میں اپنی دوستی کا مالک ایسے شخص کو بناتا ہوں، جو میری ضرورت پوری نہ کرتا ہو۔ اور نہ میں اپنی نیت اُس آدمی کے لیے صاف رکھتا ہوں، جو میری موت کا متمنی ہو۔ اور نہ اس آدمی کے لیے اپنی خالص دعا کرتا ہوں، جو میرا برتن پر نہ کرتا ہو (ضرورت پوری نہ کرتا ہو) اور نہ میں اپنی تعریف ایسے آدمی کے لیے مکمل کرتا ہوں، جو میرا برتن بالکل خالی کر دیتا ہو۔ اور یہ کس نے حکم لگایا کہ میں خرچ کروں اور تم جمع کرو، میں نرم بنوں اور تم سخت مزاج بنو، میں (دوستی میں) گھلتا رہوں اور تم بے حس بنے رہو؛ میں روشن رہوں اور تم بجھے رہو۔ نہیں! خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا؛ بلکہ ہم گفتگو میں ترازو کے وزن کی طرح برابر رہیں گے۔ اور افعال میں جوتوں کی یکسانیت کے مانند برابر رہیں گے؛ تاکہ ہم باہمی نقصان سے محفوظ رہیں اور باہمی کینہ سے بچے رہیں۔

تحقیق: أَسْمَحُ: مضارع واحد متکلم، میں دل کھول کر مدد کرتا ہوں۔ سَمَحَ له بكذا سَمْحًا وَسَمَاحَةً (ف) سخاوت کرنا۔ لٹانا۔ دل کھول کر دینا۔

مُوَاسَاةٌ: ہمدردی۔ مدد۔ آسَی مُوَاسَاةً (مفاعلت) ہمدردی کرنا۔

يَفْرَحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوتا ہے۔ فَرِحَ به فَرَحًا (س) خوش ہونا۔

مَسَاآتٌ: واحد: مَسَاءَةٌ: برائی۔ عیب۔ سَاءَ الشَّيْءُ سُوْءًا وَمَسَاءَةً (ن) برا ہونا۔

أَرىٰ: مضارع واحد متکلم، میں مناسب سمجھتا ہوں۔ رَآهُ رُؤْيَةً (ف) مناسب سمجھنا۔ دیکھنا۔

يَشْمَتُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوشی منائے۔ شَمِتَ به شَمَاتَةً (س) مصیبت پر خوش ہونا۔

أَخُصُّ: مضارع واحد متکلم، میں خاص کرتا ہوں۔ خَصَّهُ بِشَيْءٍ خَصًّا وَخُصُوْصًا (ن) خاص کرنا۔

حِبَاءٌ: عطیہ۔ بخشش۔ جمع: أَحْبِيَةٌ. حَبَاهُ حَبْوًا وَحِبَاءً (ن) عطاء کرنا۔

أَحِبَّاءُ: واحد: حَبِيْبٌ: دوست۔ محبوب، عاشق۔ حَبَّهُ حُبًّا (س) چاہنا، محبت کرنا۔

أَسْتَطِبُّ: مضارع واحد متکلم، میں دوا حاصل کرتا ہوں۔ اِسْتَطَبَّ لِدَائِهِ (استفعال) علاج کرانا۔

أَوِدَّاءُ: واحد: وَدِيْدٌ: صیغۂ صفت۔ محبت کرنے والا۔ دوست۔ وَدَّهُ وُدًّا (س) محبت کرنا۔

أُمَلِّكُ: مضارع واحد متکلم، میں مالک بناتا ہوں۔ مَلَّكَهُ (تفعیل) مالک بنانا۔

خُلَّةٌ: دوستی۔ گہری اور سچی محبت (۲) دوست، جمع: خِلَالٌ. خَلَّةٌ: ضرورت۔ جمع: خِلَالٌ.

يَسُدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پوری کرتا ہے۔ سَدَّ الْحَاجَةَ سَدًّا (ن) ضرورت پوری کرنا۔

أُصَفِّي: مضارع واحد متکلم، میں صاف کرتا ہوں۔ صَفَّاهُ تَصْفِيَةً (تفعیل) صاف کرنا۔

يَتَمَنّٰى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تمنا کرتا ہے۔ تَمَنَّاهُ تَمَنِّيًا (تفعل) آرزو کرنا۔

مَنِيَّةٌ: موت، فیصلۂ الٰہی۔ جمع: مَنَايَا. مَنَى اللّٰهُ الْأَمْرَ مَنْيًا (ض) مقدر اور مقرر کرنا۔

أُخْلِصُ: مضارع واحد متکلم، میں خالص کرتا ہوں۔ أَخْلَصَهُ إِخْلَاصًا (افعال) خالص بنانا۔

دُعَاءٌ: دعا، پکار۔ دَعَالَهُ دُعَاءً (ن) دعا کرنا۔ دَعَاعَلَيْهِ دُعَاءً: بددعا کرنا۔

يُفْعِمُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پُر کرتا ہے۔ أَفْعَمَ الْوِعَاءَ (افعال) پر کرنا۔ لبالب بھرنا۔

وِعَاءٌ: برتن، وہ شے جس میں کوئی چیز محفوظ رکھی جائے۔ جمع: أَوْعِيَةٌ۔ وَعَاهُ وَعْيًا (ض) محفوظ کرنا۔

أُفْرِغُ: مضارع واحد متکلم، میں مکمل کرتا ہوں۔ أَفْرَغَهُ (افعال) بہانا، خالی کرنا۔ مجازاً: مکمل کرنا۔

ثَنَاءٌ: تعریف۔ مدح۔ جمع: أَثْنِيَةٌ ـــ إِنَاءٌ: برتن۔ جمع: آنِيَةٌ، جمع الجمع: أَوَانِي۔

يُفَرِّغُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بالکل خالی کر دیتا ہے۔ فَرَّغَ الإِنَاءَ (تفعیل) بالکل خالی کرنا۔

حَكَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حکم لگایا۔ حَكَمَ بِالأَمْرِ حُكْمًا (ن) حکم لگانا۔ فیصلہ کرنا۔

تَخْزُنُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو جمع کرے۔ خَزَنَهُ خَزْنًا (ن) جمع کرنا۔ مال جمع کرنا۔

أَلِينُ: مضارع واحد متکلم، میں نرم بنوں۔ لَانَ لِينًا (ض) نرم ہونا۔

تَخْشُنُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو سخت مزاج بنے۔ خَشُنَ خُشُونَةً (ک) کھردرا ہونا، سخت ہونا۔

أَذُوبُ: مضارع واحد متکلم، میں گھلتا رہوں۔ ذَابَ ذَوْبًا (ن) گھل جانا۔ پگھل جانا۔

تَجْمُدُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بے حس بنا رہے۔ جَمَدَ جُمُودًا (ن) منجمد ہونا۔ بے حس ہونا۔

أَذْكُو: مضارع واحد متکلم، میں روشن رہوں۔ ذَكَتِ النَّارُ ذُكُوًّا (ن) آگ تیز ہونا۔ روشن ہونا۔

تَخْمُدُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بجھا رہے۔ خَمَدَتِ النَّارُ خُمُودًا (ن،س) بجھنا۔ مدہم ہونا۔

نَتَوَازَنُ: مضارع جمع متکلم، ہم برابر رہیں گے۔ تَوَازُنٌ (تفاعل) وزن میں برابر ہونا۔

مِثْقَالٌ: مقررہ وزن۔ ترازو۔ جمع: مَثَاقِيلُ۔ ثَقُلَ ثَقَالَةً (ک) بوجھل ہونا۔

نَتَحَاذَى: مضارع جمع متکلم، ہم برابر رہیں گے۔ تَحَاذِي (تفاعل) ایک دوسرے کے بالمقابل ہونا، باہم برابر ہونا۔ یکساں ہونا ـــ فِعَالٌ: واحد: فِعْلٌ: کام۔ فَعَلَ فِعْلًا (ف) کرنا۔ بنانا۔

حَذْوٌ: برابری، یکسانیت۔ حَذَا حَذْوًا (ن) ایک جوتے کو دوسرے کے برابر کاٹنا۔ نقشِ قدم پر چلنا۔

نِعَالٌ: واحد: نَعْلٌ: چپل، جوتا (۲) وہ لوہا جو چوپائے کے پیر میں لگایا جاتا ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمْيَاطِيَّةُ"

نَأْمَنُ: مضارع جمع متکلم، ہم محفوظ رہیں۔ أَمِنَ أَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔ بے خوف ہونا۔

تغابُنٌ: باہمی نقصان (تفاعل) باہم نقصان اٹھانا۔ باہم دھوکہ کھانا۔

نُكْفٰى: مضارع مجہول جمع متکلم، ہم محفوظ رہیں۔ كَفَاهُ اللّٰهُ فلانًا كِفَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔

تَضَاغُنٌ: باہمی کینہ وری۔ باہمی دشمنی (تفاعل) ایک دوسرے سے کینہ رکھنا۔

وَإِلَّا فَلِمَ أُعُلُّكَ وَتُعِلُّنِيْ، وَأُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِيْ، وَأَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِيْ، وَأَسْرَحُ إِلَيْكَ وَتُسَرِّحُنِيْ. وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ إِنْصَافٌ بِضَيْمٍ، وَأَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ! وَمَتٰى أَصْحَبَ وُدٌّ بِعَسْفٍ، وَأَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بِخُطَّةِ خَسْفٍ! وَلِلّٰهِ أَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ:

ترجمہ: ورنہ میں تم کو کیوں سیراب کروں، جب کہ تم مجھے بیمار بناؤ۔ میں تمہیں اونچا اٹھاؤں اور تم مجھے کم حیثیت سمجھتے رہو؛ میں تمھارے لیے کمائی کروں اور تم مجھے زخمی کرو؛ میں تمھارے قریب آؤں اور تم مجھے دور کرو۔ ظلم کے ساتھ انصاف کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے! ابر کی موجودگی میں سورج کیسے چمک سکتا ہے! تشدد کے ذریعہ دوستی کب قابو میں آئی ہے اور کونسا شریف انسان ہے، جو ذلت کی حالت سے مطمئن ہوا ہو۔...... اور اللہ ہی کے لیے ہے تیرا باپ یعنی تیرے باپ کا کمال (مراد ابوزید) جبکہ وہ کہے:

تحقیق: أُعُلُّ: مضارع واحد متکلم، میں سیراب کروں۔ عَلَّهُ عَلًّا وَعَلَلًا (ن) بار بار پلانا۔

تُعِلُّ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بیمار بناتا ہے۔ أَعَلَّ فلانًا إِعْلَالًا (افعال) بیمار بنانا۔

أُقِلُّ: مضارع واحد متکلم، میں اونچا اٹھاؤں۔ أَقَلَّهُ إِقْلَالًا (افعال) بلند کرنا۔ اونچا اٹھانا۔

تَسْتَقِلُّ: مضارع واحد مذکر حاضر، تم کم حیثیت سمجھتے ہو۔ اِسْتَقَلَّهُ (استفعال) کم سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔

أَجْتَرِحُ: مضارع واحد متکلم، میں کمائی کروں۔ اِجْتَرَحَهُ (افتعال) کمائی کرنا۔ کمانا۔

تَجْرَحُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو زخمی کرتا ہے۔ جَرَحَه جَرْحًا (ف) زخمی کرنا۔ زخم لگانا۔

أَسْرَحُ: مضارع واحد متکلم، میں قریب آؤں۔ سَرَحَ اِلَيْهِ سُرُوْحًا (ف) قریب ہونا۔ تیزی سے کسی کے پاس جانا۔

تُسَرِّحُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو دور کرتا ہے۔ سَرَّحَهُ (تفعیل) چھوڑنا (۲) دور کرنا۔

يُجْتَلَبُ: مضارع مجہول، وہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اِجْتَلَبَ الشَّيْءَ (افتعال) حاصل کرنا۔

ضَيْمٌ: ظلم۔ ناانصافی۔ جمع: ضُيُوْمٌ. ضَامَهُ ضَيْمًا (ض) ظلم کرنا۔

أنّٰی: اس کی دو قسمیں ہیں: أنّٰی استفہامیہ بمعنی: أَیْنَ، متٰی، کیف (کہاں سے، کب، کیسے)
(۲) أنّٰی شرطیہ بمعنی: جہاں۔ یہ دو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے: أنّٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ: جہاں تو بیٹھے گا، میں بیٹھوں گا۔ یہاں أنّٰی استفہامیہ بمعنی کیف ہے۔
تُشْرِقْ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ چمکتا ہے۔ أَشْرَقَ إِشْرَاقًا (افعال) چمکنا۔ طلوع ہونا۔
شَمْسٌ: آفتاب۔ جمع: شُمُوْسٌ ـــ غَیْمٌ: بادل۔ اَبر۔ گھٹا۔ جمع: غُیُوْمٌ وغِیَامٌ۔
أَصْحَبَ: ماضی، وہ قابو میں آیا۔ أَصْحَبَ الرَّجُلُ (افعال) دوستی والا ہونا (۲) مشکل سے قابو میں آنا ـــ وُدٌّ: دوستی، محبت وَدَّہٗ وُدًّا (س) محبت کرنا ـــ عَسْفٌ: تشدد، ظلم، عَسَفَہٗ عَسْفًا (ض) ظلم کرنا۔
رَضِيَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مطمئن ہوا۔ رَضِيَ بِکَذَا رِضًی (س) رضامند ہونا۔
خُطَّۃٌ: حالت۔ کام۔ عادت۔ مصیبت۔ مشکل کام۔ جمع: خُطَطٌ۔
خَسْفٌ: ذلت، خَسَفَہٗ خَسْفًا وَخُسُوْفًا (ض) ذلیل کرنا۔
لِلّٰہِ أَبُوْکَ: یہ لفظ کسی اچھے کام پر تعجب کے لیے بولا جاتا ہے یعنی اللہ ہی کے لیے اس جیسے مرد کو پیدا کرنے کی قدرت ہے، جس سے کہ فعل صادر ہوا۔

---

(۱) جَزَیْتُ مَنْ أَعْلَقَ بِيْ وُدَّہٗ ۞ جَزَاءَ مَنْ یَبْنِيْ عَلٰی أُسِّہٖ
(۲) وَکِلْتُ لِلْخِلِّ کَمَا کَالَ لِيْ ۞ عَلٰی وَفَاءِ الْکَیْلِ أَوْ بَخْسِہٖ
(۳) وَلَمْ أُخَسِّرْہُ وَشَرُّ الْوَرٰی ۞ مَنْ یَوْمُہٗ أَخْسَرُ مِنْ أَمْسِہٖ
(٤) وَکُلُّ مَنْ یَطْلُبُ عِنْدِيْ جَنٰی ۞ فَمَا لَہٗ إِلَّا جَنٰی غَرْسِہٖ
(٥) لَا أَبْتَغِي الْغَبْنَ وَلَا أَنْثَنِيْ ۞ بِصَفْقَۃِ الْمَغْبُوْنِ فِيْ حِسِّہٖ
(٦) وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّا لِمَنْ ۞ لَا یُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰی نَفْسِہٖ
(۷) وَرُبَّ مَذَاقِ الْهَوٰی خَالَنِيْ ۞ أَصْدُقُہُ الْوُدَّ عَلٰی لَبْسِہٖ
(۸) وَمَا دَرٰی مِنْ جَهْلِہٖ أَنَّنِيْ ۞ أَقْضِيْ غَرِیْمِي الدَّیْنَ مِنْ جِنْسِہٖ
(۹) فَاهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاکَ هَجْرَ الْقِلٰی ۞ وَهَبْہُ کَالْمَلْحُوْدِ فِيْ رَمْسِہٖ
۱۰ وَالْبَسْ لِمَنْ فِيْ وَصْلِہٖ لُبْسَۃٌ ۞ لِبَاسَ مَنْ یَرْغَبُ عَنْ أُنْسِہٖ
۱۱ وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ یَرٰی ۞ أَنَّکَ مُحْتَاجٌ إِلٰی فَلْسِہٖ

اَلْمَقَامَۃُ الرَّابِعَۃُ: "الدِّمْیَاطِیَّۃُ"

ترجمہ: ① میں بدلہ دیتا ہوں اس شخص کو، جو میرے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے، اس شخص کا سا بدلہ، جو عمارت بناتا ہو اس تعلق ہی کی بنیاد پر۔ ② اور میں دوست کے لیے اسی طرح وزن کرتا ہوں، جس طرح وہ میرے لیے وزن کرتا ہے: پیمانے کو بھر کر یا اس کو کم کر کے۔ ③ اور میں اس کو خسارے میں مبتلا نہیں کرتا، جب کہ بدترین مخلوق وہ ہے، جس کا زمانۂ حاضر اس کے ماضی کے مقابلے میں زیادہ گھاٹے کا ہو۔ ④ اور ہر وہ شخص جو میرے پاس پھل طلب کرتا ہے، تو اس کے لیے اس کے (لگائے ہوئے) درخت کے پھل کے سوا کوئی پھل نہیں ہے۔ ⑤ نہ میں دھوکہ دینا چاہتا ہوں اور نہ اس آدمی کا سا معاملہ کر کے لوٹتا ہوں، جسے دھوکہ ہوا ہوا اپنی سمجھ میں (یعنی میں ناسمجھ لوگوں کی طرح دھوکہ نہیں کھاتا) ⑥ اور میں اس شخص کے لیے کوئی حق (اپنے اوپر) واجب کرنے والا نہیں ہوں، جو اپنے پر کوئی حق لازم نہ کرتا ہو۔ ⑦ بعض ملاوٹی محبت کرنے والے مجھے سمجھتے ہیں کہ میں ان سے سچی دوستی کرونگا، ان کی تلبیس کے باوجود، ⑧ حالانکہ انھوں نے اپنی نادانی کے باعث یہ نہ جانا کہ میں اپنے قرض خواہ کو قرض کی ادائیگی اسی کی جنس سے کرتا ہوں؛ ⑨ اس لیے تم اس شخص سے جو تمھیں بے وقوف سمجھتا ہو، اس طرح ترک تعلق کر دو جس طرح دشمن سے ہوتا ہے اور اسے ایسا سمجھ لو کہ وہ اپنی قبر میں دفنا دیا گیا ہے۔ ⑩ تم اس شخص کے لیے جس کے تعلق میں فریب ہو، ایسے آدمی کا لباس پہن لو، جس کے تعلق سے اعراض کیا جاتا ہو۔ ⑪ اور تم اس شخص سے دوستی کی امید نہ کرو، جو یہ سمجھتا ہو کہ تم اس کے پیسے کے محتاج ہو۔

تحقیق: جَزَیْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بدلہ دیا۔ جزاہُ جزاءً (ض) بدلہ دینا۔ جَزَاءٌ: بدلہ۔

أَعْلَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قائم کیا۔ أَعْلَقَ به إِعْلَاقًا (افعال) وابستہ کرنا۔ لگانا۔

یَبْنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عمارت بناتا ہے۔ بَنَی بِنَاءً (ض) بنانا۔ تعمیر کرنا۔

أُسٌّ: (بتثلیث الہمزہ) بنیاد۔ جمع: إِسَاسٌ و آسَاسٌ۔ أَسَاسٌ: بنیاد۔ جمع: أُسُسٌ و أَسَاسَاتٌ أَسَّ البِنَاءَ أَسًّا (ن) بنیاد رکھنا۔ أُسُّهُ: کی ضمیر کا مرجع: وُدٌّ: ہے اور ''مَنْ'' بھی ہو سکتا ہے۔

کِلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے وزن کیا۔ کَالَ فُلَانًا القَمْحَ کَیْلًا (ض) ناپ تول کرنا۔ پیمانہ سے وزن کرنا۔ اس کے دو مفعول ہوتے ہیں، کبھی مفعولِ اول پر ''لام'' داخل ہوتا ہے۔ جیسے: کِلْتُ له الطعامَ۔ کَیْلٌ: پیمانہ۔ جمع: اَکْیَالٌ۔

خِلٌّ: (بضم الخاء وکسرہا) دوست۔ ہم عمر۔ ساتھی۔ جمع: أَخْلَالٌ ـــ عَلٰی: بمعنی مَعَ.

وَفَاءٌ: تکمیل، وَفَی بالشيءِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ حقِ واجب کو پورا پورا دینا۔

بَخْسٌ: کمی ،بَخَسَ الكَيْلَ بَخسًا (ف) پیمانہ یا تول میں کمی کرنا۔
لَمْ أُخَسِّرْ: مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم، میں نے خسارے میں مبتلا نہیں کیا۔ خَسَّرَهُ تَخْسِيْرًا (تفعیل) نقصان میں مبتلا کرنا۔ بعض نسخوں میں لَمْ أُخْسِرْ ہے۔ افعال سے، معنی وہی ہیں۔
وَرِیٰ: بمعنی مخلوق۔ يَوْمٌ: دن (۲) زمانہ حاضر، آجکل، اب۔ جمع: أَيَّام.
أَخْسَرُ: اسم تفضیل، زیادہ گھاٹے والا۔ خسِرَ خسارةً (س) نقصان اٹھانا۔ گھاٹا ہونا۔
أَمْسِ: کل گذشتہ (۲) زمانہ ماضی۔ جمع: أُمُوْسٌ و آمَاسٌ و آمُسٌ.
جَنِیٌّ: پھل۔ حاصل۔ نتیجہ۔ جمع: أَجْنَاءٌ. جَنَى الثمرة جنيًا (ض) پھل توڑنا (۲) نتیجہ پانا۔
غَرْسٌ: پودا۔ جمع: أَغْرَاسٌ. غَرَسَ غَرْسًا (ض) درخت لگانا یا کسی شے کی پود لگانا۔
لاَأَبْتَغِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں چاہتا ہوں۔ اِبْتَغى اِبْتِغَاءً (افتعال) پسند کرنا۔ چاہنا۔
غَبْنٌ: دھوکہ۔ نقصان۔ غَبَنَ غَبْنًا (ن) دھوکہ دینا۔ مَغْبُوْنٌ: اسم مفعول، فریب خوردہ۔
لاَأَنْثَنِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں لوٹتا ہوں۔ اِنْثَنى اِنْثِنَاءً (انفعال) لوٹنا، مڑ جانا۔
صَفْقَةٌ: معاملہ، بیع، سودا۔ جمع: صَفَقَاتٌ. صَفَقَ صَفْقًا (ن) سودا کرنے کے لیے ہاتھ کو ہاتھ پر مارنا۔
حِسٌّ: عقل۔ شعور۔ ادراک۔ حَسَّهُ حِسًّا وَحَسِيْسًا (ن) محسوس کرنا۔ ادراک کرنا۔
مُوْجِبٌ: اسم فاعل، واجب کرنے والا۔ أَوْجَبَهُ إِيْجَابًا (افعال) واجب کرنا۔
رُبَّ: حرف جر برائے تقلیل یا برائے تکثیر یعنی اپنے مابعد کے قلیل الوقوع یا کثیر الوقوع ہونے پر دلالت کرتا ہے ——— اور اگر مابعد نکرہ ہو، تو اس کے قلیل الافراد یا کثیر الافراد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ترجمہ: بعض۔ بہت سے۔ رُبَّ: نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور حرف زائد کی حیثیت رکھتا ہے، جو کسی فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا ہے، (۲) رُبَّ کے بعد اگر مَا: زائدہ ہو، تو اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے؛ لیکن کوئی عمل نہیں کرتا ——— رُبَّ: تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جبکہ اس کے بعد مَا: زائدہ ہو۔ جیسے رُبَّما و رُبَما۔
مَذَّاقٌ: صیغہ مبالغہ۔ بہت زیادہ ملاوٹ کرنے والا۔ منافق۔ مَذَقَ مَذْقًا (ن) ملانا۔ آمیزش کرنا۔
هَوَى: محبت۔ خواہش۔ عشق۔ جمع: أَهْوَاءٌ. هَوِيَهُ هَوًى (س) محبت کرنا۔ چاہنا۔ خواہش کرنا۔
خَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سمجھا۔ خَالَ الشيءَ خَيْلاً وَخَيَالاً (س) خیال کرنا۔ گمان کرنا۔ پہلے معنی کی صورت میں ایک مفعول ہوگا۔ جیسے: خِلْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ اور دوسرے معنی کی

صورت میں دومفعول ہوں گے۔ جیسے: خِلْتُهٗ مَوْجُوْدًا۔

أَصْدُقُ: مضارع واحد متکلم، میں سچی دوستی کرونگا۔ صَدَقَ الْوُدَّ صِدْقًا(ن) سچی دوستی کرنا۔

لَبْسٌ: تلبیس۔ مکروفریب۔ لَبَسَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ لَبْسًا(ض) خلط ملط کرنا۔ مشتبہ اور پیچیدہ بنانا۔

مَادَرٰی: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں جانا۔ دَرَاهُ دِرَايَةً (ض) جاننا۔ واقفیت حاصل کرنا۔

أَقْضِيْ: مضارع واحد متکلم، میں ادائیگی کرتا ہوں۔ قَضَى الدَّيْنَ قَضَاءً(ض) ادا کرنا۔

غَرِيْمٌ: قرض خواہ، صاحب دین(۲) مقروض، جمع: غُرَمَاءُ۔ غَرِمَ الدَّيْنَ غَرَامَةً(س) قرض ادا کرنا۔

دَيْنٌ: قرض۔ حق۔ جمع: دُيُوْنٌ۔ دَانَهٗ دَيْنًا(ض) قرض دینا۔

جِنْسٌ: ایسی ماہیت جس کے تحت مختلف انواع ہوں۔ معنیٰ: قسم۔ جمع: أَجْنَاسٌ.

اُهْجُرْ: امر واحد حاضر، تو ترک تعلق کردے۔ هَجَرَهٗ هَجْرًا(ن) چھوڑنا۔ ترکِ تعلق کرنا۔

اِسْتَغْبٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بےوقوف سمجھا۔ اِسْتِغْبَاءٌ(استفعال) بےوقوف سمجھنا۔

قِلًى: مصدر بمعنی اسم فاعل: قَالٍ: دشمن۔ قَلَاهُ قِلًى(س) دشمنی کرنا۔ بغض رکھنا۔

هَبْ: اسم فعل بمعنی امر حاضر: اِحْسِبْ وَافْرِضْ بمعنی سمجھلو۔

مَلْحُوْدٌ: اسم مفعول۔ بمعنی مدفون۔ دفن کیا ہوا۔ لَحَدَ لَحْدًا(ف) قبر میں اتارنا۔ قبر میں لحد یا بغلی بنانا۔

رَمْسٌ: قبر۔ جمع: رُمُوْسٌ۔ رَمَسَهٗ رَمْسًا(ن) دفن کرنا۔

اِلْبَسْ: امر حاضر، تو پہن لے۔ لَبِسَ الثَّوْبَ لُبْسًا(س) پہننا۔

وَصْلٌ: تعلق۔ میل جول۔ جمع: أَوْصَالٌ۔ وَصَلَهٗ بِكَذَا وَصْلًا وَصِلَةً(ض) ملانا۔ جوڑنا۔

لُبْسَةٌ: فریب، شبہ۔ لَبَسَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ لَبْسًا وَلُبْسَةً (ض) خلط ملط کرنا۔ مشتبہ اور پیچیدہ بنانا۔

يُرْغَبُ: مضارع مجہول، اس سے اعراض کیا جاتا ہے۔ رَغِبَ عَنْهُ رَغْبَةً(س) اعراض کرنا۔

أُنْسٌ: تعلق۔ انسیت۔ أَنِسَ بِهٖ أُنْسًا(س۔ک) مانوس ہونا۔ —— فَلْسٌ: نقد مال۔ جمع: فُلُوْسٌ.

لَاتُرَجِّ: نہی واحد حاضر، تو امید نہ رکھ۔ رَجَّاهُ تَرْجِيَةً(تفعیل) امید قائم کرنا۔ امید رکھنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) جُزِيْتُ: فعل بافاعل، مَنْ: اسم موصول، أَغْلَقَ: فعل بافاعل، بِيْ: متعلق، وُدَّهٗ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ أَغْلَقَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

جَزَاءَ: مضاف، مَنْ: اسم موصول، يَبْنِي: فعل بافاعل، عَلٰى أُسِّهِ: متعلق۔ يَبْنِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، جَزَاءَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق ہوا جَزَيْتُ: کا۔ جَزَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف، كِلْتُ: فعل بافاعل، لِلْخِلِّ: متعلق اول۔ کاف: حرف جار، مَا: اسم موصول۔ كَالَ: فعل بافاعل، لِيْ: متعلق، كَالَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، مَا: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی، عَلٰى: حرف جار، وَفَاءِ الْكَيْلِ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، أَوْ: حرفِ عطف، بَخْسِهٖ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثالث ہوا كِلْتُ: کے، كِلْتُ: فعل اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ۔

(۳) واو: حرف عطف، لَمْ أُخْسِرْهُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ شَرُّ الْوَرٰى: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ مَنْ: اسم موصول۔ يَوْمُهٗ: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا، أَخْسَرُ: اسم تفضیل بافاعل، مِنْ أَمْسِهٖ: متعلق۔ أَخْسَرُ: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، يَوْمُهٗ: مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) واو: حرف عطف، كُلُّ: مضاف، مَنْ: اسم موصول متضمن معنی شرط، يَطْلُبُ: فعل بافاعل۔ عِنْدِيْ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ۔ جَنًى: مفعول بہ۔ يَطْلُبُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ كُلُّ: کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط...... فَا: جزائیہ، مَا: مشابہ بلیس، لَهٗ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، إِلَّا: حرف استثناء مفرغ۔ جَنٰى: مضاف، غَرْسِهٖ: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ اسم مؤخر۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر خبر متضمن معنی جزاء۔ مبتدا متضمن معنی شرط اپنی خبر متضمن معنی جزاء سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

(۵) لَا أَبْتَغِي الْغَبْنَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا أَنْثَنِيْ: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، صَفْقَةٌ: مضاف، الف لام: بمعنی الَّذِيْ: اسم موصول، مَغْبُوْنٌ: صیغہ اسم مفعول بانائب فاعل فِيْ حِسِّهٖ: متعلق۔ مَغْبُوْنٌ: صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا لَا أَنْثَنِيْ: کے، لَا أَنْثَنِيْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمْيَاطِيَّةُ"

(٦) واو: حرف عطف، لَسْتُ: فعل ناقص، با: اسم، بَا: زائدہ۔ اَلْمُوْجِبُ: اسم فاعل بافاعل، حَقًّا: مفعول بہ، لام: حرفِ جار، مَنْ: اسم موصول، لَايُوْجِبُ: فعل بافاعل۔ اَلْحَقَّ: مفعول بہ۔ عَلٰى نَفْسِهٖ: متعلق۔ لَايُوْجِبُ: فعل بافاعل اور مفعول بہ و متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَلْـمُوْجِبُ: کے۔ اَلْمُوْجِبُ: صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و متعلق سے مل کر خبر۔ لَسْتُ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) واو: حرف عطف، رُبَّ: حرف جر زائدہ۔ مَـذَاقُ الْهَوٰى: مرکب اضافی ہوکر مبتدا۔ خَـالَ: فعل با فاعل نون: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ ذوالحال۔ أَصْدُقُ: فعل بافاعل، هٗ: ضمیر مفعول بہ اول۔ اَلْوُدَّ: مفعول بہ ثانی، عَلٰى لَبْسِهٖ: متعلق۔ أَصْدُقُ: فعل بافاعل، دونوں مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال، حال سے مل کر مفعول بہ۔ خَالَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) واو: حرفِ عطف، مَادَرٰى: فعل بافاعل۔ مِنْ جَهْلِهٖ: متعلق۔ أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔ ن: وقایہ، ی: ضمیر اسم۔ أَقْضِيْ: فعل بافاعل۔ غَرِيْمِيْ: مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ اول۔ الَّذِيْنَ: مفعول بہ ثانی، مِنْ جِنْسِهٖ: متعلق۔ أَقْضِيْ: فعل اپنے فاعل، دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر خبر، أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہوکر مفعول بہ ہوا مَـادَرٰى: کا۔ مَـادَرٰى: فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۹) فَا: تفریعیہ، أَهْجُرْ: فعل بافاعل، مَنْ: اسم موصول۔ اِسْتَغْبَاكَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ هَـجْرَ الْقِلٰى: مرکب اضافی ہوکر مفعول مطلق ہوا أَهْجُرْ: کا۔ أَهْجُرْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ۔

واو: حرف عطف، هَـبْ: اسم فعل بمعنی امر حاضر (متعدی بدو مفعول) هٗ: ضمیر مفعول بہ اول۔ کاف: بمعنی مثل مضاف، الف لام بمعنی اَلَّذِيْ: اسم موصول۔ مَـلْحُوْدٌ: صیغہ اسم مفعول با نائب فاعل فِيْ رَمْسِهٖ: متعلق۔ مَـلْحُوْدٌ: صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا کاف بمعنی مِثْل: کا۔ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ هَـبْ: اسم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ تفریعیہ ہوا۔

(۱۰) واو: حرفِ عطف۔ اِلْبَسْ: فعل بافاعل۔ لام: حرفِ جار، مَنْ: اسم موصول، فِيْ وَصْلِهٖ: متعلق ہوا ثَـابِتَةٌ: کے۔ ثَـابِتَةٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ لُبْسَةٌ: مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِلْبَسْ: کے لِبَاسَ: مضاف، مَنْ: اسم موصول، یُرْغَبُ: فعل بانائب فاعل، عَنْ اُنْسِہٖ: متعلق، یُرْغَبُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا لِبَاسَ: کا۔ مضاف بامضاف الیہ مفعول مطلق ہوا اِلْبَسْ: کا۔ اِلْبَسْ: فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۱) واو: حرف عطف۔ لَاتَرْجُ: فعل بافاعل۔ اَلْوُدَّ: مفعول بہ، مِنْ: حرف جار، مَنْ: اسم موصول۔ یَرٰی: فعل بافاعل (متعدی بدو مفعول ہے کیونکہ یہ افعال قلوب میں سے ہے بمعنی گمان کرنا) اَنَّ: حرف مشبہ بالفعل، کاف: ضمیر اسم، مُحْتَاجٌ: اسم مفعول بانائب فاعل، اِلٰی فَلْسِہٖ: متعلق۔ مُحْتَاجٌ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، اَنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ ہوا یَرٰی: کا، یَرٰی: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا لَاتَرْجُ: کے، لَاتَرْجُ: فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: یَرٰی: افعال قلوب میں سے ہے، جو دو مفعولوں کا تقاضہ کرتا ہے، یہاں اَنَّ: کے اسم و خبر دو مفعولوں کے قائم مقام ہیں۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا وَعَيْتُ مَادَارَ بَيْنَهُمَا، تُقْتُ إِلٰى أَنْ أَعْرِفَ عَيْنَهُمَا، فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَاءَ، وَأُلْحِفَ الْجَوُّ الضِّيَاءَ، غَدَوْتُ قَبْلَ اسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ، وَلَا اغْتِدَاءَ الْغُرَابِ، وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِيْ صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ، وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظَرِ الْجَلِيِّ، إِلٰى أَنْ لَمَحْتُ أَبَازَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ، وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيَّا لَيْلَتِيْ. وَصَاحِبَا رِوَايَتِيْ. فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا، رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا، وَأَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ إِلٰى رَحْلِيْ، وَالتَّحَكُّمَ فِيْ كُثْرِيْ وَقُلِّيْ، وَطَفِقْتُ أُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا، وَأَهُزُّ الْأَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا، إِلٰى أَنْ غُمِرَا بِالنُّحْلَانِ، وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے وہ گفتگو، جو ان دونوں کے درمیان ہو رہی تھی یاد کر لی، تو مجھے اس بات کا اشتیاق ہوا کہ میں ان دونوں کی ذات معلوم کروں۔ پس جب صبح (صادق) ہوگئی اور اس نے فضاء کو روشنی کا لباس اُڑھا دیا (ہر طرف روشنی پھیل گئی) تو میں اونٹنیوں کے روانہ

ہونے سے پہلے، سویرے اٹھا اور اتنا سویرے نہیں، جتنا کہ کوا سویرے اٹھتا ہے (بلکہ اس سے بھی پہلے) اور میں رات والی آواز کی جہت کو تلاش کرنے لگا، اور گہری نظر سے چہروں کو شناخت کرنے لگا؛ یہاں تک کہ میں نے ابوزید اور اس کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ لیا کہ وہ آپس میں باتیں کرر ہے تھے اور ان پر دو بوسیدہ چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں نے جان لیا کہ یہی ہیں رات کو باتیں کرنے والے اور میری روایت کے دو فرد (جن کے متعلق میں روایت کروں گا) پس میں ان دونوں کے پاس ایسے شخص کی طرح گیا، جو کہ ان کی خوش مزاجی پر فریفتہ ہو، اور ان کی خستہ حالی پر رحم کھانے والا ہو۔ اور میں نے ان دونوں کے لیے اپنے پالان میں منتقل ہونا اور اپنے تھوڑے بہت مال میں تصرف کرنا مباح کر دیا۔ اور میں قافلے میں ان کے کمال کو مشہور کرنے لگا۔ اور ان کے لیے پھل دار شاخوں کو ہلانے لگا؛ حتی کہ وہ دونوں عطیات سے مغمور ہو گئے اور انھیں دوست بنالیا گیا۔

تحقیق: وَعَیْتُ: ماضی، میں نے یاد کرلی۔ وَعَی الْحَدِیْثَ وَعْیًا (ض) یاد کرنا، محفوظ کرنا۔

دَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گھوما۔ دَارَ دَوْرًا (ن) گھومنا۔ چکر لگانا۔ کلام کا جاری ہونا۔

تُقْتُ: ماضی واحد متکلم، مجھے اشتیاق ہوا۔ تَاقَ اِلَیْهِ تَوْقًا و تَوَقَانًا (ن) مشتاق ہونا۔ خواہش کرنا۔

ابنُ ذُکَاءَ: صبح۔ ذُکَاءُ: سورج۔ یہ لفظ معرفہ ہے، غیر منصرف ہے، اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔

أَلْحَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اڑھا دیا۔ أَلْحَفَهُ الثَّوْبَ (افعال) کپڑا اڑھانا۔

جَوٌّ: فضا۔ ماحول۔ جمع: أَجْوَاءٌ ـــ ضِیَاءٌ: روشنی۔ ضَاءَ ضَوْءًا وَضِیَاءً (ن) روشن ہونا۔ چمکنا۔

غَدَوْتُ: ماضی واحد متکلم، میں سویرے اٹھا۔ غَدَا غُدُوًّا (ن) صبح سویرے اٹھنا۔ صبح سویرے چلنا۔

اِسْتِقْلَالٌ: روانگی۔ سفر۔ اِسْتَقَلَّ الرِّکَابَ اِسْتِقْلَالًا (استفعال) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

رِکَابٌ: سواری کے اونٹ۔ واحد: رَاحِلَةٌ (من غیر لفظہ) جمع: رُکُبٌ۔

اِغْتِدَاءٌ (افتعال) صبح سویرے اٹھنا، چلنا۔ ـــ غُرَابٌ: کوا۔ جمع: غِرْبَانٌ۔ جمع الجمع: غَرَابِیْبُ۔

جَعَلْتُ: ماضی واحد متکلم، فعل شروع جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

أَسْتَقْرِيْ: مضارع واحد متکلم، میں تلاش کرتا ہوں۔ اِسْتِقْرَاءٌ (استفعال) تلاش و جستجو کرنا۔

صَوْبٌ: جہت۔ جانب۔ طرف۔ جمع: أَصْوَابٌ ـــ صَوْتٌ: آواز۔ جمع: أَصْوَاتٌ۔

أَتَوَسَّمُ: مضارع واحد متکلم، میں شناخت کرتا ہوں، تَوَسَّمَ الشَيْءَ (تفعل) علامت سے پہچاننا۔

جَلِيٌّ: صیغۂ صفت، واضح، روشن۔ اَلنَّظْرُ الْجَلِيُّ: گہری نظر۔ جَلَا الْأَمْرُ جَلَاءً (ن) واضح ہونا۔

لَمَحْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیکھ لیا۔ لَمَحَ لَمْحًا (ف) دیکھنا۔

يَتَحَادَثَانِ: مضارع تثنیہ، وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ تَحَادُثٌ (تفاعل) باہم بات چیت کرنا۔

بُرْدَانِ: تثنیہ۔ واحد: بُرْدٌ: دھاری دار یمنی چادر۔ جمع: أَبْرَادٌ وبُرُوْدٌ.

رَثَّانِ: تثنیہ۔ واحد: رَثٌّ: صیغہ صفت، بوسیدہ۔ پرانا۔ رَثَّ رَثَاثَةً (ض) بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا۔

نَجِيًّا: اصل میں نَجِيَّانِ ہے۔ واحد: نَجِيٌّ: صیغہ صفت۔ سرگوشی کرنے والا۔ ہم کلام۔ نَجَا فُلانًا نَجْوًا ونَجْوٰی (ن) سرگوشی کرنا۔ آہستہ بات کرنا۔

مُعْتَزٰی: (یہ بعض نسخوں میں ہے "صَاحِبَا" کی جگہ) وہ شخص جس کی طرف نسبت کی گئی ہو۔ اسم مفعول از اِعْتِزَاءٌ (افتعال) نسبت کرنا۔

صَاحِبَا: أَيْ صَاحِبَانِ: تثنیہ۔ واحد: صَاحِبٌ: ساتھی۔ دوست۔ اسم فاعل از صَحِبَهٗ صُحْبَةً (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

رِوَايَةٌ: قصہ، کہانی۔ رَوٰی رِوَايَةً (ض) قصہ بیان کرنا۔ کہانی کہنا۔ روایت کرنا۔ بات نقل کرنا۔

قَصَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں گیا۔ قَصَدَهٗ قَصْدًا (ض) کسی کے پاس جانا۔

كَلِفٌ: صیغہ صفت۔ فریفتہ۔ عاشق۔ كَلِفَ بِالشَّیْءِ كَلَفًا (س) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔

دَمَاثَةٌ: خوش اخلاقی۔ نرم مزاجی۔ دَمُثَ دَمَاثَةً (ک) خوش اخلاق ہونا۔ نرم مزاج ہونا۔

رَاثٍ: اسم فاعل: مشفق۔ مہربان۔ رحم کنندہ۔ رَثٰی لَهٗ رَثْوًا وَرَثَاءً (ن) رحم کرنا۔

رَثَاثَةٌ: شکستہ حالی۔ خستہ حالی۔ رَثَّ رَثَاثَةً (ض) خستہ حال ہونا۔ پرانا ہونا۔ بوسیدہ ہونا۔

أَبَحْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مباح کر دیا۔ اِبَاحَةٌ (افعال) مباح کرنا۔ جائز کرنا۔

تَحَوُّلٌ: (تفعل) منتقل ہونا ـــ تَحَكُّمٌ: تَحَكَّمَ فِيْ أَمْرٍ (تفعل) خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔

كُثْرٌ: مال کثیر ـــ قُلٌّ: مالِ قلیل۔ كُثْرٌ وَقُلٌّ سے مراد: ماحضر یا کم و بیش سرمایہ۔

طَفِقْتُ: فعل شروع ـــ أُسَيِّرُ: مضارع، میں مشہور کرتا ہوں۔ سَيَّرَ الْفَضْلَ (تفعیل) مشہور کرنا۔

سَيَّارَةٌ: اسم مبالغہ مؤنث، بہت چلنے والا، قافلہ۔ جمع: سَيَّارَاتٌ۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔

فَضْلٌ: کمال، جمع: أَفْضَالٌ. فَضُلَ الرَّجُلُ فُضُوْلاً (ک) باکمال ہونا۔

أَهُزُّ: مضارع واحد متکلم، میں ہلاتا ہوں۔ طَفِقْتُ أَهُزُّ: میں ہلانے لگا۔ هَزَّهٗ هَزًّا (ن) ہلانا۔

أَعْوَادٌ: واحد: عُوْدٌ: لکڑی (۲) شاخ یا ٹہنی، جس پر پھل لگا ہوا نہ ہو۔ مطلقاً شاخ۔

مُثْمِرَةٌ: اسم فاعل مؤنث، پھلدار، نفع بخش، مفید۔ أَثْمَرَ الشَّجَرُ إِثْمَارًا (افعال) پھلدار ہونا۔
الْأَعْوَادُ الْمُثْمِرَةُ: پھل دار شاخیں، مراد: مالدار لوگ۔
غُمِرَا: ماضی مجہول تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں ڈھانک دیئے گئے۔ غَمَرَهُ غَمْرًا (ن) ڈھانکنا۔
نُحْلَانٌ: عطیہ، ایسا عطیہ جو کسی طلب کے بغیر دیا جائے۔ جمع نِحَلٌ۔ نَحَلَهُ نَحْلًا (ف) عطا کرنا۔
اُتُّخِذَا: ماضی مجہول تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں بنا لیے گئے۔ اِتِّخَاذٌ: بنانا۔ اختیار کرنا (افتعال)
خُلَّانٌ: واحد: خَلِيلٌ: دوست۔ گہرا ساتھی۔ جمع ثانی: أَخِلَّاءُ۔

وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰى، وَنَتَنَوَّرُ نِيرَانَ الْقِرٰى. فَلَمَّا رَأٰى أَبُوْزَيْدٍ امْتِلَاءَ كِيْسِهٖ، وَانْجِلَاءَ بُؤْسِهٖ، قَالَ لِيْ: إِنَّ بَدَنِيْ قَدِ اتَّسَخَ، وَدَرَنِيْ قَدْ رَسَخَ، أَفَتَأْذَنُ لِيْ فِيْ قَصْدِ قَرْيَةٍ لِأَسْتَحِمَّ؛ وَأَقْضِيَ هٰذَا الْمُهِمَّ؟ فَقُلْتُ: إِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ. فَقَالَ: سَتَجِدُ مَطْلَعِيْ عَلَيْكَ، أَسْرَعَ مِنِ ارْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ. ثُمَّ اسْتَنَّ اسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ، وَقَالَ لِابْنِهٖ: بَدَارِ بَدَارِ! وَلَمْ نَخَلْ أَنَّهٗ غَرَّ، وَطَلَبَ الْمَفَرَّ. فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهٗ رِقْبَةَ الْأَعْيَادِ، وَنَسْتَطْلِعُهٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ، إِلٰى أَنْ هَرِمَ النَّهَارُ، وَكَادَ جُرُفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ.

ترجمہ: اور ہم شب گذاری کے ایسے مقام میں تھے کہ جہاں سے ہم بستیوں کی عمارت دیکھ رہے تھے اور مہمان نوازی کی آگ کی روشنی کو محسوس کر رہے تھے۔ پس جب ابو زید نے اپنی تھیلی کے پُر ہو جانے اور اپنی تنگدستی کے دور ہو جانے کو دیکھا، تو اس نے مجھ سے کہا کہ: میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میرا میل کچیل جم چکا ہے؛ اس لیے کیا تم مجھے کسی بستی میں جانے کی اجازت دو گے؟ تاکہ میں غسل کر لوں اور اس اہم کام کو انجام دے لوں۔ تو میں نے کہا: اگر تیرا ارادہ ہو، تو جلدی کر جلدی اور واپس ہو واپس۔ تو اس نے کہا کہ: تم اپنے پاس میری آمد کو، اپنی نگاہ کے لوٹنے (پلک جھپکنے) سے بھی زیادہ تیز پاؤ گے۔ پھر اس نے میدان میں گھوڑے کی طرح دوڑ لگائی اور اپنے بیٹے سے کہا: جلدی آ جلدی۔ اور ہم نے یہ نہ سمجھا کہ اس نے دھوکہ دیا ہے اور راہِ فرار طلب کی ہے، چنانچہ ہم عید کے انتظار کی طرح اس کا انتظار کرنے لگے اور اس کی خبر دریافت کرتے رہے، پیش رو دستوں اور جاسوسی کرنے والے لوگوں سے، یہاں تک کہ دن اخیر ہو گیا اور دن کا کنارہ گرنے کو ہو گیا (یعنی دن کی کمزور ترین روشنی ختم

ہونے کے قریب ہوگئی)

تحقیق :مُعَرَّسٌ :اسم ظرف: آخر رات میں قیام کرنے کی جگہ۔عَرَّسَ الْمُسَافِرُوْنَ تَعْرِيْسًا (تفعیل) آرام کے لئے آخر شب میں قیام کرنا۔

نَتَبَيَّنُ: مضارع جمع متکلم، ہم دیکھ رہے ہیں۔تَبَيَّنَ الشيءَ (تفعل) دیکھنا۔معلوم کرنا۔

بُنْيَانٌ: عمارت۔آبادی۔بَنَی بِنَاءً وَبُنْيَانًا (ض) تعمیر کرنا ـــ قُرٰی: واحد: قَرْيَةٌ: گاؤں۔بستی۔

نَتَنَوَّرُ: مضارع جمع متکلم، ہم روشنی محسوس کرر ہے ہیں۔تَنَوَّرَ (تفعل) روشن ہونا (۲) روشنی محسوس کرنا۔

نِيْرَانٌ: واحد: نَارٌ: آگ ـــ قِرٰی: مہمان نوازی۔قَرَی الضَّيْفَ قِرًی (ض) مہمان نوازی کرنا۔

اِمْتِلَاءٌ: پُر ہوجانا (افتعال) ـــ كِيْسٌ: تھیلی۔جمع: أَكْيَاسٌ۔ـــ اِنْجِلَاءٌ: دور ہونا (انفعال)

بُؤْسٌ: تنگدستی۔تنگ حالی۔بَئِسَ بُؤْسًا (س) تنگ دست ہونا ـــ بَدَنٌ: جسم۔جمع: أَبْدَانٌ۔

اِتَّسَخَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ میلا ہوگیا۔اِتِّسَاخٌ (افتعال) میلا ہونا۔وَوَسَخَ (س)

دَرَنٌ: میل۔گندگی۔جمع: أَدْرَانٌ. دَرِنَ دَرَنًا (س) میلا ہونا۔

رَسَخَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ جم گیا۔رَسَخَ رُسُوْخًا (ف) جمنا، راسخ ہوجانا۔

تَأْذَنُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو اجازت دے گا۔أَذِنَ لَهٗ بِكَذَا إِذْنًا (س) اجازت دینا۔

أَسْتَحِمُّ: مضارع واحد متکلم، میں غسل کروں۔اِسْتَحَمَّ اِسْتِحْمَامًا: حمام میں جانا، غسل کرنا۔

أَقْضِيْ: مضارع واحد متکلم، میں انجام دوں۔قَضَی الشيءَ قَضَاءً (ض) کام انجام دینا، پورا کرنا۔

مُهِمٌّ: اسم فاعل، اہم اور ضروری کام۔جمع: مَهَامُّ. أَهَمَّهُ الشَّيْءُ (افعال) اہم اور ضروری ہونا۔

سُرْعَةٌ: تیزی۔عجلت۔سَرُعَ سُرْعَةً (ک) تیز رفتار ہونا۔جلدی کرنا۔مصدر کے تکرار سے تاکید مقصود ہے۔اور مصدر سے قبل ایسا فعل محذوف ہوگا، جس میں اختیار کرنے کے معنی پائے جائیں۔جیسے: اِخْتَرِ السُّرْعَةَ والْزَمِ السُّرْعَةَ.

رَجْعَةٌ: ایک دفعہ کی واپسی۔رَجَعَ رُجُوْعًا (ض) واپس ہونا۔لوٹنا۔یہاں بھی مصدر کے تکرار سے تاکید مقصود ہے معنی ہونگے: عَجِّلِ الرَّجْعَةَ.

مَطْلَعٌ: مصدر میمی، آمد، طَلَعَ عَلَيْهِ طُلُوْعًا (ن) کسی کے پاس آنا۔ـــ اِرْتِدَادٌ: (افتعال) لوٹنا، واپس ہونا۔

طَرْفٌ: نگاہ۔آنکھ۔پلکوں کی جھپک جمع: أَطْرَافٌ. طَرَفَ الْبَصَرُ طَرْفًا (ض) پلک جھپکنا۔

اِسْتَنَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دوڑ لگائی۔ اِسْتَنَّ الْفَرَسُ (افتعال) چوکڑی بھرنا یعنی قدم اٹھا کر تیزی سے دوڑنا۔

جَوَادٌ: گھوڑا۔ عمدہ نسل کا گھوڑا۔ جمع: أَجْوَادٌ وَجِيَادٌ.

مِضْمَار: میدان۔ دوڑ کا میدان۔ جمع: مَضَامِيْرُ.

بَدَارِ: اسم فعل: بمعنی اَسْرِعْ: جلدی کر۔

لَمْ نَخَلْ: مضارع جمع متکلم نفی جحد بلم، ہم نے نہیں سمجھا۔ خَالَهُ خَيالاً (س) خیال کرنا۔ گمان کرنا۔

غَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دھوکہ دیا۔ غَرَّ فُلَانًا غَرًّا وَغُرُوْرًا (ن) دھوکہ دینا۔

مَفَرٌّ: مصدر میمی: فرار (۲) اسم ظرف: جائے فرار۔ فَرَّ فِرَارًا (ض) بھاگنا۔ راہِ فرار اختیار کرنا۔

لَبِثْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم ٹھیرے۔ لَبِثَ لُبْثًا (س) ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔

نَرْقُبُ: مضارع جمع متکلم، ہم انتظار کرتے ہیں۔ رَقَبَهُ رَقْبًا وَرُقُوْبًا (ن) انتظار کرنا، نظر رکھنا۔

أَعْيَاد: واحد: عِيْدٌ[1] خوشی۔ تہوار۔ جشن۔ عَادَ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔

نَسْتَطْلِعُ: مضارع جمع متکلم، ہم خبر دریافت کرتے ہیں۔ اِسْتِطْلَاعٌ: پتہ لگانا۔ خبر دریافت کرنا۔

طَلَائِع: واحد: طَلِيْعَةٌ: فوج کا اگلا دستہ۔ مقدمۃ الجیش (۲) پیش پیش رہنے والے لوگ۔

رُوَّادٌ: واحد: رَائِدٌ: راہنمائی کرنے والا (۲) جاسوس، وہ شخص جو قافلے کی دیکھ بھال کے لیے پیش پیش رہتا ہو اور اس کے لیے مختلف چیزوں کا تجسس کرتا ہو۔ رَادَ الْقَوْمَ رَوْدًا (ن) راہنمائی کرنا۔ تجسس کرنا۔

هَرِمَ: ماضی، وہ اخیر ہو گیا۔ هَرِمَ هَرَمًا (س) بوڑھا ہونا۔ دن کا قریب الغروب ہونا۔

جُرُفٌ: کنارہ۔ نہر کا وہ کنارہ جسے پانی نے کھوکھلا کر دیا ہو۔ مراد: کمزور ترین حصہ۔ جمع: أَجْرَافٌ۔

يَنْهَارُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ گرتا ہے۔ اِنْهَارَ اِنْهِيَارًا (انفعال) گرنا۔ منہدم ہونا۔

فَلَمَّا طَالَ أَمَدُ الْإِنْتِظَارِ، وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْأَطْمَارِ، قُلْتُ لِأَصْحَابِيْ: قَدْ تَنَاهَيْنَا فِي الْمُهْلَةِ، وَتَمَادَيْنَا فِي الرِّحْلَةِ، إِلٰى أَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ، وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ

---

[1] عِيْد کی اصل عِوْدٌ ہے، واو کو یا سے خلافِ قیاس بدل دیا گیا (تاکہ عید اور عُود میں فرق ہو جائے) اسی لئے اس کی جمع قاعدے کے مطابق اَعْوَادٌ ہونی چاہیے تھی، مگر عُوْدٌ: بمعنی لکڑی کی جمع سے فرق کرنے کے لیے، اس کی جمع: اَعْيَاد آتی ہے اور "عِيْد" کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہر سال لوٹ کر وہ دن آتا ہے۔

قَدْمَانَ، فَتَأَهَّبُوْا لِلظَّعَنِ، وَلَاتَلْوُوْا عَلٰى خَضْرَاءِ الدِّمَنِ، وَنَهَضْتُ لِأَحْدِجَ رَاحِلَتِيْ، وَأَتَحَمَّلَ لِرِحْلَتِيْ، فَوَجَدْتُ أَبَا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ عَلَى الْقَتَبِ، حِيْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ:

(۱) يَامَنْ غَدَا لِيْ سَاعِدًا ۞ وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرْ

(۲) لَاتَحْسَبَنْ أَنِّيْ نَأَيْتُ ۞ كَ عَنْ مَلَالٍ أَوْ أَشَرْ

(۳) لٰكِنَّنِيْ مُذْ لَمْ أَزَلْ ۞ مِمَّنْ إِذَا طَعِمَ انْتَشَرْ

قَالَ: فَأَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ، لِيَعْذِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ، فَأُعْجِبُوْا بِخُرَافَتِهِ وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهِ. ثُمَّ إِنَّا ظَعَنَّا، وَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا.

ترجمہ: پس جب انتظار کی مدت طویل ہوگئی اور آفتاب پرانے کپڑوں میں نظر آیا، تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم نے مہلت میں انتہا کردی ہے اور ہم نے سفر کو اس حد تک ڈھیل دی ہے کہ ہم نے وقت ضائع کردیا۔ اور یہ بات ظاہر ہوچکی کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے؛ اس لیے تم روانگی کے لیے تیار ہوجاؤ، کوڑیوں کے سبزے پر توجہ نہ دو۔ اور میں اپنی اونٹنی پر کجاوہ کسنے اور اپنے سفر کا سامان اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ ابوزید بھاگنے کی تیاری کرتے وقت کجاوہ پر لکھ گیا ہے کہ:

① اے وہ شخص جو میرے لیے تمام انسانوں کو چھوڑ کر بازو اور مددگار بنا،

② یہ نہ سمجھنا کہ میں تم سے کسی کبیدگی یا بڑائی کی وجہ سے دور ہوا ہوں؛

③ لیکن میں جب سے پیدا ہوا، ان لوگوں میں رہا ہوں کہ جو کھانے کے بعد منتشر ہوجاتے ہیں۔

راوی نے کہا (میں نے یہ شعر پڑھے) پھر میں نے جماعت کو وہ کجاوہ پڑھوادیا، تاکہ وہ لوگ جنھوں نے اظہارِ ناراضگی کیا تھا اُسے معذور سمجھ لیں۔ چنانچہ لوگ اس کی بیہودگی پر حیران ہوئے اور انھوں نے اس کے شر سے پناہ مانگی، پھر ہم روانہ ہوئے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارا بدل کون بنا (یعنی ہمارے بجائے اس کے جال میں کون پھنسا)

تحقیق: اَمَدٌ: مدت۔ وقت مقرر۔ منتہی۔ جمع: آماد.

أَطْمَارٌ: واحد: طِمْرٌ: پرانا کپڑا۔ پرانی چادر۔ مراد: ہلکی روشنی جو بوقتِ غروب ہوتی ہے۔

تَنَاهَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے انتہا کردی۔ تَنَاهِيْ (تفاعل) انتہا کرنا۔ انتہا کو پہنچنا۔

مُهْلَةٌ: ڈھیل، مہلت۔ جمع: مُهَلٌ۔ مَهَلَ مُهْلَةً (ف) مہلت دینا (۲) توقف کرنا۔

تَمَادَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے ڈھیل دی۔ تَمَادٰی فِي الْأَمْرِ (تفاعل) حد سے بڑھنا۔ کسی کام میں ڈھیل اختیار کرنا۔

رِحْلَةٌ: مخصوص سفر۔ جمع: رِحْلَاتٌ، رَحَلَ عَنْهُ رِحْلَةً (ف) سفر کرنا۔

أَضَعْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے ضائع کیا۔ أَضَاعَهُ اِضَاعَةً (افعال) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔

بَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوگئی۔ بَانَ الشيءُ بيانًا (ض) ظاہر ہونا۔

مَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جھوٹ بولا۔ مَانَ مَيْنًا (ض) جھوٹ بولنا۔

تَأَهَّبُوْا: امر جمع حاضر، تم تیار ہو جاؤ۔ تَأَهَّبَ لِلْأَمْرِ (تفعل) تیار ہونا۔

ظَعَنٌ: روانگی، سفر۔ ظَعَنَ ظَعَنًا و ظَعْنًا: (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا

لَاتَلْوُوْا: فعل نہی جمع حاضر، تم توجہ مت دو۔ لَوىٰ عَلَيْهِ لَيًّا وَلَوْيًا (ض) متوجہ ہونا، مائل ہونا۔

خَضْرَاءُ: اَخْضَرُ کا مؤنث، سبزی۔ ہریالی۔ جمع: خَضْرَاوَاتٌ۔ خَضِرَ خَضَرًا (س) سبز ہونا۔ — دِمَنٌ: واحد: دِمْنَةٌ: کوڑی۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ۔

فائدہ: لَاتَلْوُوْا علی خَضْراءِ الدِّمَنِ: تم کوڑی کے سبزے کی طرف متوجہ مت ہو۔ یہ ایک کہاوت ہے، جو اس وقت بولی جاتی ہے جب کسی شخص کا ظاہر تو اچھا ہو، مگر اس کا باطن خراب ہو۔

أَحْدِجُ: مضارع واحد متکلم، میں کجاوہ کسوں۔ حَدَجَ حَدْجًا (ض) اونٹ پر کجاوہ کسنا۔

أَتَحَمَّلُ: مضارع واحد متکلم، میں سامان اٹھاؤں۔ تَحَمُّلٌ (تفعل) بوجھ اٹھانا۔ سامان اٹھانا۔

رَاحِلَةٌ: سواری اور بار برداری کے لیے مضبوط اونٹ، جمع: رَوَاحِلُ۔ رِحْلَةٌ: سفر۔ جمع رِحْلَاتٌ۔

قَتَبٌ: پالان، کجاوہ کی لکڑی یا کجاوہ۔ جمع: أَقْتَابٌ.

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہوا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ (تفعیل) تیار ہونا۔ آمادہ ہو جانا۔

هَرَبٌ: مصدر (ن) بھاگنا — غَدَا: فعل ناقص بمعنی صَارَ۔

سَاعِدٌ: بازو، کلائی۔ جمع: سَوَاعِدُ.

مُسَاعِدٌ: اسم فاعل، مددگار۔ مُسَاعَدَةٌ: مدد کرنا۔

دُوْنَ: سوائے، بجائے، کم، ورے، پہلے۔

لَاتَحْسَبَنْ: فعل نہی حاضر بانون خفیفہ، تو ہرگز مت سمجھ۔ حَسِبَهُ حِسْبَانًا (س، ح) سمجھنا۔ خیال کرنا۔

نَأَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں دور رہوا۔ نَأَی عَنْه نَأْيًا (ف) دور ہونا۔ جدا ہونا۔

مَلاَلٌ: کبیدگی۔ اکتاہٹ۔ مَلَّ مَلَلاً وَمَلاَلاً (س) کبیدہ خاطر ہونا۔ اکتانا۔

أَشَرٌ: بڑائی۔ تکبر۔ أَشِرَ أَشَرًا (س) تکبر کرنا۔ اکڑنا۔ اترانا۔

مُـذْ: بمعنی ''مِـنْ'' اس کا مدخول علیہ ضرورت شعری کی بناپر اور قرینہ کے موجود ہونے کے باعث حذف کردیا گیا۔ تقدیر عبارت: مُذْ وُجِدْتُ یا مُذْ خُلِقْتُ۔

طَعِمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کھایا۔ طَعِمَ طَعْمًا وَطَعَامًا (س) کھانا۔ چکھنا۔

اِنْتَشَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ منتشر ہوا۔ اِنْتَشَرَ الشَّيْئُ (افتعال) منتشر ہونا، پھیلنا۔

أَقْرَأْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پڑھوایا۔ أَقْرَأَهُ إِقْرَاءً (افعال) پڑھانا، پڑھوانا۔

يَعْذِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ معذور سمجھے۔ عَذَرَه عُذْرًا (ض) معذور سمجھنا۔ عذر قبول کرنا۔

عَتَبَ: ماضی، اس نے اظہارِ ناراضگی کیا۔ عَتَبَ عَلَيْهِ عَتْبًا (ن،ض) اظہارِ ناراضگی کرنا۔

أُعْجِبُوْا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب، وہ حیران ہوئے۔ أُعْجِبَ بِالشَّيْءِ إِعْجَابًا (افعال) تعجب کرنا۔ حیرت میں ڈالنا۔ یہ لفظ مجہول الشکل و معروف المعنی ہے۔

خُرَافَةٌ: بے حقیقت بات۔ کم عقلی کی بات۔ بے سروپا بات۔ جمع: خُرَافَات. خَرِفَ خُرَافَةً (س،ک) عقل خراب ہونا۔ واہی تباہی بکنا۔ بیہودہ بکنا۔

تَعَوَّذُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے پناہ مانگی۔ تَعَوَّذَ بِفُلاَنٍ من كذا (تفعل) پناہ لینا۔

لَمْ نَدْرِ: مضارع جمع متکلم نفی جحد بلم، ہم نہیں جانتے۔ دَرَى الشَّيْءَ دَرْيًا وَدِرَايَةً (ض) جاننا۔

اِعْتَاضَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بدل بنا۔ اِعْتَاضَ عَنْهُ اِعْتِيَاضًا (افتعال) بدل بننا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) يَا: حرفِ ندا قائم مقام أَدْعُوْ: کے، أَدْعُوْ: فعل بافاعل۔ مَنْ: اسم موصول، غَدَا: فعل ناقص ضمیر، اسم لِيْ: متعلق مقدم ہوا مُسَاعِدًا: کے، مُسَاعِدًا: صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، مُسَاعِدًا: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر غَدَا: کی۔ دُوْنَ الْبَشَرِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، غَدَا: فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ أَدْعُوْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر ندا۔

فائدہ :یَامَنْ غَدَا : کی ترکیب اس طرح بھی کر سکتے ہیں۔ یَا: حرفِ ندا مَنْ: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر منادی، حرفِ ندا منادی سے مل کر ندا۔ جوابِ ندا اگلا شعر ہے۔

(۲) لَاتَحْسَبَنْ: فعل بافاعل۔ أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل، ی: ضمیر متکلم اسم۔ نَـأَیْتُ: فعل بافاعل، كَ: ضمیر مفعول بہ، عَنْ: حرفِ جار، مَلَالٍ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف۔ أَشَرٌ: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا نَـأَیْتُ: کے۔ نَـأَیْتُ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔ أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ لَاتَحْسَبَنْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

فائدہ : لَاتَحْسَبَنْ: افعال قلوب میں سے ہے، جو دو مفعولوں کا تقاضہ کرتا ہے۔ یہاں أَنَّ: کے اسم وخبر دو مفعولوں کے قائم مقام ہیں۔

(۳) لٰكِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل۔ نون: وقایہ، ی: ضمیر متکلم اسم۔ مُذْ: ظرفیہ مضاف۔ لَمْ أَزَلْ: فعل ناقص، ضمیر، اسم، مِنْ: حرف جار، مَنْ: اسم موصول، إِذَا: حرفِ شرط، طَعِمَ: فعل بافاعل شرط۔ اِنْتَشَرَ: فعل بافاعل جزا۔ شرط، جزا سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ثَـابِتًا: کے۔ ثَـابِتًا: صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ لَمْ أَزَلْ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ مُذْ: کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
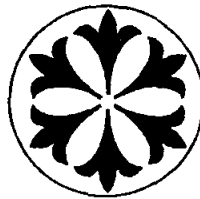
پانچویں مقامے ''کوفیہ'' کا خلاصہ

اس مقامے میں ابوزید نے حارث بن ہمام کے دروازے پر آ کر، اشعار میں فقیر کی سی آواز لگائی ہے اور قیام وطعام کی درخواست کی ہے۔ اور پھر لوگوں کی درخواست پر اپنا ایک عجیب واقعہ سنایا ہے۔ مقامے کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک رات کوفہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ قصہ گوئی میں مشغول تھا، جب رات زیادہ گزر گئی اور نیند کے ہچکولے آنے لگے، تو ہم نے سونے کی تیاری شروع کر دی؛ اچانک ایک فقیر نے دروازہ پر آ کر دستک دی اور آواز لگائی۔ ہم نے کہا: اس اندھیری رات میں آنے والا کون ہے؟ اس نے اشعار میں کہا: ''اے اس مکان کے رہنے والو! اللہ تعالیٰ تمھیں ہر برائی سے محفوظ رکھے، تمھارے مکان پر دور دراز کا سفر طے کر کے ایک پراگندہ حال شخص آیا ہے، وہ تم سے صرف قیام وطعام کی درخواست کرتا ہے، وہ تمھارے پاس سے جب لوٹے گا، تو تمھارے احسان کی تشہیر کرتا ہوا جائے گا''۔ حارث کہتے ہیں: جب اس نے اپنی شیریں بیانی سے ہمیں گرویدہ بنالیا، تو ہم نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور لڑکے سے کہا: جلدی کرو اور ماحضر پیش کرو۔ چنانچہ لڑکا کھانا لے کر آیا اور اس نے چراغ جلایا، تو میں نے غور سے دیکھا کہ وہ ابوزید سروجی ہے۔ ہم نے اس سے کہا: ہمیں اپنا کوئی قصہ سنائیے۔ ابوزید سروجی نے اپنا ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا۔ اور کہا: یہ واقعہ آج ہی آپ کے یہاں آنے سے تھوڑی ہی دیر پہلے پیش آیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ میں نے ابھی قیام وطعام کی تلاش میں ایک گھر کے دروازے پر دستک دی اور اشعار میں یہ آواز لگائی کہ اے اس مکان کے مکینو! تم زندہ رہو۔ تمھارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لئے کیا ہے، جو تھکا ماندہ اور رات میں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے، بھوک لگی ہوئی ہے، دوروز سے کچھ نہیں کھایا ہے اور نہ اس کو تمھاری بستی میں کہیں ٹھکانہ نصیب ہوا ہے۔

ابوزید نے کہا: میں نے یہ شعر کہے تو میرے سامنے ایک کم سن ہرنی نما خوبصورت بچہ نکل کر آیا۔ اس نے بھی نہایت بلیغ انداز میں برجستہ اشعار میں جواب دیا: ہمارے پاس خود کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہمیں نیند نہیں آرہی ہے، ہم فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں؛ البتہ اگر قیام کرنا ہو تو گھر حاضر

ہے۔اس پر میں نے کہا: میں خالی مکان اور ایسے میزبان کو کیا کروں گا، جس نے غربت کے ساتھ معاہدہ کرر کھا ہو، مگر بیٹا تمھارا نام کیا ہے؟ کیونکہ مجھے تمھاری سمجھ بوجھ نے مسحور کرلیا ہے۔اس پر لڑکے نے کہا: میرا نام زید ہے اور فید کا رہنے والا ہوں۔ یہاں میں مسافر ہوں اور کل ہی اپنے ماموں کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔میں نے کہا: بیٹے کچھ اور وضاحت کرو، خدا تمھاری عمر دراز کرے۔تو لڑکے نے کہا: میری ماں ''برّہ'' نے مجھے بتایا کہ میں نے شہر ''ماوان'' میں لوٹ مار کے سال، سروج اور غسان کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص سے نکاح کرلیا تھا۔اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بڑا چلتا پرزہ ہے۔ چنانچہ جب اس نے میرے حاملہ ہونے کو محسوس کیا، تو خرچ کے ڈر سے کہیں چلا گیا اور وہ اب تک غائب ہے، معلوم نہیں کہ وہ اب زندہ ہے یا مردہ۔ابوزید کہتا ہے: میں سمجھ گیا: یہ میرا ہی بیٹا ہے؛ کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی؛ لیکن چونکہ میں تہی دست تھا، اس لئے میں نے اس سے اپنا تعارف نہیں کرایا۔یہ عجیب وغریب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے ابوزید سے پوچھا: آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا: جب کچھ رقم ہاتھ میں آجائے گی تب ملوں گا۔خالی ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ۔حارث کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے اکٹھی کر کے دیدی۔ جب ابوزید نے وہ رقم اپنے قبضہ میں کرلی، تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہر ہر قدم کا بدلہ عطا فرمائے۔یہ کہہ کر روانہ ہوگیا۔میں نے کہا: میں بھی ساتھ چلوں، تاکہ آپ کے شریف النسب لڑکے کو دیکھوں۔ابوزید میری یہ بات سن کر اتنا ہنسا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے اور اشعار میں اس نے کہا: آپ لوگ شاید اس واقعے کو حقیقت سمجھ رہے ہیں، حالانکہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، نہ تو ''برّہ'' میری بیوی ہے اور نہ ہی زید میرا بیٹا ہے؛ یہ تو رقم بٹورنے کا ایک حربہ ہے، جو میں استعمال کرتا ہوں۔اس لیے تم میرا عذر قبول کرو۔پھر اس نے مجھے الوداع کہا اور چلتا ہوا، اس طرح کہ میرے دل میں یاد کی دائمی آگ چھوڑ گیا۔

اس مقامے میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔

پانچویں مقامے ''کوفیہ'' کا خلاصہ

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: ''اَلْكُوْفِيَّةُ''

پانچواں مجلسی واقعہ شہر ''کوفہ'' کی طرف منسوب ہے

اَلْكُوْفِيَّة: مَنْسُوْبٌ إلى كوفه ۔اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدد ہے۔''کوفہ'' ملک عراق میں بغداد سے نوّے میل کے فاصلے پر واقع ایک مشہور شہر ہے، جو بڑی بڑی شخصیات کا مرکز رہا ہے۔اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا ''اَلْكُوْفِيَّة''

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمَرْتُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ لَيْلَةٍ أَدِيْمُهَا ذُوْ لَوْنَيْنِ، وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ، مَعْ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ، وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ، مَافِيْهِمْ إِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَايُتَحَفَّظُ مِنْهُ، وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ إِلَيْهِ، وَلَايَمِيْلُ عَنْهُ. فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ إِلٰى أَنْ غَرَبَ الْقَمَرُ، وَغَلَبَ السَّهَرُ. فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّهْوِيْمُ، سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ، ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ، فَقُلْنَا: مَنِ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ؟ فَقَالَ:

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: میں کوفہ میں ایک ایسی رات میں مصروفِ کلام ہوا کہ جس کی کھال دو رنگ والی تھی (یعنی جس کے حصے دو قسم کے تھے ایک تاریک، ایک روشن) اور اس کا چاند چاندی کے طوق کے مانند تھا (یعنی قمری مہینے کی ابتدائی یا آخری راتیں تھیں، جن میں چاند طوق یعنی ہنسلی کے مانند نامکمل ہوتا ہے) کچھ ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جن کی فصاحت کے دودھ سے پرورش کی گئی تھی اور جنھوں نے سحبان وائل پر فراموشی کا پردہ ڈال دیا تھا۔ان میں ہر ایک ایسا تھا کہ جس سے اس کی باتیں محفوظ کی جاتی تھیں اور اس سے اجتناب نہیں کیا جاتا تھا، ساتھی اُس کی طرف مائل ہوتے تھے، اس سے بے رغبت نہیں ہوتے تھے۔پس گفتگو نے ہمیں اس حد تک مشغول بنایا کہ چاند چھپ گیا اور بے خوابی نے غلبہ پالیا۔پس جب اندھیری رات نے (تاریکی کی) چادر تان دی

اور نیند کے ہچکولوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا، تو ہم نے دروازے پر کتے کو بھونکانے والے کی سی آواز سنی؛ پھر اُس آواز کے پیچھے دروازہ کھلوانے والے کی کھٹکھٹاہٹ ہوئی، ہم نے کہا: اندھیری رات میں آنے والا کون ہے؟ تو اس نے کہا:

تحقیق: سَمَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں مصروف کلام ہوا۔ سَمَرَ سَمْرًا (ن) رات میں باتیں کرنا۔ قصہ کہانی کہنا ـــ أَدِيْمٌ: پکا چمڑا۔ کھال۔ جمع: أُدُمٌ وَأَدَمٌ و آدَام.

تَعْوِيْذٌ: ذریعۂ حفاظت۔ جمع: تَعَاوِيْذُ. عَوَّذَهُ تَعْوِيْذًا (تفعیل) پناہ میں دینا۔ تعویذ کرنا۔

لُجَيْن: چاندی یا چاندی کا ٹکڑا۔ ڈھلی ہوئی چاندی۔ یہ لفظ ہمیشہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔ جمع: رِفَقٌ وَرُفَقٌ ورِفَاقٌ۔ رَفُقَ رَفَاقَةً (ک) ساتھی ہونا۔

غُذُوْا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب، وہ پرورش کیے گئے۔ غَذَاهُ بكذا غَذْوًا (ن) پرورش کرنا۔ غذا دینا۔

لِبَانٌ: عورت کا دودھ۔ لَبَنٌ: دودھ، خواہ کسی کا ہو۔ جمع: أَلْبَانٌ. ـــ بَيَانٌ: فصاحت۔

سَحَبُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ڈال دیا۔ سَحَبَ الذَّيْلَ عليه (ف) پردہ ڈالنا۔

سَحْبَانُ: بن زفر بن ایاس بن عبد شمس وائلی۔ عرب کے ایک مشہور فصیح و بلیغ شاعر، جنھوں نے بقول بعض رُوات ایک سو اسی برس کی عمر پائی۔ سب سے پہلے "أَمَّا بَعْدُ" کا کلمہ آپ ہی نے استعمال کیا تھا۔ ظہورِ اسلام کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور ان ہی کی خلافت میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ سحبان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہیں۔ وائل بن ربیعہ نے ان کی پرورش کی تھی، اس لیے ان کو سحبان وائل کہتے ہیں۔

ذَيْلٌ: دامن۔ پلا۔ جمع: ذُيُوْلٌ و أَذْيَالٌ ـــ نِسْيَانٌ: بھول۔ فراموشی۔ نَسِيَ نِسْيَانًا (س) بھولنا۔

يُحْفَظُ: مضارع مجہول، وہ محفوظ کی جاتی ہے۔ حَفِظَ عَنْهُ حِفْظًا (س) محفوظ کرنا یا اخذ کرنا۔

لَا يُتَحَفَّظُ: مضارع منفی مجہول، اجتناب نہیں کیا جاتا ہے۔ تَحَفَّظَ مِنْه (تفعل) اعراض کرنا۔

يَمِيْلُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مائل ہوتا ہے۔ مَالَ اليه مَيْلًا (ض) راغب ہونا۔ مائل ہونا۔ مَالَ عَنْهُ مَيْلًا (ض) بے رغبت ہونا۔ بے توجہ ہونا۔ توجہ ہٹانا۔

اِسْتَهْوٰى: ماضی، اس نے مدہوش بنایا۔ اِسْتِهْوَاءٌ (استفعال) مدہوش بنانا۔ گرویدہ بنانا۔

غَلَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غلبہ پالیا۔ غَلَبَهٗ غَلْبًا (ض) غلبہ پانا۔ غالب ہونا۔

سَهَرٌ: بے خوابی۔ نیند نہ آنے کی بیماری۔ سَهِرَ سَهَرًا (س) نیند نہ آنا۔ جاگتے رہنا۔

رَوَّقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چادر تان دی۔ رَوَّقَ اللَّیْلُ (تفعیل) چادر تاننا۔ رات کا تاریکی پھیلانا۔ رات کا ڈیرے ڈال دینا۔ — بَهِیْمٌ: صیغہ مبالغہ۔ سیاہ ترین۔ جمع: بُهْمٌ وبُهُمٌ۔
تَهْوِیْمٌ: اونگھ، نیند کے ہچکولے۔ هَوَّمَ (تفعیل) اونگھنا۔ نیند کی وجہ سے ہچکولے کھانا۔ ثلاثی نہیں آتا۔
نَبْأَةٌ: ہلکی دھیمی آواز۔ نَبَأَ نَبْئًا وَنَبْأَةً (ف) آہستہ بولنا۔ کتے کو ہُش ہُش کرنا۔
مُسْتَنْبِحٌ: اسم فاعل۔ کتے کو بھونکانے والا۔ اِسْتِنْبَاحٌ (استفعال) بھونکانا۔ کتے کو پیچھے لگانا۔
تَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پیچھے ہوئی۔ تَلَا تُلُوًّا (ن) پیچھے ہونا۔ پیچھے لگنا۔
صَكَّةٌ: دروازہ بند کرنے کی آواز، ایک دفعہ کھٹکھٹانے کی آواز۔ صَكَّ الْبَابَ صَكًّا (ن) دروازہ زور سے بند کرنا۔ دروازہ کھٹکھٹانا۔
مُسْتَفْتِحٌ: اسم فاعل، کھلوانے والا۔ اِسْتِفْتَاحٌ (استفعال) کھلوانا۔
مُلِمٌّ: اسم فاعل۔ آنے والا۔ أَلَمَّ بِهِ إِلْمَامًا (افعال) کسی کے پاس آنا۔ مقیم ہونا۔
مُدْلَهِمٌّ: اسم فاعل، تاریک ترین، اِدْلَهَمَّ اللَّیْلُ إِدْلِهْمَامًا (افْعِلَّال) رات کا انتہائی تاریک ہونا۔

---

(۱) یَا أَهْلَ ذَا الْمَغْنٰی وُقِیْتُمْ شَرًّا ۞ وَلَا لَقِیْتُمْ مَا بَقِیْتُمْ ضُرًّا
(۲) قَدْ دَفَعَ اللَّیْلُ الَّذِیْ اكْفَهَرَّا ۞ إِلٰی ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا
(۳) أَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا ۞ حَتّٰی انْثَنٰی مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
(۴) مِثْلَ هِلَالِ الْأُفُقِ حِیْنَ افْتَرَّا ۞ وَقَدْ عَرَا فِنَاءَكُمْ مُعْتَرًّا
(۵) وَأَمَّكُمْ دُوْنَ الْأَنَامِ طُرًّا ۞ یَبْغِیْ قِرًی مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا
(۶) فَدُوْنَكُمْ ضَیْفًا قَنُوْعًا حُرًّا ۞ یَرْضٰی بِمَا احْلَوْلٰی وَمَا أَمَرَّا
وَیَنْثَنِیْ عَنْكُمْ یَنُثُّ الْبِرَّا

ترجمہ: ① اے اس مکان کے رہنے والو! تم ہر برائی سے محفوظ رہو اور تم تاحیات کسی تکلیف کا سامنا نہ کرو۔ ② و ③ اس رات نے جو انتہائی تاریک ہے، تمہارے مکان پر ایک پراگندہ حال، غبار آلود اور ایسے سفر والے کو دھکیلا ہے کہ جس کا سفر دراز اور طویل ہو چکا ہے، حتی کہ وہ شخص کبڑا اور پیلا ہو گیا ہے، ④ افق کے چاند کی طرح جس وقت کہ وہ طلوع ہوتا ہے، وہ تمہارے مکان پر سائل بن کر آیا ہے۔ ⑤ اس نے تمام لوگوں کو چھوڑ کر تمہارا قصد کیا ہے؛ وہ تم سے کھانا اور ٹھکانا چاہتا ہے۔

⑥ پس تم ایسے مہمان کو قبول کرلو، جو انتہائی قناعت پسند ہے، شریف ہے اور شیریں و تلخ ہر چیز پر راضی ہو جاتا ہے۔ ـــ وہ تمھارے پاس سے احسان کی تشہیر کرتا ہوا واپس ہوگا۔

تحقیق: مَغْنٰی: اسم ظرف۔ مکان۔ قیام گاہ۔ جمع: مَغَان. غَنِيَ بِالْمَكَانِ غِنًى (س) مقیم ہونا
وُقِیْتُمْ: ماضی مجہول جمع مذکر حاضر، تم محفوظ رہو۔ وَقَاهُ وِقَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔ بچانا۔
لَقِیْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم سامنا نہ کرو۔ لَقِيَهُ لِقَاءً (س) سامنا کرنا۔ پانا۔ ملنا۔
مَابَقِیْتُمْ: مَا بمعنی مَادام. بَقِیْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، جب تک تم باقی رہو، تاحیات۔ بَقِيَ بَقَاءً (س) باقی رہنا۔ ـــ ضُرًّا: نقصان۔ تکلیف۔ ضَرَّهُ ضَرًّا (ن) نقصان پہنچانا۔ تکلیف دینا۔
دَفَعَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے دھکیلا۔ دَفَعَهُ دَفْعًا (ف) دھکا دینا۔ دھکیلنا۔ پیچھے ہٹانا۔
اِکْفَهَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ انتہائی تاریک ہے۔ اِکْفَهَرَّ اللَّيْلُ (باب اِفْعِلَّال) رات کا انتہائی تاریک ہونا۔ ـــ ذَرٰی: صحنِ خانہ۔ مجازاً: مکان۔ جمع: أَذْرِيَة.
شَعِثٌ: صفت مشبہ۔ پراگندہ حال۔ خستہ حال۔ شَعِثَ شَعَثًا (س) پراگندہ حال ہونا۔
مُغْبَرٌّ: اسم فاعل۔ غبار آلود۔ اِغْبِرَارٌ (باب اِحْمِرَارٌ) گرد آلود ہونا۔ وَغَبِرٌ (س)
أَخٌ: اس کی نسبت اگر غیر ذی روح کی طرف ہو، تو معنی ہوں گے: صاحب۔ والا۔
سِفَارٌ: مصدر بمعنی سفر۔ سَافَرَ مُسَافَرَةً وَسِفَارًا (مفاعلت) سفر کرنا، روانہ ہونا۔ أَخَا سِفَارٍ: سفر والا۔
اِسْبَطَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دراز ہو گیا۔ اِسْبِطْرَارٌ: دراز ہونا۔ بڑھنا (باب اِفْعِلَّال)
اِنْثَنٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ہو گیا، اِنْثِنَاءٌ: ہو جانا، بمعنی: صَارَ (۲) لوٹنا۔ واپس ہونا، مڑ جانا۔
مُحْقَوْقِفٌ: اسم فاعل۔ کبڑا۔ کوزہ پشت۔ اِحْقِیْقَافٌ (باب اِفْعِیْعَال) کوزہ پشت ہونا۔ کبڑا ہونا۔
مُصْفَرًّا: اسم فاعل، زرد، پیلا، اِصْفِرَارٌ: زرد ہونا (باب اِحْمِرَارٌ) ـــ أُفُقٌ: کنارۂ آسمان۔ جمع: آفَاق.
اِفْتَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طلوع ہوا۔ اِفْتِرَارٌ (افتعال) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔ چمکنا۔
عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سامنے آیا۔ عَرَا عَرْوًا (ن) سامنے آنا۔
فِنَاءٌ: صحن۔ جمع: أَفْنِيَة. فَنِيَ فَنَاءً (س) معدوم ہونا۔ صحن کو "فِنَاء" اس لیے کہتے ہیں کہ گھر یہاں ختم ہو جاتا ہے۔
مُعْتَرٌّ: اسم فاعل۔ سائل۔ حسنِ طلب رکھنے والا۔ اِعْتَرَّهُ (افتعال) بغیر مانگے طالبِ احسان ہونا۔
أَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قصد کیا۔ أَمَّهُ أَمًّا (ن) ارادہ کرنا۔

طُرًّا: بحالتِ نصب۔ ماسبق کی تاکیداور استیعاب کے لیے آتا ہے۔ بمعنی: سب۔ تمام۔ طُرٌّ: جماعت۔ جمع: أطرار۔ —— دُونَکُمْ: اسم فعل۔ بمعنی خُذُوْا.

یَبْغِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چاہتا ہے۔ بَغَی الشیئ بَغْیًا (ض) پسند کرنا۔ چاہنا۔

قِرًی: مہمانی کا کھانا۔ قَرَی الضَّیْفَ یَقْرِيْ قَرْیًا و قِرًی (ض) ضیافت کرنا، مہمان نوازی کرنا۔

مُسْتَقَرٌّ: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ ٹھکانہ۔ اِسْتَقَرَّ بِالْمَکَانِ (استفعال) ٹھیرنا۔ قرار پانا۔ وَقَرَارٌ (ض)

ضَیْفٌ: مہمان۔ ملاقاتی۔ جمع: ضُیُوْفٌ وَأَضْیَافٌ۔ ضَافَهٗ ضَیْفًا وَضِیَافَةً (ض) مہمان بننا۔

قَنُوْعٌ: صیغۂ مبالغہ۔ انتہائی قناعت پسند، جمع: قُنُعٌ۔ قَنِعَ قَنَاعَةً (س) اکتفا کرنا۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔

حُرٌّ: شریف۔ آزاد۔ جمع: أحرارٌ۔ حَرَّ حُرِّیَّةً (س) شریف الاصل ہونا۔ حَرَارٌ (س) آزاد ہونا۔

یَرْضٰی: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوش ہو جاتا ہے۔ رَضِيَ رِضًی (س) رضامند ہونا۔ مان لینا۔

اِحْلَوْلٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ شیریں ہے۔ اِحْلِیْلَاءٌ (افعیعال) شیریں ہونا، میٹھا ہونا۔

أَمَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تلخ ہے۔ إمْرَارٌ (افعال) تلخ ہونا۔ کڑوا ہونا۔ وَمَرَارَةٌ (ک،س)

یَنْثَنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ واپس ہوگا۔ اِنْثَنٰی عَنْ اِنْثِنَاءً (انفعال) لوٹنا۔ واپس ہونا۔

یَنُثُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تشہیر کرتا ہے۔ نَثَّهٗ نَثًّا (ن) پھیلانا۔ مشہور کرنا۔

بِرٌّ: احسان۔ حسنِ سلوک۔ اطاعت۔ نیکی۔ بَرَّهٗ بِرًّا و بَرًّا (ض) احسان کرنا۔ اطاعت کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) یَا: حرف ندا قائم مقام أَدْعُوْ. أَهْلَ: مضاف، ذَا الْمَعْنٰی: مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا أَدْعُوْ: کا۔ أَدْعُوْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر ندا۔ وُقِیْتُمْ: فعل بافاعل شَرًّا: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ لا: نافیہ لَقِیْتُمْ: فعل بافاعل، ضُرًّا: مفعول بہ۔ مَا: بمعنی مَادَام (اور مَادَامَ: کے شروع میں جو مَا ہے وہ مَا: مصدریہ ہے، اس کی وجہ سے دَامَ، دَوَام: مصدر کے معنی میں ہوکر) مضاف۔ بَقِیْتُمْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول فیہ۔ لَقِیْتُمْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و مفعول فیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جواب ندا۔ ندا، جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) قَدْ دَفَعَ: فعل۔ اَللَّیْلُ: موصوف، الَّذِیْ: اسم موصول، اکْفَهَرَّ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔

اسم موصول،صلہ سے مل کر صفت۔موصوف باصفت فاعل۔ إِلٰى :حرف جار، ذَرَاكُمْ :مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار بامجرور متعلق ہوا قَدْ دَفَعَ :کے، رَجُلًا (محذوف) موصوف، شَعِشًا :صفتِ اول، مُغْبَرًّا :صفت ثانی۔

(۳) أَخَا :مضاف، سِفَارٍ :موصوف۔طَالَ :فعل بافاعل معطوف علیہ،واو :حرف عطف، اِسْبَطَرَّ :فعل بافاعل، حَتّٰي حرف جار(اس کے بعد أَنْ :ناصبہ مقدر ہے) اِنْثَنٰى :فعل،اس میں ضمیر ذوالحال، مُحْقَوْقِفًا : حال اول، مُصْفَرًّا :حال ثانی۔

(۴) مِثْلَ : مُمَاثِلًا کے معنیٰ میں ہو کر مضاف۔ هِلَالِ الْأُفُقِ :مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔ حِيْنَ : ظرف مضاف، اِفْتَرَّ :فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، حِيْنَ :مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، مِثْلَ بمعنیٰ مُمَاثِلًا کا۔ مِثْلَ :مضاف اپنے مضاف الیہ ومفعول فیہ سے مل کر حال ثالث۔واو :حالیہ، قَدْ عَرَا :فعل،اس میں ضمیر ذوالحال، مُعْتَرًّا :حال۔ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فِنَاءَكُمْ :مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ قَدْ عَرَا :فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال رابع۔ذوالحال اپنے چاروں حالوں سے مل کر فاعل ہوا اِنْثَنٰى :کا۔ اِنْثَنٰى :فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔جار با مجرور متعلق ہوا، اِسْبَطَرَّ :کے۔ اِسْبَطَرَّ :فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ طَالَ :معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، سِفَارٍ :موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا أَخَا :کا،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثالث ہوئی رَجُلًا :کی۔ رَجُلًا :موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ ہوا قَدْ دَفَعَ کا۔ قَدْ دَفَعَ :فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو :عاطفہ۔ أَمَّ :فعل اس میں ضمیر ذوالحال۔ يَبْغِيْ :فعل بافاعل۔ قِرًى :معطوف علیہ۔واو :حرف عطف۔ مُسْتَقَرًّا :معطوف۔معطوف علیہ بامعطوف،مفعول بہ۔ مِنْكُمْ :متعلق ہوا يَبْغِيْ :کے۔ يَبْغِيْ :فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ذوالحال،حال سے مل کر فاعل كُمْ :ضمیر مفعول بہ۔ دُوْنَ :مضاف الْأَنَامَ :ذوالحال، طُرًّا :بمعنیٰ جَمِيْعًا :حال۔ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ،مضاف بامضاف الیہ مفعول فیہ۔ أَمَّ :فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۶) فَا :تفریعیہ۔ دُوْنَكُمْ :اسم فعل بمعنیٰ خُذُوْا :اس میں ضمیر أَنْتُمْ :فاعل۔ ضَيْفًا :موصوف، قَنُوْعًا : صفتِ اول، حُرًّا :صفتِ ثانی، يَرْضٰى :فعل بافاعل، بَا :حرفِ جار، مَا :اسم موصول۔ اِحْلَوْلٰى :فعل ضمیر فاعل سے مل کر صلہ،اسم موصول باصلہ معطوف علیہ،واو :حرف عطف۔ مَا :اسم موصول، أَمَرَّ :فعل ضمیر فاعل سے مل کر صلہ،اسم موصول باصلہ معطوف،معطوف علیہ بامعطوف مجرور۔جار بامجرور متعلق ہوا يَرْضٰى :کے۔

یَرْضٰی: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، یَنْثَنِيْ: فعل، ضمیر ذوالحال، یَنُثُّ الْبِرَّ: فعل بافاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، ذوالحال باحال، فاعل۔ عَنْکُمْ: متعلق۔ یَنْثَنِيْ: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفتِ ثالث، ضَیْفًا: موصوف ان تینوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ۔ دُوْنَکُمْ: اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا خَلَبَنَا بِعُذُوْبَةِ نُطْقِهٖ، وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهٖ، ابْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ، وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ، وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ: هَيًّا هَيًّا، وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّأَ. فَقَالَ الضَّيْفُ: وَالَّذِيْ أَحَلَّنِيْ ذَرَاكُمْ، لَاتَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ، أَوْتَضْمَنُوْا لِيْ أَنْ لَاتَتَّخِذُوْنِيْ كَلًّا؛ وَلَا تَجَشَّمُوْا لِأَجْلِيْ أَكْلًا؛ فَرُبَّ أُكْلَةٍ هَاضَتِ الْآكِلَ، وَحَرَمَتْهُ مَآكِلَ، وَشَرُّ الْأَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ، وَآذَى الْمُضِيْفَ، خُصُوْصًا أَذًى يَّعْتَلِقُ بِالْأَجْسَامِ، وَيُفْضِيْ إِلَى الْأَسْقَامِ، وَمَا قِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَ سَائِرُهٗ: "خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ" إِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّيْ، وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعْشِيْ. اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ، وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب اس نے اپنی شیریں بیانی سے ہمیں گرویدہ بنالیا اور ہمیں اس چیز کا علم ہوگیا، جو اس کی بجلی کے بعد آنے والی تھی (اس کے اس مختصر کلام کی جھلک دیکھ کر اس کی قابلیت کا اندازہ کرلیا)، تو ہم نے دروازہ کھولنے میں سبقت کی اور مرحبا کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا اور ہم نے لڑکے سے کہا: جلدی کرو اور جو کچھ تیار ہو وہ لاؤ۔ تو مہمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے تمھارے مکان پر بھیجا ہے، میں تمھارا کھانا نہیں چکھونگا، اِلّا یہ کہ تم میرے لیے اس بات کا ذمہ لو کہ تم مجھے بوجھ نہ بناؤ گے اور نہ میری وجہ سے کھانے کا تکلف کرو گے؛ چوں کہ بعض لقمے کھانے والے کو ہیضہ میں مبتلا کردیتے ہیں۔ اور اسے کھانے کی چیزوں سے محروم کردیتے ہیں۔ اور سب سے برا مہمان وہ شخص ہے، جو مشکل کام کی انجام دہی میں مبتلا کرے اور میزبان کو تکلیف پہنچائے، خاص کر وہ تکلیف جو جسموں سے متعلق ہو اور جو بیماریوں تک پہنچادیتی ہو۔ اور وہ مثال جس کی خبر مشہور ہوگئی ہے کہ "رات کا بہتر کھانا وہ ہے جس کے لقمے نظر آتے ہوں" (رات کا بہتر کھانا وہ ہے جو سویرے کھایا جائے) صرف اسی لیے کہی گئی ہے کہ رات کے کھانے میں عجلت کی جائے اور رات کے کھانے سے

اجتناب کیا جائے، جو بینائی کمزور کر دیتا ہے، اِلّا یہ کہ بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو اور سونے کی راہ میں حائل ہو رہی ہو۔

تحقیق: خَلَبَ: اس نے گرویدہ بنالیا۔ خَلَبَهٗ خَلْبًا (ن) گرویدہ بنانا۔ کلام کے ذریعہ متاثر کرنا۔

عُذُوْبَةٌ: شیرینی۔ عَذُبَ عُذُوْبَةً (ک) شیریں ہونا۔ نُطْقٌ: گفتگو، بیان، نَطَقَ نُطْقًا (ض) بولنا۔

اِبْتَدَرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جلدی کی۔ اِبْتِدَارٌ (افتعال) سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔

تَلَقَّیْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے استقبال کیا۔ تَلَقَّاهُ (تفعل) استقبال کرنا۔ ملنا۔

تَرْحَابٌ: خیر مقدم۔ مصدر (تفعیل) خوش آمدید کہنا۔ فراخدلی سے ملنا۔

فائدہ: فَعَّلَ کا مصدر "تَفْعِیْلٌ" کے علاوہ پانچ دوسرے اوزان پر بھی آتا ہے: تَفْعِلَةٌ، جیسے: تَوْفِیَةٌ۔ فَعَالٌ، جیسے: سَلَامٌ۔ فِعَالٌ، جیسے: کِذَابٌ۔ فِعَّالٌ، جیسے: کِذَّابٌ۔ تَفْعَالٌ، جیسے: تَرْحَابٌ۔ ان میں دو وزن قیاسی ہیں: تفعیل اور تفعلة، اور باقی سماعی ہیں۔

هَیًّا هَیًّا: اسم فعل، بمعنی: أَسْرِعْ: جلدی کر جلدی کر۔

هَلُمَّ: اسم فعل، بمعنی: لاؤ۔ حاضر کرو (۲) آؤ۔ اہلِ حجاز اور اہلِ نجد کے یہاں اس لفظ کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے: اہلِ حجاز مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے یہ لفظ مفرد ہی استعمال کرتے ہیں اور یہی افصح ہے۔ اور اہلِ نجد کے یہاں اس کے مختلف صیغے بھی بنائے جاتے ہیں، اس طریقہ پر کہ اس کو فعل قرار دیتے ہیں اور اس کے آخر میں ضمیریں لاحق کرتے ہیں۔ تثنیہ کے لیے هَلُمَّا، مؤنث کے لیے هَلُمِّيْ، جمع مذکر کے لیے هَلُمُّوْا اور جمع مؤنث کے لیے هَلْمُمْنَ۔ هَلُمَّ دو لفظوں سے مرکب ہے اور اس کے بارے میں دو قول ہیں (۱) هَا: حرف تنبیہ۔ لُمَّ: امر حاضر از لَمَّ (ن) جمع کرنا۔ دونوں کو ملا دیا، هَالُمَّ ہو گیا، پھر کثرتِ استعمال کی بنا پر "ها" حرف تنبیہ کے الف کو حذف کر دیا۔ هَلُمَّ ہو گیا۔ معنی: تو تم جمع رکھو تم آؤ۔ یہ خلیل ابن احمد نحوی کی رائے ہے (۲) فراء نحوی کی رائے یہ ہے کہ هَلُمَّ: هَلْ اور أُمَّ سے مرکب ہے۔ هَلْ: اسم فعل بمعنی: أَسْرِعْ اور أُمَّ امر حاضر از أَمَّ أَمًّا (ن) ارادہ کرنا۔ دونوں کو ملا دیا، هَلْ أُمَّ ہو گیا۔ پھر ہمزہ کا ضمہ لام کو دیدیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا، هَلُمَّ ہو گیا۔ هَلُمَّ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ متعدی کی صورت میں ترجمہ ہوتا ہے۔ لاؤ۔ حاضر کرو۔ اور لازم کی صورت میں "آؤ"۔

تَهَیَّأَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہے۔ تَهَیَّأَ لِلْأَمْرِ (تفعل) تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔

أَحَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقیم کیا۔ أَحَلَّ الشَّیْئَ إِحْلَالًا (افعال) اتارنا۔ مقیم کرنا۔

لَاتَلَمَّظْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے نہیں چکھا۔ تَلَمَّظَ فُلَانٌ (تفعل) چکھنا۔ کھانے کے بعد ہونٹوں پر زبان پھیر کر مزہ لینا۔

أَوْ تَضْمَنُوْا: أَوْ بمعنی إِلَی یا إِلَّا[1] تَضْمَنُوْا: مضارع جمع مذکر حاضر، تم ذمہ لو۔ ضَمِنَ لَه الشَّيْءَ ضَمْنًا وَضَمَانًا (س) ذمہ لینا۔ ضامن ہونا۔

لَاتَتَّخِذُوْا: فعل نہی جمع مذکر حاضر، تم مت بناؤ۔ اِتَّخَذَهُ اِتِّخَاذًا (افتعال) بنانا۔

كَلٌّ: بوجھ۔ کلفت۔ كَلَّ فُلَانٌ كَلًّا وَكَلَالَةً (ض) بوجھل ہونا (۲) تھکنا۔

لَاتَجَشَّمُوْا: فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اصل میں لَاتَتَجَشَّمُوْا: تھا، تم تکلف نہ کرو۔ تَجَشُّمٌ (تفعل) تکلف کرنا۔ تکلیف اٹھانا۔ برداشت کرنا۔

أُكْلَةٌ: لقمہ۔ خوراک۔ جمع: أُكَلٌ. أَكْلَةٌ: ایک خوراک۔ ایک مرتبہ کھانا جمع: أَكَلَاتٌ.

هَاضَتْ: ماضی، اس نے ہیضہ میں مبتلا کر دیا۔ هَاضَهُ هَيْضًا (ض) ہیضہ میں مبتلا کرنا۔

آكِلٌ: اسم فاعل۔ کھانے والا۔ أَكَلَ الطَّعَامَ أَكْلًا (ن) کھانا۔ مَآكِلُ: واحد: مَأْكَلٌ: کھانا یا کھانے کی چیز۔

حَرَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے محروم کر دیا۔ حَرَمَهُ حِرْمَانًا (ض) محروم کرنا، محروم رکھنا۔

شَرٌّ: اسم تفضیل۔ بہت برا۔ جمع: أَشْرَارٌ وشِرَارٌ۔ اس کی اصل أَشَرُّ ہے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے۔ شَرَّ شَرًّا (ن، ض) شریر ہونا، شرارت کرنا۔

سَامَ: ماضی، اس نے تکلیف میں مبتلا کیا۔ سَامَهُ الْأَمْرَ سَوْمًا (ن) تکلیف میں مبتلا کرنا۔

تَكْلِيْفٌ: مشقت۔ کسی کام کی پابندی، جمع: تَكَالِيْفُ۔ كَلَّفَهُ أَمْرًا (تفعیل) مشکل کام کا حکم دینا۔

آذٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تکلیف پہنچائی۔ آذَاهُ إِيْذَاءً: تکلیف پہنچانا (افعال)

مُضِيْفٌ: اسم فاعل۔ مہمان نواز۔ میزبان۔ أَضَافَهُ إِضَافَةً (افعال) مہمان نوازی کرنا۔

أَذًى: تکلیف۔ أَذِيَ بِكَذَا أَذًى (س) تکلیف اٹھانا۔ تکلیف پہنچنا۔

يَعْتَلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ متعلق ہوتا ہے۔ اِعْتَلَقَ بِهِ (افتعال) چاہنا۔ وابستہ ہونا۔ لگنا۔

يُفْضِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پہنچا دیتا ہے۔ أَفْضٰى بِهِ إِلٰى إِفْضَاءً (افعال) پہنچانا۔

أَسْقَامٌ: واحد: سُقْمٌ۔ بیماری۔ سَقِمَ سُقْمًا وَسَقَامًا (س) بیمار ہونا۔ بیمار رہنا۔

---

[1] اس أَوْ کے بعد چونکہ أَنْ مقدرہ ہوتا ہے، لہٰذا بغرض تفہیم یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ "أَوْ" بمعنی إِلٰی أن یا إِلَّا أَنْ ہے۔

مَثَلٌ: کہاوت (۲) قول مشہور۔ جمع: أمثالٌ ـــ سَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مشہور ہو گیا۔ سارَ المَثَلُ سَیْرًا (ض) مشہور ہونا ـــ سَائِرٌ: اسم فاعل۔ مشہور (۲) خبر۔ جمع: سَوَائِرُ۔

عَشَاءٌ: رات کا کھانا۔ جمع: أعْشِیَةٌ. عَشَاهُ عَشْوًا و عَشْیًا (ن) رات کا کھانا کھلانا۔

سَوَافِرُ: واحد: سَافِرَةٌ: روشن، دکھائی دینے والی، بے نقاب عورت، مراد: وہ کھانا یا وہ لقمے جو کھاتے وقت نظر آئیں یا وہ کھانا جو دن کی روشنی میں کھایا جائے۔ سَفَرَ سُفُوْرًا (ن) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔

یُعَجَّلُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، عجلت کی جائے۔ عَجَّلَ تَعْجِیْلًا (تفعیل) جلدی کرنا۔

یُجْتَنَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اجتناب کیا جائے۔ اِجْتِنَابٌ (افتعال) بچنا۔ پرہیز کرنا۔

یُعْشِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بینائی کمزور کر دیتا ہے۔ أعْشَاهُ (افعال) بینائی کمزور کرنا۔ آنکھوں میں رتوندا پیدا کرنا۔ تَعَشِّيْ: (تفعل) رات کا کھانا کھانا۔

أللّٰهُمَّ: معنی: زیادہ سے زیادہ یہ بات ہے۔ یہ لفظ کلام سابق سے بصورت مجبوری کسی کم سے کم شے کے استثنا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تَقِدُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ بھڑک رہی ہے۔ وَقَدَتِ النَّارُ وُقُوْدًا (ض) آگ جلنا، بھڑکنا۔

جُوْعٌ: بھوک، فاقہ۔ جَاعَ جَوْعًا (ن) بھوک لگنا۔ بھوکا ہونا۔

تَحُوْلُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ حائل ہو رہی ہے۔ حَالَ حَیْلُوْلَةً (ن) رکاوٹ بننا۔

دُوْنَ: پہلے۔ سامنے۔ درمیان۔ ورے ـــ هُجُوْعٌ: نیند۔ هَجَعَ هُجُوْعًا (ف) رات کو سونا۔

قالَ: فَكَأَنَّهُ اِطَّلَعَ عَلٰى إرَادَتِنَا، فَرَمٰى عَنْ قَوْسِ عَقِیْدَتِنَا، لَاجَرَمَ أنَّا آنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ، وَأثْنَیْنَا عَلٰى خُلُقِهِ السَّبْطِ. وَلَمَّا أحْضَرَ الْغُلَامُ مَاراجَ، وَأذْكٰى بَیْنَنَا السِّرَاجَ، تَأمَّلْتُهُ فَإذَا هُوَ أبُوْ زَیْدٍ، فَقُلْتُ لِصَحْبِيْ: لِیَهْنِئْكُمُ الضَّیْفُ الْوَارِدُ، بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ! فَإنْ یَكُنْ أفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰی، فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ، أوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ، فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ. فَسَرَتْ حُمَیَّا الْمَسَرَّةِ فِیْهِمْ، وَطَارَتِ السِّنَةُ عَنْ مَآقِیْهِمْ، وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِيْ كَانُوْا نَوَوْهَا، وَثَابُوْا إلٰى نَشْرِ الْفُكَاهَةِ بَعْدَ مَا طَوَوْهَا؛ وَأبُوْ زَیْدٍ مُكِبٌّ عَلٰى إعْمَالِ یَدَیْهِ، حَتّٰى إذَا اسْتَرْفَعَ مَالَدَیْهِ، قُلْنَا لَهٗ: أطْرِفْنَا بِغَرِیْبَةٍ مِنْ غَرَائِبِ أسْمَارِكَ، أوْ عَجِیْبَةٍ مِنْ عَجَائِبِ أسْفَارِكَ.

ترجمہ: راوی نے کہا: ایسا معلوم ہوا جیسے کہ اُسے ہمارے ارادے کی خبر ہوگئی ہو۔ چنانچہ اس نے ہمارے خیال کی کمان سے تیر چلا دیا (ہمارے خیال کی ترجمانی کی)، بلاشبہ ہم نے اُسے شرط کو پورا کرنے کے ذریعہ مانوس بنایا (ہم نے اُسے بتادیا کہ آپ نہ تو ہم پر بوجھ ہیں اور نہ ہی ہم کھانے میں تکلف کریں گے) اور ہم نے اس کی عمدہ عادت کی تعریف کی۔ جب لڑکا وہ کھانا جو موجود تھا لے کر آ گیا اور اس نے ہمارے درمیان چراغ روشن کر دیا، میں نے اُسے غور سے دیکھا، تو وہ ابوزید نکلا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمھیں آنے والا مہمان بلکہ نعمت غیر مترقبہ مبارک ہو، پس اگر ستارۂ شعریٰ کا چاند غروب ہوگیا ہے (تو کوئی افسوس نہیں)؛ کیونکہ شعر کا چاند طلوع ہوگیا ہے، یا اگر نثرہ کا ماہِ کامل روپوش ہوگیا (تو کوئی غم نہیں)؛ کیونکہ نثر کا ماہِ کامل روشن ہوگیا ہے۔ پس ان سب کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی، ان کی آنکھوں سے نیند اڑ گئی اور انھوں نے اس آرام کو ترک کر دیا، جس کا وہ ارادہ کر چکے تھے اور وہ دوبارہ لطائف بیان کرنے لگے، جب کہ وہ انھیں ختم کر چکے تھے۔ اس اثناء میں (یہ واو حالیہ کا ترجمہ ہے) ابوزید اپنے دونوں ہاتھوں سے کام لینے میں منہمک تھا (کھانا کھا رہا تھا)، حتی کہ جب اس نے اپنے سامنے کی چیزوں کو اٹھوا دیا، تو ہم نے اس سے کہا: تو اپنے واقعات کے نوادرات میں سے کوئی نادر بات اور اپنے اسفار کے عجائبات میں سے کوئی انوکھی بات ہمیں سنا۔

تحقیق: اِطَّلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اسے خبر ہوگئی۔ اِطَّلَعَ عَلَيْهِ (افتعال) واقف ہونا۔

رَمٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیر چلا دیا۔ رَمٰی عَنِ الْقَوْسِ رَمْيًا (ض) کمان سے تیر پھینکنا۔

قَوْسٌ: کمان۔ جمع: أَقْوَاسٌ ـــ عَقِيْدَةٌ: پختہ خیال۔ پختہ رائے۔ جمع: عَقَائِدُ۔

لَاجَرَمَ: یقیناً۔ ضرور، بے شک، یہ تاکید اور قسم کے معنی دیتا ہے۔ جَرَمَ الشَّيْئَ جَرْمًا (ض) کاٹنا۔

آنَسْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے مانوس بنایا۔ آنَسَ فُلَانًا (افعال ومفاعلت) مانوس بنانا۔ خوش کرنا۔

اِلْتِزَامٌ: پابندی۔ جمع: اِلْتِزَامَاتٌ، اِلْتَزَمَهُ (افتعال) پابند ہونا۔ اِلْتِزَامُ الشَّرْطِ: شرط پوری کرنا۔

أَثْنَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے تعریف کی۔ أَثْنٰی علیه إِثْنَاءً (افعال) تعریف کرنا۔

سَبْطٌ: صفت مشبہ، بروزن: صَعْبٌ: ملائم۔ سیدھا (بالوں کی صفت) جَعْدٌ (بمعنی گھونگریالے بال) کی ضد۔ سَبِطَ شَعْرُهُ سَبْطًا وَسَبَاطَةً (س، ک) بالوں کا ملائم اور سیدھا ہونا۔ ـــ خُلُقٌ: (بسکون اللام وضمها) عادت، مزاج، طبیعت، جمع: أَخْلَاقٌ۔ خُلُقٌ سَبْطٌ: اچھے اخلاق، نرم مزاج۔

أَحْضَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لے کر آ گیا۔ أَحْضَرَ الشَّيْئَ (افعال) لانا، حاضر کرنا، پیش کرنا۔

رَاجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ موجود ہے۔ رَاجَ الطَّعَامُ رَوَاجًا (ن) موجود ہونا۔ مہیا ہونا۔

أَذْكَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے روشن کر دیا۔ أَذْكَى النَّارَ (افعال) آگ روشن کرنا۔

سِرَاجٌ: چراغ۔ جمع: سُرُجٌ. سَرِجَ سَرَجًا (س) روشن ہونا، خوب رو ہونا۔

تَأَمَّلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے غور سے دیکھا۔ تَأَمَّلَهُ (تفعل) غور کرنا۔

فَإِذَا هُوَ أَبُوْزَيْدٍ: پس اچانک وہ ابوزید ہے۔ (پس وہ ابوزید نکلا) إِذَا مفاجاتیہ ہے بمعنی اچانک۔

صَحْبٌ: واحد: صَاحِبٌ: ساتھی۔ دوست۔ صَحِبَهُ صُحْبَةً (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

لِيَهْنِئْ: امر واحد غائب، اسے مبارک ہو۔ هَنَأَهُ هَنْأً (ف،ض) مبارک باد دینا۔ مبارک ہونا۔

مَغْنَمٌ: مالِ مفت۔ مَغْنَمٌ بَارِدٌ: نعمت غیر مترقبہ۔ ایسا مال جو کسی گرمی اور حرارت کے بغیر حاصل ہو جائے۔ جمع: مَغَانِمُ. غَنِمَ الشَّيْءَ غُنْمًا (س) بلاصعوبت حاصل کرنا۔

بَارِدٌ: اسم فاعل: سہل الحصول۔ بَرَدَ بَرْدًا وَبُرُوْدًا (ن) ٹھنڈا ہونا۔ وَبُرُوْدَةً (ک)۔

أَفَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غروب ہو گیا۔ أَفَلَ الْقَمَرُ أُفُوْلًا (ن،س) چھپ جانا۔ غروب ہونا۔

شِعْرٰی: ان دو ستاروں کا نام جو گرمی کی شدت کے وقت ''برجِ جوزا'' میں طلوع ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کا نام: الشِّعْرٰی الْعَبُوْرُ اور دوسرے کا نام: الشِّعْرٰی الْغُمَيْصَاءُ ہے۔

اِسْتَسَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روپوش ہو گیا۔ اِسْتِسْرَارٌ (استفعال) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔

بَدْرٌ: ماہِ کامل۔ چودھویں رات کا چاند۔ جمع: بُدُوْرٌ۔ ــــ نَثْرَةٌ: تین ستاروں کا مجموعہ، جو روشنی میں اور ستاروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور ''برجِ اسد'' میں چاند سے قریب ہوتے ہیں۔

تَبَلَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روشن ہو گیا۔ تَبَلَّجَ الشَّيْءُ (تفعل) روشن ہونا۔ چمکنا۔ وَبُلُوْجٌ (ن)

نَثْرٌ: غیر منظوم کلام، نَثَرَ الْكَلَامَ نَثْرًا (ن) نثر میں کلام کرنا۔ غیر منظوم کلام بنانا۔

سَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ دوڑ گئی۔ سَرٰی سَرَيَانًا (ض) دوڑنا۔ سرایت کرنا۔

حُمَيَّا: لہر۔ تیزی، حدت، گرمی۔ حَمِيَ النَّارُ حَمْيًا وَحَمِيًّا وَحُمُوًّا (س) گرم ہونا، تیز گرم ہونا۔

مَسَرَّةٌ: مصدر میمی، خوشی۔ جمع: مَسَارٌّ۔ سَرَّهُ سُرُوْرًا وَمَسَرَّةً (ن) خوش کرنا۔

طَارَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ اڑ گئی۔ طَارَ طَيْرًا وَطَيَرَانًا (ض) اڑنا۔

سِنَةٌ: نیند۔ اونگھ۔ وَسِنَ وَسَنًا وَسِنَةً (س) سونا۔ اونگھنا۔

مَآقِيْ: اس میں ''یا'' برائے الحاق ہے، اصلی نہیں ہے۔ (مادہ: م،ء،ق ہے) مَآقٍ: واحد: مَأْقِي،

بروزن: فَعلٰی، نہ کہ مُفعِل، ناک کی طرف کا گوشۂ چشم۔ مراد: آنکھ۔

رَفَضُوْا: ماضی واحد مذکر غائب، انھوں نے ترک دیا۔ رَفَضَهُ رَفضًا (ن) چھوڑنا۔

دَعَةٌ: آرام۔ سنجیدگی۔ وَدُعَ دَعَةً وَوَدَاعَةً (ک) پرسکون ومطمئن ہونا۔

نَوَوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ارادہ کیا۔ نَوَى الأَمْرَ نِيَّةً (ض) ارادہ کرنا۔

ثَابُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، وہ لوٹے۔ ثَابَ ثَوْبًا (ن) لوٹنا۔

نَشْرٌ: اشاعت، تشہیر۔ نَشَرَ الشيئَ نَشْرًا (ن ض) پھیلانا۔ بکھیرنا۔

فُكَاهَةٌ: مزاحیہ بات، چٹکلہ۔ لطیفہ۔ جمع: فُكَاهَاتٌ. فَكِهَ فَكَاهَةً (س) پُر لطف ہونا۔

طَوَوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے لپیٹ دیا یعنی ختم کر دیا۔ طَوَى الشيئَ طَيًّا (ض) لپیٹنا۔

مُكِبٌّ: اسم فاعل۔ منہمک۔ مصروف۔ أَكَبَّ عَلَيْهِ إِكْبَابًا (افعال) متوجہ ہونا۔ مصروف ہونا۔

إِعْمَال: مصدر از أَعْمَلَ اليَدَ إِعْمَالاً (افعال) استعمال کرنا۔ کام لینا۔

اِسْتَرْفَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اٹھوادیا۔ اِسْتَرْفَعَهُ (استفعال) اٹھوانا۔ اٹھانے کو کہنا۔

أَطْرِفْ: امر واحد حاضر، تو انوکھی بات سنا۔ أَطْرَفَ إِطْرَافًا (افعال) دلچسپ اور انوکھی بات سنانا۔

غَرِيْبَةٌ: نادر بات۔ جمع: غَرَائِبُ. غَرُبَ الكَلَامُ غَرَابَةً (ک) نامانوس ہونا۔

أَسْمَارٌ: واحد: سَمَرٌ: واقعہ۔ قصہ۔ سَمَرَ سَمْرًا (ن) قصہ کہانی کہنا۔ رات میں باتیں کرنا۔

عَجِيْبَةٌ: انوکھی بات۔ جس پر تعجب کیا جائے۔ جمع: عَجَائِبُ. عَجِبَ منه عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

أَسْفَارٌ: واحد: سَفَرٌ: سفر۔ روانگی۔ سَفَرَ الرَّجُلُ سَفَرًا (ن) مسافر ہونا۔

فَقَالَ: لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ يَرَهُ الرَّاؤُوْنَ، وَلَارَوَاهُ الرَّاوُوْنَ؛ وَإِنَّ مِنْ أَعْجَبِهَا مَا عَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ اِنْتِيَابِكُمْ، وَمَصِيْرِيْ إِلٰى بَابِكُمْ؛ فَاسْتَخْبَرْنَاهُ عَنْ طُرْفَةِ مَرْآهُ، فِيْ مَسْرَحِ مَسْرَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ مَرَامِيَ الْغُرْبَةِ لَفَظَتْنِيْ إِلٰى هٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَأَنَا ذُوْ مَجَاعَةٍ وَّبُؤْسٰى، وَجِرَابٍ كَفُؤَادِ أُمِّ مُوْسٰى، فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى، عَلٰى مَابِيْ مِنَ الْوَجٰى، لِأَرْتَادَ مُضِيْفًا أَوْ أَقْتَادَ رَغِيْفًا، فَسَاقَنِيْ حَادِي السَّغَبِ، وَالْقَضَاءُ الْمُكَنّٰى أَبَا الْعَجَبِ، إِلٰى أَنْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ دَارٍ، فَقُلْتُ عَلٰى بِدَارٍ.

ترجمہ: تو اس نے کہا: میں نے ایسی عجیب باتوں کا تجربہ کیا ہے، جنھیں نہ دیکھنے والوں نے دیکھا

ہے اور نہ بیان کرنے والوں نے بیان کیا ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ قابلِ تعجب وہ ہے جس کا میں نے رات مشاہدہ کیا ہے، تمھارے پاس آنے اور تمھارے دروازے پر پہنچنے سے کچھ دیر پہلے۔ پس ہم نے اس سے اس کے رات کے سفر کی جگہ میں، اس کے مشاہدہ کی عجیب وغریب بات کو دریافت کیا، تو اس نے کہا: مجھے سفر کے تیروں نے اس سرزمین میں ایسی حالت میں پھینکا کہ میں بھوک سے، خستہ حال اور ایسے تھیلے والا تھا، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی طرح خالی تھا، چنانچہ جب تاریکی پھیل گئی، تو میں اس تکلیف کے باوجود جو مجھے برہنہ پا چلنے سے تھی اٹھا، تاکہ میں کوئی میزبان تلاش کروں یا کوئی چپاتی حاصل کروں۔ پس مجھے بھوک کے تقاضے اور اس تقدیر نے جس کا لقب ابوالعجب ہے، اس حد تک چلایا کہ میں ایک گھر کے دروازے پر ٹھیر گیا، پھر میں نے جلدی سے کہا:

تحقیق: بَلَوْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے تجربہ کیا۔ بَلَاهُ بَلَاءً وَبَلْوًا (ن) تجربہ کرنا۔ آزمانا۔

رَاؤُوْنَ: واحد: رَاءٍ: اسم فاعل۔ دیکھنے والا۔ مشتق از رَآهُ رُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔

رَاوُوْنَ: واحد: رَاوٍ: اسم فاعل۔ بیان کرنے والا۔ رَوَاهُ رِوَايَةً (ض) بیان کرنا۔ روایت کرنا۔

أَعْجَبُ: اسم تفضیل۔ سب سے زیادہ قابل تعجب۔ مشتق از عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

عَايَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مشاہدہ کیا۔ عَايَنَهُ مُعَايَنَةً (مفاعلت) معاینہ کرنا۔ دیکھنا۔

اِنْتِيَابٌ: مصدر از اِنْتَابَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ اِنْتِيَابًا (افتعال) کسی کے پاس آنا (۲) بار بار آنا۔

مَصِيْرٌ: رجوع، پہنچ، جمع: مَصَائِرُ. مصدر میمی از صَارَ إِلَيْهِ صَيْرُوْرَةً وَمَصِيْرًا (ض) پہنچنا۔

اِسْتَخْبَرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے دریافت کیا۔ اِسْتَخْبَرَهُ اِسْتِخْبَارًا: دریافت کرنا۔

طُرْفَةٌ: چٹکلہ۔ دلچسپ بات۔ جمع: طُرَفٌ۔ طَرُفَ طَرَافَةً (ک) انوکھا اور دلچسپ ہونا۔

مَرْأًى: مشاہدہ۔ منظر۔ اسم ظرف یا مصدر میمی۔ از رَأَى رُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔ ادراک کرنا۔

مَسْرَحٌ: اسم ظرف، چلنے کی جگہ، میدان، چراگاہ جمع: مَسَارِحُ. سَرَحَ (ف) چرنے کے لیے چھوڑنا۔

مَسْرًى: مصدر میمی۔ رات کا سفر۔ سَرَى سُرًى وَمَسْرًى (ض) رات کو چلنا۔

مَرَامِيْ: واحد: مِرْمَاةٌ: اسم آلہ۔ پھینکنے کا آلہ۔ مراد: تیر یعنی سبب اور ضرورت (۲) واحد: مَرْمًى: اسم ظرف، پھینکنے کی جگہ۔ مراد: سفر کی جگہ۔ رَمْيٌ (ض) پھینکنا۔ ڈالنا۔ تیر چلانا (۳) واحد: مَرْمًى: مصدر میمی بمعنی مقصد۔ رَمَى إِلَيْهِ رَمْيًا (ض) قصد کرنا۔

غُرْبَةٌ: جلاوطنی۔ سفر۔ غَرُبَ عَنْ وَطَنِهِ غُرْبَةً وَغَرَابَةً (ن) مسافر ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: "اَلْكُوْفِيَّةُ"

تُرْبَةٌ: زمین (۲) مٹی (۳) مقبرہ۔ جمع: تُرَبٌ و أَتْرَابٌ. تَرِبَ تَرَبًا (س) غبار آلود ہونا۔

مَجَاعَةٌ: مصدر میمی۔ فاقہ۔ بھوک۔ جَاعَ جَوْعًا و مَجَاعَةً (ن) بھوکا ہونا۔

بُؤْسٰی: خستہ حالی۔ بَئِسَ بُؤْسًا وَبُؤُوْسًا و بُؤْسٰی (س) تنگدست ہونا۔ بدحال ہونا۔

جِرَابٌ: چمڑے کا تھیلا۔ جمع: أَجْرِبَةٌ وَجُرُبٌ — فُؤَادٌ: دل، دل کا اندرونی پردہ۔ جمع: أَفْئِدَةٌ.

مُوْسٰی: مشہور پیغمبر ہیں۔ یہ لفظ ''مُو'' اور ''شا'' سے مرکب ہے۔ ''مُو'' قبطی زبان میں پانی کو کہتے ہیں اور ''شـا'' درخت کو۔ چونکہ آپ کو فرعون کے اہلِ خانہ نے پانی اور درختوں کے درمیان پایا تھا، اس لیے آپ کا نام ''مُوشٰی'' رکھا۔ عربی میں منتقل کرتے وقت شین، سین سے بدل دیا گیا۔ علامہ حریری فرماتے ہیں کہ میرا توشے دان اس طرح خالی تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل صبر وضبط سے خالی تھا۔ جب فرعون کے دربار میں ان کو بلایا گیا ان کی نظر بچہ پر پڑی تو دل صبر وضبط سے خالی تھا۔ اس وقت انھوں نے چاہا کہ کہہ دیں کہ یہ مرا بیٹا ہے مگر باری تعالیٰ نے ہمت عطا فرمائی اور وہ چپ رہیں۔

سَجَا: ماضی واحد مذکر غائب، تاریکی پھیل گئی۔ سَجَا الدُّجٰی سَجْوًا (ن) تاریکی کا پھیل جانا۔

دُجٰی: تاریکی۔ واحد: دُجْيَةٌ. دَجَا اللَّيْلُ دَجْوًا (ن) رات کا تاریک ہونا۔ عَلٰی بمعنی مَعَ.

وَجٰی: ننگے پیر چلنے کی تکلیف۔ مصدر از وَجِيَ وَجًى (س) ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے قدم کا گھسنا۔

أَرْتَادُ: مضارع واحد متکلم، میں تلاش کروں۔ اِرْتَادَهٗ اِرْتِيَادًا (افتعال) تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔

أَقْتَادُ: مضارع واحد متکلم، میں حاصل کروں۔ اِقْتِيَادٌ (افتعال) نکیل پکڑ کر چلنا، مجازاً: حاصل کرنا۔

رَغِيْفٌ: چپاتی، روٹی، جمع: أَرْغِفَةٌ۔ سَاقَ: ماضی، اس نے چلایا، سَاقَهٗ سَوْقًا (ن) چلانا۔ ہنکانا۔

حَـادِيْ: اسم فاعل۔ حُدی خواں۔ اونٹ کو ہنکانے کے لیے مخصوص گانا گانے والا۔ جمع: حُـدَاةٌ حاصل معنی: تقاضہ، باعث، سبب، حَدَا الإِبِلَ حَدْوًا (ن) اونٹ کو گا کر ہانکنا۔

سَغَبٌ: بھوک۔ شدت کی بھوک۔ سَغِبَ سَغَبًا (س) سخت بھوک لگنا۔ بھوکا ہونا۔

قَضَاءٌ: تقدیر۔ نوشتۂ قسمت، حکمِ خداوندی۔ جمع: أَقْضِيَةٌ. قَضَى اللّٰهُ قَضَاءً (ض) اللہ کا حکم دینا۔

مُكَنّٰی: ملقب، کنیت یافتہ۔ كَنَّاهُ بِكَذَا تَكْنِيَةً (تفعیل) کنیت دینا، لقب دینا۔ وَكَنٰی كُنْيَةً (ض)۔

أَبُو الْـعَـجَبِ: بہت تعجب والا۔ یہاں أب کی اضافت عـجـب کی طرف مبالغہ کے لیے ہے؛ کیونکہ قضا وتقدیر کا معاملہ ہے ہی واقعۃً انتہائی تعجب خیز۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: ''اَلْكُوْفِيَّةُ''

عَلٰى بِدَارٍ :جلدی سے،تیزی سے۔ بِدَارٌ: عجلت ـبَادَرَ إِلَيْهِ مُبَادَرَةً وَبِدَارًا :عجلت کرنا۔

(۱) حُيِّيْتُمْ يَا أَهْلَ هٰذَا الْمَنْزِلِ ۞ وَعِشْتُمْ فِيْ خَفْضِ عَيْشٍ خَضِلٍ
(۲) مَا عِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ ۞ نِضْوِ سُرًى خَابِطِ لَيْلٍ أَلْيَلِ
(۳) جَوِى الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلٍ ۞ مَا ذَاقَ مُذْ يَوْمَيْنِ طَعْمَ مَأْكَلِ
(٤) وَلَا لَهُ فِيْ أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْئِلٍ ۞ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ
(٥) وَهُوَ مِنَ الْحَيْرَةِ فِيْ تَمَلْمُلٍ ۞ فَهَلْ بِهٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْهَلِ
(٦) يَقُوْلُ لِيْ أَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ ۞ وَأَبْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًى مُعَجَّلِ

قَالَ: فَبَرَزَ إِلَيَّ جَوْذَرٌ، عَلَيْهِ شَوْذَرٌ، وَقَالَ: شِعْرٌ:

(۱) وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرٰى ۞ وَأَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ أُمِّ الْقُرٰى
(۲) مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَا ۞ سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرٰى
(۳) وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفٰى عَنْهُ الْكَرٰى ۞ طَوًى بَرٰى أَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰى

فَمَا تَرٰى فِيْمَا ذَكَرْتُ مَا تَرٰى

ترجمہ: ① اے اس مکان کے مکینوں! تم زندہ رہو اور تم وقت گذارو تازہ اور خوشگوار زندگی میں۔
② تمہارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لیے کیا ہے، جو رات کے چلنے کے باعث تھکا ماندہ ہے اور تاریک ترین رات میں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے۔ ③ بھوک پر آنتوں کی سوزش لپٹی ہوئی ہے (دوسرا ترجمہ: یا پیٹ کی سوزش والا ہے جو بھوک پر لپٹی ہوئی ہے[1])، اس نے دو روز سے کھانے کا مزہ نہیں چکھا۔ ④ اور نہ اس کے لیے تمھاری سرزمین میں کوئی ٹھکانہ ہے، حال یہ[2] ہے کہ گھٹاٹوپ اندھیرا ہر طرف پھیل گیا ہے۔ ⑤ اور وہ پریشانی کی بنا پر بے چینی میں ہے، تو کیا اس مکان میں چشمۂ شیریں ہے (کوئی سخی آدمی ہے) ⑥ جو مجھ سے کہے کہ تو اپنی چھڑی رکھ اور اندر آ اور تو چہرے کی بشاشت اور عجلت کے ساتھ تیار کیے گئے کھانے سے خوش ہو۔

اس (ابوزید) نے کہا (میں نے یہ شعر کہے) تو میرے سامنے ایک ہرن نما بچہ نکل کر آیا، جس پر

[1] یعنی وہ مسافر بھوک کی وجہ سے پیٹ کی سوزش و تکلیف میں مبتلا ہے۔
[2] لفظی ترجمہ: حال یہ ہے کہ گھٹاٹوپ اندھیری رات کا حصہ تاریک ہو گیا ہے یعنی گھٹاٹوپ اندھیرا ہر طرف پھیل گیا ہے۔

چھوٹا سا کپڑا پڑا ہوا تھا اور اس نے کہا: (اس کا قول) شعر ہے۔

① قسم ہے اس شیخ کی عظمت کی، جس نے مہمان نوازی کا سلسلہ جاری کیا اور جس نے مکہ معظمہ میں خانۂ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ ② ہمارے پاس رات میں آنے والے کے لیے جب کہ وہ آئے، بات چیت اور مکان میں قیام کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ③ اور کیسے ضیافت کرسکتا ہے وہ کہ جس کی نیند کو دور کر دیا ہو، ایسی بھوک نے کہ جب وہ لگی، تو اس نے اس کی ہڈیوں کو چھیل ڈالا۔ پس میں نے جو کچھ کہا ہے اس کے بارے میں کہئے آپ کا کیا خیال ہے؟ کہئے: یعنی کیا آپ قیام بلا طعام پسند کریں گے؟

تحقیق: حُيِّيْتُمْ: ماضی مجہول جمع مذکر حاضر، تم زندہ رہو۔ حَيَّاهُ تَحِيَّةً (تفعیل) زندگی عطا کرنا۔

عِشْتُمْ: ماضی معروف جمع مذکر حاضر، تم وقت گذارو۔ عَاشَ عَيْشًا (ض) زندگی گذارنا۔ جینا۔

خَفْضٌ: خوشگوار، آسودہ حال۔ خَفُضَ الْعَيْشُ خَفْضًا (ک) زندگی کا آسودہ وخوش حال ہونا۔

خَفْضُ الْعيشِ: آرام دہ زندگی۔ اضافة الصفة إلى الموصوف ای عَيْشٌ خَفْضٌ۔

خَضِلٌ: صفتِ مشبہ، تروتازہ۔ خَضِلَ خَضَلًا (س) تروتازہ ہونا، خوش گوار ہونا۔

مُرْمِلٌ: اسم فاعل، بے زادِ راہ، مفلس، تہی دست۔ أَرْمَلَ الرَّجُلُ (افعال) مفلس ہونا۔ بے توشہ ہونا۔

نِضْوٌ: تھکا ماندہ جانور۔ دُبلا۔ جمع: أَنْضَاءٌ۔ أَنْضَى البعير إِنْضَاءً (افعال) تھکا دینا۔ کمزور بنا دینا۔

سُرَى: رات کا سفر۔ سَرَى۔ سُرًى و مَسْرًى (ض) رات کو چلنا۔ نِضْوُ سُرًى: رات کے سفر کی وجہ سے تھکا ہارا جانور۔ مراد: ابوزید۔

خَابِطٌ: اسم فاعل۔ ٹکریں مارنے والا۔ خَبَطَ اللَّيْلَ خَبْطًا (ض) ٹکریں مارنا۔ دھکے کھانا۔

أَلْيَلُ: لَيْلٌ سے صیغۂ صفت، تاریک ترین، سیاہ ترین، یہ صرف "لَيْل" ہی کی صفت کے لیے آتا ہے۔

جَوًى: حاصل مصدر۔ اندرونی سوزش۔ جلن۔ بھوک یا غم کی تکلیف۔ جَوِيَ جَوًى (س) سوزشِ غم یا سوزشِ عشق میں مبتلا ہونا۔ بعض نسخوں میں بکسر الواو ہے یعنی جَوِيٌ۔ اس صورت میں یہ صیغۂ صفت مشبہ ہے۔ مبتلائے سوزش غم۔ سوزش والا۔

حَشًى: پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ جگر۔ تلی۔ آنتیں وغیرہ مجازاً: پیٹ (۲) آنت۔ جمع: أَحْشَاءٌ.

طَوًى: شدت کی بھوک۔ طَوِيَ الْبَطْنُ طَوًى (س) بھوک کی وجہ سے پیٹ لگ جانا۔

مُشْتَمِلٌ: اسم فاعل، حاوِی، لپٹی ہوئی، اِشْتَمَلَ عَلَيْهِ (افتعال) شامل ہونا۔ حاوی ہونا۔

مَاذَاقَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں چکھا۔ ذَاقَهُ ذَوْقًا (ن) چکھنا۔ ذائقہ معلوم کرنا۔

طَعْمٌ: مزہ۔ طَعِمَ طَعْمًا (س) چکھنا۔ کھانا۔ ــــ مَاکَلٌ: مصدر میمی۔ کھانا۔ جمع: مَآکِلُ۔

مَوْئِلٌ: اسم ظرف، ٹھکانہ۔ پناہ گاہ۔ وَأَلَ إِلَيْهِ يَئِلُ وَأْلًا (ض) پناہ لینا۔

دَجَا: ماضی، تاریکی پھیل گئی۔ دَجَا اللَّيْلُ دَجْوًا (ن) رات کا تاریک ہونا۔ ہر طرف تاریکی پھیل جانا۔

جُنْحٌ: رات کا حصہ۔ مراد: رات کی تاریکی۔ جَنَحَ اللَّيْلُ جَنْحًا (ف) رات کا آنے یا جانے کے قریب ہونا۔

ظَلَامٌ: مصدر، بمعنی: تاریکی۔ اندھیرا۔ ظَلِمَ اللَّيْلُ ظَلْمًا وَظَلَامًا (س) رات کا تاریک ہونا۔

مُسْبِلٌ: اسم فاعل۔ گہرا۔ لٹکا ہوا (یہاں لازم کے معنی میں ہے) ظَلَامٌ مُسْبِلٌ: گہرا اندھیرا۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا۔ إِسْبَالٌ (افعال) لٹکانا۔ أَسْبَلَ اللَّيْلُ: رات کا پردۂ تاریک پھیلا دینا۔

حَيْرَةٌ: پریشانی۔ حَارَ فِي الْأَمْرِ حَيْرَةً (س) پریشان ہونا۔ تَمَلْمُلٌ: (تدحرج) بے چین ہونا۔

رَبْعٌ: مکان۔ اقامت گاہ۔ جمع: رُبُوْعٌ. رَبَعَ بِالْمَكَانِ رَبْعًا (ف) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔

عَذْبٌ: شیریں۔ میٹھا۔ عَذُبَ عَذْبًا وَعُذُوْبَةً (ک) شیریں ہونا۔ میٹھا ہونا۔

مَنْهَلٌ: اسم ظرف۔ چشمۂ آب۔ جمع: مَنَاهِلُ. نَهِلَ نَهْلًا (س) پینا۔ عَذْبُ الْمَنْهَلِ میں ضرورتِ شعر کی بنا پر صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اصل: الْمَنْهَلُ الْعَذْبُ ہے، بمعنی: چشمۂ شیریں۔

أَبْشِرْ: امر واحد حاضر، تو خوش ہو۔ أَبْشَرَ بِهِ إِبْشَارًا (افعال) خوش ہونا۔ خوشی منانا۔

بِشْرٌ: چہرہ کی رونق۔ خندہ پیشانی۔ بَشَرَ بِهِ بَشْرًا (ن) خوش ہونا (۲) خندہ پیشانی سے ملنا۔

قِرًى: مہمانی کا کھانا (۲) مہمان نوازی۔ قَرَى الضَّيْفَ قِرًى (ض) ضیافت کرنا مہمان نوازی کرنا۔

مُعَجَّلٌ: اسم مفعول۔ جلدی سے تیار کیا ہوا۔ عَجَّلَ لِلضَّيْفِ (تفعیل) مہمان کے لیے ماحضر پیش کرنا، جلدی تیار کیا ہوا کھانا پیش کرنا۔

جُؤْذَرٌ (بضم الجيم وسكون الهمزه وبضم الذال وفتحها: القاموس الوحید) نیل گائے کا بچہ۔ ہرن کا بچہ۔ مراد: خوبصورت لڑکا۔ جمع: جَآذِرُ۔ مگر یہ فارسی لفظ ہے، اس لیے فارسی لغت "فرہنگ عامرہ" میں اس کا تلفظ جَوْذَرٌ لکھا ہے یعنی (بفتح الجيم وسكون الواو وبضم الذال وفتحها)

شَوْذَرٌ: چھوٹی چادر یا چھوٹا کپڑا جو بدن پر پورا نہ آئے۔ بے آستین قمیص، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ چادر کا معرب ہے، مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ جمع: شَوَاذِرُ.

حُرْمَةٌ: عظمت۔ تعظیم۔ جمع: حُرُمَات: اس سے پہلے واو قسمیہ ہے۔

اَلشَّیْخ: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، کیوں کہ سب سے پہلے انھوں نے ہی مہمان نوازی کا سلسلہ جاری کیا تھا اور انھوں نے ہی بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ جمع: شُیُوْخ.

سَنَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے طریقہ جاری کیا۔ سَنَّ فلانٌ السُّنَّةَ سَنًّا (ن) طریقہ جاری کرنا۔

أَسَّسَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بنیاد رکھی۔ تَاسِیْسٌ (تفعیل) بنیاد رکھنا۔ سنگ بنیاد رکھنا۔

مَحْجُوْجٌ: اسم مفعول۔ وہ شے جس کا ارادہ کیا جائے۔ مراد: خانۂ کعبہ، جس کا مخصوص آداب وشرائط کے ساتھ قصد کیا جاتا ہے۔ حَجَّ الْمَكَانَ حَجًّا (ن) ارادہ کرنا۔ —— أُمُّ الْقُرٰى: مراد: مکۃ المکرمہ۔ قُرٰی: خلافِ قیاس "قَرْيَةٌ" کی جمع ہے، قیاس کے موافق جمع: "قَرْيَاتٌ" آنی چاہیے۔

طَارِقٌ: اسم فاعل، رات کو آنے والا۔ جمع: طُرَّاقٌ طَرَقَ الْقَوْمُ طَرْقًا وَطُرُوْقًا (ن) رات کو آنا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آیا۔ عَرَا عَرْوًا (ن) سامنے آنا۔

مُنَاخٌ: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ منزل۔ جمع: مُنَاخَاتٌ. أَنَاخَ بالمكان إِنَاخَةً۔ قیام کرنا (افعال)

ذَرٰی: گھر کا صحن۔ مجازاً: مکان —— كَرٰی: اونگھ، نیند۔ كَرِيَ كَرًى (س) نیند آنا۔ سونا۔

نَفٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دور کردی۔ نَفٰى عَنْهُ نَفْيًا (ض) دور کرنا۔

بَرٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھیل ڈالا۔ بَرَى الشيئَ بَرْيًا (ض) چھیلنا۔ تراشنا۔

أَعْظُمٌ: واحد: عَظْمٌ: ہڈی —— اِنْبَرٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آئی۔ اِنْبَرٰى لَهُ اِنْبِرَاءً (انفعال) سامنے آنا۔ پیش آنا —— مَاتَرٰی: تمھارا کیا خیال ہے۔ یہ محاورہ ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) یَا: حرف ندا، أَهْلَ: مضاف، هٰذَ الْمَنْزِلِ: اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ منادی، حرف ندا منادی سے مل کر ندا۔ حُيِّيْتُمْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، عِشْتُمْ: فعل بافاعل، فِيْ: حرف جار، خَفْضِ: مضاف (یہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل "عَيْشٍ خَفْضٍ" ہے) عَيْشٍ خَضِلٍ: موصوف باصفت مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا عِشْتُمْ: کے۔ عِشْتُمْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جواب ندا۔ ندا جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ :یَا أَهْلَ الْمَنْزِلِ :کی ترکیب اس طرح بھی کرتے ہیں۔یَا:حرفِ ندا قائم مقام أَدْعُوْ أَهْلَ هٰذا الْمَنْزِلِ :مفعول بہ، أَدْعُوْ :فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر ندا۔

(۲) مَا :استفہامیہ، أَيُّ شَيْءٍ :کے معنی میں ہوکر مبتدا۔ عِنْدَكُمْ :مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ :محذوف کا۔ لَام :حرف جار، اِبْنِ سَبِيْلٍ :موصوف، مُرْمِلٍ :صفت اول، نِضْوِ سُرىً :مرکب اضافی ہوکر صفت ثانی۔ خَابِطِ :مضاف، لَيْلٍ أَلْيَلِ :موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا خَابِطِ :کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر صفتِ ثالث۔

(۳) جَوَى الْحَشٰى :مرکبِ اضافی ہوکر صفتِ رابع، مُشْتَمِلٌ :صیغہ اسم فاعل، اس میں ضمیر فاعل، عَلَى الطَّوٰى :متعلق مقدم ہوا مُشْتَمِلٌ :کا، مُشْتَمِلٌ :اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر صفتِ خامس۔ مَاذَاقَ :فعل بافاعل مُذْ يَوْمَيْنِ :متعلق، طَعْمَ مَاكَلٍ :مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ۔ مَاذَاقَ :فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفتِ سادس۔ موصوف اپنی چھیوں صفتوں سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اُسی ثَابِتٌ محذوف کے۔ ثَابِتٌ :اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) واو :حرف عطف، لَا :لائے نفی جنس، لَهُ :متعلق ہوا ثَابِتٌ :محذوف کے۔ فِيْ أَرْضِكُمْ :متعلق ثانی ہوا اُسی ثَابِتٌ :کا۔ ثَابِتٌ :اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر مقدم۔ مِنْ :حرف جار، زائدہ۔ مَوْئِلٌ :اسم مؤخر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واو :حالیہ، قَدْ دَجَا :فعل جُنْحُ :مضاف، الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ :موصوف باصفت مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو :حرفِ عطف، هُوَ :مبتدا، مِنَ الْحَيْرَةِ :متعلق مقدم ہوا تَمَلْمُلٌ :مصدر کا۔ فِيْ :حرفِ جار، تَمَلْمُلٌ :مصدر اپنے متعلق مقدم سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ثَابِتٌ :کے۔ ثَابِتٌ :اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فَا :تفریعیہ، هَلْ :حرفِ استفہام۔ بَا :حرف جار، هٰذَا الرَّبْعِ :اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ثَابِتٌ :کے۔ ثَابِتٌ :اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ عَذْبُ الْمَنْهَلِ :مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) يَقُوْلُ :فعل بافاعل، لِيْ :متعلق۔ يَقُوْلُ :فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر قول۔ أَلْقِ :فعل بافاعل، عَصَاكَ :مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، أَلْقِ :فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو :حرف

عطف، أُدْخُلْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف اول، واو: حرف عطف، أَبْشِرْ: فعل بافاعل، بـا: حرفِ جار، بِشْرٍ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، قِرًى مُعَجَّلٍ: موصوف باصفت، معطوف۔ معطوف علیہ بامعطوف، مجرور۔ جار بامجرور متعلق ہوا أَبْشِرْ: کے۔ أَبْشِرْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوفِ ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مقولہ بقول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿۲﴾

(۱) واو: حرف جر برائے قسم، حُرْمَةِ: مضاف، الشَّيْخِ: موصوف، الَّذِيْ: اسم موصول، سَنَّ: فعل بافاعل اَلْقِرٰى: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، أَسَّسَ: فعل، ضمیر فاعل، اَلْمَحْجُوْجُ: میں الف لام بمعنی الَّذِيْ: اسم موصول۔ مَحْجُوْجٌ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ مفعول بہ، فِيْ أُمِّ الْقُرٰى: متعلق ہوا أَسَّسَ: کے۔ أَسَّسَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف صلہ۔ اسم موصول باصلہ صفت۔ الشَّيْخِ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ حُرْمَةِ: مضاف بامضاف الیہ مجرور۔ جار بامجرور متعلق ہوا أُقْسِمُ (محذوف) کے۔ أُقْسِمُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔

(۲) مَا: مشابہ بلیس، عِنْدَنَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ (محذوف) کا۔ لِطَارِقٍ: جار بامجرور متعلق ہوا اُسی ثَابِتٌ کے۔ ثَابِتٌ: اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم مَا: مشابہ بلیس کی۔ سِوَى: مضاف، اَلْحَدِيْثِ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلْمُنَاخِ: اسم ظرف، فِي الدُّرٰى: متعلق، اَلْمُنَاخِ: اسم ظرف اپنے متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف مضاف الیہ، سِوَى: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم مؤخر مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزاء مقدم، إِذَا: حرف شرط، عَرٰى: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جوابِ قسم۔ قسم جوابِ قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) كَيْفَ: حال مقدم۔ يَقْرِيْ: فعل، مَنْ: اسم موصول، نَفٰى: فعل، عَنْهُ: متعلق ہوا نَفٰى: کے۔ اَلْكَرٰى: مفعول بہ۔ طَوًى: موصوف، بَرٰى: فعل، ضمیر فاعل أَعْظُمَهُ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ لَمَّا: ظرف فیہ مضاف۔ اِنْبَرٰى: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ مفعول فیہ، بَرٰى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف باصفت، فاعل نَفٰى: کا۔ نَفٰى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال باحال فاعل ہوا يَقْرِيْ: کا۔ يَقْرِيْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: "اَلْكُوْفِيَّةُ"

(۴) فَا: تفریعیہ، مَا: استفہامیہ بمعنی أَيُّ شَيْءٍ: مبتدا، تَرىٰ: فعل بافاعل، فِي: حرف جار مَا: اسم موصول ذَكَرْتُ: فعل بافاعل، ہ: ضمیر (محذوف) مفعول بہ ذَكَرْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَرىٰ: کے۔ تَرىٰ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا، خبر سے مل کر مؤکد، مَا: استفہامیہ بمعنی أَيُّ شَيْءٍ: مبتدا، تَرىٰ: فعل بافاعل ہ: ضمیر (محذوف) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید سے مل کر جملہ تاکید یہ ہوا۔

فَقُلْتُ: مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ، وَمُنْزِلٍ حِلْفِ فَقْرٍ! ولكِنْ يَافَتىٰ مَا اسْمُكَ؟ فَقَدْ فَتَنَنِي فَهْمُكَ. فَقَالَ: اِسْمِي زَيْدٌ، وَمَنْشَئِي فَيْدُ، وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ أَمْسِ، مَعَ أَخْوَالِي مِنْ بَنِي عَبْسٍ. فَقُلْتُ لَهُ: زِدْنِي إِيضَاحًا ـــ زَادَكَ اللّٰهُ صَلاحًا، عِشْتَ وَنُعِشْتَ ـــ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمِّي بَرَّةُ، وَهِيَ كَاسْمِهَا بَرَّةٌ، أَنَّهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ، رَجُلاً مِنْ سَرَاةِ سَرُوْجٍ وَغَسَّانَ، فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الإِثْقَالَ. وَكَانَ بَاقِعَةً عَلَى مَا يُقَالُ. ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا، وَهَلُمَّ جَرًّا، فَمَا يُعْرَفُ: أَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ، أَمْ أُوْدِعَ اللَّحْدَ الْبَلْقَعَ. قَالَ أَبُوْزَيْدٍ: فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلامَاتِ أَنَّهُ وَلَدِي، وَصَدَفَنِي عَنِ التَّعَرُّفِ إِلَيْهِ صَفْرُ يَدِي، فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ، وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ.

ترجمہ: اس پر میں نے کہا: میں خالی مکان اور ایسے میز بان کا کیا کروں گا، جس نے غربت کے ساتھ معاہدہ کر رکھا ہو، مگر بیٹا تمھارا نام کیا ہے؟ کیوں کہ مجھے تیری سمجھ بوجھ نے مسحور کرلیا ہے، تو اس نے جواب دیا: میرا نام زید ہے اور میری پیدائش گاہ مقام ''فید'' ہے۔ میں اس بستی میں کل ہی اپنے ماموؤں کے ساتھ آیا ہوں، جو بنو عبس سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر میں نے اس سے کہا: میرے لیے اور وضاحت کرو ـــ خدا تمھاری نیکی میں اضافہ فرمائے، تم زندہ رہو اور بلند رہو ـــ اس پر اس نے کہا: مجھے میری ماں ''بَرَّہ'' نے ''جو اپنے نام کی طرح بَرَّہ (نیک) ہے'' بتایا کہ اس نے شہر ''ماوان'' میں لوٹ مار کے سال، سُرُوج اور غسان کے سربرآوردہ لوگوں میں سے ایک شخص کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ پس جب اس نے اس کے حاملہ ہو جانے کو محسوس کیا ''اور وہ ـــ جیسا کہ کہا جاتا ہے ـــ بڑا چلتا پرزہ تھا'' تو وہ اسے چھوڑ کر پوشیدہ طور پر روانہ ہو گیا۔ اور وہ اب تک غائب ہے، پس نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہے کہ اس کی توقع رکھی جائے یا وہ کسی خالی قبر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ ابو زید نے کہا: میں نے

علامتیں درست ہونے کی بنا پر یہ جان لیا کہ وہ میرا لڑکا ہے اور مجھے اس کی شناخت میں آنے سے (اس کے ساتھ تعارف کرنے سے) میری تہی دستی نے باز رکھا۔ چنانچہ میں شکستہ جگر اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اس سے جدا ہوا۔

تحقیق: مَا: استفہامیہ، أَصْنَعُ: مضارع واحد متکلم، میں کیا کروں گا، صَنَعَهُ صُنْعًا (ف) بنانا۔ کرنا۔

مَنْزِلٌ: اسم ظرف۔ مکان، رہائش گاہ، جمع: مَنَازِلُ. نَزَلَ بالمکان نُزُوْلًا (ض) مقیم ہونا۔ اترنا۔

قَفْرٌ: خالی، ویران، چٹیل میدان۔ جمع: قِفَارٌ۔ قَفِرَ مَالُهُ قَفَرًا (س) مال کم ہونا۔

مُنْزِلٌ: اسم فاعل، میزبان، أَنْزَلَهُ ضَيْفًا (افعال) مہمان بنانا۔ نَزَلَ عَلَيْهِ ضَيْفًا (ض) مہمان ہونا۔

حِلْفٌ: مصدر بمعنی حَلِيْفٌ: مدد کا معاہدہ کرنے والا دوست، گویا وہ اپنے ساتھی کے لئے قسم کھاتا ہے، کہ وہ اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کرے گا۔ حَلَفَ باللہ حَلْفًا و حِلْفًا (ض) قسم کھانا۔ جمع: أَحْلَافٌ۔

فَقْرٌ: غربت۔ افلاس۔ جمع: مَفَاقِرُ (خلاف قیاس) فَقُرَ فَقْرًا (ک) محتاج ہونا۔ مفلس ہونا۔

فَتًى: جوان لڑکا۔ جمع: فِتْيَانٌ و فِتْيَةٌ. فَتِيَ فَتًى (س) طاقت ور ہونا، جوان ہونا۔

فَتَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مسحور کر لیا۔ فَتَنَهُ فَتْنًا (ن،ض) مسحور کرنا۔ دیوانہ بنانا۔

مَنْشَأٌ: اسم ظرف۔ جائے پیدائش۔ نَشَأَ نَشْئًا (ف) پیدا ہونا۔

فَيْدٌ: ایک شہر کا نام جو بغداد اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہے۔ جسے فید بن حام نے آباد کیا تھا۔

مَدَرَةٌ: بستی۔ شہر جس کے اکثر مکانات کچے ہوں۔ جمع: مَدَرٌ (بحذف التاء)، مَدَرٌ: مٹی۔ گاؤں۔

أَخْوَالٌ: واحد: خَالٌ: ماموں۔ ـــ صَلَاحٌ: نیکی۔ درستگی۔ صَلُحَ صَلَاحًا (ن،ک) نیک ہونا۔ درست ہونا۔

عِشْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تم زندہ رہو۔ عَاشَ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ زندگی گزارنا۔

نُعِشْتَ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تم بلند رہو۔ نَعَشَهُ نَعْشًا (ف) بلند کرنا۔ اٹھانا۔ نَعْشٌ: میت۔ اس کو نعش اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چارپائی پر اٹھائی جاتی ہے۔ عِشْتَ نُعِشْتَ جملہ دعائیہ ہے۔

بَرَّةٌ: صفت مشبہ مؤنث۔ بمعنی نیک۔ بَرَّ بِرًّا (ن،ض) نیک ہونا، اور پہلا "بَرَّة" نام ہے۔

غَارَةٌ: إِغَارَةٌ کا اسم مصدر، لوٹ مار، أَغَارَ عليه إِغَارَةً وَ غَارَةً (افعال) لوٹ مار کرنا۔ یورش کرنا۔

مَـاوَانُ: ایک جگہ کا نام جو صوبہ نجد میں واقع ہے۔ یہ خلاف قیاس مَـاءٌ کا تثنیہ ہے۔ ہمزہ کو واو سے بدل کر "مَاوَانُ" بنا دیا۔ قواعد لغت کے اعتبار سے تثنیہ "مَاهَانِ" ہونا چاہیے، کیونکہ مَا کی اصل مَاهٌ ہے،

اسی وجہ سے جمع: مِیَاہٌ آتی ہے، یہاں پانی بکثرت تھا، اس لیے اس علاقے کو "مَاوَان" کہا جانے لگا۔
سَرَاۃٌ: واحد: سَرِيٌّ: سربرآوردہ، شریف۔ سَرُوَ سَرْوًا وَسَرَاوَۃً (ک) شریف ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔
آنَسَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے محسوس کیا۔ آنَسَ الشَّیئَ إِینَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔ جاننا۔
إِثْقَال: (افعال) بوجھل ہونا۔ بوجھل بنانا۔ عورت کا حاملہ ہونا۔
بَاقِعَۃٌ: صیغہ مبالغہ بروزن فَاعِلَۃ (یہاں یہ اسم فاعل مؤنث نہیں ہے) انتہائی چالاک۔ چار سو بیس۔ چلتا پرزہ۔ جمع: بَوَاقِعُ۔ بَقِعَ بَقَعًا (س) مختلف رنگ والا ہونا۔
ظَعَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روانہ ہوگیا۔ ظَعَنَ ظَعْنًا (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا۔
عَنْهَا: عَنْ: ترک پر دلالت کرتا ہے۔ ظَعَنَ عَنْهَا: اسے چھوڑ کر روانہ ہوگیا۔
سِرًّا: خفیہ طور پر۔ رازدارانہ طور پر۔ اندرونی طور پر۔ چپکے چپکے، آہستہ سے، خاموشی سے۔
هَلُمَّ: اسم فعل، بمعنی لاؤ، حاضر کردیا آؤ، اس لفظ کے بارے میں عمدہ تحقیق صفحہ ۱۹۲ پر گذر چکی ہے۔
جَرًّا: مصدر از جَرَّہُ جَرًّا (ن) کھینچنا۔ هَلُمَّ کے بعد جَرًّا، کوفیوں کے نزدیک مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور هَلُمَّ ہی کے معنی میں ہے۔ معنی: آؤ تم خاص طور پر آنا۔ یا لاؤ تم مخصوص طریقہ پر (۲) بصریوں کے نزدیک جَرًّا: مصدر بمعنی اسم فاعل ہے اور هَلُمَّ سے حال واقع ہو رہا ہے معنی: تم آؤ یا لاؤ۔ کھینچتے ہوئے (حکم سابق کو) یہ لفظ ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے، جب کہ کسی شے کے متعدد افراد کا یکساں حکم ہو، اس لیے ایک فرد پر حکم لگا کر بقیہ افراد پر حکم کی تطبیق مخاطب پر چھوڑ دی جائے کہ جیسے ایک فرد پر حکم لگایا گیا ہے، اسی طرح بقیہ تمام افراد پر تم حکم لگاتے جاؤ۔
يُتَوَقَّعُ: مضارع، اس کی توقع رکھی جائے، تَوَقُّعٌ (تفعل) توقع رکھنا، حاصل ہونے کی امید لگانا۔
أُوْدِعَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ سپرد کردیا گیا۔ أَوْدَعَ الْجُثَّۃَ (افعال) سپرد خاک کرنا۔
بَلْقَعٌ: خالی جگہ (۲) پرانی اور خالی قبر۔ جمع: بَلَاقِعُ۔ بَلْقَعَۃٌ (باب بَعْثَرَ) خالی ہونا۔ غیر آباد ہونا۔
صَدَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے باز رکھا۔ صَدَفَہُ عَنْ شَيْئٍ صَدْفًا (ن،ض) روکنا۔ باز رکھنا۔
تَعَرُّف: (تفعل) تَعَرَّفَ إِلَيْهِ تَعَرُّفًا: شناخت میں آنا۔ متعارف ہونا۔ کسی سے اپنا تعارف کرانا۔
صَفَرٌ: خالی۔ صَفِرَتِ الْيَدُ صَفَرًا وَصُفُوْرًا (س) خالی ہونا۔
فَصَلْتُ: ماضی، میں جدا ہوا۔ فَصَلَ عَنْهُ فُصُوْلًا (ن) جدا ہونا ۔ كَبِدٌ: جگر، جمع: أَكْبَادٌ وَكُبُوْدٌ.
مَرْضُوْضَۃٌ: اسم مفعول۔ شکستہ۔ پارہ پارہ شدہ۔ رَضَّہُ رَضًّا (ن) توڑنا۔ چوراچورا کرنا۔

اَلْمَقَامَۃُ الْخَامِسَۃُ: "اَلْكُوْفِيَّۃُ"

مَفضُوضَۃٌ: اسم مفعول۔ بہائے ہوئے۔ بہتے ہوئے۔ فَضَّ الدُّمُوْعَ فَضًّا(ن) آنسو بہانا۔

فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ، بِأَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ! فَقُلْنَا: لَا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ، فَقَالَ: أَثْبِتُوْهَا فِيْ عَجَائِبِ الْإِتِّفَاقِ، وَخَلِّدُوْهَا بُطُوْنَ الْأَوْرَاقِ، فَمَا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِي الْآفَاقِ. فَأَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَأَسَاوِدَهَا، وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰى مَا سَرَدَهَا، ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاهُ عَنْ مُرْتَاهُ، فِيْ اِسْتِضْمَامِ فَتَاهُ. فَقَالَ: إِذَا ثَقُلَ رُدْنِيْ، خَفَّ عَلَيَّ أَنْ أَكْفُلَ اِبْنِيْ؛ فَقُلْنَا: إِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَابٌ مِّنَ الْمَالِ، أَلْفَنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ؛ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا يُقْنِعُنِيْ نِصَابٌ، وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهٗ إِلَّا مُصَابٌ! قَالَ الرَّاوِيْ: فَالْتَزَمَ كُلٌّ مِّنَّا قِسْطًا، وَكَتَبَ لَهٗ بِهٖ قِطًّا، فَشَكَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ الصُّنْعَ، وَاسْتَنْفَدَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ؛ حَتّٰى أَنَّنَا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ.

ترجمہ: تو اے اہل خرد! کیا تم نے اس عجیب وغریب واقعہ سے زیادہ کوئی تعجب خیز بات سنی ہے؟ تو ہم نے کہا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے پاس لوحِ محفوظ کا علم ہے (جس کے پاس مقرر کردہ امور کا علم ہے) تو اس نے کہا: تم اس واقعہ کو عجائباتِ اتفاق میں درج کرلو اور اسے اندرونِ اوراق ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلو، کیوں کہ اس جیسا واقعہ دنیا میں مشہور نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ ہم دوات وقلم لائے اور واقعہ کو جس طرح اس نے بیان کیا لکھ لیا۔ پھر ہم نے اس سے اپنے لڑکے کو ساتھ رکھنے کے بارے میں اس کے دل کی بات دریافت کی، تو اس نے کہا: جب میری آستین بھاری ہوجائے گی، تو میرے لیے اپنے بیٹے کی پرورش کرنا آسان ہوجائے گا۔ پھر ہم نے کہا: اگر تجھے مال کا ایک نصاب کافی ہو، تو ہم وہ تیرے لیے ابھی جمع کردیں۔ اس نے کہا: کیسے نہیں قانع بنائے گا مجھے ایک نصاب۔ اور کیا کوئی دیوانے کے سوا اس نصاب کی مقدار کو حقیر سمجھ سکتا ہے! راوی نے کہا: پھر ہم میں سے ہر ایک نے ایک حصہ کا ذمہ لیا اور اس کے لیے اس حصہ کی دستاویز لکھ دی، تو اس نے اس بھلائی کا شکریہ ادا کیا اور تعریف میں طاقت صرف کرڈالی، حتی کہ ہمیں (اس کی) تعریف زیادہ محسوس ہوئی (اور اپنا) انعام کم۔

تحقیق: أَلْبَاب: واحد: لُبٌّ: عقل۔ خلاصہ۔ مغز۔ گری۔ لَبَّ لُبًّا وَلَبَابَۃً(س) دانشمند ہونا۔
أَعْجَبُ: اسم تفضیل۔ سب سے زیادہ تعجب خیز۔ یہ موصوف محذوف کی صفت ہے ای بِخَبَرٍ أَعْجَبَ، اور بَا: زائدہ ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: "اَلْكُوْفِيَّةُ"

عُجَابٌ: صیغہ مبالغہ۔ حیرت ناک۔ قابلِ تعجب۔ عجائب: واحد. عَجِيبَةٌ: انوکھی بات۔ مشتق از عَجِبَ منه عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ: میں واؤ قسمیہ، اور کتاب سے مراد: لوحِ محفوظ ہے۔

أَثْبِتُوْا: امر جمع حاضر، تم درج کرلو۔ أَثْبَتَ الْكِتَابَ إِثْبَاتًا (افعال) درج کرنا۔ لکھنا۔

اِتِّفَاقٌ: (افتعال) کسی بات کا پیش آجانا۔ اچانک ہوجانا۔

فائدہ: عجائب اتفاق: اس سے یا تو لفظی معنی مراد ہیں یعنی اتفاقی طور پر پیش آنے والے انوکھے واقعات، یا عجائب اتفاق کتاب کا نام ہے؛ جس میں اتفاقی طور پر پیش آنے والے عجیب واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

خَلِّدُوْا: امر جمع حاضر، ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلو۔ خَلَّدَهُ تَخْلِيْدًا (تفعیل) دوام عطا کرنا۔ ہمیشہ رکھنا۔

بُطُوْنٌ: واحد: بَطْنٌ: پیٹ۔ کسی شے کا اندرونی حصہ۔ بَطَنَ بُطُوْنًا (ن) پوشیدہ ہونا۔ اندر ہونا۔

مَاسُيِّرَ: ماضی منفی مجہول واحد مذکر غائب، وہ مشہور نہیں ہوا۔ سَيَّرَهُ تَسْيِيْرًا (تفعیل) مشہور کرنا۔

دَوَاةٌ: دوات۔ جمع: دُوِيٌّ وَدَوَيَاتٌ ــــ أَسَاوِدُ: واحد: أَسْوَدُ: کالا سانپ۔ مراد: قلم۔

رَقَشْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے لکھ لیا۔ رَقَشَهُ رَقْشًا (ن) لکھنا۔

سَرَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بیان کیا۔ سَرَدَ الْحَدِيْثَ سَرْدًا (ن) تفصیل سے بیان کرنا۔

اِسْتَبْطَنَّا: ماضی، ہم نے دل کی بات دریافت کی۔ اِسْتِبْطَانٌ (استفعال) دل کی بات دریافت کرنا۔

مُرْتَا: اسم مفعول، یا مصدر میمی، رائے (۲) وہ چیز جسے مناسب سمجھا گیا ہو۔ اِرْتَأَى الشَّيْءَ اِرْتِيَاءً (افتعال) مناسب سمجھنا۔ مُرْتَا: اصل میں مُرْتَأَيٌ: تھا۔ ''یا'' متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ''یا'' کو الف سے بدلا، پھر ہمزہ تخفیفاً حذف کردی گئی ''مُرْتَا'' ہوگیا۔

اِسْتِضْمَامٌ: (استفعال) ساتھ لینا۔ ملانا۔ ضم کرنا۔ ضَمٌّ (ن) ملانا۔

ثَقُلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بھاری ہوگیا۔ ثَقُلَ ثَقَالَةً (ک) بھاری ہونا۔ وزنی ہونا۔

رُدْنٌ: آستین۔ جمع: أَرْدَانٌ۔ خَفَّ: ماضی، وہ آسان ہوگیا۔ خَفَّ الشَّيْءُ خَفًّا (ض) آسان ہونا۔

أَكْفُلُ: مضارع واحد متکلم، میں پرورش کروں۔ كَفَلَهُ كَفْلًا وَ كَفَالَةً (ن) پرورش کرنا۔ کفالت کرنا۔

نِصَابٌ: مقررہ مقدار، جمع: أَنْصِبَةٌ۔ أَلَّفْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جمع کیا۔ أَلَّفَهُ (تفعیل) جمع کرنا۔

فقال: و کیف: واو زائدہ ہے، کلامِ عرب میں قول اور مقولہ کے درمیان اکثر 'واو' زائدہ ہوتا ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: ''اَلْكُوْفِيَّةُ''

لَایُقْنِعُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ قانع نہیں بنائے گا۔ اِقْنَاعٌ (افعال) قانع بنانا۔ مطمئن کرنا۔
یَحْتَقِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اِحْتِقَارٌ (افتعال) حقیر سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔
مُصَابٌ: اسم مفعول۔ دیوانہ۔ مصیبت زدہ۔ جمع: مُصَابُوْن. اُصِیْبَ بِکَذَا اِصَابَةً (افعال) مبتلا ہونا۔ اِلْتَزَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ذمہ لیا۔ اِلْتَزَمَ الشَّیئَ (افتعال) پابند ہونا (۲) ذمہ لینا۔
قِسْطًا: مقررہ حصہ۔ مال کی ادائیگی کا ایک حصہ جمع: أَقْسَاطٌ ۔۔ قِطٌّ: مالی دستاویز۔ جمع: قُطُوْط.
صُنْعٌ: احسان۔ بھلائی۔ صَنَعَ إِلَیْهِ مَعْرُوْفًا صُنْعًا (ف) احسان کرنا۔ حسنِ سلوک کرنا۔
اِسْتَنْفَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے صرف کر ڈالی۔ اِسْتِنْفَادٌ (استفعال) بالکل ختم کرنا۔
إِسْتَنْفَدَ الْوُسْعَ: پوری طاقت لگانا۔ وُسْعٌ: طاقت۔ وَسِعَ وَسْعًا وَسَعَةً (س) کشادہ ہونا۔
اِسْتَطَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہمیں زیادہ محسوس ہوئی۔ اِسْتَطَالَ الشَّیْئَ (استفعال) زیادہ سمجھنا۔ لمبا پانا۔
اِسْتَقْلَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے کم سمجھا۔ اِسْتَقَلَّ الشَّیْئَ (استفعال) کم سمجھنا، حقیر سمجھنا۔
طَوْلٌ: انعام۔ بخشش۔ طَالَ عَلَیْهِ طَوْلًا (ن) بخشش کرنا۔ انعام دینا۔

ثُمَّ إِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ السَّمَرِ، مَا أَزْرٰی بِالْحِبَرِ، إِلٰی أَنْ أَظَلَّ التَّنْوِیْرُ، وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِیْرُ، فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا، إِلٰی أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا، وَکَمُلَ سُعُوْدُهَا إِلٰی أَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا. وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ، طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ، وَقَالَ. اِنْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ، وَلِنَسْتَنِضَّ الْإِحَالَاتِ، فَقَدِ اسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ کَبِدِيْ، مِنَ الْحَنِیْنِ إِلٰی وَلَدِيْ، فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ، حَتّٰی سَنَّیْتُ نَجَاحَهُ؛ فَحِیْنَ أَحْرَزَ الْعَیْنَ فِيْ صُرَّتِهٖ، بَرَقَتْ أَسَارِیْرُ مَسَرَّتِهٖ، وَقَالَ لِيْ: جُزِیْتَ خَیْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَیْكَ. وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِيْ عَلَیْكَ! فَقُلْتُ: أُرِیْدُ أَنْ أَتْبَعَكَ لِأُشَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِیْبَ، وَأُنَافِثَهُ لِكَيْ یُجِیْبَ. فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ إِلَی الْمَخْدُوْعِ، وَضَحِكَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوْعِ، ثُمَّ أَنْشَدَ:

ترجمہ: پھر اس نے قصہ گوئی کے ایسے نقوش پھیلائے، جنھوں نے نقشین چادروں کو حقیر بنا دیا، یہاں تک کہ روشنی کا وقت قریب ہو گیا اور صبحِ روشن طلوع ہو گئی۔ پس ہم نے یہ رات ایسی گذاری کہ اس کی کدورتیں ختم ہو چکی تھیں؛ یہاں تک کہ اس کے گیسو سفید ہو گئے اور اس کی برکت مکمل ہو گئی،

حتی کہ اس کی صبح طلوع ہوگئی۔ اور جب کنارۂ آفتاب چمکا، تو اس نے ہرن کی طرح جست لگائی۔ اور کہا: ہمارے ساتھ اٹھو، تا کہ عطیات حاصل کریں۔ اور مُحوّل کی ہوئی رقم وصول کریں۔ چوں کہ میرے جگر کے ٹکڑے اپنے لڑکے کے اشتیاق میں اڑے جارہے ہیں، پس میں اس کے ساتھ چلا، حتی کہ میں نے اس کی کامیابی کو آسان بنادیا۔ پس جب اس نے اپنی تھیلی میں مال جمع کرلیا، تو اس کی خوشی کے نشانات چمکنے لگے اور اس نے مجھ سے کہا: تجھے تیرے دونوں پیروں کے فاصلوں کا بہتر بدلہ دیا جائے (یعنی تجھے ہر ہر قدم کا بدلہ دیا جائے) خدا میری طرف سے تجھے دینے والا[1] ہے۔ تو میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تیرے پیچھے چلوں، تا کہ میں تیرے شریف النسب لڑکے کو دیکھوں اور اس سے ہم کلام ہوں، تا کہ وہ جواب دے۔ پس اس نے میری طرف ایسے دیکھا جیسے دھوکا دینے والا فریب خوردہ کو دیکھتا ہے۔ اور وہ اتنا ہنسا کہ اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے۔ پھر اس نے اشعار پڑھے:

تحقیق: وَشْيٌ: نقش ونگار، بیل بوٹے، جمع: وِشَاءٌ۔ وَشَى الثَّوْبَ وَشْيًا (ض) بیل بوٹے بنانا۔

أَزْرٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حقیر بنادیا۔ أَزْرٰى بِهٖ إِزْرَاءً (افعال) ذلیل کرنا۔ عیب لگانا۔

حِبَرٌ: واحد: حَبَرَةٌ: دھاری دار ریشمی چادر۔ ایک قسم کی یمنی چادر۔

أَظَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ قریب ہوگیا۔ أَظَلَّ الشَّيْئُ فُلَانًا (افعال) قریب ہونا، ڈھانک لینا۔

تَنْوِيْرٌ: روشنی، نَوَّرَ تَنْوِيْرًا (تفعیل) روشن ہونا۔ روشن کرنا۔

جَشَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طلوع ہوگیا۔ جَشَرَ الصُّبْحُ جُشُوْرًا (ن) روشن ہونا۔ طلوع ہونا۔

مُنِيْرٌ: اسم فاعل۔ روشن۔ چمکدار۔ أَنَارَ إِنَارَةً (افعال) روشن ہونا (۲) روشن کرنا۔

قَضَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے گذاری۔ قَضَى الْوَقْتَ قَضَاءً (ض) وقت صرف کرنا۔ گذارنا۔

هَا: ضمیر مبہم ہے، اس کا مرجع نہیں ہے اور لَيْلَةً: بیان ہے ابہام کا۔

شَوَائِبُ: واحد: شَائِبَةٌ: آفت۔ عیب۔ ملاوٹ۔ کدورت۔ شَابَ شَوْبًا (ن) ملانا۔ خراب کرنا۔

شَابَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ سفید ہوگئے۔ شَابَ شَيْبًا (ض) بالوں کا سفید ہونا۔ بوڑھا ہونا۔

ذَوَائِبُ: واحد: ذُؤَابَةٌ: سر کے اگلے بال۔ گیسو۔ بالوں کی لٹ۔

فائدہ: یہاں رات کی تاریکی کو گیسوؤں سے اور صبح کی سفیدی کو بالوں میں سفیدی سے تشبیہ دی ہے۔

كَمُلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مکمل ہوگئی۔ كَمُلَ كُمُوْلًا وَكَمَالًا (ک، ن) مکمل ہونا۔ کامل ہونا۔

[1] لفظی ترجمہ: خدا تجھ پر میرا قائم مقام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ میری طرف سے تجھے (بدلہ) دینے والا ہے۔

سُعُوْدٌ: برکت، خوش بختی۔ جمع: أَسْعُدٌ وَسُعُوْدٌ۔ سَعَدَ سَعْدًا وَسُعُوْدًا: (ف) مبارک ہونا۔

اِنْفَطَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طلوع ہو گیا۔ اِنْفَطَرَ اِنْفِطَارًا (انفعال) پھٹنا۔ پارہ پارہ ہونا۔

عُوْدٌ: لکڑی مجازاً: صبح۔ جمع: أَعْوَادٌ۔ اِنْفَطَرَ الْعُوْدُ (انفعال) صبح ہو جانا۔

ذَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چمکا۔ ذَرَّتِ الشمسُ ذُرُوْرًا (ن) چمکنا۔ طلوع ہونا۔

قَرْنٌ: کنارہ، یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ (۲) زمانہ، صدی (سو سال) جمع: أَقْرَانٌ.

غَزَالَةٌ: طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نام، پس'' غَرُبَتِ الْغَزَالَةُ '' نہیں کہیں گے۔ (۲) ہرنی، جمع: غَزَالَاتٌ.

طَمَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جست لگائی۔ طَمَرَ طُمُوْرًا (ض) چوکڑی بھرنا۔ جست لگانا۔

نَقْبِضُ: مضارع جمع متکلم، ہم حاصل کریں۔ قَبَضَ الْمَالَ. قَبْضًا (ض) وصول کرنا۔

صِلَاتٌ: واحد: صِلَةٌ: انعام۔ بخشش۔ عطیہ۔

نَسْتَنِضُّ: مضارع جمع متکلم، ہم وصول کریں۔ اِسْتَنَضَّ حَقَّهُ (استفعال) تھوڑا تھوڑا لینا۔ وصول کرنا۔

إِحَالَاتٌ: واحد: إِحَالَةٌ: محوّل کی ہوئی رقم۔ وعدہ کی ہوئی رقم۔ أَحَالَ عَلَيْهِ كَذَا إِحَالَةً (افعال) قرضدار کا اپنے قرض کی ادائیگی کو کسی دوسرے پر مُحوّل کر دینا۔

اِسْتَطَارَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ اڑ گئی۔ اِسْتِطَارَةٌ (استفعال) منتشر ہونا۔ اڑ جانا۔

صُدُوْعٌ: واحد: صَدْعٌ: ٹکڑے۔ شگاف۔ صَدَعَ الشيئَ صَدْعًا (ف) پھاڑنا۔ چاک کرنا۔

حَنِيْنٌ: اشتیاق۔ شوق۔ حَنَّ إليهِ حَنِيْنًا (ض) مشتاق ہونا۔

وَصَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ساتھ دیا۔ وَصَلَهُ وَصْلًا (ض) ملانا۔ وَصَلَ جَنَاحَهُ: ساتھ دینا۔ مدد کرنا ـــــ جَنَاحٌ: بازو۔ جمع: أَجْنُحٌ وَأَجْنِحَةٌ.

سَنَّيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے آسان بنا دیا۔ سَنَّ الشيئَ تَسْنِيَةً (تفعیل) آسان بنانا۔

نَجَاحٌ: کامیابی۔ نَجَحَ نَجَاحًا (ف) کامیاب ہونا۔

أَحْرَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جمع کر لیا۔ أَحْرَزَهُ إِحْرَازًا (افعال) جمع کرنا۔ حاصل کرنا۔

عَيْنٌ: نقد مال۔ جمع: أَعْيَانٌ. ـــــ صُرَّةٌ: تھیلی۔ گٹھڑی۔ جمع: صُرَرٌ.

بَرَقَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ چمکنے لگی۔ بَرَقَ بَرْقًا (ن) چمکنا۔ ظاہر ہونا۔

أَسَارِيْرُ: جمع الجمع: واحد: سِرٌّ، جمع: أَسْرَارٌ: جمع الجمع: أَسَارِيْرُ: ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط۔

مَسَرَّةٌ: مصدر میمی۔ بمعنی خوشی۔ سَرَّهٗ سُرُوْرًا و مَسَرَّةً (ن) خوش کرنا۔

جُزِيْتَ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تجھے بدلہ دیا جائے۔ جَزَاهُ عَنْهُ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

خُطًا: واحد: خَطْوَةٌ: ایک قدم۔ ڈگ۔ جمع: خَطَوَاتٌ خطًا خَطْوًا (ن) قدم اٹھانا۔ چلنا۔ ڈگ بھرنا۔

خَلِيْفَةٌ: نائب۔ قائم مقام، جمع: خُلَفَاءُ۔ خَلَفَهٗ خَلْفًا وَ خِلَافَةً (ن) قائم مقام ہونا، خلیفہ ہونا۔

أَتَّبِعُ: مضارع واحد متکلم، میں پیچھے چلوں۔ اِتَّبَعَ الشيئَ اِتِّبَاعًا (افتعال) پیچھے چلنا، ساتھ چلنا۔

أُشَاهِدُ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھوں۔ شَاهَدَهٗ مُشَاهَدَةً (مفاعلت) دیکھنا۔

نَجِيْبٌ: اسم فاعل، شریف النسب، اعلیٰ نسل کا، جمع: نُجَبَاءُ۔ نَجُبَ نَجَابَةً (ک) شریف النسب ہونا۔

أُنَافِثُ: مضارع واحد متکلم، میں ہم کلام ہوں۔ نَافَثَهٗ مُنَافَثَةً (مفاعلت) ہم کلام ہونا، بات چیت کرنا۔

يُجِيْبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جواب دے۔ أَجَابَ إِجَابَةً (افعال) جواب دینا۔

خَادِعٌ: اسم فاعل۔ دھوکہ دینے والا۔ مَخْدُوْعٌ: اسم مفعول۔ فریب خوردہ۔ خَدَعَهٗ خَدْعًا (ف) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔ چال چلنا۔

تَغَرْغَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، آنسو ڈبڈبائے۔ تَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهُ تَغَرْغُرًا: آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانا (باب تَفَعْلُل) ملحق برباعی مزید فیہ ـــ مُقْلَتَانِ: تثنیہ۔ واحد: مُقْلَةٌ: آنکھ۔ جمع: مُقَلٌ۔

---

(۱) يَا مَنْ تَظَنَّى السَّرَابَ مَاءً ۞ لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِيْ رَوَيْتُ

(۲) مَا خِلْتُ أَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِيْ ۞ وَأَنْ يُخِيْلَ الَّذِيْ عَنَيْتُ

(۳) وَاللّٰهِ مَا بَرَّةُ بِعِرْسِيْ ۞ وَلَا لِيَ ابْنٌ بِهِ اكْتَنَيْتُ

(٤) وَإِنَّمَا لِيْ فُنُوْنُ سِحْرٍ ۞ أَبْدَعْتُ فِيْهَا وَمَا اقْتَدَيْتُ

(٥) لَمْ يَحْكِهَا الْأَصْمَعِيُّ فِيْمَا ۞ حَكَى وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ

(٦) تَخِذْتُهَا وُصْلَةً إِلَى مَا ۞ تَجْنِيْهِ كَفِّيْ مَتَى اشْتَهَيْتُ

(٧) وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ ۞ حَالِيْ وَلَمْ أَحْوِ مَا حَوَيْتُ

(٨) فَمَهِّدِ الْعُذْرَ أَوْ فَسَامِحْ ۞ إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جَنَيْتُ

(۹) ثُمَّ إِنَّهٗ وَدَّعَنِيْ وَمَضَى ۞ وَأَوْدَعَ قَلْبِيْ جَمْرَ الْغَضَا

ترجمہ: ① اے وہ شخص جس نے چمکتی ریت کو پانی سمجھا، جب میں نے بیان کردہ واقعہ کو بیان

کیا تھا۔ ② تو مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میری چال چھپی رہے گی، اور جس بات کا میں نے ارادہ کیا ہے مشتبہ رہے گی۔ ③ خدا کی قسم نہ تو برّہ میری بیوی ہے اور نہ میرا وہ بیٹا ہے، جس کی میں نے کنیت اختیار کی ہے؛ ④ بلکہ میرے تو جادو کے طریقے ہیں، میں نے ان طریقوں میں جدت پیدا کی ہے (کسی کی) اقتدا نہیں کی۔ ⑤ نہ انھیں "اصمعی" نے اپنی حکایتوں میں بیان کیا ہے اور نہ انھیں شاعر "کمیت" نے تیار کیا ہے۔ ⑥ میں نے انھیں ان چیزوں کا ذریعہ بنایا ہے جنھیں مرے ہاتھ حاصل کر لیتے ہیں، جب میں چاہتا ہوں۔ ⑦ اور اگر میں انھیں برا سمجھتا، تو میری حالت بدل جاتی اور میں وہ سب جمع نہ کر سکتا، جو میں نے جمع کیا ہے۔ ⑧ اس لیے تم عذر قبول کرو، یا نہیں تو درگذر کرو؛ اگر میں مجرم ہوں اور گنہ گار ہوں۔

پھر اس نے مجھے الوداع کہا اور چلتا ہوا اس طرح کہ میرے دل میں درخت غضا کی لکڑی کے انگارے چھوڑ گیا (وہ میرے دل میں یاد کی دائمی آگ چھوڑ گیا)

تحقیق :تَظَنّٰی :ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سمجھا۔ یہ اصل میں تَظَنَّنَ تھا۔ ایک نون کو خلاف قیاس یا سے بدل دیا گیا "تَظَنّٰی" ہو گیا۔ مضاعف میں اکثر یہ عمل کیا جاتا ہے۔ تَظَنُّنٌ (تفعل) گمان کرنا۔ سمجھنا۔

سَرَابٌ :وہ ریت جو ریگستانی علاقے میں، دوپہر کو دھوپ کی شعاؤں میں پانی محسوس ہو، مجازاً: ہر وہ شے جو نظر فریب ہو۔ بے حقیقت چیز۔

مَاخِلْتُ :ماضی منفی واحد متکلم، مجھے خیال نہ تھا۔ خَالَهُ خَيَالاً (ف) گمان کرنا۔ خیال کرنا۔

يَسْتَسِرُّ :مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھپا رہے گا۔ اِسْتِسْرَارٌ (استفعال) غائب ہونا۔ چھپنا۔

يُخِيْلُ :مضارع واحد مذکر غائب، وہ مشتبہ رہے گا۔ أَخَالَ الشَّيْءُ عليه إِخَالَةً (افعال) مشتبہ ہونا۔ یہاں "اَنْ يُخَيِّلَ" کے بعد "عَلَى" تھا، جو ضرورت شعر کی بنا پر محذوف ہے۔

عَنَيْتُ :ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ عَنَى بِالْقَوْلِ عَنْيًا وَعِنَايَةً (ض) ارادہ کرنا۔

عِرْسٌ :بیوی۔ دلہن (۲) دولہا۔ جمع: أَعْرَاسٌ۔ عِرْسُ الرَّجُلِ: دلہن۔ عِرْسُ الْمَرْأَةِ: دولہا۔

اِكْتَنَيْتُ :ماضی واحد متکلم، میں نے کنیت اختیار کی۔ اِكْتَنٰى بكذا (افتعال) کنیت اختیار کرنا۔

فُنُوْنٌ :واحد: فَنٌّ: طریقہ، ڈھنگ، سِحْرٌ: جادو، دھوکہ۔ سَحَرَهُ سِحْرًا (ف) جادو کرنا۔ دھوکہ دینا۔

أَبْدَعْتُ :ماضی واحد متکلم، میں نے جدت پیدا کی۔ إِبْدَاعٌ (افعال) ایجاد کرنا۔ جدت پیدا کرنا۔

مَااِقْتَدَيْتُ :ماضی منفی واحد متکلم، میں نے اقتدا نہیں کی۔ اِقْتِدَاءٌ (افتعال) اقتدا کرنا۔ پیروی کرنا۔

لَمْ يَحْكِ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، اس نے بیان نہیں کیا۔ حَكَى عَنْهُ الكَلَامَ حِكَايَةً (ض) بیان کرنا۔ نقل کرنا۔

أَصْمَعِي: ابوسعید عبدالملک بن قُریب بن عبدالملک بن علی بن اَصمع، چوتھی پشت میں ان کے پردادا کا نام اصمع ہے۔ ان کی طرف نسبت کر کے اصمعی کہتے ہیں۔ یہ ہارون رشید کے دربار کے مشہور و معروف فصیح و بلیغ انشاء پرداز ہیں، جنھوں نے بہت سی کہانیاں اور ادبی قصے تحریر کیے اور شہرت حاصل کی۔ لغت کے سولہ ہزار دفتر حفظ تھے، بصرہ میں ١٢٢ھ میں پیدا ہوئے اور ٢١٦ھ میں بصرہ ہی میں وفات پائی۔

حَاكَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیار کیا۔ حَاكَ الثَّوْبَ حِيَاكَةً (ض) بننا۔

كُمَيْتٌ: بن زید بن خلیس اسدی: عربی ادب کا مانا ہوا مشہور شاعر۔ جس نے پانچ ہزار سے زائد اشعار کہے ہیں۔ ٦٠ھ میں پیدا ہوئے، اور ١١٦ھ میں وفات پائی۔

تَخِذْتُ: ای اِتَّخَذْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بنایا۔ اِتِّخَاذٌ (افتعال) بنانا۔

فائدہ: تَخِذْتُ۔ اِتَّخَذْتُ کا مخفف ہے۔ اِتَّخَذْتُ سے ہمزہ اور فاکلمہ "تا" کو تخفیفاً حذف کر دیا۔ تَخِذْتُ ہو گیا۔ اس کی اور بھی بہت سی نظیریں ہیں، جیسے: اِتَّقَى سے تَقَى. اِتَّسَعَ سے تَسَعَ.

وُصْلَةٌ: ذریعہ۔ تعلق۔ دو چیزوں کو ملانے والی چیز۔ جمع: وُصَلٌ. وَصَلَهُ وَصْلًا (ض) ملانا۔ جمع کرنا۔

تَجْنِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ حاصل کر لیتی ہے۔ جَنَى الشَّيْءَ جَنْيًا (ض) حاصل کرنا۔

اِشْتَهَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چاہا۔ اِشْتِهَاءٌ (تفاعل) خواہش کرنا۔ چاہنا۔

تَعَافَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ تَعَافِي (تفاعل) چھوڑنا۔ کراہت کرنا۔

حَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بدل گئی۔ حَالَ حَوْلًا (ن) بدل جانا۔

لَمْ أَحْوِ: مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم، میں جمع نہ کر سکتا۔ حَوَى الشَّيْءَ حَوَايَةً (ض) جمع کرنا۔ سمیٹنا۔

مَهِّدْ: امر واحد حاضر، تو قبول کر۔ مَهَّدَ لَهُ عُذْرَهُ تَمْهِيْدًا (تفعیل) عذر قبول کرنا۔

سَامِحْ: امر حاضر، تو درگذر کر۔ سَامَحَ مُسَامَحَةً (مفاعلت) درگذر کرنا۔ معاف کرنا۔

أَجْرَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے جرم کیا یا میں مجرم ہوں۔ إِجْرَامٌ (افعال) جرم کرنا۔ مجرم ہونا۔

جَنَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گناہ کیا یا میں گنہ گار ہوں۔ جَنَى جِنَايَةً (ض) گناہ کرنا۔

وَدَّعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے الوداع کہا۔ وَدَّعَهُ (تفعیل) رخصت کرنا۔ خدا حافظ کہنا۔

مَضَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چلتا ہوا۔ مَضَى مُضِيًّا (ض) گذر جانا۔ جانا۔

أَوْدَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چھوڑ گیا۔ اِیْدَاعٌ (افعال) سپرد کرنا۔ امانت رکھنا۔

جَمْرٌ: واحد: جَمْرَةٌ: انگارہ۔ جَمَرَ جَمْرًا (ن) آگ جلانا۔

غَضًا: جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس کی آگ دیر تک رہتی ہے، واحد: غَضَاةٌ۔

اشعار کی ترکیب

(۱) يَا: حرف ندا، مَنْ: اسم موصول، تَظَنَّى: فعل بافاعل، السَّرَابَ: مفعول بہ اول، مَاءً: مفعول بہ ثانی۔ لَمَّا: ظرفیہ مضاف، رَوَيْتُ: فعل بافاعل، الَّذِيْ: اسم موصول، رَوَيْتُ: فعل بافاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (محذوف، جو راجع ہے الَّذِيْ: اسم موصول کی طرف) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ رَوَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ لَمَّا: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ تَظَنَّى: فعل اپنے فاعل، دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر منادی۔ حرف ندا، منادی سے مل کر ندا۔

(۲) مَاخِلْتُ: فعل بافاعل، أَنْ: مصدریہ، يَسْتَسِرُّ: فعل، مَكْرِيْ: فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، أَنْ: مصدریہ، يُخِيْلُ: فعل، الَّذِيْ: اسم موصول، عَنَيْتُ: فعل با فاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (محذوف جو راجع ہے الَّذِيْ: اسم موصول کی طرف) عَنَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل، يُخِيْلُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر، جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، مَاخِلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب ندا۔ ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا

(۳) واو: حرف جر برائے قسم، اللّٰهِ: مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أُقْسِمُ: کے۔ أُقْسِمُ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر قسم، مَا: مشابہ بلیس، بَرَّةٌ: اسم، بِـ: زائدہ، عِرْسِيْ: خبر۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: لائے نفی جنس، لِيْ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ اِبْنٌ: موصوف، بِهٖ: متعلق مقدم ہوا، اِكْتَنَيْتُ: کے۔ اِكْتَنَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر صفت، موصوف صفت، سے مل کر اسم مؤخر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) واو: حرف عطف، إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، مَا: کافہ۔ لِيْ: متعلق ہوا كَائِنٌ: کے۔ كَائِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، فُنُوْنُ سِحْرٍ: مرکب اضافی ہوکر موصوف، أَبْدَعْتُ: فعل بافاعل، فِيْ

هَا: متعلق۔ أَبْدَعْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَا اِقْتَدَيْتُ: فعل با فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف صفتِ اول۔

(۵) لَمْ يَحْكِ: فعل، هَا: ضمیر (جو راجع ہے فُنُوْنُ سِحْرٍ: کی طرف) مفعول بہ، اَلْأَصْمَعِيُّ: فعل، فِيْ: حرف جار، مَا: اسم موصول، حَكَى: فعل بافاعل، هٗ: ضمیر (محذوف جو راجع ہے مَا: اسم موصول کی طرف) مفعول بہ حَكَى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا لَمْ يَحْكِ: کے، لَمْ يَحْكِ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، حَاكَ: فعل، هَا: ضمیر (جو راجع ہے فُنُوْنُ سِحْرٍ: کی طرف) مفعول بہ، اَلْكُمَيْتُ: فاعل۔ حَاكَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفتِ ثانی ہوئی، فُنُوْنُ سِحْرٍ: کی۔

(۶) نَخِذْتُ: فعل بافاعل، هَا: ضمیر (جو راجع ہے فُنُوْنُ سِحْرٍ: کی طرف) مفعول بہ اول، وُصْلَةً: مصدر، إِلٰى: حرفِ جار، مَا: اسم موصول، تَجْتَنِيْ: فعل، هٗ: ضمیر مفعول بہ (جو راجع ہے مَا: کی طرف) كَفِّيْ: فاعل، مَتٰى: ظرفیہ مضاف، اِشْتَهَيْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ، تَجْتَنِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا وُصْلَةً: کے۔ وُصْلَةً: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول بہ ثانی، تَخِذْتُ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر صفتِ ثالث ہوئی فُنُوْنُ سِحْرٍ: کی، موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) واو: حرفِ عطف، لَوْ: حرفِ شرط، تَعَافَيْتُ: فعل بافاعل، هَا: ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، لَامْ: جواب لو۔ حَالَتْ: فعل، حَالِيْ: فاعل۔ حَالَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَمْ أَحْوِ: فعل بافاعل، مَا: اسم موصول، حَوَيْتُ: فعل بافاعل، هٗ: ضمیر مفعول بہ (محذوف جو راجع ہے مَا: اسم موصول کی طرف) حَوَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، لَمْ أَحْوِ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جزا۔ شرط، جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۸) فَا: جزائیہ، مَهِّدْ: فعل بافاعل، اَلْعُذْرَ: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، أَوْ: حرفِ عطف، فَا: جزائیہ، تَسَامَحْ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا مقدم، إِنْ: حرفِ شرط، كُنْتُ: فعل ناقص، اس میں ضمیر اسم۔ أَجْرَمْتُ: فعل بافاعل معطوف علیہ، أَوْ: حرفِ عطف، جَنَيْتُ: فعل بافاعل معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ كُنْتُ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

چھٹے مقامے ''مراغیہ'' کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث نے ابوزید سروجی سے، ایک خاص ادبی صنعت کا حامل خط لکھوایا ہے۔ اور وہ ادبی صنعت یہ ہے کہ ہر دو کلموں میں سے پہلا کلمہ غیر منقوط اور دوسرا منقوط ہے اور یہی اس مقامے کا ادبی معیار ہے۔

واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک ادبی مجلس میں بیٹھا تھا، فصاحت و بلاغت کا ذکر چل رہا تھا۔ اُس مجلس میں جو اصحابِ کمال اور شہسوارانِ قلم موجود تھے، وہ سبھی بالاتفاق یہ بات کہہ رہے تھے کہ موجودہ زمانے میں جتنے بھی ادیب ہیں، وہ پہلے ادیبوں کے مقلد اور خوشہ چیں ہیں؛ وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی بات ایجاد نہیں کر سکتے۔ مجلس کے کنارے ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا تھا، جو اہلِ مجلس کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا۔ اس نے کہا: آپ لوگ گذشتہ زمانے کے لوگوں کو رو رہے ہیں اور اپنے ہمعصروں کی تحقیر و تنقیص کر رہے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں کی اس بات سے اتفاق نہیں، کیوں کہ اس دور میں بھی ایسے ادیب موجود ہیں، جو کلام کی تمام اصناف پر قادر اور قابو یافتہ ہیں۔ اس پر ناظمِ مجلس نے کہا: ایسا شخص کون ہے؟ اس نے کہا: میں خود ہی ہوں۔ ناظمِ مجلس نے پھر کہا: ارے میاں چھوٹا سا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا۔ اور ہمارے نزدیک چاندی اور سنگریزے میں فرق کرنا آسان ہے؛ اس لیے تو ایسی بڑی بات مت بول، جو تجھ میں نہ ہو اور اپنی آبرو کو رسوائیوں کا نشانہ نہ بنا۔ یہ شخص سمجھ گیا کہ لوگ میری بات کی سچائی میں شک کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: آپ حضرات میرا امتحان لے سکتے ہیں، جس سے آپ کو صحیح اور غلط کا پتہ چل جائے گا۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا: اسے میرے حوالے کر دو، میں اس کا امتحان لے لیتا ہوں۔ سبھی نے اسے اختیار دیدیا، تو اس نے بطور امتحان اس سے کہا: میرے حاکم نے مجھ سے کہا تھا: میں ایک مضمون لکھوں، جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوط ہوں اور دوسرے کے منقوط، میں نے ایک سال تک کوشش کی، مگر میں کامیاب نہ ہو سکا، اس لیے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں، تو ایسا مضمون لکھ کر دکھایئے۔ اس نے کچھ دیر تو سوچا۔ اس کے بعد پورا مضمون اس نے بالکل اسی طرح لکھوا دیا۔ پھر تو جماعت نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور انعام و اکرام سے نوازا اور اس سے تعارف چاہا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے اور مکان کہاں ہے؟ تو اس نے اشعار میں اپنا تعارف کرایا'' کہ قبیلہ غسان سے میرا تعلق ہے اور میرا مکان'' سروج'' میں ہے۔ حاکم کو جب یہ خبر پہنچی، تو اس نے بھی خوب انعام و اکرام سے نوازا، اور اسے اپنی ادبی مجلس کا نگراں بنانا چاہا؛ لیکن اس نے معذرت کر دی۔ حارث کہتے ہیں: میں نے پہچان لیا کہ یہ ''ابوزید سروجی'' ہے۔ میں نے لوگوں سے اس کا تعارف کرانا چاہا، تو اس نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا کہ میرا راز فاش نہ کریں۔ جب وہ تھیلی بھر کر نکلا اور جدا ہونے لگا، تو میں نظامت کے ٹھکرا دینے پر ملامت کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلا۔ تو اس نے مسکراتے ہوئے منھ پھیرا۔ اور ترنم کے ساتھ اشعار میں کہا: شہر در شہر گھومنا میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے، کیوں کہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس مقامے میں کل انیس (۱۹) اشعار ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

چھٹا مجلس واقعہ شہر "مراغہ" کی طرف منسوب ہے

اَلْمَرَاغِيَّةُ: منسوب الٰی مَراغہ۔اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدد ہے۔مراغہ: آذربائیجان کا ایک مشہور شہر ہے، جس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلْمَرَاغِيَّہ"۔

اس مقامے کو "مقامۂ خَیْفَاء" بھی کہتے ہیں۔خَیْفَاء: صفت مشبہ مؤنث ہے، جس کے معنی ہیں: ایک کالی اور ایک نیلی آنکھ والی، خَيِفَ الإِنْسَانُ وَغَيْرُهَا خَيَفًا (س) ایک نیلی اور ایک کالی آنکھ والا ہونا، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا کہ ہر دھائی کا چھٹا مقامہ ادبی ہوتا ہے، جس میں علامہ ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کرتے ہیں؛ چنانچہ اس مقامے میں علامہ نے ایک خط لکھا ہے، جس میں ہر پہلے کلمے کے تمام حروف غیر منقوط اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف منقوط ہیں۔اس مناسبت سے اس مقامے کو مقامۂ خیفاء کہہ دیتے ہیں۔

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظَرِ بِالْمَرَاغَةِ، وَقَدْ جَرٰى ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ، فَأَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ، وَأَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ، عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُنَقِّحُ الْإِنْشَاءَ، وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ، وَلَاخَلَفَ بَعْدَ السَّلَفِ، مَنْ يَّبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ، أَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ، وَأَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْأَوَانِ، الْمُتَمَكِّنَ مِنْ أَزِمَّةِ الْبَيَانِ، كَالْعِيَالِ عَلَى الْأَوَائِلِ، وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ بْنِ وَائِلٍ. وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ، عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ، فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِيْ شَوْطِهِمْ، وَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ، يُنْبِئُ تَخَازُرُ طَرْفِهِ، وَتَشَامُخُ أَنْفِهِ، أَنَّهُ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ، وَمُجْرَمِّزٌ سَيَمُدُّ الْبَاعَ، وَنَابِضٌ يَبْرِي النِّبَالَ، وَرَابِضٌ يَبْغِي النِّضَالَ.

۸، **ترجمہ**: حارث بن ہمام نے بیان کیا، کہا کہ میں شہر ''مراغہ'' میں واقع مجلسِ مناظرہ میں حاضر ہوا، (وہاں) بلاغت کا ذکر چھڑا، تو ان لوگوں نے جو کہ اصحابِ کمال اور شہسوارانِ قلم میں سے موجود تھے، اس بات پر اتفاق کیا کہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا، جو مضمون نویسی میں نکھار پیدا کر سکے اور اس میں جیسے چاہے تصرف کر سکے۔ اور نہ متقدمین کے بعد ایسا شخص آیا، جو نیا طریقہ ایجاد کر سکے؛ یا کسی اچھوتے مضمون پر خامہ فرسائی کر سکے۔ اور اس بات پر (اتفاق کیا) کہ اس زمانے کے انشا پردازوں میں سے وہ ماہر آدمی بھی، جو کہ زمامِ فصاحت پر قابو یافتہ ہو، پہلے لوگوں کا محتاج ہے؛ اگرچہ سَحبان بن وائل جیسی فصاحت کا مالک ہو۔ صورت حال یہ تھی کہ مجلس میں ایک ایسا متوسط العمر شخص موجود تھا، جو کنارے میں خدام کے کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ پس جب بھی لوگ اپنے کلام کی دوڑ میں دور نکل جاتے اور ۹، اپنے ذہن سے رطب و یابس (یا معقول و نامعقول باتیں) نکالتے، تو اس کی نگاہ کا سمٹنا اور اس کی ناک کا چڑھنا اس بات کا پتہ دیتا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لیے داؤ لگا رہا ہے اور جست لگانے کے لیے سکڑا ہوا ہے (لفظی ترجمہ: وہ سکڑا ہوا ہے عنقریب پھیلائے گا وہ دونوں ہاتھ کو) اور وہ ایک تیر انداز ہے، جو تیروں کو تیار کر رہا ہے۔ اور وہ گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا تیر اندازی کا ارادہ رکھتا ہے (یا آمادۂ پیکار ہے)

تحقیق: دِیْوَانٌ: مجلس، امورِ انتظامیہ کا مرکز۔ جمع: دَوَاوِیْن. دِیْوَان: اصل میں دِوَّانٌ (دو واو کے ساتھ) تھا۔ پہلے ''واو'' کو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے ''یا'' سے بدل دیا، دِیْوَان ہو گیا۔ دلیل یہ ہے کہ اس کی جمع: دَوَاوِیْن آتی ہے، جس میں دو واو ہیں۔

نَظَرٌ: بحث و تحیص۔ غور و خوض۔ نَظَرَ فِیْهِ نَظَرًا (ن) غور و فکر کرنا۔ دِیْوَانُ النَّظْرِ: مجلسِ مناظرہ۔

أَجْمَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اتفاق کیا۔ أَجْمَعَ عَلَیْهِ إِجْمَاعًا (افعال) اتفاق کرنا۔

فُرْسَانٌ: واحد: فَارِسٌ: گھوڑے سواری کا ماہر۔ گھوڑ اسوار۔ شہ سوار۔ مجازاً کسی بھی کام کا ماہر۔

یَرَاعَةٌ: وہ بانس یا نے جس کا قلم بنایا جائے، مجازاً قلم۔ جمع: یَرَاعٌ، فُرْسَانُ الْیَرَاعَةِ: شہسوارانِ قلم

بَرَاعَةٌ: کمال۔ مہارت۔ بَرُعَ بَرَاعَةً (ک) باکمال ہونا۔ ماہر ہونا۔ أَرْبَابُ الْبَرَاعَةِ: اصحابِ کمال۔

یُنَقِّحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نکھار پیدا کرے۔ نَقَّحَ الإِنْشَاءَ تَنْقِیْحًا (تفعیل) اجزائے زائدہ کو نکالنا، صاف کرنا۔ نکھارنا۔ اصلاح کرنا۔

إِنْشَاءٌ: مضمون نویسی۔ مضمون نگاری۔ أَنْشَأَ إِنْشَاءً (افعال) ذہن سے بات نکالنا۔ تخلیق کرنا۔ بنانا۔

یَتَصَرَّفُ: مضارع واحد غائب، وہ تصرف کرے، تَصَرَّفَ فِي الْأَمْرِ (تفعل) حسبِ منشا کام کرنا۔

خَلَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بعد میں آیا۔ خَلَفَهُ خلفًا (ن) پیچھے آنا (۲) قائم مقام ہونا۔

سَلَفٌ: واحد: سَالِفٌ: اسم فاعل، متقدمین۔ گذرے ہوئے لوگ (۲) مصدر بمعنی اسم مفعول: گذرے ہوئے لوگ۔ آباؤ اجداد۔ جمع: أَسْلَاف. سَلَفَ سَلْفًا (ن) گذرا ہوا ہونا۔ متقدم ہونا۔

يَبْتَدِعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ایجاد کرے۔ اِبْتِدَاعٌ (افتعال) ایجاد کرنا۔ نئی بات پیدا کرنا۔

غَرَّاءُ: أَغَرُّ صیغۂ صفت کا مؤنث، بمعنی روشن۔ سفید۔ جمع: غُرٌّ، غَرَّ غَرَرًا (س) سفید و روشن ہونا۔

يَفْتَرِعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ قابو پاسکے یا خامہ فرسائی کر سکے۔ اِفْتَرَعَ الْبِكْرَ (افتعال) بکارت دور کرنا۔ مراد: ایجاد کرنا، مشکل کام پر قابو پانا۔

رِسَالَةٌ: مضمون۔ خط۔ جمع: رَسَائِل ــــ عَذْرَاءُ: اچھوتی (۲) باکرہ عورت۔ مراد: ایسا مضمون جس پر کسی نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ جمع: عَذَارٰی وَعَذْرَاوَاتٌ. رِسَالَةٌ عَذْرَاءُ: اچھوتا مضمون۔

مُفْلِقٌ: اسم فاعل، ماہرِ فن، بے نظیر، قادر الکلام شاعر۔ أَفْلَقَ فِي الشِّعْرِ وَالْكِتَابَةِ، ماہر ہونا۔

كُتَّابٌ: واحد: كَاتِبٌ: مضمون نگار۔ انشا پرداز۔ ــــ أَوَان: زمانہ۔ وقت۔ جمع: آوِنَةٌ.

مُتَمَكِّنٌ: اسم فاعل۔ قادر۔ قابو یافتہ۔ تَمَكَّنَ مِنْ شَيْئٍ: قادر ہونا (تفعل) مِنْ: بمعنی عَلٰی۔

أَزِمَّةٌ: واحد: زِمَامٌ: لگام ــــ بَيَانٌ: فصاحت۔ أَزِمَّةُ الْبَيَانِ: زمامِ فصاحت۔

عِيَالٌ: واحد: عَيِّلٌ: دوسرے کے سہارے جینے والا۔ دست نگر۔ عَالَهُ عَوْلًا وَعِيَالَةً (ن) پرورش کرنا۔ اخراجات کا ذمہ دار ہونا۔ کفالت کرنا۔

كَهْلٌ: متوسط عمر کا آدمی۔ تیس سے پچاس سال کی عمر کا آدمی۔ ادھیڑ عمر، جمع: كُهُوْلٌ. كَهَلَ كُهُوْلًا (ف) ادھیڑ عمر کا ہونا۔

حَاشِيَةٌ: کنارہ (۲) بادشاہ کے مصاحبین، حاشیہ نشین، خدام۔ جمع: حَوَاشِيْ. پہلے ''حَاشِيَة'' سے مراد: کنارہ اور دوسرے ''حَاشِيَةٌ'' سے مراد: خدام ہیں۔

شَطَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دور نکل گیا۔ شَطَّ شَطًّا (ن، ض) دور نکلنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔

شَوْطٌ: مقررہ حد تک ایک دفعہ کی دوڑ۔ جمع: أَشْوَاطٌ۔ شَاطَ شَوْطًا (ن) مقررہ نشان تک دوڑنا۔

نَثَرُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے بکھیرا۔ نَثَرَهُ نَثْرًا (ن) بکھیرنا۔ نثر میں کلام کرنا۔

عَجْوَةٌ: عمدہ کھجور (جس کے متعلق مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کا درخت لگایا تھا) مراد: پسندیدہ باتیں۔ ــــ نَجْوَةٌ: خراب کھجور۔ مراد: غیر سنجیدہ باتیں۔ نامعقول باتیں۔

نَوْطٌ: چمڑے کا تھیلا۔ توشہ دان۔ مراد: ذہن۔ دماغ۔ جمع: أَنْوَاطٌ. نَاطَهُ نَوْطًا (ن) لٹکانا۔ توشے دان کو بھی ''نَوْطٌ'' اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کجاوے کے ساتھ لٹکایا جاتا ہے۔

يُنْبِئُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پتا دیتا ہے۔ أَنْبَأَ إِنْبَاءً (افعال) بتانا۔ خبر دینا۔

تَخَازُرٌ: (تفاعل) کنکھیوں سے دیکھنا۔ آنکھ گھورنے کے لیے سمیٹنا۔ طَرْفٌ: آنکھ۔ جمع: أَطْرَافٌ.

تَشَامُخٌ: (تفاعل) بلند ہونا، تکبر کرنا، شَمَخَ بِأَنْفِهِ شَمْخًا وَشُمُوْخًا (ف) ناک چڑھانا، تکبر کرنا۔

مُخْرَنْبِقٌ: اسم فاعل، داؤ لگانے والا۔ اِخْرِنْبَاقٌ: خاموش ہو کر سر جھکا کر بیٹھنا۔ داؤ لگانا (باب اِخْرَنْجم) ملحق برباعی مزید فیہ (افعِنلال)

يَنْبَاعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ٹوٹ پڑے۔ وہ حملہ آور ہوئے۔ اِنْبَاعَ اِنْبِيَاعًا (انفعال) پھیلنا، جست لگانا۔ مراد: ٹوٹ پڑنا، حملہ آور ہونا، بَاعَ بَوْعًا (ن) ہاتھ پھیلانا۔

فائدہ: إِنَّهُ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ: یہ ایک محاورہ ہے جو اس شخص کے بارے میں بولا جاتا ہے، جو طویل خاموشی اختیار کرے اور بے توجہ نظر آئے؛ لیکن فی الواقع وہ کوئی چال سوچ رہا ہو اور حملہ کرنے کی تاک میں ہو۔

مُجْرَمِّزٌ: اسم فاعل، سکڑنے والا۔ اِجْرِمَّازٌ: کودنے کے لیے بدن کو سمیٹنا۔ داؤ لگانا۔ تیار ہونا (باب اِخْرَنْجَم) ملحق برباعی مزید فیہ۔

يَمُدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پھیلا رہا ہے۔ مَدَّهُ مَدًّا (ن) پھیلانا۔ دراز کرنا۔

بَاعٌ: دو ہاتھ کے پھیلاؤ کا فاصلہ، جمع: أَبْوَاعٌ، مجازاً: ہمت، طاقت۔ مَدُّ الْبَاعِ: چھلانگ لگانا۔

نَابِضٌ: اسم فاعل، تیر انداز، نَبَضَ الْقَوْسَ نَبْضًا (ن) تیر پھینکنا، تیر پھینکنے کے لیے کمان کا چلہ کھینچنا۔

يَبْرِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تیار کر رہا ہے۔ بَرَى بَرْيًا (ض) تراشنا۔ چھیلنا۔ مجازاً: تیار کرنا۔

نِبَالٌ: واحد: نَبْلٌ: تیر۔ نَبَلَ نَبْلًا (ن) تیر چلانا۔

رَابِضٌ: اسم فاعل، گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا۔ رَبَضَ رَبْضًا (ض) گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ گھٹنے ٹیکنا۔

يَبْغِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ارادہ رکھتا ہے، بَغَاهُ بُغْيَةً (ض) طلب کرنا۔ چاہنا۔

نِضَالٌ: مقابلۂ تیر اندازی۔ نَاضَلَهُ مُنَاضَلَةً وَنِضَالًا (مفاعلت) تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔

فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ، وَفَاءَتِ السَّكَائِنُ، وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ، وَكَفَّ الْمُنَازِعُ،

وسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ، وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ والزَّاجِرُ، أَقْبلَ على الجَماعَةِ، وَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا، وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جدًّا، وعظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ، وافْتَتُّمْ فِي الْمَيْلِ إِلى مَنْ فَاتَ، وَغَمَصْتُمْ جِيْلَكُمْ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمْ اللِّدَاتُ، وَمَعَهُمْ اِنْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ، أَنَسِيْتُمْ يَاجَهَابِذَةَ النَّقْدِ، وَمَوَابِذَةَ الْحلِّ والْعَقْدِ!! مَا أَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ، وَبَرَّزَ فِيْهِ الْجَذَعُ على الْقَارِحِ، مِن الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ، وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ، وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ، وَالْأَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ!

ترجمہ: پس جب ترکش (ذہن ودماغ) خالی ہو گئے، سنجیدگیاں عود کر آئیں (یعنی خاموشی چھا گئی)، کلام کی آندھیاں تھم گئیں، جھگڑنے والے رک گئے، شوروغل بند ہو گیا اور جھڑ کنے والا اور جھڑکا یا جانے والا (غالب ومغلوب) خاموش ہو گئے، تو وہ شخص لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا: (خدا کی قسم) بلاشبہ تم نے ناقابلِ برداشت امر کا ارتکاب کیا ہے اور تم میانہ روی سے بہت دور ہٹ گئے ہو؛ تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے، گذشتہ لوگوں (مردوں) کی طرف میلان میں تم نے حد سے تجاوز کیا ہے اور اپنے ان ہمعصروں کو حقیر سمجھ لیا ہے، جن میں تمھارے ہم عمر ہیں اور ان کے ساتھ دوستیاں قائم ہیں۔ اے تنقید کے ماہر اور بست وکشاد کا اختیار رکھنے والو (اربابِ حل وعقد)! کیا تم ان چیزوں کو بھول گئے ہو، جنھیں بہترین ذہنوں نے ظاہر کیا ہے اور جن میں چھوٹی عمر کے لوگ، بڑی عمر کے لوگوں پر فوقیت لے گئے ہیں یعنی صاف ستھری عبارتیں، شیریں استعارے، آراستہ مضامین اور پسندیدہ قافیے۔

تحقیق: نُثِلَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، وہ خالی کر دیئے گئے۔ نَثَلَ الكِنَانَةَ نَثْلًا (ن،ض) ترکش خالی کرنا۔ —— كَنَائِنُ: واحد: كِنَانَةٌ: تیروں کا تھیلا۔ ترکش۔

فَاءَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ لوٹ آئی۔ فَاءَ فَيْئًا (ض) لوٹنا۔

سَكَائِنُ: واحد: سَكِيْنَةٌ: سنجیدگی۔ سکون۔ وقار۔ سَكَنَ سُكُوْنًا (ن) سکون پذیر ہونا۔

رَكَدَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ تھم گئی۔ رَكَدَ رُكُوْدًا (ن) ساکن ہونا۔ ٹھیرنا۔

زَعَازِعُ: واحد: زَعْزَعَةٌ: آندھی۔ زوردار ہوا۔ زَعْزَعَهٗ زَعْزَعَةً (باب بعثر) زور سے ہلانا۔

كَفَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ رُک گیا۔ كَفَّ عنه كَفًّا (ن) رُکنا۔ باز آنا۔

مُنَازِعٌ: اسم فاعل، جھگڑنے والا۔ مناظر۔ نَازَعَهٗ مُنَازَعَةً ونِزَاعًا (مفاعلت) جھگڑنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

زَمَاجِرُ: واحد: زَمْجَرَةٌ: شوروشغب۔ چیخ وپکار۔ زَمْجَرَةٌ(باب بعثر) چیخنا، چلانا، شور مچانا۔
مَزْجُوْرٌ: اسم مفعول، جھڑکا جانے والا۔ زَجَرَهٗ زَجْرًا(ن) جھڑکنا۔ دھمکانا۔ زَاجِرٌ: جھڑکنے والا۔
أَقْبَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ متوجہ ہوا۔ أَقْبَلَ عليه إقْبالًا(افعال) متوجہ ہونا۔
جِئْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے ارتکاب کیا۔ جَاءَ الشيئَ جَيْئًا وَمَجِيْئًا(ض) ارتکاب کرنا۔
إِدًّا: صیغہ صفت، ناقابل برداشت کام، جمع: إِدَدٌ وإِدَادٌ۔ أَدَّهُ الْأَمْرُ أَدًّا(ض) سخت ودشوار ہونا۔
جُزْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم دور ہٹ گئے۔ جَازَ عَنِ الشَّيْئِ جَوْزًا(ن) تجاوز کرنا۔
قَصْدٌ: اعتدال۔ میانہ روی۔ قَصَدَ فِي الْأَمْرِ قَصْدًا(ض) درمیانی راہ اختیار کرنا۔
جِدًّا: بمعنی بہت۔ یہ لفظ مفعول مطلق کے طور پر اور کسی اسم صفت کی تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
عَظَّمْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے بڑا سمجھ لیا۔ عَظَّمَهٗ تَعْظِيْمًا(تفعیل) بڑا سمجھنا۔ بڑا بنانا۔
رُفَاتٌ: بوسیدہ چیز، ریزے، چورا۔ رَفَتَ رَفْتًا(ن) توڑنا۔ چورا کرنا(۲) چورا ہونا(لازم ومتعدی)
اِفْتَتُّمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے حد سے تجاوز کیا۔ اِفْتِيَاتٌ(افتعال) حد سے بڑھنا۔
غَمَصْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے حقیر سمجھا۔ غَمِصَهٗ غَمْصًا(ض) حقیر سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔
جِيْلٌ: ہمعصر، ایک زمانے کے لوگ، نسل۔ جمع: أَجْيَالٌ وجِيْلَانٌ.
لِدَاتٌ: واحد: لِدَةٌ: ہم عمر، ہم عصر، ہم جولی۔ لِدَةٌ: اصل میں وِلْدٌ: تھا۔ واو کی حرکت لام کو دے کر، واو حذف کر دیا گیا اور اخیر میں "ۃ" بڑھادی گئی۔ وَلَدَتِ الْأُنْثٰى لِدَةً وَوِلَادَةً (ض) جننا۔
اِنْعَقَدَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قائم ہے۔ اِنْعِقَادٌ(انفعال) قائم ہونا۔ ٹھیر جانا۔
مَوَدَّاتٌ: واحد: مَوَدَّةٌ: دوستی۔ تعلق۔ محبت۔ وَدَّهٗ وَدًّا وَمَوَدَّةً(س) محبت کرنا، خواہش کرنا۔
أَنَسِيْتُمْ: ہمزہ برائے استفہام۔ نَسِيْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم بھول گئے ہو۔ نَسِيَهٗ نِسْيَانًا (س) بھولنا۔ بعض نسخوں میں ہمزہ استفہام کا نہیں، افعال کا ہے، أي أَنْسَيْتُمْ: تم نے بھلا دیا۔ أَنْسَاهُ الشَّيئَ (افعال) بھلا دینا۔
جَهَابِذَةٌ: واحد: جِهْبِذٌ یا جَهْبَذٌ: ماہر فن، کھرے کھوٹے کو پرکھنے کا ماہر۔
نَقَدٌ: تنقید، نکتہ چینی۔ نَقَدَ الناسَ نَقْدًا(ن) نکتہ چینی کرنا۔ تنقید کرنا۔
مَوَابِذَةٌ: واحد: مَوْبِذٌ(بفتح الميم وبفتح الباء وكسرها) اصل معنی: حاکم مجوس، مراد: حاکم مسلمانان، صاحب اختیار۔ بلند رتبہ۔ یہ فارسی لفظ ہے۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

اَلْحَلُّ وَالْعَقْدُ: انتظام وانصرام۔ بست وکشاد۔ حَلَّ حَلاًّ (ن) گرہ کھولنا۔ الجھے ہوئے معاملہ کو سلجھانا۔ عَقَدَ عَقْدًا (ض) باندھنا۔ گرہ لگانا۔ معاملہ کرنا۔ مَوَابِذَةُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ، ارباب حل وعقد۔

طَوَارِفُ: واحد: طَارِفَةٌ: عمدہ اور نئی شے۔ طَرُفَ طَرَافَةً (ک) انوکھا ہونا۔

قَرَائِحُ: واحد: قَرِيْحَةٌ: ذہن۔ طبیعت۔ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ: اضافة الصفة الى الموصوف، أي: القَرَائِحُ الطَّارِفَةُ۔ معنی: بہترین ذہن، نئی طبیعتیں۔

بَرَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ فوقیت لے گیا۔ بَرَّزَ عَلَيْهِ تَبْرِيْزًا: فوقیت لے جانا۔ غلبہ پانا۔

جَذَعٌ: گھوڑے کا دو سالہ بچہ۔ مراد: کمسن، نوعمر، نو جوان۔ جمع: جِذَاعٌ وَجِذْعَانٌ۔

قَارِحٌ: گھوڑے یا سم والے جانور کا پانچ سالہ بچہ۔ مراد: عمر رسیدہ آدمی، جمع: قَوَارِحُ وقُرَّحٌ۔

عِبَارَاتٌ: واحد: عِبَارَةٌ: ایسے الفاظ کا مجموعہ جس سے کوئی مراد ظاہر کی جائے۔ جملے اور مضامین۔

مُهَذَّبَةٌ: اسم مفعول، صاف ستھری۔ آراستہ۔ تَهْذِيْبٌ: اصلاح کرنا۔ کسی شے کو زوائد سے پاک کرنا۔

اِسْتِعَارَاتٌ: واحد: اِسْتِعَارَةٌ: کسی معنی کو ادا کرنے کے لیے ایسا لفظ اختیار کرنا جو کسی دوسرے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو (۲) عارضی طور پر کوئی شے استعارہ کے لیے لینا۔ کسی چیز کو عاریۃً طلب کرنا۔

مُسْتَعْذَبَةٌ: اسم مفعول، شیریں۔ پرلطف۔ اِسْتِعْذَابٌ (استفعال) مٹھاس محسوس کرنا۔ لطف اندوز ہونا۔

مُوَشَّحَةٌ: اسم مفعول، آراستہ۔ وَشَّحَ تَوْشِيْحًا (تفعیل) آراستہ کرنا، سجانا۔

أَسَاجِيْعُ: واحد[1] أُسْجُوْعَةٌ: مقفّٰی عبارت، مقفّٰی کلام۔ سَجَعَ الْكَلَامَ سَجْعًا (ف) مقفّٰی کلام کرنا۔

مُسْتَمْلَحَةٌ: اسم مفعول، نمکین، پسندیدہ، پرلطف۔ اِسْتِمْلَاحٌ (استفعال) نمکین پانا۔ خوبصورت پانا۔

وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ إِذَا أُنْعِمَ النَّظَرُ، مِنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ، الْمَعْقُوْلَةِ الشَّوَارِدِ، الْمَأْثُوْرَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ، لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ! وَإِنِّي لَأَعْرِفُ الْآنَ مَنْ إِذَا أَنْشَأَ وَشَّى، وَإِذَا عَبَّرَ حَبَّرَ، وَإِنْ أَسْهَبَ أَذْهَبَ، وَإِذَا أَوْجَزَ أَعْجَزَ، وَإِنْ بَدَهَ شَدَهَ، وَمَتَى اخْتَرَعَ خَرَعَ. فَقَالَ لَهُ نَاظُوْرَةُ

---

[1] القاموس الوحید و مصباح اللغات۔ البتہ حاشیہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ میں یہ لکھا ہے کہ أَسَاجِيْعُ. أُسْجَاعٌ کی جمع ہے اور أُسْجَاعٌ، سَجْعٌ کی جمع ہے: هكذا ذكره الشيخ الإمام محمد بن أبي بكر الرازي في قاموسه المعروف بـ "مختار الصحاح" على صفحة ۱۲۱۔

الـدِّيْـوَان، وَعَيْنُ أُوْلٰئِكَ الْأَعْيَان: مَنْ قَارِعُ هٰذِي الصَّفَاةِ، وَقَرِيْعُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ، فَقَـالَ: إِنَّـهُ قِـرْنُ مَـجَالِكَ، وَقَرِيْنُ جِدَالِك؛ وَإِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيبًا، وَادْعُ مُجِيبًا، لِتَرىٰ عَجِيبًا.

ترجمہ: اور حاضرین اگر غور کریں گے (تو ان کو معلوم ہوگا) کہ پرانے لوگوں کے لیے کچھ نہیں ہے، سوائے ان مضامین کے کہ جن کے چشمے (کثرت آمد و رفت سے) گدلے ہو چکے ہیں (وہ معانی بار بار استعمال ہو چکے ہیں) اور جن کے غیر مانوس الفاظ زبردستی ٹھونسے ہوئے ہیں (کتابوں میں محفوظ کیے گئے ہیں) اور جو اُن سے پیدائش کے قدیم ہونے کی بنا پر منقول ہیں؛ اس لیے نہیں کہ پانی پی کر لوٹنے والے (مقدم) کو چشمۂ آب پر آنے والے (مؤخر) کے اوپر تقدم حاصل[1] ہے۔ اور میں اب یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں کہ وہ اگر مضمون لکھے تو خوبصورت بنائے، مافی الضمیر کو ظاہر کرے تو پُر رونق بنائے، اگر وہ کلام میں تفصیل کرے تو (عقل کو) حیران کردے، (دوسرا ترجمہ: اگر وہ کلام میں تفصیل کرے تو (اس کو) سونے جیسا بنادے) اگر اختصار کرے تو (اس کی نظیر سے) عاجز بنادے، اگر برجستہ کلام کرے، تو حیرت میں ڈال دے اور جب ایجاد کرے، تو (دامنِ ایجاد کو) چاک کر ڈالے۔ اس پر اس سے ناظم مجلس اور ان سر برآوردہ لوگوں کے صدر نے کہا: اس چٹان کو توڑنے والا اور ان صفتوں پر قابو پانے والا کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ تمھارا میدان کا ساتھی اور تمھارا رفیقِ مناظرہ ہے۔ اور اگر تم یہ بات چاہو، تو تم ایک بہترین گھوڑے کو قابو کرو اور لبیک کہنے والے کو دعوت دو، تاکہ تم تعجب خیز بات دیکھو (تاکہ تم انشا اور مضمون نگاری کا عجیب کمال دیکھو)

تحقیق: قُدَمَاء: واحد: قَدِيْم: پرانا۔ پرانے لوگ۔ قَدُمَ قِدَمًا وَقَدَامَةً (ک) پرانا ہونا۔

أَنْعَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غور کیا۔ أَنْعَمَ النَّظَرَ فِيْهِ إِنْعَامًا (افعال) غور کرنا۔

مَعَانِيْ: واحد: مَعْنٰى: مقصد، مضمون۔ عَنَى بِالْقَوْلِ كَذَا عِنَايَةً (ض) قصد کرنا۔

مَـطْرُوْقَةٌ: اسم مفعول، وہ شے جو کثرتِ آمد و رفت سے گدلی کردی گئی ہو۔ اونٹوں کا گندا کیا ہوا پانی۔ مستعمل۔ طَرَقَ الْإِبِلُ الْمَاءَ طَرْقًا (ن) اونٹ کا پانی میں گھسنا (اور اسے گدلا کردینا)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ متقدمین نے جو انوکھے مضامین اور ادبی استعارات وغیرہ بیان کیے ہیں، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ زمانے کے اعتبار سے ہم سے پہلے ہیں؛ اس سے متقدمین کی متاخرین پر کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی؛ کیونکہ اگر متقدمین یہ مضامین بیان نہ کرتے، تو متاخرین میں ایسی صلاحیت کے لوگ موجود ہیں وہ بیان کر لیتے۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "المَرَاغِيَّةُ"

مَوَارِدُ: واحد: مَوْرِدٌ: (اسم ظرف) چشمۂ آب۔ تالاب۔ گھاٹ۔ وَرَدَ الماءَ وُرُوْدًا (ض) پانی پر آنا۔ اَلْمَعَانِيْ الْمَطْرُوْقَةُ الْمَوَارِدُ سے مراد: ایسے معانی ہیں جو بار بار استعمال ہو چکے ہیں۔

مَعْقُوْلَةٌ: اسم مفعول، باندھے ہوئے۔ عَقَلَ البعِيْرَ عقْلاً (ض) باندھنا۔ عقل کو بھی عقل اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ انسان کو برائی اور لایعنی امور سے روکنے اور باندھنے کا کام دیتی ہے۔

شَوَارِدِ: واحد: شَارِدَةٌ: غیر مانوس الفاظ۔ شَرَدَ اللَّفْظُ شُرُوْدًا (ن) لفظ کا ذہن سے نکلنا۔

مَأْثُوْرَةٌ: اسم مفعول، منقول، أَثَرَ الْحَدِيْثَ أَثْرًا (ن) نقل کرنا ـــ تَقَادُمٌ: مصدر (تفاعل) پرانا ہونا۔

مَوَالِدُ: واحد: مَوْلِدٌ: مصدر میمی بمعنی پیدائش۔ یا اسم ظرف: زمانۂ پیدائش۔ وِلاَدَةٌ (ض) بچہ پیدا ہونا ـــ تَقَدُّمٌ: پیش قدمی، پیش رفت، تَقَدَّمَ فُلاَنٌ تَقَدُّمًا (تفعل) آگے بڑھنا۔

صَادِرٌ: اسم فاعل، پانی پی کر لوٹنے والا۔ صَدَرَ الإِبِلُ عَنِ الماءِ صَدْرًا (ن ض) اونٹ کا پانی پی کر واپس ہونا ـــ وَارِدٌ: اسم فاعل، چشمۂ آب پر آنے والا۔ وَرَدَ الماءَ وُرُوْدًا (ض) پانی پر آنا۔

أَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مضمون لکھا۔ أَنْشَأَ الشَّيْئَ (افعال) اپنے ذہن سے مضمون لکھنا۔ تالیف کرنا، یہاں قافیہ کی ضرورت سے خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل لیا ہے۔

وَشَّى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خوبصورت بنایا۔ تَوْشِيَةٌ (تفعیل) خوبصورت بنانا۔

عَبَّرَ: ماضی، اس نے مافی الضمیر کو ظاہر کیا۔ عَبَّرَ عَنْ مَا فِيْ نَفْسِهِ (تفعیل) مافی الضمیر کو ظاہر کرنا۔

حَبَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پُررونق بنایا۔ حَبَّرَهُ تَحْبِيْرًا (تفعیل) پُررونق بنانا۔ مزین کرنا۔

أَسْهَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تفصیلی کلام کیا، أَسْهَبَ الْكَلاَمَ (افعال) کلام کو طول دینا۔

أَذْهَبَ: ماضی، اس نے حیران کر دیا۔ أَذْهَبَهُ (افعال) زائل کرنا، حیران کرنا (۲) سونے جیسا بنا دینا۔

أَوْجَزَ: ماضی، اس نے اختصار کیا۔ أَوْجَزَ الْكَلاَمَ (افعال) اختصار کرنا۔ کلام کو مختصر کر دینا۔

أَعْجَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عاجز بنا دیا۔ إِعْجَازٌ (افعال) عاجز بنانا۔

بَدَهَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برجستہ کلام کیا۔ بَدَهَ بَدَاهَةً (ف) بے ساختہ بولنا۔ برجستہ بولنا۔

شَدَهَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حیرت میں ڈال دیا۔ شَدَهَ شَدْهًا (ف) حیرت میں ڈالنا۔

اِخْتَرَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ایجاد کیا۔ اِخْتِرَاعٌ (افتعال) ایجاد کرنا۔

خَرَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چاک کیا۔ خَرَعَهُ خَرْعًا (ف) چاک کرنا۔ پھاڑنا۔

نَاظُوْرَةٌ: اسم مبالغہ، صدرِ مجلس۔ ناظم۔ نَظَرَ نَظْرًا (ن) دیکھنا۔ نَاظُوْرَةُ الدِّيْوَانِ: ناظم مجلس۔

صدرِ مجلس۔ —— عَيْنٌ: سر برآوردہ۔صدر۔جمع: أعْيَانٌ.

قَارِعٌ: اسم فاعل، چوٹ لگانے والا۔قَرَعَهُ قَرْعًا(ف) چوٹ لگانا۔هٰذِيْ: اسم اشارہ مؤنث۔

صَـفَـاةٌ: چوڑا چکنا، سخت پتھر یا پتھر کی چٹان۔مراد: پتھر جیسی سخت بات۔جمع: صَـفًـا (بحذف التا) قَارِعُ الصَّفَاةِ: پتھر توڑنے والا۔ پتھر جیسی سخت بات کا دعوی کرنے والا۔

قَـرِيْعٌ: صیغۂ صفت۔قرعہ اندازی میں غالب آنے والا۔مالک۔سردار۔مراد: مشکل کام کرنے والا۔قابو پانے والا۔جمع: قَرْعٰى وَقُرَعَاءُ. قَرَعَهُ قَرْعًا(ن) قرعہ میں غالب آنا۔

قِرْنٌ: وہ شخص جو علم اور صلاحیت میں انسان کا ہم پلہ ہو، ہم پلہ، ہمجولی، ساتھی۔جمع: أَقْرَانٌ. قَرَنَهُ إِلٰى كَذَا قَرْنًا(ض) ملانا۔باندھنا۔ —— قَرِيْنٌ: ساتھی، رفیق، شریک کار۔جمع: قُرَنَاءُ.

مَجَالٌ: اسم ظرف، میدانِ کار۔گھومنے کی جگہ۔جمع: مَجَالَاتٌ. جَالَ جَوْلَانًا(ن) گھومنا۔پھرنا۔

جِدَالٌ: مناظرہ۔بحث ومباحثہ۔تکرار۔جَادَلَهُ مُجَادَلَةً وَجِدَالًا(مفاعلت) بحث کرنا۔جھگڑا کرنا۔

رُضْ: امر واحد حاضر، تو قابو میں کر۔رَاضَ رَوْضًا(ن) گھوڑے کو سدھانا۔ہلانا، قابو میں کرنا۔

نَجِيْبٌ: شریف النسل شخص، (۲) عمدہ نسل کا گھوڑا۔جمع: نُجَبَاءُ. نَجَابَةً(ک) شریف الاصل ہونا۔

أُدْعُ: امر واحد حاضر، تو دعوت دے۔دَعَا دُعَاءً(ن) پکارنا۔بلانا (۲) دعوت دینا۔

مُجِيْبًا: اسم فاعل، لبیک کہنے والا۔تابعدار۔جواب دینے والا۔أَجَابَهُ إِجَابَةً(افعال) جواب دینا۔

عَجِيْبًا: حیرت ناک۔قابلِ تعجب۔تعجب خیز بات۔عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا(س) تعجب کرنا۔

فَقَالَ لَهُ: يَاهٰذَا، إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَايَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْيِيْزَ عِنْدَنَا بَيْنَ الْفِضَّةِ وَالْقِضَّةِ مُتَيَسِّرٌ، وَقَلَّ مَنِ اسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، أَوِ اسْتَثَارَ نَقْعَ الْإِمْتِحَانِ، فَلَمْ يُقْذَ بِالْإِمْتِهَانِ، فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَاتُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ، فَقَالَ: كُلُّ امْرِئٍ أَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهِ؛ وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ. فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيْمَا يُسْبَرُ بِهِ قَلِيْبُهُ؛ وَيُعْمَدُ فِيْهِ تَقْلِيْبُهُ؛ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: ذَرُوْهُ فِيْ حِصَّتِيْ، لِأَرْمِيَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِيْ، فَإِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ، وَمِحَكُّ الْمُنْتَقِدِ، فَقَلَّدُوْهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ الزَّعَامَةَ، تَقْلِيْدَ الْخَوَارِجِ أَبَا نَعَامَةَ.

ترجمه: تو اس ناظم نے اس سے کہا: ارے میاں! چھوٹا سا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا

ہے اور ہمارے نزدیک چاندی اور سنگریزے میں فرق کرنا آسان ہے۔ اور ایسے کم ہیں جو تیر اندازی کا نشانہ بنے ہوں، پھر انھوں نے لاعلاج بیماری سے چھٹکارا پایا ہو، یا انھوں نے آزمائش کی گردا ڑائی ہو، پھر ذلت کی کنک ان کی آنکھ میں نہ گری ہو، اس لیے تو اپنی آبرو کو رسوائیوں کا نشانہ نہ بنا اور ہمدرد کی نصیحت سے منھ نہ پھیر۔ تو اس نے کہا: ہر شخص اپنے تیر کی علامت کو زیادہ جانتا ہے (ہر شخص اپنی حالت خوب جانتا ہے) اور عنقریب رات صبح سے الگ ہو جائے گی (حقیقت معلوم ہو جائے گی)۔ پس جماعت نے ایسی بات کے سلسلے میں سرگوشی کی کہ جس کے ذریعہ اس کے علم کی گہرائی کو ناپا جائے اور اس کے اندر اُسے الٹنے کا قصد کیا جائے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: اسے میرے حصے میں چھوڑ دو، تاکہ میں اس پر اپنے واقعہ کا پتھر پھینکوں، اس لیے کہ وہ (واقعہ) ناقابلِ حل گتھی ہے اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ تو انھوں نے اس معاملہ میں اس کی سربراہی کی اسی طرح پیروی کی، جیسے کہ خارجیوں نے ابونعامہ کی پیروی کی تھی۔ (دوسرا ترجمہ: انھوں نے اس معاملے میں قیادت اس کے سپرد کر کے اس کی ایسی تقلید کی جیسی خوارج نے "ابونعامہ" کی تقلید کی تھی)

تحقیق :بُغَاثٌ :سفید سیاہی مائل رنگ کا ایک کمزور اور سست رفتار پرندہ، جو گدھ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مردار خور۔ واحد: بُغَاثَةٌ: جمع: بُغْثَانٌ.

لَایَسْتَنْسِرُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ گدھ نہیں بن سکتا ہے۔ اِسْتِنْسَارٌ (استفعال) گدھ جیسا بننا۔ نَسْـــرٌ: گدھ۔ ایک طاقتور مضبوط بازوں والا بلند و تیز رفتار مڑی ہوئی چونچ والا شکاری پرندہ۔ جمع: نُسُوْرٌ. بُغَاثٌ: سے مراد: کمزور اور کم حیثیت انسان۔ نَسْرٌ سے مراد: بلند رتبہ انسان۔ طاقتور انسان۔

فائدہ :اِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَایَسْتَنْسِرُ :چھوٹا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں جس کی جتنی حیثیت ہوتی ہے، اتنی ہی رہتی ہے یعنی ہمارے یہاں جاہل عالم نہیں سمجھا جاتا۔ علامہ حریری رحمہ اللہ نے یہ تعبیر مشہور عربی مثل: اِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا يَسْتَنْسِرُ سے لی ہے، یعنی چھوٹا پرندہ بھی ہمارے یہاں گدھ بن جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے پڑوس میں آجاتا ہے وہ ہماری وجہ سے معزز بن جاتا ہے۔

تَمْيِيْزٌ: فرق، امتیاز۔ مَيَّزَهٗ تَمْيِيْزًا (تفعیل) فرق کرنا۔ امتیاز کرنا۔ جدا کرنا۔

قَضَّةٌ: قَضٌّ کا اسم مرہ، سنگ ریزہ، کنکری۔ جمع: قِضَاضٌ. قَضَّ قَضًّا وقَضَضًا (س) کنکریلا ہونا۔

مُتَيَسِّرٌ: اسم فاعل، آسان۔ تَيَسُّرٌ (تفعل) آسان ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

اِسْتَهْدَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نشانہ بنا۔ اِسْتَهْدَفَ لِلْأَمْرِ (استفعال) نشانہ بننا۔ نشانہ پر آنا۔
نِضَالٌ: تیراندازی۔ نَاضَلَهُ مُنَاضَلَةً وَنِضَالًا (مفاعلت) باہم تیراندازی کرنا۔
خَلَصَ: ماضی، اس نے چھٹکارا پایا۔ خلص مِنَ الدَّاءِ خُلُوْصًا وَخَلَاصًا (ن) چھٹکارا پانا۔
عُضَالٌ: لاعلاج، ناقابل حل۔ دَاءٌ عُضَالٌ: لاعلاج بیماری۔ عَضَلَ بِهِ الْأَمْرُ عَضْلًا (ن) معاملے کا سنگین ہونا، الجھا ہوا ہونا، مشکل ہونا، لاعلاج ہونا۔
اِسْتَثَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے گرد اڑائی۔ اِسْتِثَارَةٌ: (استفعال) گرد اڑانا۔
نَقْعٌ: گرد وغبار۔ جمع: نُقُوْعٌ وَنِقَاعٌ۔ —— لَمْ يُقْذَ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، آنکھ میں کنک نہیں گری۔ قَذِيَ قَذًى (س) آنکھ میں کنک پڑنا۔
اِمْتِهَانٌ: ذلت۔ اِمْتَهَنَهُ (افتعال) ذلیل وحقیر سمجھنا، مَهُنَ مَهَانَةً (ک) ذلیل وحقیر ہونا۔
لَاتُعَرِّضْ: فعل نہی حاضر، تو نشانہ نہ بنا۔ عَرَّضَ فلانًا لِكَذَا (تفعیل) نشانہ بنانا۔ کسی کو کسی شے کی زد میں لانا۔ —— عِرْضٌ: آبرو۔ عزت۔ جمع: أَعْرَاضٌ۔
مَفَاضِحُ: واحد: مَفْضَحٌ: رسوائی، بدنامی، مصدر میمی از فَضَحَهُ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا، بدنام کرنا۔
لَاتُعْرِضْ: فعل نہی حاضر، منہ نہ پھیر۔ أَعْرَضَ عَنْهُ إِعْرَاضًا (افعال) منہ پھیرنا۔ بے رخی اختیار کرنا۔
نَصَاحَةٌ: نصیحت۔ ہمدردی نَصَحَهُ نُصْحًا وَنَصَاحَةً (ف) نصیحت کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ نَاصِحٌ: ہمدرد۔ خیرخواہ۔ جمع: نُصَّاحٌ۔ —— قِدْحٌ: وہ تیر جس سے جوا وغیرہ کھیلا جاتا ہے۔ جمع: أَقْدَاحٌ۔
فائدہ: اہل عرب جوا کھیلتے ہوئے جوا کھیلنے کے تیروں پر نشان لگاتے تھے، تاکہ ہر آدمی اپنے تیر کو پہچان سکے، اس ادھیڑ عمر کے شخص نے كُلُّ امْرِئٍ أَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهِ سے اسی رواج کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہر آدمی اپنے تیر کی علامت کو خوب پہچانتا ہے۔ یعنی ہر آدمی اپنی حالت خوب جانتا ہے۔
سَيَتَفَرَّى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عنقریب الگ ہو جائے گی۔ تَفَرِّيْ (تفعل) پھٹنا۔ تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ: رات گذر کر صبح نمودار ہونا۔
تَنَاجَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے سرگوشی کی۔ تَنَاجِيْ (تفاعل) سرگوشی کرنا۔
يُسْبَرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ ناپا جائے۔ سَبَرَهُ سَبْرًا (ن) آزمانا۔ گہرائی معلوم کرنا۔
قَلِيْبٌ: گہرا کنواں۔ مراد: علم کی گہرائی۔ جمع: قُلُبٌ وَأَقْلِبَةٌ۔ قَلَبَهُ قَلْبًا (ض) الٹنا۔ پلٹنا۔
يُعْمَدُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ قصد کیا جائے۔ عَمَدَهُ عَمْدًا (ض) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "المَرَاغِيَّةُ"

تَقْلِيْبٌ: مصدر از قَلَّبَهُ (تفعیل) اچھی طرح الٹ پلٹ کرنا، بالکل پلٹ دینا۔

ذَرُوْا: امر جمع حاضر، تم چھوڑ دو۔ وَذَرَهُ وَذْرًا (ض) چھوڑنا۔ اس کے صرف مضارع اور امر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں؛ ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا۔

حِصَّةٌ: حصہ۔ حق۔ جمع: حِصَصٌ۔ ــــ أَرْمِيْ: مضارع واحد متکلم، میں پھینکوں۔ رَمَى الشيئَ رَمْيًا (ض) پھینکنا۔ ڈالنا۔ تیر چلانا۔ ــــ قِصَّةٌ: واقعہ۔ کہانی۔ جمع: قِصَصٌ.

عُضْلَةٌ: ناقابل حل۔ جمع: عُضَلٌ. عَضَلَ به الْأَمْرُ عَضْلًا (ن) معاملے کا سنگین ہونا، مشکل ہونا۔

عُقَدٌ: واحد: عُقْدَةٌ: گتھی، الجھا ہوا مسئلہ۔ گرہ۔ عُضْلَةُ الْعُقْدَةِ: ناقابلِ حل معمہ۔ نا سلجھنے والی گتھی۔ عَقَدَ عَقْدًا (ض) گرہ لگانا۔ الجھانا۔ پیچیدہ بنانا۔

مِحَكٌّ: اسم آلہ۔ کسوٹی۔ پرکھنے کا آلہ۔ جمع: مِحَكَّاتٌ. حَكَّ الشيئَ بكذا حَكًّا (ن) رگڑنا۔

مُنْتَقَدٌ: جانچ، مصدر میمی از اِنْتَقَدَ الكَلَامَ اِنْتِقَادًا (افتعال) پرکھنا، جانچنا، تنقید کرنا۔

قَلَّدُوْا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے پیروی کی۔ قَلَّدَ فُلَانًا تَقْلِيْدًا (تفعیل) تقلید و اتباع کرنا (۲) قَلَّدَهُ الزَّعَامَةَ: قیادت سپرد کرنا۔

زَعَامَةٌ: سربراہی، سرداری، قیادت۔ زَعَمَ عَلَى الْقَوْمِ زَعَامَةً (ن،ف) سرداری کرنا۔ سردار بننا۔

خَوَارِج: واحد: خَارِجِيٌّ: فرقۂ خوارج سے تعلق رکھنے والا۔ خَارِجِيَّةٌ: فرقۂ معروفہ۔ ایک اسلامی فرقہ جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

أَبَانَعَامَةَ: بنو تمیم کا ایک مشہور شاعر اور بہادر سپاہی جسے خارجیوں نے اپنا امیر بنالیا تھا، اس کا اصل نام قطری ہے، جو شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے اور کنیت ابو محمد ہے۔ اس کے گھوڑے کا نام "نعامہ" تھا، جنگ میں اس گھوڑے کے نام کی نسبت سے اپنی کنیت "ابو نعامہ" رکھ لیتا تھا۔

فَأَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ، وَقَالَ: اعْلَمْ أَنِّيْ أُوَالِي هٰذَا الْوَالِيْ، وَأُرَقِّعُ حَالِيْ بِالْبَيَانِ الْحَالِيْ، وَكُنْتُ أَسْتَعِيْنُ عَلَى تَقْوِيْمِ أَوَدِيْ فِيْ بَلَدِيْ، بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِيْ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِيْ. فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِيْ، وَنَفِدَ رَذَاذِيْ، أَمَّمْتُهُ مِنْ أَرْجَائِيْ بِرَجَائِيْ، وَدَعَوْتُهُ لِإِعَادَةِ رُوَائِيْ وَإِرْوَائِيْ؛ فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَرَاحَ، وَغَدَا بِالْإِفَادَةِ وَرَاحَ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْمَرَاحِ إِلَى الْمُرَاحِ، عَلَى كَاهِلِ الْمِرَاحِ؛ قَالَ: قَدْ أَزْمَعْتُ أَلَّا أُزَوِّدَكَ بَتَاتًا؛

وَلاَأَجْمَعَ لَكَ شَتَاتًا، أَوْ تُنْشِئَ لِيْ أَمَامَ ارْتِحَالِكَ، رِسَالَةً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ، حُرُوْفُ إِحْدٰى كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا النُّقَطُ، وَحُرُوْفُ الْأُخْرٰى لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ.

ترجمه: پھر وہ شخص ادھیڑ عمر والے آدمی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: سنو! میں اِس حاکم سے تعلق رکھتا ہوں اور شیریں بیانی سے اپنی حالت درست کرتا ہوں۔ اور میں (اس سے پہلے) اپنے وطن میں اپنی کجی کو درست کرنے (اپنی ضرورت کو پورا کرنے) میں، اپنی دولت سے مدد لیا کرتا تھا، جو کہ میرے (خاندان کے) افراد کی تعداد کے کم ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ تھی؛ لیکن جب میری پیٹھ بوجھل ہوگئی (یعنی بال بچے زیادہ ہوگئے) اور میرا رہا سہا مال ختم ہوگیا، تو میں نے اپنے (وطن کے) اطراف سے امید کے ساتھ اس حاکم کا قصد کیا اور اُسے اپنی رونق اور سیرابی کو باز لانے کے لیے پکارا۔ پس وہ میری آمد پر خوش اور مسرور ہوا اور صبح و شام فائدہ پہنچایا۔ پس جب میں نے اس سے خوشی کے کندھے پر سوار ہوکر آرام گاہ (وطن) کی طرف جانے کی اجازت چاہی، تو اس نے کہا: میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ میں تجھے نہ توشہ دونگا اور نہ تیرے لیے مال متفرق جمع کروں گا، تاوقتیکہ تو میرے لیے اپنی روانگی سے پہلے ایک ایسا مضمون نہ لکھ دے، جس میں تو اپنی کیفیتِ حال درج کرے اور اس (مضمون) کے دو کلموں میں سے ایک کے حروف ایسے ہوں کہ ان سب پر نقطے ہوں اور دوسرے کلمے کے حروف ایسے ہوں کہ جن پر بالکل نقطے نہ دیئے گئے ہوں۔

تحقیق: أُوَالِيْ: مضارع واحد متکلم، میں تعلق رکھتا ہوں۔ وَالٰى فلانًا (مفاعلت) تعلق رکھنا۔ دوستی رکھنا۔ وَالِيْ: اسم فاعل، حاکم۔ جمع: وُلَاةٌ۔ وَلِيَ الْبَلَدَ وَلْيًا (س) والی ہونا، حاکم بننا۔

أُرَقِّحُ: مضارع واحد متکلم، میں درست کرتا ہوں۔ رَقَّحَ حَالَهُ (تفعیل) حالت درست کرنا۔

بَيَانُ الْحَالِيْ: شیریں بیانی۔ بَيَانٌ: فصاحت۔ حَالِيْ: اسم فاعل، بمعنی شیریں۔ مشتق از حَلَا الشيئُ حَلَاوَةً (ن، س، ک) شیریں ہونا۔ (۲) مزین۔ آراستہ مشتق از حَلِيَ حِلْيَةً (س) آراستہ ہونا۔

أَسْتَعِيْنُ: مضارع واحد متکلم، میں مدد لیتا ہوں۔ اِسْتَعَانَ به اِسْتِعَانَةً (استفعال) مدد طلب کرنا۔

تَقْوِيْمٌ: اصلاح، سدھار۔ قَوَّمَهُ (تفعیل) درست کرنا، سیدھا کرنا، کجی دور کرنا۔

أَوَدٌ: کجی۔ ٹیڑھا پن۔ مجازاً: عیب۔ أَوِدَ أَوَدًا (س) ٹیڑھا ہونا۔ —— سَعَةٌ: وسعت۔ کشادگی۔ زیادتی۔ وَسِعَ يَسَعُ سَعَةً (س) کشادہ ہونا —— ذَاتُ يَدٍ: مال۔ وہ چیز جو قبضے میں ہو۔

عَدَدٌ: تعداد۔ مراد: اہل و عیال۔ جمع: أَعْدَادٌ. عَدَّهُ عَدًّا (ن) شمار کرنا۔ گننا۔

ثَقُلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بوجھل ہو گیا۔ ثَقُلَ ثَقَالَةً (ک) وزنی ہونا۔ بوجھل ہونا۔

حَاذٌ: کمر۔ پیٹھ۔ جمع: آحَاذٌ، ثِقْلُ الحَاذِ: کمر بوجھل ہونا۔ کنایہ ہے کثرتِ اولاد سے۔

نَفِدَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ختم ہو گیا۔ نَفِدَ الشيئُ نَفَادًا (س) ختم ہونا۔

رَذَاذٌ: پھوار۔ ہلکی بارش۔ مراد: تھوڑا مال۔ رَذَّت السَّمَاءُ رَذَاذًا (ن) ہلکی بارش ہونا۔ پھوار آنا۔

أَمَّمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قصد کیا۔ أَمَّمَهُ تَأْمِيمًا (تفعیل) قصد کرنا۔ و أَمٌّ (ن)

أَرْجَاءٌ: واحد: رَجًا: کنارہ، اطراف۔ ــــ رَجَاءٌ: امید۔ رَجَاهُ رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔

رُوَاءٌ: چہرہ کی رونق۔ خوشنمائی۔ رَوَاهُ رَيًّا (ض) و إِرْوَاءً (افعال) سیراب کرنا۔

هَشَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوا۔ هَشَّ لَهُ هَشَاشَةً (ض۔س) خوش وخرم ہونا۔

وِفَادَةٌ: آمد۔ وَفَدَ إِلَيْهِ وَفْدًا وَ وِفَادَةً (ض) آنا (۲) قاصد بن کر آنا۔

رَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مسرور ہوا۔ رَاحَ لِلْأَمْرِ رَاحَةً (ن) خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔

غَدَا: ماضی واحد مذکر غائب، غَدَا غُدُوًّا (ن) صبح کو جانا ــــ إِفَادَةٌ: مصدر (افعال) فائدہ پہنچانا۔

رَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، رَاحَ رَوَاحًا (ن) شام کے وقت آنا یا جانا۔ یا مطلقاً آنا، جانا۔

اِسْتَأْذَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اجازت چاہی۔ اِسْتَأْذَنَهُ فِي كذا (استفعال) اجازت چاہنا۔

مَرَاحٌ: مصدر میمی از رَوَاحٌ (ن) شام کے وقت آنا یا جانا۔ واپس ہونا۔

مُـرَاحٌ: آرام گاہ۔ اصطبل۔ اونٹوں اور بکریوں وغیرہ کا باڑہ، مراد: وطن۔ اسم ظرف از: أَرَاحَـهُ إِرَاحَةً (افعال) آرام پہنچانا، اونٹوں یا چوپایوں کو باڑے میں واپس لانا۔

كَاهِلٌ: مونڈھا۔ کندھا۔ جمع: كَوَاهِلُ.

مِرَاحٌ: خوشی۔ مستی۔ اتراہٹ۔ مَرِحَ مَرَحًا وَمَرَحَانًا (ف) خوشی سے پھول جانا۔ خوشی سے اترانا۔

أَزْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پختہ ارادہ کرلیا۔ أَزْمَعَهُ إِزْمَاعًا (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔

أُزَوِّدُ: مضارع واحد متکلم، میں توشہ دوں گا۔ زَوَّدَهُ تَزْوِيدًا (تفعیل) توشہ دینا۔ مہیا کرنا۔

بَتَاتٌ: گھر کا سامان۔ توشۂ سفر۔ جمع: أَبِتَّةٌ۔ بَتَّ الشيئَ بَتًّا وَبَتَاتًا (ن،ض) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ توشۂ سفر کو بَتَاتٌ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے سبب آدمی سفر کی مسافتیں قطع کرتا ہے۔

شَتَاتًا: منتشر اور متفرق شے۔ جمع: أَشْتَاتٌ. شَتَّتِ الأَشْيَاءُ شَتًّا وَشَتَاتًا (ن،ض) منتشر ہونا۔

أَوْ: بمعنی إِلَى أَنْ، یا إِلَّا أَنْ۔ أَمَامَ: پہلے (۲) سامنے۔

تُنْشِيْ: مضارع، تو لکھ دے، أَنْشَأَ الشيئَ (افعال) اپنے ذہن سے مضمون لکھنا، تالیف کرنا۔
تُوْدِعُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو درج کرے۔ أَوْدَعَ الرِّسَالَةَ (افعال) درج کرنا۔ لکھنا۔
شَرْحُ حَالٍ: کیفیتِ حال۔ شَرْحٌ: تفصیل، بیان، کیفیت، وضاحت۔ شَرَحَهُ شَرْحًا (ف) کیفیت یا تفصیل بیان کرنا۔ وضاحت کرنا۔
يَعُمُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عام ہے۔ عَمَّ الشيئُ عُمُوْمًا (ن) عام ہونا۔ پھیلنا۔
نُقَطٌ: واحد: نُقْطَةٌ: نقطہ۔ نَقَطَ الْحَرْفَ نَقْطًا (ن) نقطے لگانا۔
لَمْ يُعْجَمْنَ: مضارع مجہول جمع مؤنث غائب نفی جحد بلم، نقطے نہ دیئے گئے ہوں۔ أَعْجَمَ الْكِتَابَ إِعْجَامًا (افعال) یا عَجَمَ الْكِتَابَ عَجْمًا (ن) نقطے لگانا۔ مُعْجَمٌ: نقطے دار۔ جمع: مَعَاجِمُ۔
قَطُّ: اسم ظرف۔ زمانہ ماضی میں فعل کی نفی کے لیے۔ معنی: کبھی۔ بالکل۔ مطلقاً۔

وَقَدِ اسْتَأْنَيْتُ بَيَانِي حَوْلاً، فَما أَحَارَ قَوْلاً، وَنَبَّهْتُ فِكْرِيْ سَنَةً، فَما ازْدَادَ إِلَّا سِنَةً. وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ، فَكُلٌّ مِّنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ، فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ، فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. فَقَالَ لَهُ: لَقَدِ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا، وَاسْتَسْقَيْتَ أُسْكُوْبًا، وَأَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا، وَأَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِيْهَا. ثُمَّ فَكَّرَ رَيْثَما اسْتَجَمَّ قَرِيْحَتَهُ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهُ، وَقَالَ: أَلْقِ دَوَاتَكَ وَاقْرُبْ، وَخُذْ أَدَاتَكَ وَاكْتُبْ.

ترجمہ: میں نے اپنی قوتِ کلام کو ایک سال تک مہلت دی؛ لیکن اس نے جواب میں کوئی بات نہ کہی۔ میں نے ایک سال تک اپنے ذہن کو جھنجھوڑا؛ مگر اس کی نیند بڑھتی ہی گئی۔ اور میں نے تمام لکھنے والوں سے مدد چاہی، مگر ان میں سے ہر ایک نے ناک منھ بنایا اور توبہ کی۔ پس اگر تو نے اپنی صفت یقین کے ساتھ بیان کی ہے، تو تو کوئی نشانی پیش کر اگر تو سچا ہے۔ تو اس ادھیڑ عمر آدمی نے اس سے کہا: تم نے تو دوڑ لگوائی ہے تیز رفتار گھوڑے سے، تم نے پانی مانگا ہے زور دار بارش سے، تم نے کمان اس کے بنانے والے (واقف کار) کو دیدی ہے اور مکان میں اس کے بنانے والے کو ٹھیرا دیا ہے۔ پھر اس نے اتنی دیر غور کیا جتنی دیر میں کہ اس نے اپنے ذہن کو یکجا کیا اور اپنی دودھ دینے والی اونٹنی کا دودھ نکالا (ذہن میں مضمون مرتب کیا) اور کہا: تم دوات درست کر کے نزدیک آ ؤ اور اپنا قلم لے کر لکھو۔

تحقیق: اِسْتَأْنَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مہلت دی۔ اِسْتَأْنَاهُ اِسْتِيْنَاءً (استفعال) مہلت

دینا۔ أَنِي أَنْيًا و إِنًى (س) توقف کرنا، دیر کرنا۔

حَوْلٌ :ایک سال۔ حَالَ حَوْلًا (ن) ایک سال گذر جانا۔ سال پورا ہونا۔

مَا أَحَارَ :ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے جواب نہیں دیا۔ أَحَارَ الْجَوَابَ (افعال) جواب دینا۔

نَبَّهْتُ :ماضی واحد متکلم، میں نے جھنجھوڑا۔ نَبَّهَ تَنْبِيْهًا (تفعیل) چونکانا۔ بیدار کرنا۔ جھنجھوڑنا۔

فِكْرٌ : ذہن۔ عقل۔ خیال۔ جمع: أَفْكَارٌ — سَنَةٌ :ایک سال۔ جمع: سَنَوَاتٌ .و سِنُوْن.

مَاازْدَادَ :ماضی منفی واحد مذکر غائب، وہ زیادہ نہیں ہوا۔ اِزْدَادَ اِزْدِيَادًا (افتعال) زیادہ ہونا۔

سِنَةٌ :اونگھ۔ نیند۔ وَسِنَ يَوْسَنُ وَسْنًا وَسِنَةً (س) اونگھنا۔

قَاطِبَةٌ : تمام۔ سب۔ قَطَبَ الشيئَ قَطْبًا (ض) جمع کرنا۔

فائدہ :قَاطِبَةُ الْكُتَّابِ :یہ ترکیب درست نہیں ؛ کیوں کہ ''قَاطِبَةً'' طُرًّا کی طرح بطور حال استعمال ہوتا ہے، اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا؛ یہاں قافیے کی رعایت میں ایسا کیا گیا ہے۔

كُتَّابٌ :واحد: كَاتِبٌ : صاحبِ قلم، مضمون نگار، كَتَبَهُ كِتَابَةً (ن) لکھنا۔ تصنیف کرنا۔

قَطَّبَ :ماضی، اس نے ناک منھ چڑھایا۔ قَطَّبَ تَقْطِيْبًا (تفعیل) منھ بنانا۔ پیشانی پر بل ڈالنا۔

تَابَ :ماضی واحد مذکر غائب، اس نے توبہ کی۔ تَابَ تَوْبَةً (ن) توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا۔

صَدَعْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے بیان کی، صَدَعَ الْأَمْرَ وَبِهِ صَدْعًا (ف) ظاہر کرنا، بیان کرنا۔

فائدہ :یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ صَدَعَ :یا تو بلا صلہ استعمال ہوتا ہے، یا بصلہ ''ب''، پھر یہاں اس کے صلے میں ''عن'' کیسے لایا گیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہاں صنعتِ تضمین اختیار کی گئی ہے، تقدیری عبارت اس طرح ہے: فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ مُفْصِحًا عن وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ ۔ (پس اگر تو نے بیان کی ہے درانحالیکہ تو ظاہر کرنے والا ہے اپنی صفت یقین کے ساتھ)

صنعتِ تضمین: کسی فعل یا شبہ فعل کے بعد کوئی ایسا حرف جر آرہا ہو جو اس کے بعد نہ آسکتا ہو، تو وہاں موقعہ کے مناسب کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل نکال لیا جاتا ہے، جس سے اس حرف جر کا تعلق ہوسکتا ہو، اور پھر وہ فعل یا شبہ فعل، پہلے فعل یا شبہ فعل کی ضمیر سے حال واقع ہو۔

إِئْتِ :امر واحد حاضر، تو پیش کر۔ أَتَى إِتْيَانًا (ض) آنا۔ أَتَى بِهِ :لانا۔ پیش کرنا۔

اِسْتَسْعَيْتَ :ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے دوڑ لگوائی۔ اِسْتِسْعَاءٌ (استفعال) دوڑانا۔ دوڑنے کا مطالبہ کرنا۔ سَعَى سَعْيًا (ف) دوڑنا۔ تیز چلنا۔ — يَعْبُوْب : تیز رفتار گھوڑا۔ جمع: يَعَابِيْبُ.

اِسْتَسْقَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے پانی مانگا۔ اِسْتَسْقَاهُ اِسْتِسْقَاءً (استفعال) پانی مانگنا۔

أُسْكُوْبٌ: موسلا دھار بارش، جھڑی۔ جمع: أَسَاكِيْبُ. سَكَبَ الْمَاءَ سَكْبًا (ن) پانی بہانا۔

بَارِيْ: اسم فاعل، بنانے والا۔ بَرَى السَّهْمَ أَوِ الْقَلَمَ بَرْيًا (ض) تیر یا قلم تراشنا، چھیلنا

فائدہ: أَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا: یہ ایک محاورہ ہے۔ جب کوئی کام اس کے اہل اور صلاحیت رکھنے والے کے حوالے کیا جائے، تب یہ بولتے ہیں کہ تو نے کمان، کمان بنانے والے کو دیدی ہے۔

بَانِيْ: اسم فاعل، بنانے والا۔ جمع: بُنَاةٌ. بَنَى بَنْيًا و بِنَاءً (ض) بنانا۔ تعمیر کرنا۔

رَيْثَمَا: اتنی دیر کہ۔ جتنی دیر کہ۔ رَيْثٌ: مقدار وقت، مقدار مہلت، مضاف الیہ سے مقدار وقت کی تعیین ہوتی ہے اور اس کے ساتھ "ما" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اِسْتَجَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے یکجا کیا۔ اِسْتَجَمَّ قَرِيْحَتَهُ (استفعال) اکٹھا کرنا۔ ذہن کو حاضر کرنا، آرام دینا۔ جَمَّ جَمًّا و جُمُوْمًا (ن) جمع ہونا۔

قَرِيْحَةٌ: طبیعت۔ ذہن۔ ایک ایسا ملکہ جو مضمون نگار اور شاعر کو مضمون نگاری اور شعر گوئی میں مدد دیتا ہے۔ اصل معنی: وہ پانی جو کنواں کھودنے کے بعد پہلے پہل نکلتا ہے، جمع: قَرَائِحُ.

اِسْتَدَرَّ: ماضی، اس نے دودھ نکالا۔ اِسْتِدْرَارٌ (استفعال) دودھ نکالنا۔ مراد: دماغ سے بات نکالنا۔

لِقْحَةٌ: (بکسر اللام وبفتحها) بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔ جمع: لِقَاحٌ۔

أَلِقْ: امر واحد حاضر، تم دوات درست کرو۔ أَلَاقَ الدواةَ إِلَاقَةً (افعال) وَلَاقَتِ الدَّوَاةَ لَيْقًا (ض) دوات کو درست کرنا۔ صوف وغیرہ ڈالنا۔ ـــ أَدَاةٌ: قلم، جمع: أَدَوَاتٌ.

اَلْكَرَمُ ــ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيْشَ سُعُوْدِكَ ــ يَزِيْنُ، وَاللُّؤْمُ ــ غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ ــ يَشِيْنُ، وَالْأَرْوَعُ يُثِيْبُ، وَالْمَعُوْرُ يُخِيْبُ، وَالْحُلَاحِلُ يُضِيْفُ، وَالْمَاحِلُ يُخِيْفُ، وَالسَّمْحُ يُغْذِيْ، وَالْمَحِكُ يُقْذِيْ، وَالْعَطَاءُ يُنْجِيْ، وَالْمِطَالُ يُشْجِيْ، وَالدُّعَاءُ يَقِيْ، وَالْمَدْحُ يُنْقِيْ، وَالْحُرُّ يَجْزِيْ، وَالْإِلْطَاطُ يُخْزِيْ، وَاطِّرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ، وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْآمَالِ بَغْيٌ، وَمَا ضَنَّ إِلَّا غَبِيْنٌ، وَلَا غَبِنَ إِلَّا ضَنِيْنٌ، وَلَا خَزَنَ إِلَّا شَقِيٌّ، وَلَا قَبَضَ رَاحَةً تَقِيٌّ، وَمَا فَتِئَ وَعْدُكَ يَفِيْ، وَآرَاؤُكَ تَشْفِيْ، وَهِلَالُكَ يُضِيْئُ، وَحِلْمُكَ يُغْضِيْ، وَآلَاؤُكَ تُغْنِيْ، وَأَعْدَاؤُكَ تُثْنِيْ، وَحُسَامُكَ يُفْنِيْ، وَسُؤْدَدُكَ يُقْنِيْ،

وَمُوَاصِلُكَ يَجْتَنِي، وَمَادِحُكَ يَقْتَنِي، وَسَمَاحُكَ يُغِيثُ، وَسَمَاؤُكَ تَغِيثُ، وَدَرُّكَ يَفِيضُ، وَرَدُّكَ يَغِيضُ.

ترجمہ: اللہ تیری نیک بختی کے لشکر کو ثابت رکھے۔ شرافت زینت بخشتی ہے اور دناءت عیب لگاتی ہے۔ خدا تجھ پر حسد کرنے والے کی آنکھ کو نیچا رکھے۔ شاندار آدمی بدلہ عطا کرتا ہے اور عیب دار آدمی نامراد بناتا ہے۔ بلند رتبہ انسان مہمان نوازی کرتا ہے اور چالاک (یا بےفیض) آدمی (بخیل منحوس) خوف دلاتا ہے۔ سخی آدمی خوراک دیتا ہے اور کنجوس تکلیف پہنچاتا ہے۔ عطیہ باعثِ نجات ہوتا ہے اور (ادائیگی حق میں) ٹال مٹول رنج کا باعث ہوتی ہے۔ دعا حفاظت کرتی ہے اور تعریف (شخصیت کو) ستھرا بناتی ہے۔ شریف آدمی بدلہ عطا کرتا ہے اور حق کا انکار رسوا کرتا ہے۔ صاحب عزت کو نظر انداز کرنا غلط روش ہے اور امیدواروں کو محروم رکھنا ظلم ہے۔ بخل صرف بیوقوف ہی کرتا ہے اور نقصان صرف بخیل ہی اٹھاتا ہے۔ بدبخت کے سوا کوئی دولت جمع نہیں کرتا اور پرہیزگار آدمی اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا (اپنا ہاتھ بند نہیں کرتا) تمھارا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا رہا ہے اور تمھارے مشورے شفا بخشتے رہے ہیں۔ تمھارا چاند (مسکراتا چہرہ) روشنی عطا کرتا ہے اور تمھاری بردباری چشم پوشی کرتی رہتی ہے۔ تمھاری نعمتیں دولت مند بنا دیتی ہیں (تمھاری نعمتیں دوسروں سے بے نیاز کر دیتی ہیں) اور تمھارے دشمن (تمھاری) تعریف کرتے ہیں، تمھاری تیز تلوار (دشمن کو) فنا کر ڈالتی ہے اور تمھارا اقتدار مالدار بنا دیتا ہے، تم سے تعلق رکھنے والا فائدہ اٹھاتا ہے اور تمھاری تعریف کرنے والا مال حاصل کرتا ہے، تمھاری سخاوت مدد کرتی ہے اور تمھارا آسمانِ سخاوت برستا رہتا ہے۔ تمھارا فیض جاری رہتا ہے اور تمھارا انکار (سائلین کے چشمۂ امید کو) خشک کر دیتا ہے۔

تحقیق: کَرَمٌ: شرافت۔ سخاوت۔ عالی ظرفی۔ کَرُمَ کَرَمًا وَکَرَامَةً (ک) صاحبِ عزت ہونا۔ فیاض وسخی ہونا۔ عالی ظرف ہونا۔

ثَبَّتَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ثابت رکھا۔ تَثْبِيْتٌ (تفعیل) ثابت قدم رکھنا۔

جَيْشٌ: لشکر۔ فوج۔ جمع: جُيُوْشٌ۔

سُعُوْدٌ: خوش بختی۔ بلند اقبالی۔ سَعَدَ سُعُوْدًا (ف) بابرکت ہونا۔ خوش نصیب ہونا۔

يَزِيْنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ زینت بخشتا ہے۔ زَانَهُ زَيْنًا (ض) آراستہ کرنا۔ زینت دینا۔

لُؤْمٌ: تنگ ظرفی۔ اخلاقی گراوٹ۔ کمینہ پن۔ لَؤُمَ لُؤْمًا وَلَآمَةً (ک) کمینہ ہونا۔ کم ظرف ہونا۔

غَضَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آنکھ نیچی کی۔ غَضَّ الْبَصَرَ غَضًّا (ن) آنکھ نیچی کرنا۔

اَلدَّهْرُ: زمانۂ دراز، مراد: خالقِ زمانہ، جمع: دُهُوْرٌ [1]۔ جَفْنٌ: پپوٹہ۔ مراد: آنکھ۔ جمع: أَجْفَانٌ.

حَسُوْدٌ: صیغۂ مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حُسُدٌ۔ حَسَدَهٗ حَسَدًا (ن) حسد کرنا۔

يَشِيْنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عیب لگاتا ہے۔ شَانَهٗ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔

أَرْوَعُ: صیغۂ صفت، بہت شاندار آدمی، سمجھدار۔ جمع: رُوْعٌ. رَاعَهُ الشَّيْئُ رَوْعًا (ن) اچھا معلوم ہونا۔

يُثِيْبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بدلہ عطا کرتا ہے۔ أَثَابَهٗ إِثَابَةً (افعال) اچھے کام کا بدلہ دینا۔

مُعْوِرٌ: اسم فاعل، عیب دار۔ أَعْوَرَ الرَّجُلُ إِعْوَارًا (افعال) عیب دار ہونا۔ عَوَرٌ (س) کانا ہونا۔

يُخِيْبُ: مضارع، وہ نامراد بناتا ہے۔ أَخَابَهٗ إِخَابَةً (افعال) ناکام و نامراد بنانا۔ محروم رکھنا۔

حُلَاحِلُ: بڑا آدمی۔ شریف الطبع انسان۔ سردار۔ (عورتوں کے لیے نہیں بولا جاتا) جمع: حَلَاحِلُ.

يُضِيْفُ: مضارع، وہ مہمان نوازی کرتا ہے۔ أَضَافَهٗ إِضَافَةً (افعال) مہمان نوازی کرنا۔

مَاحِلٌ: اسم فاعل، مکار، چال باز، بے فیض۔ مراد: بخیل منحوس۔ مَحَلَ بِالْأَمْرِ مَحْلًا (ف) چال چلنا، وَمَحَلَ الْمَكَانُ: (س، ف، ک) قحط زدہ ہونا (۲) بے فیض ہونا۔

يُخِيْفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوف دلاتا ہے۔ أَخَافَهٗ إِخَافَةً (افعال) ڈرانا۔ خوف دلانا۔

سَمْحٌ: صیغۂ صفت۔ سخی، فراخ دل۔ سَمُحَ سَمَاحَةً (ک) سخی ہونا۔ فراخ دل ہونا۔

يُغْذِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوراک دیتا ہے۔ إِغْذَاءٌ (افعال) خوراک دینا۔ غذا دینا۔

مَحِكٌ: صیغۂ صفت بروزنِ كَتِفٌ۔ بخیل۔ جھگڑالو۔ مَحِكَ مَحْكًا (س، ف) بھاؤ میں جھگڑنا۔ بخل کے باعث خرید و فروخت میں جھگڑا کرنا۔ گفتگو میں جھگڑا کرنا۔

يُقْذِيْ: مضارع، وہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ إِقْذَاءٌ (افعال) آنکھ میں کنک ڈالنا۔ مراد: تکلیف دینا۔

عَطَاءٌ: بخشش، عطیہ، پیش کش۔ جمع: عَطَاءَ ات و أَعْطِيَةٌ۔ عَطَاهُ عَطْوًا (ن) لینا۔

---

[1] غرض: فعل کی نسبت اَلدَّهر (زمان) کی طرف مجاز عقلی کے طور پر ہے۔ اسناد کی دو قسمیں ہیں: حقیقت عقلیہ، مجاز عقلی۔ فعل کے معروف ہونے کی صورت میں اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہے، یا مجہول ہونے کی صورت میں مفعول بہ کی طرف کی گئی ہے، تو اس اسناد اور نسبت کا نام حقیقت عقلیہ ہے۔ اور اگر کسی ملابست کی وجہ سے فعل کی نسبت ان دونوں کے علاوہ کی طرف کی گئی ہے یعنی فعل معروف کی نسبت غیر فاعل کی طرف اور فعل مجہول کی نسبت غیر مفعول بہ کی طرف کی گئی ہے، تو اس کا نام مجاز عقلی ہے۔ فعل کے متعلقات جن کی طرف مجازاً نسبت ہوتی ہے چھ ہیں: فاعل، مفعول بہ۔ مصدر۔ زمان۔ مکان۔ سبب۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

يُنْجِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نجات دلاتا ہے۔ إِنْجاءٌ: (افعال) نجات دلانا۔

مِطَالٌ: ادائیگی حق میں ٹال مٹول۔ مَاطَلَهُ مُمَاطَلَةً وَمِطَالاً: ادائیگی حق میں ٹال مٹول کرنا۔

يُشْجِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ رنج پہنچاتا ہے۔ أَشْجَاهُ إِشْجَاءً (افعال) رنج پہنچانا۔

دُعَاءٌ: دُعا، جمع: أَدْعِيَةٌ، دَعَالَهُ دُعَاءً (ن) خیر کی دعا کرنا۔ دَعَا عَلَيْهِ دُعَاءً: بددعا کرنا۔

يَقِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حفاظت کرتا ہے۔ وَقَاهُ وِقَايَةً (ض) حفاظت کرنا۔ تکلیف سے بچانا۔

يُنْقِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ستھرا بناتا ہے۔ أَنْقَاهُ إِنْقَاءً (افعال) صاف ستھرا کرنا۔

يَجْزِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بدلہ عطا کرتا ہے۔ جَزَاهُ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

إِلْطَاطٌ: حق سے انکار، أَلَطَّ حَقَّهُ (افعال) حق سے انکار کرنا۔ تسلیم نہ کرنا۔ وَلَطَّ حَقَّهُ (ن)۔

يُخْزِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ رسوا کرتا ہے۔ أَخْزَاهُ إِخْزَاءً (افعال) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔

اِطِّرَاحٌ: مصدر از اِطَّرَحَهُ (افتعال) نظر انداز کرنا۔ ڈالنا۔ پھینکنا۔ وَطَرَحَهُ طَرْحًا (ف)۔

یہ اصل میں ''اِنْطِرَاحٌ'' تھا۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل کر طا کا طا میں ادغام کردیا گیا۔

حُرْمَةٌ: عزت۔ جمع: حُرُمَاتٌ۔ ذِي الْحُرْمَةِ: صاحب عزت۔

غَيٌّ: غلط روش، سخت گمراہی۔ غَوَى غَيًّا وَغَوَايَةً (ض) سخت گمراہ ہونا، بے راہ رو ہونا۔

مَحْرَمَةٌ: محرومی۔ مصدر میمی۔ حَرَمَهُ الشَّيْئَ حِرْمَانًا وَمَحْرَمَةً (ض) محروم رکھنا، محروم کرنا۔

بَنِي الآمَالِ: امیدوں کے بیٹے یعنی امید کرنے والے۔ بَنِيْ: اصل میں بَنِيْنَ: ہے۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: اِبْنٌ بیٹا۔ آمَالٌ: واحد: أَمَلٌ: امید۔ توقع۔ أَمَلَهُ أَمْلاً (ن) امید کرنا۔

بَغْيٌ: ظلم۔ بَغى عَلَيْهِ بَغْيًا (ض) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔

ضَنَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بخل کیا۔ ضَنَّ به ضَنًّا وَضَنَانَةً (س) بخل کرنا۔

غَبِيْنٌ: بے وقوف۔ کم عقل۔ صیغہ صفت از غَبِنَ رَأْيُه غَبَانَةً (س) کم عقل ہونا۔ کند ذہن ہونا۔

لاَغُبِنَ: ماضی منفی مجہول واحد مذکر غائب، اس نے نقصان نہیں اٹھایا۔ غَبَنَهُ غَبْنًا (ن) دھوکہ دینا۔ نقصان پہنچانا (۲) بحالت مجہول: نقصان اٹھانا۔

ضَنِيْنٌ: صیغہ مبالغہ، انتہائی بخیل۔ جمع: أَضِنَّاءُ، ضَنَّ به ضَنًّا وَضَنَانَةً (س) بخل کرنا۔

لاَخَزَنَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے جمع نہیں کیا، خَزَنَهُ خَزْنًا (ن) جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔

شَقِيٌّ: بدبخت۔ بدحال۔ جمع: أَشْقِيَاءُ، صفت مشبہ از شَقِيَ شَقَاوَةً (س) بدبخت ہونا۔ بدحال ہونا۔

لَاقَبَضَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں کھینچا۔ قَبَضَ قَبْضًا (ض) سکوڑنا، سمیٹنا، پکڑنا۔

رَاحٌ: ہتھیلی۔ کفِ دست۔ واحد: رَاحَةٌ، جمع: رَاحَاتٌ.

تَقِيٌّ: پرہیزگار۔ جمع: أَتْقِيَاءُ، صفت مشبہ از تَقِي يَتْقِيْ تُقًى (ض) پرہیز کرنا۔ خوف کرنا۔

مَافَتِيَ: فعل ناقص۔ بمعنی مَازَالَ: ہمیشہ رہا۔ برابر رہا۔ یہ دوام واستمرار کے لیے آتا ہے۔

يَفِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پورا ہوتا ہے۔ وَفَى الشيئُ يَفِيْ وَفَاءً (ض) پورا ہونا۔

تَشْفِيْ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ شفا بخشتی ہے۔ شَفَاهُ شِفَاءً (ض) شفا دینا۔ صحت بخشنا۔

هِلَالٌ: چاند، مراد: ماہِ جبیں۔ کشادہ چہرہ۔ جیسا کہ سوال کے وقت سخی لوگوں کا ہوتا ہے۔

يُضِيْئُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ روشنی عطا کرتا ہے، أَضَاءَهُ إِضَاءَةً (افعال) روشن کرنا، چمکانا۔

حِلْمٌ: بردباری۔ قوتِ برداشت۔ حَلُمَ حِلْمًا (ک) بردبار ہونا۔ عاقبت اندیش ہونا۔

يُغْضِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چشم پوشی کرتا ہے۔ إِغْضَاءٌ (افعال) چشم پوشی کرنا۔

آلَاءٌ: واحد: إِلَى وَأَلَى وَإِلْيٌ وَأَلْيٌ: نعمت۔

تُغْنِيْ: مضارع، وہ دولت مند بنادیتی ہے۔ أَغْنَاهُ (افعال) مالدار بنادینا (۲) بے نیاز کردینا۔

تُثْنِيْ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تعریف کرتی ہے۔ أَثْنَى عَلَيْهِ إِثْنَاءً (افعال) تعریف کرنا۔

حُسَامٌ: تیز تلوار۔ کاٹنے والی تیز تلوار۔ حَسَمَهُ حَسْمًا (ض) کاٹنا۔

يُفْنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فنا کرڈالتا ہے۔ أَفْنَاهُ إِفْنَاءً (افعال) ہلاک کرنا۔ ختم کرنا۔

سُؤْدَدٌ: سرداری۔ اقتدار۔ حکومت۔ سَادَ سُؤْدَدًا (ن) سردار بننا۔ اقتدار حاصل کرنا۔

يُقْنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مالدار بنادیتا ہے۔ أَقْنَاهُ إِقْنَاءً (افعال) مالدار بنانا۔

مُوَاصِلٌ: اسم فاعل، تعلق رکھنے والا۔ وَاصَلَهُ مُوَاصَلَةً (مفاعلت) تعلق رکھنا۔

يَجْتَنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ اِجْتِنَاءٌ (افتعال) پھل توڑنا۔ فائدہ اٹھانا۔

يَقْتَنِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مال حاصل کرتا ہے۔ اِقْتَنَى الْمَالَ (افتعال) حاصل کرنا۔ کمانا۔

سَمَاحٌ: سخاوت۔ دریادلی۔ فراخ دلی۔ سَمَحَ لَهُ بكذا سَمَاحًا (ف) دل کھول کردینا۔ بخشش کرنا۔

يُغِيْثُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مدد کرتا ہے۔ اَغَاثَهُ إِغَاثَةً (افعال) مدد کرنا۔ وَغَوْثٌ (ن)۔

سَمَاءٌ: آسمان۔ ہر بلند چیز کو بھی سَمَاء کہتے ہیں۔ مراد: آسمانِ سخاوت۔

تَغِيْثُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ برستا ہے۔ غَاثَ غَيْثًا (ض) برسنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

دَرٌّ: دودھ، مراد: فیض، نفع۔ جمع: دُرُوْرٌ، دَرَّ الْحَیَوَانُ دَرًّا (ض) تھن میں دودھ زیادہ ہونا۔

یَفِیْضُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جاری رہتا ہے۔ فَاضَ فَیْضَانًا (ض) بہنا۔ کثرت سے جاری ہونا۔

رَدٌّ: انکار۔ جواب۔ جمع: رُدُوْدٌ. رَدَّہٗ رَدًّا (ن) واپس کرنا۔ ہٹانا۔

یَغِیْضُ: مضارع، وہ خشک کر دیتا ہے۔ غَاضَ الْمَاءَ غَیْضًا (ض) کم کر دینا، خشک کر دینا۔

وَمُؤَمِّلُكَ شَیْخٌ حَكَاهُ فَیْءٌ، وَلَمْ یَبْقَ لَهٗ شَیْءٌ. أَمَّكَ بِظَنٍّ حِرْصُهٗ یَثِبُ، وَمَدَحَكَ بِنُخَبٍ مُهُوْرُهَا تَجِبُ، وَمَرَامُهٗ یَخِفُّ، وَأَوَاصِرُهٗ تَشِفُّ، وَإِطْرَاؤُهٗ یُجْتَذَبُ، وَمَلَامُهٗ یُجْتَنَبُ، وَوَرَاءَهٗ ضَفَفٌ، مَسَّهُمْ شَظَفٌ؛ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ، وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ، وَهُوَ فِیْ دَمْعٍ یُجِیْبُ، وَوَلَهٍ یُذِیْبُ؛ وَهَمٍّ تَضَیَّفَ، وَكَمَدٍ نَیَّفَ، لِمَا مُوْلٍ خَیَّبَ، وَإِهْمَالٍ شَیَّبَ، وَعَدُوٍّ نَیَّبَ، وَهُدُوٍّ تَغَیَّبَ، وَلَمْ یَزِغْ وُدُّهٗ، فَیُغْضَبَ، وَلَا خَبُثَ عُوْدُهٗ فَیُقْضَبَ، وَلَا نَفَثَ صَدْرُهٗ فَیُنْفَضَ، وَلَا نَشَزَ وَصْلُهٗ فَیُبْغَضَ، وَمَا یَقْتَضِیْ كَرَمُكَ نَبْذَ حُرَمِهٖ.

ترجمہ :اور تم سے امید رکھنے والا ایک ایسا بوڑھا ہے، جس کی نقل اتار رہا ہے (ڈھلنے والا) سایہ اور اس کے لیے کچھ باقی نہیں رہا۔ اس نے تمھارا قصد ایسے خیال سے کیا ہے، جس کی خواہش اچھل رہی ہے اور اس نے تمھاری تعریف ایسے منتخب الفاظ سے کی ہے، جن کے معاوضے لازم ہیں۔ اس کا مقصد ہلکا پھلکا ہے (آپ اسے آسانی سے پورا کر سکتے ہیں) اور اس کے وسائل (واسباب) زیادہ[۱] ہیں۔ اس کی مبالغہ آمیز تعریف حاصل کی جاتی ہے (یعنی وہ فصیح مرد ہے، لوگ تمنا کرتے ہیں کہ وہ ان کی خوب تعریف کرے) اور اس کی ملامت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے بڑا مفلس کنبہ ہے؛ جنھیں تنگ حالی لاحق ہو چکی ہے؛ ان پر ناانصافی طاری ہو گئی ہے اور ان پر خستہ حالی پھیل چکی ہے۔ وہ آنسوؤں میں جواب دے رہا ہے[۲] اور ایسے غم میں ہے جو اسے پگھلائے دے رہا ہے، ایسے رنج میں

---

۱ یعنی اس پر مہربانی کے اسباب بہت ہیں، ضعف، کثرت عیال اور اس کے ساتھ تعلقات وغیرہ، دوسرا ترجمہ: اس کے تعلقات (رشتہ داریاں) کم ہیں (اس لیے وہ ضعیف ہے، قابل رحم ہے)

۲ یعنی جس وقت اس کے دل میں بال بچوں کا خیال گذرتا ہے، وہ روتا ہے اور آنکھ کی زبان سے جواب دیتا ہے کہ میں معیشت کی تنگی کی وجہ سے تمھارے پاس پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِیَّةُ"

ہے جو جم کر رہ گیا ہے، ایسا دردِ دل ہے جو زیادہ ہو رہا ہے، ایک ایسے مقصد کی خاطر جس نے ناکام بنادیا ہے، ایسی بے توجہی کی بنا پر جس نے بال سفید کر دیئے ہیں، ایسے دشمن کی وجہ سے جس نے دانت گاڑ دیئے ہیں اور اس سکون کی وجہ سے جو بالکل غائب ہو چکا ہے اور اس کی دوستی نے کج روی اختیار نہیں کی کہ اس سے ناراض ہوا جائے، نہ اس کا نفس برا ہوا ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے، نہ اس کے دل نے کوئی (بری) بات نکالی ہے کہ اسے دور کر دیا جائے اور نہ اس کے تعلق نے نافرمانی کی ہے کہ اس سے دشمنی کی جائے اور تمھاری شرافت اس کی آبرو گرانے کی مقتضی نہیں ہے۔

تحقیق: مُؤَمِّلٌ: اسم فاعل، امیدوار۔ أَمَّلَهُ تَأْمِيلًا (تفعیل) امید کرنا۔ وَأَمَلٌ (ن)

حَكَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نقل اتاری۔ حكى الشيئَ حِكَايَةً (ض) نقل اتارنا۔

فَيْءٌ: سایہ۔ جمع: أَفْيَاءٌ وَفُيُوْءٌ۔ ــــ أَمَّ: ماضی، اس نے قصد کیا۔ أَمَّهُ أَمًّا (ن) قصد کرنا۔

ظَنٌّ: گمان، خیال۔ جمع: ظُنُوْنٌ. ظَنَّهُ ظَنًّا (ن) خیال کرنا، گمان کرنا۔

حِرْصٌ: خواہش۔ لالچ۔ حَرَصَ على الشيئَ حِرْصًا (س) لالچ کرنا۔ خواہش کرنا۔

يَثِبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اچھل رہا ہے۔ وَثَبَ يَثِبُ وَثْبًا وَوُثُوْبًا (ض) اچھلنا۔ کودنا۔

نُخَبٌ: واحد: نُخْبَةٌ: منتخب شی، مراد: منتخب الفاظ۔ نَخَبَ نَخْبًا (ن) منتخب کرنا۔ نَاخِبٌ: ووٹ دہندہ۔

مُهُوْرٌ: واحد: مَهْرٌ: اجرت، معاوضہ۔ مَهَرَ الْمَرْأَةَ مَهْرًا (ف) عورت کا مہر ادا کرنا۔

تَجِبُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ لازم ہے۔ وَجَبَ وُجُوْبًا (ض) لازم ہونا۔ ثابت ہونا۔

مَرَامٌ: اسم مفعول، مقصد، غرض۔ جمع: مَرَامَاتٌ، رَامَهُ رَوْمًا (ن) قصد کرنا۔ چاہنا۔

يَخِفُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ہلکا پھلکا ہے۔ خَفَّ خَفًّا وَخِفَّةً (ض) ہلکا ہونا۔

أَوَاصِرُ: واحد: آصِرَةٌ: ذریعہ۔ وسیلہ، رشتہ، تعلق، بندھن۔ أَوَاصِرُ الْأُخُوَّةِ: رشتہائے اخوت۔ اسبابِ اخوت۔ أَصَرَهُ أَصْرًا (ض) گرہ لگانا۔ باندھنا۔

تَشِفُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ زیادہ ہے یا کم ہے۔ شَفَّ شَفًّا وَشُفُوْفًا (ض) زیادہ ہونا، کم ہونا۔ إِطْرَاءٌ: مبالغہ آمیز تعریف۔ حد سے زیادہ تعریف، أَطْرَأَهُ إِطْرَاءً (افعال) حد سے زیادہ تعریف کرنا۔

يُجْتَذَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ حاصل کی جاتی ہے۔ اِجْتِذَابٌ (افتعال) حاصل کرنا۔ کھینچنا۔ ــــ مَلَامٌ: مصدر میمی۔ ملامت۔ مذمت۔ لَامَهُ لَوْمًا وَمَلَامًا (ن) ملامت کرنا۔

يُجْتَنَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، پرہیز کیا جاتا ہے۔ اِجْتِنَابٌ (افتعال) دور رہنا۔ بچنا۔

ضَفَفٌ: وسیع کنبہ۔ کثرتِ اولاد مع قلتِ مال۔ ضَفَّهُ ضَفًّا (ن) جمع کرنا۔ بھیڑ کرنا۔
مَسَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لاحق ہو چکی ہے۔ مَسَّ الشیئُ مَسًّا (س) لاحق ہونا۔ لگنا۔
شَظَفٌ: بدحالی۔ خستہ حالی۔ جمع: شِظَافٌ، شَظِفَ شَظَفًا (س) خستہ حال ہونا۔ بدحال ہونا۔
حَصَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہو گئی۔ حَصَّ حَصًّا (ن) مونڈنا (۲) طاری ہونا، پیش آنا۔
جَنَفٌ: ناانصافی۔ ظلم۔ سختی زمانہ۔ جَنِفَ جَنَفًا (س) ظلم کرنا۔
عَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پھیل گئی۔ عَمَّ عُمُوْمًا (ن) پھیلنا۔ عام ہونا۔
قَشَفٌ: تنگ حالی۔ خستہ حالی۔ قَشِفَ قَشَفًا (س) وَقَشَافَةً (ک) تنگ حال ہونا۔
یُجِیْبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جواب دیتا ہے۔ أَجَابَهُ إِجَابَةً (افعال) جواب دینا۔
وَلَهٌ: پریشانی، غم، رنج۔ وَلِهَ یَوْلَهُ وَلَهًا (س) بہت زیادہ غمگین ہونا۔ شدتِ غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔
یُذِیْبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پگھلا رہا ہے۔ أَذَابَهُ إِذَابَةً (افعال) پگھلانا۔
هَمٌّ: غم۔ رنج۔ جمع: هُمُوْمٌ، هَمَّ الأَمْرُ فُلَانًا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔
تَضَیَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مقیم ہو گیا، تَضَیُّفٌ (تفعل) مہمان بننا۔ مقیم ہو جانا۔
کَمَدٌ: دل سوزی۔ سوزشِ باطن۔ دردِ دل۔ کَمِدَ الرَّجُلُ کَمَدًا (س) دل کا مغموم ہونا۔
نَیَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ زیادہ ہو گیا۔ نَیَّفَ الشیئُ تَنْیِیْفًا (تفعیل) بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔
مَأْمُوْلٌ: اسم مفعول، مقصد، امید۔ أَمَلَهُ أَمْلًا (ن) امید کرنا۔
خَیَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ناکام بنا دیا۔ خَیَّبَهُ تَخْیِیْبًا (تفعیل) ناکام بنانا۔
إِهْمَالٌ: بے توجہی۔ لاپرواہی۔ أَهْمَلَ الشَّیْئَ إِهْمَالًا (افعال) بے توجہی برتنا۔ چھوڑ دینا۔
شَیَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بال سفید کر دیئے۔ شَیَّبَهُ تَشْیِیْبًا: بال سفید کرنا، بوڑھا کرنا۔
نَیَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دانت گاڑ دیئے۔ نَیَّبَ تَنْیِیْبًا (تفعیل) دانت گاڑنا۔ دانتوں سے کاٹنا۔ ـــ هُدُوٌّ: سکون۔ آرام۔ هَدَأَ هُدُوْءًا (ف) سکون پذیر ہونا۔
تَغَیَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غائب ہو گیا۔ تَغَیُّبٌ (تفعل) غائب ہونا۔
لَمْ یَزِغْ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، اس نے کج روی اختیار نہیں کی۔ زَاغَ عَنْهُ زَیْغًا (ض) مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکنا ـــ وِدٌّ: دوستی، تعلق، محبت۔ وَدَّهُ وُدًّا (س) محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔
یُغْضَبُ: مضارع مجہول، اس سے ناراض ہوا جائے۔ غَضِبَ عَلَیْهِ غَضَبًا (س) ناراض ہونا۔

خَبُثَ: ماضی، وہ براہوا۔ خَبُثَ خَبَاثَةً (ک) براہونا۔ عُوْدٌ: لکڑی، مراد: نفس۔ جمع: أَعْوَادٌ.

يُقْضَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اسے کاٹ دیا جائے۔ قَضَبَهُ قَضْبًا (ض) کاٹنا۔

نَفَثَ: ماضی، اس نے نکالا۔ نَفَثَ نَفْثًا (ن) منھ سے تھوک نکالنا۔ مراد: زبان سے لفظ نکالنا۔

يُنْفَضُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اسے دور کیا جائے۔ نَفَضَهُ نَفْضًا (ن) جھٹکنا۔ مراد: دور کرنا۔

نَشَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نافرمانی کی۔ نَشَزَ نَشْزًا وَنُشُوْزًا (ن) نافرمانی کرنا۔

وَصْلٌ: مصدر۔ میل ملاپ۔ تعلق، جوڑ۔ وَصَلَ الشيئَ بكذا وَصْلًا (ض) ملانا۔

يُبْغَضُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس سے دشمنی کی جائے۔ بَغَضَ بُغْضًا (ن،س) دشمنی کرنا۔

مَايَقْتَضِيْ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ مقتضی نہیں ہے۔ اِقْتِضَاءٌ (افتعال) مقتضی ہونا۔

كَرَمٌ: شرافت۔ سخاوت۔ مہربانی۔ كَرُمَ كَرَمًا وَكَرَامَةً (ک) شریف الطبع ہونا، سخی ہونا۔

نَبْذٌ: مصدر راز: نَبَذَهُ نَبْذًا (ض) پھینکنا۔ گرانا۔

حُرَمٌ: واحد: حُرْمَةٌ: عزت۔ نَبْذُ الْحُرْمَةِ: آبرو ریزی۔ ہتک عزت۔

فَبَيِّضْ أَمَلَهُ بِتَخْفِيْفِ أَلَمِهِ، يَنُثُّ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهِ. بَقِيْتَ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ، وَإِعْطَاءِ نَشَبٍ، وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ، وَمُرَاعَاتِ يَفَنٍ، مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ وَسُرُوْرٍ غَضٍّ، مَا غُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ، أَوْخُشِيَ وَهْمُ غَبِيٍّ، وَالسَّلَامُ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ إِمْلَاءِ رِسَالَتِهِ، وَجَلَّى فِيْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهِ، أَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا، وَأَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا. ثُمَّ سُئِلَ مِنْ أَيِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهُ، وَفِيْ أَيِّ الشِّعَابِ وِجَارُهُ، فَقَالَ:

ترجمہ: اس لیے تم اس کی تکلیف کو کم کر کے اس کی امید کو روشن کر دو، وہ اپنی دنیا (حلقۂ متعارفین) میں تمھاری تعریف کو مشہور کرے گا۔ تم باقی رہو غم کے ازالہ کے لیے، دولت عطا کرنے کے لیے، غم کا علاج کرنے کے لیے اور بوڑھے کا خیال رکھنے کے لیے، اس حال میں کہ تم وابستہ رہو خوشحالی اور تازہ مسرتوں کے ساتھ، جب تک مالدار کی مجلس میں آمد و رفت رہے اور بے وقوف کی غلطی سے خوف کیا جاتا رہے (یعنی قیامت تک خوشی آپ کے شامل حال رہے۔ کیونکہ ضرورتیں پوری کرنے کے لیے مالداروں کی مجلس میں آمد و رفت اور جاہل کی غلطی سے خوف، یہ دونوں چیزیں قربِ قیامت میں پائی جائیں گی) والسلام۔ پس جب وہ اپنے مضمون کی املاء سے فارغ ہو گیا اور اس نے کارزارِ بلاغت میں

اپنی بہادری کو ظاہر کر دکھایا، تو جماعت نے اسے قول وفعل کے ذریعہ خوش کر دیا اور اس کی خوب عزت کی اور انعام دیا۔ (یا اس کو اعزاز و اکرام اور انعام سے مالا مال کر دیا) پھر اس سے پوچھا گیا کہ اس کی اصل کس قبیلے سے ہے اور کس مقام میں اس کا مکان ہے، تو اس نے کہا:

تحقیق: بَيِّضْ: امر حاضر، تو روشن کر۔ بَيَّضَهُ تَبْيِيضًا (تفعیل) سفید کرنا۔ روشن کرنا۔

تَخْفِيفٌ: (تفعیل) کم کرنا۔ ہلکا کرنا۔ أَلَمٌ: دکھ، درد، تکلیف۔ جمع: آلَامٌ. أَلِمَ أَلَمًا (س) دُکھی ہونا۔

يَنُثُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مشہور کرے گا۔ نَثَّ الْخَبَرَ نَثًّا (ن، ض) پھیلانا۔

عَالَمٌ: جہاں۔ مخلوق۔ مراد: حلقۂ متعارفین ـــــ إِمَاطَةٌ: (افعال) ہٹانا۔ الگ کرنا۔ دور کرنا۔

شَجَبٌ: تکلیف۔ رنج۔ جمع: شُجُوْبٌ، شَجِبَ شَجَبًا (س) رنجیدہ ہونا۔ تکلیف میں مبتلا ہونا۔

نَشَبٌ: مال و دولت۔ نَشِبَ فِي الشيئِ نَشَبًا (س) اٹکنا۔ لگنا۔ مال و دولت کو نَشَبْ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ بھی انسان کا دل اٹکا رہتا ہے۔ مُدَاوَاةٌ: (مفاعلت) علاج کرنا، دوا دینا۔

شَجَنٌ: غم۔ جمع: أَشْجَانٌ۔ شَجِنَ شَجَنًا (س) غمگین ہونا ـــــ يَفَنٌ: بوڑھا۔ شیخ فانی۔ جمع: يُفُنٌ.

مَوْصُوْلٌ: اسم مفعول، وابستہ، ہم کنار، ملایا ہوا۔ وَصَلَ الشيئَ بِكَذَا وَصْلًا (ض) ملانا۔

خَفْضٌ: خوشحالی۔ خَفُضَ الْعَيْشُ خَفْضًا (ک) خوشحال ہونا۔ آسودہ حال ہونا۔

غَضٌّ: تروتازہ۔ نازک بدن۔ جمع: غِضَاضٌ. غَضَّ النَّبَاتُ غَضًّا وَغَضَاضَةً (س) تروتازہ ہونا۔

مَا غُشِيَ: مَا بمعنی: مادام۔ جب تک۔ غُشِيَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، آمد و رفت رہے۔ غَشِيَ غَشْيًا (س) ڈھانپنا۔ غَشِيَ الْمَكَانَ غِشْيَانًا: کسی جگہ آنا۔

مَعْهَدٌ: اسم ظرف، مجلس۔ جمع: مَعَاهِدُ. عَهِدَهُ عَهْدًا (س) دیکھ بھال کرنا۔ نگہداشت کرنا۔

غَنِيٌّ: صفت مشبہ۔ مالدار۔ بے نیاز۔ جمع: أَغْنِيَاءُ. غَنِيَ غِنًى وَغَنَاءً (س) مالدار ہونا۔

خُشِيَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اس سے خوف کیا گیا۔ خَشِيَ خَشْيَةً (س) ڈرنا۔

وَهْمٌ: خیال۔ غلطی۔ تصور۔ جمع: أَوْهَامٌ. وَهِمَ فِي الْأَمْرِ وَهْمًا (س) غلطی ہونا (ض) وہم ہونا۔

غَبِيٌّ: صفت مشبہ۔ بے وقوف۔ جاہل۔ کند ذہن۔ جمع: أَغْبِيَاءُ. غَبِيَ الشَّيْئَ غَبَاوَةً (س) ناواقف ہونا۔ کند ذہن ہونا۔ نا سمجھ ہونا۔

جَلَّى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظاہر کر دیا۔ جَلَّى عَنْ كَذَا تَجْلِيَةً (تفعیل) ظاہر کرنا۔

هَيْجَاءُ: لڑائی۔ کارزار۔ هَاجَهُ هَيْجًا وَهَيَجَانًا (ض) بھڑکانا، جوش دلانا۔

بَسَالَةٌ: بہادری۔شجاعت۔بَسُلَ بَسَالَةً(ک) بہادر ہونا۔

أَرْضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے خوش کر دیا۔أَرْضَاهُ إِرْضَاءً(افعال) خوش کرنا۔

أَوْسَعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے مالا مال کر دیا۔أَوْسَعَهُ إِيْسَاعًا(افعال) مالا مال کر دینا۔

حَفاوَةٌ: عزت، اعزاز واکرام، خیر مقدم۔حَفِيَ به حفاوَةً(س) بے حد عزت کرنا۔خیر مقدم کرنا۔

طَوْلٌ: نعمت۔بخشش۔انعام۔طَالَ عَلَيْهِ طَوْلاً(ن) انعام دینا۔

شُعُوْبٌ: واحد: شَعْبٌ: بڑا قبیلہ، قوم، عوام، جماعت ـــ نِجَارٌ: اصل۔نسب۔خاندان۔

شِعَابٌ: واحد: شِعْبٌ: گھاٹی۔پہاڑوں کا درمیانی راستہ۔

وِجَارٌ: (بفتح الواو وکسرہا) بجو کا گھر۔مراد: مکان۔رہائش گاہ۔جمع: أَوْجِرَةٌ.

---

(۱) غَسَّانُ أُسْرَتِيَ الصَّمِيْمَه ۞ وَسَرُوْجُ تُرْبَتِيَ الْقَدِيْمَهْ

(۲) فَالْبَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ إِشْـ ۞ ـرَاقًا وَّمَنْزِلَةً جَسِيْمَهْ

(۳) وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْـ ۞ ـيَبَةً وَّمَنْزَهَةً وَّقِيْمَهْ

(٤) وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِيْ ۞ فِيْهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيْمَهْ

(۵) أَيَّامَ أَسْحَبُ مُطْرَفِيْ ۞ فِيْ رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيْمَهْ

(٦) أَخْتَالُ فِيْ بُرْدِ الشَّبَا ۞ بِ وَأَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَهْ

(۷) لَا أَتَّقِيْ نُوَبَ الزَّمَا ۞ نِ وَلَا حَوَادِثَهُ الْمُلِيْمَهْ

(۸) فَلَوْ أَنَّ كَرْبًا مُتْلِفٌ ۞ لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِي الْمُقِيْمَهْ

(۹) أَوْ يُفْتَدٰى عَيْشٌ مَضٰى ۞ لَفَدَتْهُ مُهْجَتِيَ الْكَرِيْمَهْ

(۱۰) فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْفَتٰى ۞ مِنْ عَيْشِهِ عَيْشَ الْبَهِيْمَهْ

(۱۱) تَقْتَادُهُ بُرَةُ الصَّغَا ۞ رِ إِلَى الْعَظِيْمَةِ وَالْهَضِيْمَهْ

(۱۲) وَتَرَى السِّبَاعَ تَنُوْشُهَا ۞ أَيْدِي الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيْمَهْ

(۱۳) وَالذَّنْبُ لِلْأَيَّامِ لَوْ ۞ لَا شُؤْمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيْمَهْ

(۱٤) وَلَوِ اسْتَقَامَتْ كَانَتِ الْـ ۞ أَحْوَالُ فِيْهَا مُسْتَقِيْمَهْ

ترجمہ: ① قبیلہ ''غسان'' میرا اصل خاندان ہے، اور مقامِ ''سروج'' میرا قدیم وطن ہے۔

⑵ پس (وہاں میرا) مکان آفتاب کے مانند ہے، چمکنے اور بلند مرتبہ ہونے میں۔ ⑶ اور جگہ جنت کے مانند ہے، عمدگی، پاکیزگی اور حیثیت میں۔ ⑷ کیا خوب تھی وہ زندگی جو مجھے اس میں حاصل تھی اور کیا خوب تھیں وہ لذتیں جو بے پایاں تھیں۔ ⑸ جس زمانے میں، میں اس کے باغات میں اپنی خوبصورت چادر کو کامیاب ارادے کے ساتھ کھینچتا تھا، ⑹ جوانی کے لباس میں اکڑتا تھا (نازو انداز سے چلتا تھا) اور شاندار نعمتوں کے چہرے دیکھتا تھا۔ ⑺ نہ میں زمانے کی مصیبتوں سے ڈرتا تھا اور نہ اس کے قابلِ ملامت حوادثات سے۔ ⑻ پس اگر کوئی تکلیف ہلاک کرنے والی ہوتی، تو میں یقیناً اپنی دائمی تکلیفوں کی وجہ سے ہلاک ہوجاتا۔ ⑼ یا اگر گزری ہوئی زندگی کا فدیہ دیا جا سکتا، تو میں اس زندگی پر اپنی جان عزیز قربان کردیتا (یعنی اگر گزری ہوئی خوبصورت زندگی، بدلے میں کچھ دے کر لوٹائی جاسکتی، تو میں اپنی پیاری جان کو بھی اس کو لوٹانے کے لیے قربان کردیتا) ⑽ پس موت نوجوان کے لیے بہتر ہے، اس کے چوپایے کی طرح زندگی گزارنے سے۔ ⑾ اس حالت میں کہ اسے کھینچتی ہو ذلت کی نکیل، مشکلات اور مظالم کی طرف۔ ⑿ اور تم درندوں کو دیکھتے ہو کہ انھیں نوچ رہے ہیں ظالم بجوؤں کے ہاتھ[1] ...... ⒀ اور (ان سب میں) گناہ زمانے کے سر ہے اگر اس کی نحوست نہ ہوتی، تو (بخشش سے) کوئی عادت نفرت نہ کرتی۔ ⒁ اور اگر وہ (زمانہ) سیدھا رہتا، تو اس کے اندر حالات بھی درست رہتے۔

تحقیق: اَلصَّمِيْمَةُ: خالص۔ اصلی۔ الصَّمِيْم: کا مؤنث (یہ مفرد و جمع سب کے لیے مستعمل ہے)

تُرْبَةٌ: مٹی، قبر، زمین، وطن، جائے پیدائش۔ جمع: تُرَبٌ ـــ إِشْرَاقٌ: (انعال) چمکنا (۲) روشن کرنا۔

مَنْزِلَةٌ: اسم ظرف، مقام، رتبہ، گھر، اترنے کی جگہ۔ جمع: مَنَازِلُ. نَزَلَ نُزُوْلًا (ض) اترنا۔

جَسِيْمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، زبردست۔ جمع: جَسِيْمَاتٌ. جَسُمَ جَسَامَةً (ک) زبردست ہونا۔

رَبْعٌ: مکان، مقام، اقامت گاہ۔ جمع: رُبُوْعٌ. رَبَعَ بِالْمَكَانِ رَبْعًا (ف) ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔

فِرْدَوْس: جنت کا اعلیٰ مقام یا جنت، جمع: فَرَادِيْس: یہ لفظ بعض اہلِ لغت کے نزدیک فارسی ہے؛ مگر عربی میں مستعمل ہے۔ ـــ مَطْيَبَةٌ: خوبی، عمدگی، اچھائی۔ مصدر میمی از طَابَ طِيْبًا (ض) اچھا ہونا۔

مَنْزَهَةٌ: پاکیزگی، صفائی، ستھرائی۔ مصدر میمی از نَزِهَ نَزَاهَةً (س) صاف ستھرا ہونا۔

قِيْمَةٌ: قدر و قیمت، حیثیت۔ مرتبہ۔ جمع: قِيَمٌ. ـــ وَاهًا: کلمہ تعجب جو گذری ہوئی چیز پر اشتیاق

[1] یعنی جب تم زمانے میں اس طرح کے انقلابات دیکھ رہے ہو کہ بجو جیسا ذلیل جانور، درندوں اور خونخوار جانوروں کو نوچ رہا ہے اور کمینہ شریف پر غالب آرہا ہے، تو ایسی صورت میں نوجوان کے لیے زندگی سے موت بہتر ہے۔

اور افسوس ظاہر کرنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔یعنی کیا خوب تھا۔کیا خوب ہے۔کتنا اچھا تھا۔

لَذَّاتٌ: واحد: لَذَّةٌ: بمعنی لذت۔لَذَّ الشيئُ لَذًّا وَلَذَاذَةً (س) مزے دار ہونا۔اچھا لگنا۔

عَمِیْمَةٌ: صیغہ صفت، بے پایاں، بے حد۔عَمَّ الشيئُ عُمُوْمًا (ن) عام ہونا۔پھیلنا۔

أَسْحَبُ: مضارع واحد متکلم، میں کھینچتا ہوں۔سَحَبَهُ سَحْبًا (ف) گھسیٹنا۔کھینچنا۔

مُطْرَفٌ: (بضم المیم و کسرھا) دھاری دار ریشمی چادر۔جمع: مَطَارِفُ.

رَوْضٌ: باغ۔باغیچہ۔واحد: رَوْضَةٌ. ـــــ مَاضِيٌّ: اسم فاعل، جاری، ہو کر رہنے والا۔جمع: مَوَاضٍ. مَضَى علَى الأَمْرِ مُضِيًّا (ض) پورا کرنا۔مداومت کرنا، جاری رکھنا۔

عَزِیْمَةٌ: حوصلہ، پختہ ارادہ۔جمع: عَزَائِمُ. عَزَمَ الأَمْرَ وَعَلَیْهِ عَزْمًا وَعَزِیْمَةً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔مَاضِي الْعَزِیْمَةِ: پختہ ارادے والا۔ارادے کو پورا کرنے والا۔مراد: کامیاب ارادہ۔

أَخْتَالُ: مضارع واحد متکلم، میں اکڑتا ہوں۔اِخْتَالَ فِي مَشْیِه اِخْتِیَالًا (افتعال) اکڑ کر چلنا۔

بُرْدٌ: یمنی چادر، لباس، خوبصورت لباس۔جمع: بُرُوْدٌ. وَأَبْرُدٌ وَأَبْرَادٌ.

أَجْتَلِي: مضارع واحد متکلم، میں دیکھتا ہوں۔اِجْتَلَى الشيئَ اِجْتِلَاءً: دیدار کرنا۔صاف طور پر دیکھنا۔

نِعَمٌ: واحد: نِعْمَةٌ: خوشحالی، مال و دولت۔اسبابِ عیش۔نَعِمَ الرَّجُلُ نَعْمَةً (س) خوشحال ہونا۔

وَسِیْمَةٌ: اسم فاعل، حسین، خوبصورت، شاندار۔وَسُمَ وَسَامَةً (ک) خوبصورت ہونا۔شاندار ہونا۔

لَا أَتَّقِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں ڈرتا ہوں۔اِتِّقَاءً (افتعال) ڈرنا۔پرہیز کرنا۔

نُوَبٌ: واحد: نُوْبَةٌ: آفت۔مصیبت۔ ـــ حَوَادِثُ: واحد: حَادِثَةٌ: واقعہ۔مصیبت۔

مُلِیْمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، قابلِ ملامت۔أَلَامَ الرَّجُلُ إِلَامَةً (افعال) قابلِ ملامت ہونا۔

كَرْبٌ: تکلیف۔بے چینی۔جمع: كُرُوْبٌ. كَرَبَهُ كَرْبًا (ن) بے چین بنانا۔پریشان کرنا۔

مُتْلِفٌ: اسم فاعل، ہلاک کرنے والا، برباد کرنے والا، ضرر رساں۔أَتْلَفَهُ (افعال) ہلاک کرنا۔برباد کرنا۔ضرر پہنچانا۔وَتَلِفَ تَلَفًا (س) ہلاک ہونا۔

كُرَبٌ: واحد: كُرْبَةٌ: مصیبت۔غم۔كَرَبَهُ كَرْبًا (ن) بے چین بنانا۔پریشان کرنا۔

مُقِیْمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، مستقل، دائمی۔أَقَامَ الشيئَ إِقَامَةً (افعال) ہمیشہ رکھنا۔

یُفْتَدَى: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کا فدیہ دیا جاتا ہے۔اِفْتِدَاءً (افتعال) فدیہ دینا۔قربان ہونا۔

فَدَیْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قربان کیا۔فَدَاهُ فِدَاءً (ض) قربان کرنا۔نثار کرنا۔

مُهْجَةٌ: جان، روح، جسم۔ جمع: مُهَجٌ۔ ——— تَقْتَادُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ کھینچتی ہے۔ اِقْتِيَادٌ (افتعال) نکیل پکڑ کر چلنا۔ ——— بُرَةٌ: نکیل، لوہے یا رسی کا حلقہ۔ جمع: بُرًى وبُرَاتٌ۔

صَغَارٌ: ذلت وحقارت، صَغُرَ صَغَارًا (ک) ذلیل ہونا۔

عَظِيمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، مشکل کام، مصیبت۔ جمع: عَظَائِمُ۔ عَظُمَ الْأَمْرُ عليه عِظَمًا عَظَامَةً (ک) دشوار ہونا۔ باعثِ مشقت ہونا۔

هَضِيمَةٌ: صیغہ صفت، مصیبت، ظلم۔ جمع: هَضَائِمُ۔ هَضَمَهُ هَضْمًا (ض) ظلم کرنا، ناانصافی کرنا۔

سِبَاعٌ: واحد: سَبُعٌ: درندہ، خونخوار جانور۔ مراد: شریف لوگ۔

تَنُوشُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ نوچ رہی ہے۔ نَاشَهُ نَوْشًا (ن) نوچنا۔ پنجوں سے پکڑنا۔

ضِبَاعٌ: واحد: ضَبُعٌ بجو۔ اس کی کنیت "ام عامر" ہے، اس سے مراد: کمینے لوگ ہیں۔

مُسْتَضِيمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، ظالم۔ اِسْتَضَامَهُ اِسْتِضَامَةً (استفعال) ظلم کرنا۔ وَضَيْمٌ (ض)

شُؤْمٌ: نحوست۔ بدبختی۔ شَؤُمَ شَآمَةً (ک) منحوس ہونا۔

لَمْ تَنْبُ: مضارع واحد مؤنث غائب نفی جحد بلم، اس نے نفرت نہیں کی۔ نَبَا الطَّبْعُ عن الشيْءِ نَبْوَةً (ن) نفرت کرنا۔ ——— شِيمَةٌ: عادت، خصلت۔ جمع: شِيَمٌ۔

اِسْتَقَامَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ سیدھا رہا۔ اِسْتِقَامَةٌ (استفعال) درست ہونا۔ سیدھا ہونا۔ اس میں ضمیر کا مرجع "أيّام" ہے۔ مُسْتَقِيمَةٌ: درست۔ سیدھا۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔

اشعار کی ترکیب

(۱) غَسَّانُ: مبتدا، أُسْرَتِي: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، الصَّمِيمَة: صفت، موصوف باصفت خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، سَرُوْجُ: مبتدا، قُرْبَتِي: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، الْقَدِيمَة: صفت، موصوف باصفت خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲) فَا: تفریعیہ، الْبَيْتُ: مبتدا، مِثْلُ الشَّمْسِ: مرکبِ اضافی ہوکر ممیز۔ إِشْرَاقًا: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، مَنْزِلَةً جَسِيمَة: موصوف باصفت معطوف، معطوف علیہ بامعطوف تمیز، ممیز تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: عاطفہ، الرَّبْعُ: مبتدا، کَاف: حرفِ جار، الْفِرْدَوْس: ممیز۔ مَطْيَبَةً: معطوف علیہ، واو: حرف

عطف، مَنْزَهَةً: معطوفِ اول، واو: حرفِ عطف، قِيمَةً: معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر تمیز ۔ممیز، تمیز سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا کَائِنٌ: کے۔ کَائِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) وَاهًا: کلمۂ اعجاب بمعنی أَعْجَبُ۔ أَعْجَبُ: فعل ضمیر فاعل ۔لام: حرفِ جار، عَيْشٍ: موصوف، كَانَ: فعل ناقص، ضمیر اسم۔ لِيْ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فِيْهَا: متعلق ہوا كَانَ: کے۔ كَانَ: فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور متعلق سے مل کر صفت، عَيْشٍ: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَذَّاتِ عَمِيْمَه: موصوف باصفت، معطوف۔ معطوف علیہ بامعطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا وَاهًا: بمعنی أَعْجَبُ: کے۔ أَعْجَبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) أَيَّامَ: مضاف، أَسْحَبُ: فعل، اس میں ضمیر أَنَا: ذوالحال، مُطْرَفِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، فِيْ رَوْضِهَا: متعلق۔ مَاضِيَ الْعَزِيْمَةِ: مرکبِ اضافی ہوکر حال، ذوالحال، حال سے مل کر فاعل۔ أَسْحَبُ: فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ أَيَّامَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا وَاهًا بمعنی أَعْجَبُ: کا۔ أَعْجَبُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) أَخْتَالُ: فعل بافاعل، فِيْ بُرْدِ الشَّبَابِ: متعلق، أَخْتَالُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، أَجْتَلِيْ: فعل بافاعل، اَلنِّعَمَ الْوَسِيْمَةَ: موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ، أَجْتَلِيْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷) لَاأَتَّقِيْ: فعل بافاعل، نُوَبَ الزَّمَانِ: مرکبِ اضافی ہوکر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ زائدہ، حَوَادِثَهُ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، اَلْمُلِيْمَه: صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف مفعول بہ، لَاأَتَّقِيْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۸) فَا: تفریعیہ، لَوْ: حرفِ شرط، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، كَرْبًا: اسم، مُتْلِفٌ: خبر۔ أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہوکر فاعل ہوا ثَبَتَ: فعل محذوف کا۔ ثَبَتَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، لام: جوابِ لَوْ۔ تَلِفْتُ: فعل بافاعل، مِنْ: حرفِ جار، كَرْبِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، اَلْمُقِيْمَه: صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَلِفْتُ: کے۔ تَلِفْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: اس شعر میں لَوْ: کے بعد ثَبَتَ: اس لیے محذوف نکالا گیا ہے کہ لَوْ: دو جملوں پر داخل ہوتا ہے؛ یہاں لَوْ: کے بعد جملہ نہیں ہے اور جو أَنَّ: والا جملہ بظاہر نظر آ رہا ہے وہ جملہ نہیں ہے، کیونکہ وہ بتاویل مفرد ہوتا ہے۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

(۹) أَوْ: حرف عطف، لَوْ: حرفِ شرط (محذوف) یُفْتَدیٰ: فعل، عَیْشٌ: موصوف، مَضیٰ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف باصفت نائب فاعل۔ یُفْتَدیٰ: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط، لَامْ: جوابِ لَوْ. فَدَتْ: فعل ''هٗ'' ضمیر مفعول بہ، مُهْجَتِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف۔ اَلْكَرِيْمَة: صفت، موصوف باصفت فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۱۰-۱۱) فَا: تفریعیہ، اَلْمَوْتُ: مبتدا، خَيْرٌ: اسم تفضیل، اا م: حرفِ جار، اَلْفَتٰی: ذوالحال، مِنْ: حرفِ جار، بَيْشِہٖ: مرکبِ اضافی ہوکر مبدل منہ، عَيْشِ الْبَهِيْمَة: مرکبِ اضافی ہوکر بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا خَيْرٌ: کے۔ تَقْتَادُ: فعل، ''هٗ'': ضمیر مفعول بہ، بُرَةُ الصَّغَارِ: فاعل، إِلٰی: حرفِ جار، اَلْعَظِيْمَة: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلْهَضِيْمَة: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَقْتَادُ: کے تَقْتَادُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ اَلْفَتٰی: ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا خَيْرٌ: کے۔ خَيْرٌ: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲) واو: حرفِ عطف، يَرٰی: فعل، ضمیر فاعل (جو راجع ہے اَلْفَتٰی: کی طرف، بعض نسخوں میں ''تَرٰی'' ہے تو ضمیر مخاطب کے لئے ہوگی) اَلسِّبَاعَ: ذوالحال، تَنُوْشُ: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، أَيْدِيْ: مضاف، الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيْمَة: مرکبِ توصیفی ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ فاعل، تَنُوْشُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، يَرٰی: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۱۳) واو: حرفِ عطف، اَلذَّنْبُ: مبتدا، لِلْاَيَّامِ: متعلق ہوا ثَابِتٌ: کے۔ ثَابِتٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لَوْلَا: حرفِ شرط، شُؤْمُهَا: مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا، مَوْجُوْدٌ: خبر (محذوف)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر شرط، لَمْ تَنُبْ: فعل، شِيْمَةٌ: فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا۔ شرط، جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: لَوْلَا: کی خبر جب افعال عامہ (مَوْجُوْدٌ، كَائِنٌ، ثَابِتٌ وغیرہ) میں سے ہوتی ہے، تو واجب الحذف ہوتی ہے۔

(۱۴) واو: حرفِ عطف، لَوْ: حرفِ شرط، اِسْتَقَامَتْ: فعل با فاعل، شرط۔ كَانَتْ: فعل ناقص، اَلْأَحْوَالُ: اسم، فِيْهَا: متعلق۔ مُسْتَقِيْمَة: خبر۔ كَانَتْ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ ''الْمَرَاغِيَّةُ''

ثُـمَّ إِنَّ خَبَرَهٗ نَمَا إِلَى الْوَالِيْ، فَمَلأَفَاهُ بِـاللَّآلِيْ، وَسَامَهٗ أَنْ يَّنْضَوِيَ إِلٰى أَحْشَائِهٖ، وَيَلِيَ دِيْوَانَ إِنْشَائِهٖ، فَأَحْسَبَهُ الْحِبَاءُ، وَظَلَفَهٗ عَنِ الْوِلاَيَةِ الإِبَاءُ، قَالَ الرَّاوِيْ: وَكُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِهٖ، قَبْلَ إِيْنَاعِ ثَمَرَتِهٖ، وَكِدْتُ أُنَبِّهُ عَلٰى عُلُوِّ قَدْرِهٖ، قَبْلَ اِسْتِنَارَةِ بَدْرِهٖ، فَأَوْحٰى إِلَيَّ بِإِيْمَاضِ جَفْنِهٖ، أَنْ لَّا أُجَرِّدَ عَضْبَهٗ مِنْ جَفْنِهٖ. فَلَمَّا خَرَجَ بَطِيْنَ الْخُرْجِ، وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ، شَيَّعْتُهٗ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ، وَلَاحِيًا لَهٗ عَلٰى رَفْضِ الْوِلَايَةِ، فَأَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا، وَأَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا.

ترجمہ: پھر اس کی خبر حاکم شہر کو پہنچی، تو اس نے اس کا منہ موتیوں سے بھر دیا۔ اور اس پر اس بات کے لیے زور دیا کہ وہ اس کے مصاحبین میں منسلک ہو جائے اور اس کی مجلسِ انشاء کا منتظم بن جائے؛ لیکن اسے عطیہ نے خود کفیل بنا دیا (بے نیاز بنا دیا) اور اسے نظامت سے اس کی خودداری نے باز رکھا۔ راوی نے کہا: میں اس کے درخت کی شاخ اس کا پھل پکنے سے پہلے ہی جان چکا تھا (یعنی میں اس کی حقیقت اور اس کے فضل و کمال کو اس کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے ہی پہنچان چکا تھا) اور قریب تھا کہ میں اس کی بلندئی رتبہ پر (لوگوں کو) متنبہ کر دوں، اس کا چاند روشن ہونے سے پہلے؛ لیکن اس نے مجھ سے اپنی آنکھ کے اشارے سے یہ بات کہی: میں اس کی تلوار کو اس کی میان سے نہ نکالوں (یعنی اس کا راز ظاہر نہ کروں)۔ پس جب وہ تھیلی بھر کر نکلا اور کامیابی حاصل کیے ہوئے جدا ہوا، تو میں دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے اور اسے نظامت کے ٹھکرا دینے پر ملامت کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلا؛ تو اس نے مسکراتے ہوئے منہ پھیرا اور ترنم کے ساتھ شعر پڑھے:

تحقیق: نَمَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پہنچا۔ نَما إِلَيْهِ نُمُوًّا (ن) پہنچنا۔

مَلَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھر دیا۔ مَلَأَ الشَّيْئَ مَلْئًا (ف) بھرنا۔ پُر کرنا۔

فَا: فَمٌ: منہ۔ جمع: أَفْوَاهٌ. فَمٌ: اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ اس کے آخر سے "میم" کو حذف کر دیا گیا اور تنہا حرفِ فا، فَمٌ پر دلالت کرتی ہے۔ حالت رفع میں واو کے ساتھ "فُوْ" حالتِ نصب میں الف کے ساتھ "فَا" اور حالتِ جر میں یا کے ساتھ "فِيْ" استعمال ہوتا ہے۔

سَامَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے زور دیا۔ سَامَهُ الْأَمْرَ سَوْمًا (ن) مجبور کرنا۔ پابند بنانا۔

يَنْضَوِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ منسلک ہو جائے۔ اِنْضَوىٰ إِلَيْهِ (انفعال) شامل ہونا۔ ملنا۔

أَحْشَاء: آنتیں، پیٹ کا اندرونی حصہ۔ واحد: حَشَا۔ مراد: مصاحبین، مقرب لوگ۔

يَلِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ منتظم ہو جائے۔ وَلِیَ الْأَمْرَ وِلَايَةً (ض) انتظام سنبھالنا۔ منتظم بننا۔

دِيْوَانٌ: امورِ انتظامیہ کا مرکز، دفتر، عدالت، کچہری، مجلس۔ جمع: دَوَاوِيْنُ.

أَحْسَبَ: ماضی، اس نے خود کفیل بنا دیا۔ أَحْسَبَ إِحْسَابًا (افعال) خود کفیل بنا دینا۔ بے نیاز بنا دینا۔ ــــ حِبَاءٌ: عطیہ، ہدیہ تکریم۔ حَبَاهُ حِبَاءً وَحَبْوَةً (ن) دینا۔ عطا کرنا۔

ظَلَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے باز رکھا۔ ظَلَفَهُ عَنِ الْأَمْرِ ظَلْفًا (ض) روکنا۔ باز رکھنا۔

إِبَاءٌ: خودداری۔ شدتِ انکار۔ أَبَى إِبَاءً (ف) حقیر سمجھ کر رد کر دینا۔ خودداری سے کام لینا۔

فائدہ: أَبَى: کا استعمال باب فتح سے اس کے مشہور قاعدے کے خلاف ہے۔

عُوْدٌ: لکڑی، شاخ۔ جمع: أَعْوَادٌ شَجَرَةٌ: درخت۔ مراد: نسب۔ عُوْدُ الشَّجَرِ: خاندان یا نسب کی شاخ۔ جمع: شَجَرٌ، وجمعهُ أَشْجَارٌ۔

إِيْنَاعٌ: مصدر از أَيْنَعَ الثَّمَرُ إِيْنَاعًا (افعال) پھل کا پکنا۔ پختہ ہونا۔ وَيَنَعَ الثَّمَرُ يَنْعًا (ف)

أُنَبِّهُ: مضارع واحد متکلم، میں متنبہ کروں۔ نَبَّهَ علی كذا تَنْبِيْهًا (تفعیل) متنبہ کرنا۔

عُلُوٌّ: بلندی۔ بلندئ مرتبہ۔ عَلَا عُلُوًّا (ن) بلند ہونا۔ اوپر ہونا۔

قَدْرٌ: مرتبہ، درجہ، حیثیت، قدر و قیمت۔ جمع: أَقْدَارٌ. قَدَرَهُ قَدْرًا (ف) حیثیت دینا۔ رتبہ دینا۔

اِسْتِنَارَةٌ: (استفعال) روشن ہونا، وَنَارَ نَوْرًا (ن)۔

أَوْحَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اشارہ کیا۔ أَوْحَى إِلَيْهِ إِيْحَاءً (افعال) اشارہ کرنا۔

إِيْمَاضٌ: (افعال) آنکھ یا کسی علامت سے اشارہ کرنا۔ وَمَضَ (ض) بجلی کا دھیمے دھیمے چمکنا۔

جَفْنٌ: پلک۔ مراد: آنکھ۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں (۲) میان۔ تلوار کی نیام۔ جمع: أَجْفَانٌ وَجُفُوْنٌ دوسرے جَفْنٌ سے یہ معنی مراد ہیں۔

لَا أُجَرِّدُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہ نکالوں۔ جَرَّدَ العَضْبَ مِنْ جَفْنِهِ (تفعیل) تلوار میان سے نکالنا۔ سونتنا۔ مراد: ظاہر کرنا۔ ــــ عَضْبٌ: صیغہ صفت، تیز تلوار۔ عَضَبَهُ عَضْبًا (ض) کاٹنا۔

بَطِيْنٌ: صیغہ صفت۔ بھرا ہوا۔ بڑے پیٹ والا۔ بَطُنَ بَطَانَةً (ک) بھاری پیٹ والا ہونا۔

خُرْجٌ: تھیلی، تھیلا۔ جمع: خِرَجَةٌ وَأَخْرَاجٌ۔ بَطِيْنُ الْخُرْجِ: بھرا ہوا تھیلا۔

فَائِزٌ: اسم فاعل، کامیاب (۲) حاصل کرنے والا۔ فَازَ بِهِ فَوْزًا (ن) حاصل کرنا۔ پانا۔ کامیاب ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

فَلْجٌ: کامیابی۔ فَلَجَ الرَّجُلُ فَلْجًا وَفُلْجًا (ن) کامیاب ہونا۔
شَیَّعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں ساتھ چلا۔ شَیَّعَهُ (تفعیل) مہمان یا جنازے کے ساتھ چلنا۔ رخصت کرنا۔
قَاضِیًا: اسم فاعل، ادا کرنے والا۔ قَضَی قَضَاءً (ض) ادا کرنا۔ پورا کرنا۔
رِعَایَةٌ: پاسداری۔ لحاظ۔ مراد: دوستی۔ رَعَی الشَّيْءَ رَعْیًا وَرِعَایَةً (ف) لحاظ کرنا۔ پاسداری کرنا۔
لَاحِیًا: اسم فاعل، ملامت کرنے والا۔ لَحَی فُلَانًا لَحْوًا (ن،ف) ملامت کرنا۔ سخت وسست کہنا۔
رَفْضٌ: مصدر از رَفَضَهُ رَفْضًا (ن) رد کرنا۔ ٹھکرانا۔ وِلَایَةٌ: حکومت، نظامت، جمع: وِلَایَاتٌ۔
أَعْرَضَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے منہ پھیرا۔ أَعْرَضَ عَنْهُ (افعال) اعراض کرنا۔ منہ پھیرنا۔
مُتَبَسِّمًا: اسم فاعل، مسکرانے والا۔ تَبَسُّمٌ (تفعل) مسکرانا۔
أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشِّعْرَ إِنْشَادًا (افعال) شعر پڑھنا۔
مُتَرَنِّمًا: اسم فاعل، گنگنانے والا۔ تَرَنُّمٌ (تفعل) گنگنانا۔

---

(۱) لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمَتْرَبَهْ ۞ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ
(۲) لِأَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ ۞ وَمَعْتَبَةٌ یَا لَهَا مَعْتَبَهْ
(۳) وَمَا فِیهِمْ مَنْ یَرُبُّ الصَّنِیعَ ۞ وَلَا مَنْ یُشَیِّدُ مَا رَتَّبَهْ
(٤) فَلَا یَخْدَعَنْكَ لُمُوعُ السَّرَابِ ۞ وَلَا تَأْتِ أَمْرًا إِذَا مَا اشْتَبَهْ
(۵) فَکَمْ حَالِمٍ سَرَّهُ حُلْمُهُ ۞ وَأَدْرَکَهُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَهْ

ترجمہ: ① بلاشبہ ملکوں میں گھومنا افلاس کے ساتھ، مجھے مرتبہ سے زیادہ پسند ہے؛ ② کیوں کہ حاکموں میں بے توجہی ہوتی ہے، غصہ ہوتا ہے اور کیا ٹھکانہ ہے اس غصہ کا۔ ③ ان میں ایسے نہیں ہوتے، جو احسان کی پرورش کرتے ہوں (یعنی قدر کرتے ہوں) اور نہ ایسے کہ جو پختہ بنا دیتے ہوں اپنی قائم کی ہوئی شے کو، ④ اس لیے تمھیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے ریت کی چمک اور تم کوئی کام نہ کرو جب کہ وہ مشتبہ ہو؛ ⑤ کیوں کہ بہت خواب دیکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو ان کے خواب نے خوش کیا اور جب وہ بیدار ہوئے، تو ان پر خوف طاری ہو گیا۔

تحقیق: جَوْبٌ: مصدر، جَابَ الْبِلَادَ جَوْبًا (ن) گھومنا۔ سفر کرنا۔ بِلَادٌ: واحد: بَلَدٌ: ملک۔
مَتْرَبَةٌ: مصدر میمی، فقر و فاقہ، غربت و افلاس۔ تَرِبَ فلانٌ تَرَبًا وَمَتْرَبَةً (س) فقیر و محتاج ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِیَّةُ"

وُلَاةٌ: واحد: وَالٍ: حاکم، گورنر۔ وَلِی الْأَمْرَ وِلَایَةً(ض) والی ہونا۔ انتظام وانصرام کرنا۔

نَبْوَۃٌ: اعراض۔ نفرت۔ بےتوجہی۔ نَبَا الطَّبْعُ عن الشيِ نَبْوَۃً(ن) نفرت کرنا۔

مَعْتَبَةٌ: غصہ، ناراضگی۔ مصدر میمی از: عَتَبَ عَلَیْهِ عَتْبًا وَمَعْتَبَةً(ن،ض) اظہار ناراضگی کرنا۔

یَـالَهَا: یَا: حرف ندا۔ لام: حرف جر، برائے تعجب۔ هَا ضمیر مبہم مُبَیَّن۔ اور "مَعْتَبَةً" بیان ہے۔ منادی محذوف ہے، أي: یَاقَوْمِيْ تَعَجَّبُوْا لَهَا مَعْتَبَةً.

یَرُبُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پرورش کرتا ہے۔ رَبَّهُ رَبًّا(ن) پرورش کرنا۔ قدردانی کرنا۔

صَنِیْعٌ: مصدر حسنِ سلوک، احسان۔ جمع: صَنَائِعُ. صَنَعَ إِلَیْهِ مَعْرُوْفًا صُنْعًا(ف) حسنِ سلوک کرنا۔ احسان کرنا یُشَیِّدُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پختہ بناتا ہے۔ شَیَّدَهُ تَشْیِیْدًا(تفعیل) پختہ بنانا۔

رَتَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قائم کی۔ رَتَّبَ الشيْءَ (تفعیل) جمانا، قائم کرنا۔

لَایَخْدَعَنْ: نہی غائب بانون خفیفہ، وہ ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے۔ خَدَعَهُ خَدْعًا(ف) دھوکا دینا۔

لُمُوْعٌ: چمک۔ لَمَعَ الْبَرْقُ لَمْعًا وَلُمُوْعًا(ف) چمکنا، روشن ہونا۔

سَرَابٌ: بےحقیقت چیز، وہ ریت جو دوپہر کو پانی جیسا معلوم ہو۔

لَاتَأْتِ: نہی واحد حاضر، تو مت کر۔ أَتٰی أَمْرًا أَتْیًا وَإِتْیَانًا(ض) کوئی کام کرنا۔ یا انجام دینا۔

اِشْتَبَهَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مشتبہ ہوگیا۔ اِشْتَبَهَ عَلَیْهِ الْأَمْرُ (افتعال) غیر واضح ہونا۔

کَمْ حَالِمٍ: کَمْ: خبریہ برائے تکثیر۔ حَالِمٌ: اسم فاعل، خواب دیکھنے والا۔ حَلَمَ حُلْمًا(ن) خواب دیکھنا۔

سَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خوش کیا۔ سَرَّهُ سَرًّا وَسُرُوْرًا(ن) خوش کرنا۔

أَدْرَكَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہوگیا۔ أَدْرَكَ الشيْءُ (افعال) لاحق ہونا۔ طاری ہونا۔ پالینا۔

رَوْعٌ: خوف، ڈر۔ رَاعَ رَوْعًا(ن) ڈرنا۔ گھبرانا (۲) ڈرانا۔ گھبرا دینا۔

اِنْتَبَهَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بیدار ہوا۔ اِنْتَبَهَ مِنَ النوم (افتعال) بیدار ہونا۔ جاگنا۔ چونکنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لام: ابتدائیہ برائے تاکید، جَوْبَ: مصدر مضاف، اَلْبِلَادِ: مضاف الیہ، مَعَ الْمَتْرَبَةِ: مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ ہوا جَوْبَ کا، جَوْبَ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، أَحَبُّ: اسم تفضیل، إِلَيَّ: اور مِنَ الْمَتْرَبَةِ: دونوں متعلق ہوئے أَحَبُّ: کے۔

(۲) لَام: حرفِ جار، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، اَلْوُلَاۃَ: اسم، لَھُمْ: متعلق ہوا کَائِنٌ: کے۔ کَائِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ نَبْوَۃً: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، مَغْتَبَۃً: معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا موخر۔ مبتدا موخر، خبر مقدم سے مل کر خبر أَنَّ: کی۔ أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أَحَبُّ: کے۔ أَحَبُّ: اسم تفضیل اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یَا: حرفِ ندا، قَوْمِیْ: مرکبِ اضافی ہوکر منادی، حرفِ ندا منادی سے مل کر ندا۔ تَعَجَّبُوْا: فعل بافاعل، لام: حرفِ جار، ھَا: ضمیر مبہم مُبَیَّن. مَغْتَبَۃً: مُبَیِّنْ. مبیَّن، مبیِّن سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَعَجَّبُوْا کے۔ تَعَجَّبُوْا: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جوابِ ندا۔ ندا، جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) واو: حرفِ عطف، مَا: مشابہ بلیس، فِیْھِمْ: متعلق ہوا کَائِنًا: کے۔ کَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم مَا: کی۔ مَنْ: اسم موصول، یَرُبُّ: فعل، ضمیر فاعل (جو راجع ہے مَنْ: کی طرف) اَلصَّنِیْعَ: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ زائدہ، مَنْ: اسم موصول، یُشَیِّدُ: فعل، اس میں ضمیر فاعل (جو راجع ہے مَنْ: اسم موصول کی طرف) مَا: اسم موصول، رَتَّبَ: فعل، ہٗ: ضمیر مفعول بہ (جو راجع ہے مَا: اسم موصول کی طرف) رَتَّبَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر مفعول بہ، یُشَیِّدُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف اسم موخر مَا: کا۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۴) فَا: تفریعیہ، لَایَخْدَعَنْ: فعل۔ کَ: ضمیر مفعول بہ، لُمُوْعُ السَّرَابِ: مرکبِ اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، لَاتَاْتِ: فعل بافاعل، أَمْرًا: مفعول بہ، إِذَا: ظرفیہ مضاف، مَا: زائدہ، اِشْتَبَہَ: فعل بافاعل، مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ لَاتَاْتِ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۵) فَا: تعلیلیہ، کَمْ: خبریہ ممیز، حَالِمٍ: تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ سَرَّ: فعل، "ہٗ": ضمیر مفعول بہ، حُلْمُہٗ: مرکبِ اضافی ہوکر فاعل، سَرَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، أَدْرَکَ: فعل، "ہٗ": ضمیر مفعول بہ، اَلرَّوْعُ: فاعل، لَمَّا: ظرفیہ۔ اِنْتَبَہَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول فیہ، أَدْرَکَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ساتویں مقامے''برقعیدیہ''کا خلاصہ

اس مقامے میں ابوزید سروجی عیدگاہ میں چندہ کرتا ہے اور اس کے لیے ایک انوکھا اور مہذب طریقہ استعمال کرتا ہے۔ آپ نے کبھی ٹرین یا بس میں سفر کرتے وقت دیکھا ہوگا کہ ایک فقیر مرد یا عورت آتی ہے، اولاً کارڈ تقسیم کر کے چلی جاتی ہے، پھر تھوڑی دیر کے بعد آ کر اسے واپس لے جاتی ہے اور رقم وصول کرتی ہے۔ علامہ حریری نے اس مقامے میں اسی طریقے کو بیان کیا ہے۔ مقامے کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: مجھے ایک مرتبہ شہر ''برقعید'' میں عید کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جب عیدگاہ لوگوں سے بھر گئی، تو ایک اندھا شخص ایک بڑھیا کے سہارے کھڑا ہوا اور نہایت پست آواز میں سلام کیا، پھر اپنے تھیلے میں سے مختلف رنگوں سے لکھے ہوئے چند پرچے نکالے اور بڑھیا سے کہا: جس کو تم مالدار اور سخی سمجھو اس کو پرچہ دیدو، چنانچہ بوڑھی عورت نے کارڈ تقسیم کیے، اس نے ایک پرچہ مجھے بھی دیا۔ جب میں نے اس پرچے کو دیکھا تو اس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے جن میں بڑے دردناک انداز میں اپنی بے کسی، غربت اور فقر وفاقہ کو بیان کیا تھا۔ میرے دل میں ان اشعار کے کہنے والے کی ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ اور میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس تک پہنچنے کا ذریعہ بڑھیا ہی ہے۔ پس میں اس کی تاک میں لگ گیا کہ کہیں وہ میری نظروں سے غائب نہ ہو جائے۔ چنانچہ بڑھیا ایک ایک صف میں گھومی، مگر اس کو کسی نے کچھ نہ دیا؛ آخر کار وہ محرومیٔ قسمت پر روتی ہوئی، اِنّا لِلّٰہِ پڑھتی ہوئی پرچے واپس لے کر بوڑھے کے پاس لوٹی، مگر میرے پاس سے وہ پرچہ واپس لینا بھول گئی۔ بوڑھے نے اِنّا لِلّٰہ پڑھا اور کہا: تو دل کو تسلی دے اور اپنے پرچے شمار کر لے! بوڑھی نے کہا: میں نے انہیں شمار کیا تھا، ایک پرچہ کم ہے وہ ضائع ہو گیا ہے۔ بوڑھے نے کہا: اری کمینی تیرا ناس ہو! کیا ہم شکار اور جال دونوں ہی سے محروم رہیں گے؟ یہ تو مصیبت بر مصیبت ہے۔ پس وہ اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی میرے پاس آئی، تو میں نے ایک درہم اور کچھ ریزگاری لے کر اس سے کہا: اگر تجھے اس درہم کی خواہش ہے، تو تو اس سربستہ راز کو ظاہر کر دے۔ اور اگر تجھے بتانے سے انکار ہے تو ریزگاری لے اور چلتی بن، اُسے درہم کا لالچ پیدا ہوا۔ کہنے لگی: جو کچھ تم پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ حارث کہتے ہیں میں نے اس سے نابینا شیخ، اس کے وطن اور اشعار کہنے والے کے بارے میں معلوم کیا۔ بوڑھی نے جواب دیا: شیخ قبیلہ سروج کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے ہی یہ اشعار کہے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے درہم لیا اور تیزی سے نکل گئی۔ میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ یہ اشارہ شاید ابوزید کی طرف ہے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے اس کی بینائی کے جاتے رہنے پر بڑا دکھ ہوا۔ عید کی نماز سے فراغت کے بعد میں اس سے ملا۔ اپنا تعارف کرایا۔ ایک کرتہ پیش کیا اور اُسے کھانے پر مدعو کیا۔ کھانا سامنے آجانے کے بعد بوڑھے نابینا نے کہا: حارث یہاں اور تو کوئی نہیں ہے؟ میں نے کہا: بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ تو اس نے اپنی آنکھیں کھولدیں، مجھے بہت خوشی ہوئی، مگر مجھے اس کی اس عجیب وغریب حرکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس سے پوچھا کہ آپ اندھا کیوں بنے؟ شیخ نے اشعار میں جواب دیا: جب زمانہ اندھا بن گیا ہے (جو کہ ہمارا باپ ہے) کہ نااہلوں کو نوازتا ہے، تو میں بھی اندھا بن گیا اور اگر بیٹا باپ کے نقشِ قدم پر چلے، تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: صابون اور خلال لے کر آؤ۔ چنانچہ میں یہ چیزیں لینے مکان میں گیا۔ واپس آ کر دیکھا کہ بوڑھا، بوڑھی کو لے کر فرار ہو گیا ہے۔ اس مقامے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

ساتواں مجلسی واقعہ شہر "برقعید" کی طرف منسوب ہے

اَلْبَرْقَعِيْدِيَّةُ: مَنْسُوْبٌ إلى برقعيد ۔اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدد ہے۔ برقعید عراق میں شہر "موصل" سے بیس کوس کے فاصلے پر واقع ایک شہر ہے، جس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلْبَرْقَعِيْدِيَّة"

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: أَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ، وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ، فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ، أَوْ أَشْهَدَ بِهَا يَوْمَ الزِّيْنَةِ. فَلَمَّا أَظَلَّ بِفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ، وَأَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجْلِهِ، اتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ، وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْيِيْدِ. وَحِيْنَ الْتَامَ جَمْعُ الْمُصَلّٰى وَانْتَظَمَ، وَأَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ، طَلَعَ شَيْخٌ فِيْ شَمْلَتَيْنِ، مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَيْنِ، وَقَدِ اعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ، وَاسْتَقَادَ بِعَجُوْزٍ كَالسِّعْلَاةِ، فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ، وَحَيَّا تَحِيَّةَ خَافِتٍ. وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ، أَجَالَ خَمْسَهُ فِيْ وِعَائِهِ؛ فَأَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِأَلْوَانِ الْأَصْبَاغِ، فِيْ أَوَانِ الْفَرَاغِ، فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَهُ الْحَيْزَبُوْنَ، وَأَمَرَهَا بِأَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ، فَمَنْ آنَسَتْ نَدَىٰ يَدَيْهِ، أَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ، فَأَتَاحَ لِيَ الْقَدَرُ الْمَعْتُوْبُ رُقْعَةً، فِيْهَا مَكْتُوْبٌ:

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کیا، کہا: میں نے شہر "برقعید" سے اس وقت روانہ ہونے کا ارادہ کیا، جب کہ میں عید کا چاند دیکھ چکا تھا، پھر میں نے اس شہر سے، اس وقت تک جب تک کہ میں اس میں عید کا دن نہ دیکھ لوں، روانہ ہونا برا سمجھا۔ چنانچہ جب وہ دن اپنے واجبات ونوافل کے ساتھ آ گیا اور اس نے گھوڑ اسواروں اور پیدل چلنے والوں کو کھینچ بلایا، تو میں نے نیا لباس پہننے میں سنت پر عمل کیا۔ اور میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا جو عید منانے کے لیے باہر نکلے۔ جس وقت عیدگاہ کا مجمع مکمل ہو گیا اور مرتب

ہوگیا اور ہجوم دم گھونٹنے لگا، تو دو چادروں میں ایک ایسا بوڑھا نظر آیا، جس کی دونوں آنکھیں ڈھکی ہوئی تھیں، اس نے اپنی بغل سے توبرے نما ایک تھیلا لگا رکھا تھا اور وہ ایک ایسی بڑھیا کے پیچھے چل رہا تھا جو چڑیل جیسی تھی۔ پھر وہ لڑکھڑاتے ہوئے شخص کی طرح کھڑا ہوا اور پست آواز والے شخص کی طرح سلام کیا۔ جب وہ اپنی دعا سے فارغ ہوگیا، تو اس نے اپنے برتن میں اپنی پانچوں انگلیاں گھمائیں اور اس میں سے چند پرچے نکالے، جو کہ فرصت کے وقت میں مختلف رنگوں سے لکھے ہوئے تھے۔ وہ پرچے اپنی خرانٹ بڑھیا کو دیے اور اسے اس بات کا حکم دیا کہ وہ گاہک پہچاننے کی کوشش کرے؛ پس جس کے ہاتھوں کی تری کو محسوس کرے، اس کے سامنے ان پرچوں میں سے ایک پرچہ ڈال دے۔ پس میرے لیے بھی قابلِ عتاب تقدیر نے ایک پرچہ مقدر کیا، جس میں لکھا ہوا تھا۔

تحقیق: أَزْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ أَزْمَعْتُ الْأَمْرَ (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔

شُخُوْصٌ: مصدر۔ شَخَصَ مِنَ الْبَلَدِ شُخُوْصًا (ف) روانہ ہونا۔

شِمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیکھا۔ شَامَ الْبَرْقَ شَيْمًا (ض) چمکدار شے کو دیکھنا۔

بَرْقٌ: بجلی۔ مراد: چاند۔ جمع: بُرُوْقٌ —— عِيْدٌ: عید۔ خوشی کا دن۔ خوشی، جمع: أَعْيَادٌ.

كَرِهْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ كَرِهَ كَرْهًا وَكُرْهًا (س) برا سمجھنا۔

رِحْلَةٌ: کوچ، سفر۔ رَحَلَ عن الْمَكَانِ رِحْلَةً (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

أَوْ أَشْهَدَ: أَوْ بمعنی إِلٰى یا إِلَّا، اس کے بعد چونکہ أَنْ مقدر ہوتا ہے، اس لیے آسانی کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ بمعنی إِلَّا أَنْ یا إِلٰى أَنْ ہے۔ أَشْهَدُ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھ لوں۔ شَهِدَ الشَّيْءَ شُهُوْدًا (س) دیکھنا، مشاہدہ کرنا۔ —— يَوْمُ الزِّيْنَةِ: یوم عید، تہوار کا دن۔

أَظَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آ گیا۔ أَظَلَّ إِظْلَالًا (افعال) سامنے آنا۔ قریب ہونا۔

فَرْضٌ: ایسا فعل جس کی ادائیگی ضروری ہو، مراد: صدقۃ الفطر، جمع: فُرُوْضٌ۔

نَفْلٌ: غیر واجب۔ وہ فعل جس کا ترک ناقابلِ مواخذہ اور کرنا باعثِ اجر ہو۔ مراد: عید کی نماز، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ حریری شافعی المسلک ہیں؛ اس لیے کہ عید کی نماز انھیں کے نزدیک سنت ہے۔

أَجْلَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کھینچ لیا۔ إِجْلَابٌ (افعال) کھینچنا۔

خَيْلٌ: گھوڑے، (۲) گھوڑے سواروں کی جماعت، جمع: أَخْيَالٌ وَخُيُوْلٌ.

رَجْلٌ: واحد: رَاجِلٌ: پاپیادہ۔ پیدل چلنے والا۔ رَجِلَ رَجْلًا (س) پیدل چلنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "اَلْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

اِتَّبَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے عمل کیا۔ اِتَّبَعَ السُّنَّةَ اِتِّبَاعًا (افتعال) سنت پر عمل کرنا۔

جَدِیْدٌ: صفت مشبہ۔ نیا۔ جمع. جُدُدٌ۔ جَدَّ الثَّوْبُ جِدَّةً (ض) نیا ہونا۔

تَعْیِیْدٌ: مصدر (تفعیل) خوشی منانا۔ عید منانا۔

اِلْتَأَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مکمل ہوگیا۔ اِلْتَأَمَ القَوْمُ اِلْتِئَامًا (افتعال) جمع ہونا، اکٹھا ہونا۔

زِحَامٌ: بھیڑ۔ زَحَمَهُ زَحْمًا وَزِحَامًا (ف) بھیڑ کرنا۔ تنگی کرنا۔

کَظْمٌ: مصدر۔ کَظَمَ نَفَسَهُ کَظْمًا (ض) سانس روکنا۔ دم گھونٹنا۔

طَلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نظر آیا۔ طُلُوْعٌ (ن) ظاہر ہونا۔ طَلَعَ عَلَیْهِ: سامنے آنا۔ اچانک آنا۔

شَمْلَتَیْنِ: تثنیہ۔ واحد: شَمْلَةٌ: چادر۔ عباء (۲) مفلر، جمع: شِمَالٌ وَشَمَلَاتٌ۔

مَحْجُوْبٌ: اسم مفعول، چھپا ہوا۔ حَجَبَهُ حَجْبًا (ن) چھپانا۔ ڈھانکنا۔

مُقْلَتَیْنِ: تثنیہ۔ واحد: مُقْلَةٌ: آنکھ ـــ شِبْهٌ: مثل۔ مانند۔ جمع: أَشْبَاهٌ.

اِعْتَضَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بغل سے لگایا۔ اِعْتَضَدَ الشَّيْءَ (افتعال) بغل میں لینا۔

مِخْلَاةٌ: توبرا۔ گھاس کا تھیلا جو جانور کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے۔ جمع: مَخَالِي.

اِسْتَقَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیچھے چلا۔ اِسْتِقَادَةٌ (استفعال) پیچھے چلنا۔ تابع ہونا۔

عَجُوْزٌ: بڑھیا۔ جمع: عُجُزٌ وَعَجَائِزُ ـــ سِعْلَاةٌ: چڑیل، بھوتنی۔ جمع: سَعَالٍ وَسَعَالِی وَسِعْلَیَاتٌ.

مُتَهَافِتٌ: اسم فاعل، لڑکھڑاتا ہوا۔ گرتا پڑتا۔ تَهَافُتٌ (تفاعل) کمزوری کے باعث گرنا یا لڑکھڑانا۔

حَیَّا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سلام کیا۔ حَیَّاهُ تَحِیَّةً (تفعیل) سلام کرنا۔

خَافِتٌ: اسم فاعل، پست آواز والا۔ خَفَتَ صَوْتُه خُفُوْتًا (ن) آواز کا پست ہونا۔

أَجَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے گھمائی۔ أَجَالَهُ إِجَالَةً (افعال) گھمانا۔

خَمْسٌ: پانچ۔ مراد: پانچ انگلیاں ـــ وِعَاءٌ: برتن۔ جمع: أَوْعِیَةٌ.

رِقَاعٌ: واحد: رُقْعَةٌ: پرچہ۔ ٹکڑا (کاغذ کا ہو یا کپڑے کا) رَقَعَ الثَّوْبَ رَقْعًا (ف) پیوند لگانا۔

أَلْوَانٌ: واحد: لَوْنٌ: رنگ ـــ أَصْبَاغٌ: واحد: صِبْغٌ: رنگ۔ صَبَغَ الثَّوْبَ صَبْغًا (ف) رنگنا

أَلْوَان اور أَصْبَاغ، دونوں کے معنی ایک ہیں۔ پس أَلْوَانُ الأَصْبَاغِ میں اضافت، بیانیہ ہے۔

أَوَانٌ: وقت، موسم۔ جمع: آوِنَةٌ. فِيْ أَوَانِهِ: بروقت، برمحل۔

فَرَاغٌ: مصدر از: فَرَغَ الشَّيْءُ فَرَاغًا (ن. ف) خالی ہونا۔ أَوَانُ الْفَرَاغِ: فرصت یا چھٹی کا وقت۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "اَلْبَرْقَعِیْدِیَّةُ"

نَاوَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دیا۔ نَاوَلَهُ الشيَّ مُنَاوَلَةً (مفاعلت) دینا۔

حَيْزَبُوْن: چال باز بڑھیا۔ بوڑھی خرانٹ۔ کھوسٹ۔ —— تَتَوَسَّمُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ پہچانے۔ تَوَسُّمٌ (تفعل) پہچاننا، فراست سے معلوم کرنا۔ —— زَبُوْن: گاہک، خریدار، جمع: زَبَائِنُ.

آنَسَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے محسوس کیا۔ آنَسَ الشيَّ إِينَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔

نَدٰى: تری، شبنم، مراد: سخاوت، جمع: أَنْدَاءٌ و أَنْدِيَةٌ، نَدِيَ الشيُّ نَدًى (س) تر ہونا۔

أَتَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقدر کیا۔ أَتَاحَهُ إِتَاحَةً (افعال) مقدر کرنا۔

مَعْتُوْبٌ: اسم مفعول، قابلِ عتاب، قابلِ ملامت، عَتَبَ عَلَيْهِ عَتْبًا وَعِتَابًا (ن،ض) ملامت کرنا۔

---

(١) لَقَدْ أَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا ۞ بِأَوْجَاعٍ وَّأَوْجَالٍ

(٢) وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالٍ ۞ وَمُخْتَالٍ وَّمُغْتَالٍ

(٣) وَخَوَّانٍ مِّنَ الإِخْوَا ۞ نِ قَالٍ لِيْ لإِقْلاَلِيْ

(٤) وَإِغْمَالٍ مِنَ الْعُمَّا ۞ لِ فِيْ تَضْلِيْعِ أَعْمَالِيْ

(٥) فَكَمْ أُصْلٰى بِأَذْحَالٍ ۞ وَأَمْحَالٍ وَّتَرْحَالٍ

(٦) وَكَمْ أَخْطِرُ فِيْ بَالٍ ۞ وَلاَأَخْطِرُ فِيْ بَالٍ

(٧) فَلَيْتَ الدَّهْرَ لَمَّاجَا ۞ رَأَطْفَالِيَ أَطْفَالِيْ

(٨) فَلَوْلاَ أَنَّ أَشْبَالِيْ ۞ أَغْلاَلِيْ وَأَغْلاَلِيْ

(٩) لَمَا جَهَّزْتُ آمَالِيْ ۞ إِلٰى آلٍ وَّلاَ وَالِيْ

(١٠) وَلاَ جَرَّرْتُ أَذْيَالِيْ ۞ عَلٰى مَسْحَبِ إِذْلاَلِيْ

(١١) فَمِحْرَابِيَ أَحْرٰى بِيْ ۞ وَأَسْمَالِيَ أَسْمٰى لِيْ

(١٢) فَهَلْ حُرٌّ يَرٰى تَخْفِيْـ ۞ ـفَ أَثْقَالِيْ بِمِثْقَالٍ

(١٣) وَيُطْفِيْ حَرَّ بَلْبَالِيْ ۞ بِسِرْبَالٍ وَّسِرْوَالٍ

ترجمہ: ① (خدا کی قسم) میں دردوں اور خطروں کی وجہ سے ضرب خوردہ ہوگیا ہوں۔ ② اور گرفتارِ مصیبت ہوگیا ہوں مغرور، چال باز، اور دھوکے سے حملہ آور ہونے والے، ③ اور ایسے غدار دوست کی وجہ سے کہ جو میرے ساتھ میرے افلاس کے باعث دشمنی رکھتا ہے۔ ④ اور حاکموں کی اس

کارروائی کے باعث، جو میرے کاموں کو خراب کرنے کے لیے ہوتی ہے۔⑤ پس میں دشمنوں اور محرومیوں اور سفر کی آگ میں کتنا جلایا جاؤں گا (یا کتنی بار جلا ہوں)⑥ اور میں پرانے کپڑوں میں اکڑتا ہوا اس طرح کب تک چلتا رہوں گا کہ میرا خیال کسی دل میں نہ آئے گا۔⑦ کاش کہ زمانہ جب کہ اس نے ظلم کیا تھا، میرے لیے میرے بچوں کا چراغ گل کر دیتا⑧ چونکہ اگر میرے بچے میرے گلے کا طوق اور میرے بدن کی چیچڑیاں نہ ہوتے؛⑨ تو میں یقیناً اپنی امیدوں کا جہیز نہ کسی خاندان کو دیتا اور نہ کسی حاکم کو⑩ اور نہ میں اپنے دامنوں کو اپنی ذلت کے راستے پر گھسیٹتا۔⑪ اس لیے میری جائے عبادت میرے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اور میرے بوسیدہ کپڑے میرے لیے بلند رتبہ ہیں۔⑫ پس کیا کوئی ہے ایسا سخی انسان، جو میرے بارہائے غم کو ایک دینار کے ذریعہ ہلکا کر دے۔⑬ اور میری آتشِ غم کو ایک کرتہ اور پاجامے کے ذریعہ فرو کر دے۔

تحقیق: لَقَدْ: لام: تمہیداً للقسم، أَصْبَحْتُ: فعل ناقص، ماضی واحد متکلم بمعنی: صِرْتُ۔

مَوْقُوْذٌ: اسم مفعول، شکستہ، ضرب خوردہ۔ وَقَذَهُ وَقْذًا (ض) ضرب کاری لگانا۔ زور سے پیٹنا۔

أَوْجَاعٌ: واحد: وَجَعٌ: درد، ہر قسم کی تکلیف، وَجِعَ وَجَعًا (س) درد میں مبتلا ہونا۔ دکھی ہونا۔

أَوْجَالٌ: واحد: وَجَلٌ: ڈر۔ خطرہ۔ وَجِلَ وَجَلًا (س) ڈرنا۔

مَمْنُوًّا: اسم مفعول، گرفتارِ مصیبت، آزمائش میں مبتلا کیا ہوا، مَنَاهُ بِكَذَا مَنْوًا (ن) مبتلا کرنا۔ آزمانا۔

مُخْتَالٌ: اسم فاعل، مغرور۔ اکڑباز اختیالاً (افتعال) اترانا۔ تکبر کرنا۔ اکڑ کر چلنا۔

مُحْتَالٌ: اسم فاعل، چال باز، دھوکے باز۔ اِحْتِيَالٌ (افتعال) حیلہ کرنا۔ چال چلنا۔ دھوکا دینا۔

مُغْتَالٌ: اسم فاعل، دھوکے سے مارنے والا، اِغْتِيَالٌ (افتعال) دھوکے سے قتل کرنا۔

خَوَّانٌ: اسم مبالغہ، غدار، بے ایمان، بے وفا۔ خَانَهُ خِيَانَةً (ض) غداری کرنا۔ عہد شکنی کرنا۔

إِخْوَانٌ: واحد: أَخٌ: بھائی، دوست، ــــ قَالٍ: اسم فاعل، دشمن۔ قَلِيَ قِلًى (ض،س) دشمنی رکھنا۔

إِقْلَالٌ: (افعال) مفلس وغریب ہونا، مشتق از قَلَّ قُلًّا وَقِلَّةً (ض) کم ہونا۔ کم مال والا ہونا۔

إِعْمَالٌ: (افعال) کارروائی کرنا ــــ عُمَّالٌ: واحد: [illegible] عَمِلَ (س) کارروا[illegible] [illegible]نا۔

تَضْلِيعٌ: (تفعیل) بگاڑنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ ضَلِعَ ضلعا (س) ٹیڑھا ہونا۔ بگڑنا۔

أُصْلَى: مضارع مجہول واحد متکلم، میں جلایا جاؤں گا۔ صَلَاهُ صَلْيًا (ض) آگ میں جلانا (۲) (بفتح الھمزہ) مضارع معروف واحد متکلم، میں جلا ہوں۔ صَلِيَ النَّارَ وَبِهَا صَلًى وصِلِيًّا (س) آگ میں جلنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

أَذْحَالَ: واحد: ذَحْلٌ: کینہ، دشمنی (۲) بدلہ، انتقام۔

أَمْحَالٌ: واحد: مَحْلٌ: قحط۔ خشک سالی۔ مَحَلَ الْمَكَانُ مَحْلاً (س، ف، ک) قحط زدہ ہونا۔

تَرْحَالٌ: کثرتِ سفر۔ روانگی۔ رَحَلَ عَنْهُ رَحْلاً وَتَرْحَالاً (ف) روانہ ہونا۔ کوچ کرنا۔ سفر کرنا۔

أَخْطِرُ: مضارع واحد متکلم، میں اکڑ کر چلتا رہوں گا۔ خَطَرَ فِيْ مَشْيِه خَطْرًا (ن) اکڑ کر چلنا۔

بَالٍ: اسم فاعل، بوسیدہ، پرانا۔ بَلِيَ الثَّوْبُ بِلًى وَبَلاَءً (س) بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ یہاں "بَالٍ" کا موصوف محذوف ہے أَيْ فِي ثَوْبٍ بَالٍ۔ (۲) بَالٌ: دل۔

لاَ أَخْطُرُ: مضارع منفی، میں دل میں نہیں آؤں گا۔ خَطَرَ فِيْ بَالِهِ خُطُوْرًا (ن) دل میں آنا۔

جَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ جَارَ عَلَيْهِ جَوْرًا (ن) ظلم کرنا۔ ناحق پریشان کرنا۔

أَطْفَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چراغ گل کر دیا۔ إِطْفَاءٌ (افعال) بجھانا۔ گل کرنا۔

أَطْفَالٌ: واحد: طِفْلٌ: بچہ۔ — أَشْبَالٌ: واحد: شِبْلٌ: شیر کا بچہ۔ بہادر بچہ۔

أَغْلاَلٌ: واحد: غُلٌّ: لوہے کا طوق، یا ہتکڑی۔ غَلَّهُ غَلاًّ (ن) ہاتھ میں ہتکڑی یا گلے میں طوق ڈالنا۔

أَغْلاَلٌ: واحد: غَلٌّ: چیچڑی، جان کو چمٹ کر رہنے والا۔ ایک چھوٹا سا جانور جو چوپایوں کے جسم میں پیدا ہو جاتا ہے، جیسے انسان کے جسم میں جوں پیدا ہوتی ہے۔

مَا جَهَّزْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے جہیز نہیں دیا۔ جَهَّزَهُ (تفعیل) جہیز دینا۔ دلھن کو سامان دینا۔

وَالِيْ: اسم فاعل، حاکم، گورنر۔ جمع: وُلاَةٌ۔ وَلِيَهُ وِلاَيَةً (حسب) انتظام وانصرام کرنا۔

جَرَّرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گھسیٹا۔ جَرَّرَهُ (تفعیل) گھسیٹنا — أَذْيَالٌ: واحد: ذَيْلٌ: دامن۔

مَسْحَبٌ: اسم ظرف، گھسیٹنے کی جگہ۔ مجازاً: راستہ۔ جمع: مَسَاحِبُ۔ سَحَبَهُ سَحْبًا (ف) زمین پر گھسیٹنا۔

إِذْلاَلٌ: ذلت۔ أَذَلَّهُ إِذْلاَلاً (افعال) ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا۔

مِحْرَابٌ: عبادت گاہ، امام کے کھڑا ہونے کی جگہ۔ جمع: مَحَارِيْبُ۔ حَرَبَهُ حَرْبًا (ن) مال لوٹ لینا۔ سب کچھ لوٹ لینا۔ مِحْرَابٌ: بروزن مِفْعَالٌ۔ وہ جگہ جہاں شیطان کو لوٹا جائے یا شیطان سے جنگ کی جائے۔ مِفْعَالٌ کا وزن جیسے اسم آلہ کے لیے آتا ہے، ایسے ہی اسم ظرف کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

أَحْرىٰ: (اسم تفضیل) زیادہ لائق۔ زیادہ مناسب۔ حَرَا بِه حَرًا (ن) لائق ہونا، مناسب ہونا۔

أَسْمَالٌ: واحد: سَمَلٌ: پرانے کپڑے۔ سَمَلَ الثَّوْبُ سُمُوْلَةً (ن) کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہونا۔

أَسْمٰى: (اسم تفضیل) بمعنی اعلیٰ وارفع۔ سَمَا سُمُوًّا (ن) بلند ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

حُرٌّ: شریف، سخی، اصلی، آزاد، آزاد۔ حَرَارٌ (س) آزاد ہونا۔ وَحُرِّیَّةٌ (س) شریف الاصل ہونا۔

مِثْقَالٌ: دینار، ایک خاص سکہ جو پہلے زمانے میں ڈیڑھ درہم کے برابر ہوتا تھا۔ جمع: مَثَاقِیْلُ.

حَرٌّ: جلن، سوزش، آگ۔ جمع: حُرُوْرٌ. حَرَّ حَرًّا وَحَرَارَةً (ن، ض، س) گرم ہونا۔

بَلْبَالٌ: سوزش غم، بے چینی۔ جمع: بَلَابِلُ وَبَلَابِیْلُ۔ بَلْبَلَهُ بَلْبَلَةً وَبَلْبَالًا (باب بَعْثَر) بے چین بنانا۔ غم میں مبتلا کرنا۔ ـــــ سِرْبَالٌ: کرتہ۔ جمع: سَرَابِیْلُ۔ سِرْوَالٌ: پاجامہ۔ جمع: سَرَاوِیْلُ.

اشعار کی ترکیب

(۱) لَامْ: تمہید للقسم[۱]، واؤ: حرف جر برائے قسم، اَللّٰهِ: مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا اُقْسِمُ: کے، اُقْسِمُ: فعل اپنے فعل و متعلق سے مل کر قسم، قَدْ: حرف تحقیق، اَصْبَحْتُ: فعل ناقص، ضمیر: اسم، مَوْقُوْذًا: اسم مفعول، ضمیر نائب فاعل، با: حرف جار، اَوْجَاعٍ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَوْجَالٍ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا مَوْقُوْذًا: کے۔ مَوْقُوْذًا: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔

(۲) واو: حرف عطف، مَمْنُوًّا: اسم مفعول، اس میں ضمیر نائب فاعل، با: حرف جار، مُحْتَالٍ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مُخْتَالٍ: معطوف اول، واو: حرف عطف، مُغْتَالٍ: معطوف ثانی۔

(۳) واو: حرف عطف، خَوَّانٍ: موصوف، مِنَ الْإِخْوَانِ: متعلق ہوا كَائِنٍ: کے۔ كَائِنٍ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت اول، قَالٍ: اسم فاعل، ضمیر فاعل، لِيْ: متعلق اول ہوا قَالٍ: کا۔ لام: حرف جار، إِقْلَالِيْ: مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ثانی ہوا قَالٍ: کا، قَالٍ: اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر صفت ثانی۔ خَوَّانٍ: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف ثالث۔

(۴) واو: حرف عطف۔ إِغْمَالٌ: مصدر، مِنَ الْعُمَّالِ: متعلق اول ہوا إِغْمَالٌ: کے۔ فِيْ: حرف جر، تَضْلِيْعٌ: مضاف، أَعْمَالِيْ: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، تَضْلِيْع: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی ہوا إِغْمَالٌ: کے، إِغْمَال: مصدر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف رابع، مَوْقُوْذًا: معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر خبر۔ أَصْبَحْتُ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

[۱] یہ لام جواب قسم پر داخل ہوتا ہے اور حذف قسم پر دلالت کرتا ہے: اس لیے اس سے پہلے وَاللّٰهِ: قسم محذوف ہے اور قسم کو محذوف مان کر ہی ترکیب کی جائے گی۔

(۵) فَا:تفریعیہ، کَمْ:خبریہ ممیز، مَرَّۃٍ:تمیز (محذوف) ممیز تمیز سے مل کر مفعول فیہ مقدم، أُصْلِيْ:فعل با نائب فاعل، بَا:حرفِ جار، أَدْحَالٍ:معطوف علیہ۔ واو:حرفِ عطف، أَمْحَالٍ:معطوفِ اول، واو:حرفِ عطف۔ تَرْحَالٍ :معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا أُصْلِيْ کے۔ أُصْلِيْ:فعل اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) واو:حرفِ عطف، کَمْ:خبریہ ممیز، مَرَّۃٍ:تمیز (محذوف) ممیز با تمیز مفعول فیہ مقدم أَخْطِرُ:کا۔ فِيْ بَالٍ:متعلق، أَخْطِرُ:فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو:حرفِ عطف، لَاأَخْطِرُ:فعل بافاعل، فِيْ بَالٍ :متعلق۔ لَاأَخْطِرُ:فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷) فَا:تفریعیہ، لَيْتَ:حرفِ مشبہ بالفعل، اَلدَّھْرَ:اسم، لَمَّا:حرفِ شرط، جَارَ:فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، أَطْفَأَ:فعل بافاعل، لِيْ:متعلق۔ أَطْفَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، أَطْفَأَ:فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر خبر۔ لَيْتَ:حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) فَا:تفریعیہ، لَوْلَا:حرفِ شرط، أَنَّ:حرفِ مشبہ بالفعل، أَشْبَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر اسم، أَغْلَالِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر معطوف علیہ، واو:حرفِ عطف، أَغْلَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ أَنَّ:اپنے اسم وخبر سے مل کر قائم مقام شرط۔

(۹) لَام:جزائیہ، مَا:نافیہ، جَھَّزْتُ:فعل بافاعل، آمَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، إِلٰی:حرفِ جار، آلٍ:معطوف علیہ، واو:حرفِ عطف، لَا:زائدہ نافیہ، وَالِيْ:معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ جَھَّزْتُ:فعل، فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔

(۱۰) واو:حرفِ عطف، لَا:نافیہ، جَرَّرْتُ:فعل بافاعل، أَذْیَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ۔ عَلٰی:حرفِ جار، مَسْحَبُ:مضاف، إِذْلَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا جَرَّرْتُ:کے۔ جَرَّرْتُ:فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۱۱) فَا:تفریعیہ، مِحْرَابِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا۔ أَحْرٰی:اسم تفضیل، بِيْ:متعلق۔ أَحْرٰی:اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو:حرفِ عطف، أَسْمَالِيْ:مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا۔ أَسْمٰی:اسم تفضیل، لِيْ:متعلق۔ أَسْمٰی :اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا

خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۲) فَا: تفریعیہ، هَلْ: حرفِ استفهام، حُرٌّ: مبتدا، یَرٰی: فعل بافاعل، تَخْفِيْفُ: مضاف، أَثْقَالِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ، بِمِثْقَالٍ: متعلق ہوا یَرٰی: کے۔ یَرٰی: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

(۱۳) واو: حرفِ عطف، يُطْفِيْ: فعل بافاعل، حَرَّ: مضاف، بَلْبَالِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ، بَا: حرف جار، سِرْبَالٍ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، سِرْوَالٍ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا يُطْفِيْ: کے۔ يُطْفِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ حُرٌّ: مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْأَبْيَاتِ، تُقْتُ إِلٰى مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا، وَرَاقِمِ عَلَمِهَا. فَنَاجَانِيْ الْفِكْرُ بِأَنَّ الْوُصْلَةَ إِلَيْهِ الْعَجُوْزُ، وَأَفْتَانِيْ بِأَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ يَجُوْزُ؛ فَرَصَدْتُّهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِيْ الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا؛ وَتَسْتَوْكِفُ الْأَكُفَّ كَفًّا كَفًّا، وَمَا إِنْ يَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ، وَلَا يَرْشَحُ عَلٰى يَدِهَا إِنَاءٌ. فَلَمَّا أَكْدٰى اسْتِعْطَافُهَا، وَكَدَّهَا مَطَافُهَا، عَاذَتْ بِالْإِسْتِرْجَاعِ، وَمَالَتْ إِلٰى إِرْجَاعِ الرِّقَاعِ، وَأَنْسَاهَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رُقْعَتِيْ، فَلَمْ تَعُجْ إِلٰى بُقْعَتِيْ، وَآبَتْ إِلَى الشَّيْخِ بَاكِيَةً لِلْحِرْمَانِ، شَاكِيَةً تَحَامُلَ الزَّمَانِ؛ فَقَالَ: إِنَّا لِلّٰهِ، وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ! ثُمَّ أَنْشَدَ:

(۱) لَمْ يَبْقَ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ ۞ وَلَا مَعِيْنٌ وَلَا مُعِيْنٌ

(۲) وَفِي الْمَسَاوِيْ بَدَا التَّسَاوِيْ ۞ فَلَا أَمِيْنٌ وَلَا ثَمِيْنٌ

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے اشعار کے مجموعہ کا جائزہ لیا، تو مجھے اس کے تیار کرنے والے اور اس پر نقش بنانے والے کو جاننے کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ مجھ سے ذہن نے یہ بات کہی: اس تک پہنچنے کا ذریعہ بڑھیا ہے۔ اور ذہن نے مجھے اس بات کا فتویٰ دیا کہ پتہ بتانے والے کا محنتانہ جائز ہے۔ پس میں اس کی تاک میں لگ گیا، جب کہ وہ ایک ایک صف میں گھوم رہی تھی اور ایک ایک ہاتھ مانگ رہی تھی۔ اور حالت یہ تھی کہ اس کی محنت کامیاب نہیں ہو رہی تھی اور اس کے ہاتھ پر کوئی برتن

پر کوئی برتن نہیں ٹیک رہا تھا۔ پس جب اس کی رحم کی درخواست ناکام ہوگئی اور اُسے اس کے گشت نے تھکا ڈال، تو اس نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کی پناہ لی اور پرچہ واپس لینے کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس کے ذہن سے شیطان نے میرے پرچے کا خیال نکال دیا؛ اس لیے وہ میری جگہ نہ لوٹی اور بوڑھے کے پاس محرومی پر روتی ہوئی، زمانے کے ستم کا شکوہ کرتی ہوئی واپس ہوگئی، تو اس بوڑھے نے کہا: إِنَّا لِلّٰهِ! میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، واقعہ یہ ہے کہ اس کے بغیر نہ کوئی طاقت حاصل ہوسکتی ہے اور نہ حرکت۔ پھر اس نے شعر پڑھے:

① نہ کوئی مخلص باقی رہا اور نہ خالص دوستی رکھنے والا؛ نہ چشمہ سخاوت رہا اور نہ کوئی مددگار۔

② برائیوں میں برابری ظاہر ہونے لگی ہے؛ پس نہ کوئی دیانت دار ہے اور نہ کوئی بیش قیمت انسان۔

تحقیق: اِسْتَعْرَضْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے جائزہ لیا۔ اِسْتِعْرَاضٌ (استفعال) جائزہ لینا۔

حُلَّةٌ: عمدہ پوشاک، کم از کم دو کپڑوں کا مجموعہ، جمع: حُلَلٌ وَحِلَالٌ۔ حُلَّةُ الْأَبْيَاتِ: مجموعۂ اشعار۔

تُقْتُ: ماضی واحد متکلم، میں مشتاق ہوا۔ تَاقَ إِلَيْهِ تَوْقًا وَتَوَقَانًا (ن) مشتاق ہونا۔ خواہش مند ہونا۔

مُلْحِمٌ: اسم فاعل، بننے والا۔ إِلْحَامٌ (افعال) کپڑا بننا۔ تیار کرنا۔ أَلْحَمَ الشِّعْرَ: شعر تیار کرنا۔

رَاقِمٌ: اسم فاعل نقش بنانے والا۔ رَقَمَ الثَّوْبَ رَقْمًا (ن) نقش بنانا۔ بیل بوٹے بنانا۔

عَلَمٌ: دھاری۔ نشان۔ نقش۔ جمع: أَعْلَامٌ۔ —— نَاجَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آہستہ بات کی۔ نَاجَاهُ مُنَاجَاةً وَنِجَاءً (مفاعلت) کسی سے سرگوشی کرنا، رازدارانہ بات کرنا۔ آہستہ اپنی بات کہنا۔

فِكْرٌ: خیال، رائے، غور و فکر۔ جمع: أَفْكَارٌ۔ فَكَرَ فِي الْأَمْرِ فِكْرًا (ض) غور کرنا۔ سوچنا۔

وُصْلَةٌ: ذریعۂ اتصال، پہنچنے کا ذریعہ۔ جمع: وُصَلٌ۔ وَصَلَ إِلَى الْمَكَانِ وُصُوْلًا وَوُصْلَةً (ض) پہنچنا۔

أَفْتَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے فتوی دیا۔ إِفْتَاءٌ (افعال) فتوی دینا۔ مشورہ دینا۔

حُلْوَانٌ: اجرت۔ مختانہ۔ نذرانہ۔ حَلَا فُلَانًا الشَّيْءَ حَلْوًا وَحُلْوَانًا (ن) دینا۔ عطا کرنا۔

مُعَرِّفٌ: اسم فاعل، تعارف کرانے والا۔ عَرَّفَ الرَّجُلَ بِالرَّجُلِ (تفعیل) تعارف کرانا۔

رَصَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں تاک میں لگ گیا۔ رَصَدَهُ رَصْدًا (ن) تاک میں لگنا۔ نگاہ رکھنا۔

تَسْتَقْرِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ گھومتی ہے۔ اِسْتَقْرَى الْبِلَادَ: گشت لگانا (استفعال)

تَسْتَوْكِفُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مانگتی ہے۔ اِسْتَوْكَفَ الْمَاءَ اِسْتِيكَافًا (استفعال) پانی ٹپکانا، ٹپکانے اور بہانے کو کہنا، مراد: مانگنا۔ ہاتھ پھیلا کر مانگنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

أَكُفُّ: واحد: كَفٌّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) جمع ثانی: كُفُوْف ۔ مَا إِنْ: مَا: نافیہ۔ إِنْ: زائدہ۔

يَنْجَحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ کامیاب ہوتا ہے۔ نَجَح نَجْحًا (ف) کامیاب ہونا۔

عَنَاءٌ: محنت، مشقت، تکلیف۔ عَنِيَ عَنَاءً (س) تھکنا۔ تکلیف اٹھانا۔

لَایَرْشَحُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ وہ نہیں ٹپکتا ہے۔ رَشَحَ الإِنَاءُ رَشْحًا (ف) برتن ٹپکنا۔

أَكْدٰی: ماضی، وہ ناکام ہوگیا۔ أَكْدَی الرَّجُلُ إِكْدَاءً (افعال) ناکام ہونا۔ محروم ہونا۔

اِسْتِعْطَاف: رحم کی درخواست، اِسْتَعْطَفَهُ (استفعال) رحم کی درخواست کرنا۔

كَدَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تھکا ڈالا۔ كَدَّهُ كَدًّا (ن) تھکانا۔

مَطَاف: مصدر میمی، گشت، طَافَ حَوْلَه طَوْفًا و مَطَافًا (ن) گشت لگانا (۲) اردگرد گھومنا، چکر لگانا۔

عَاذَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے پناہ لی۔ عَاذَ بِه عَوْذًا (ن) پناہ لینا (۲) حفاظت میں آنا۔

اِسْتِرْجَاعٌ: (استفعال) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ إِرْجَاعٌ: (افعال) لوٹانا، واپس لینا۔

مَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ متوجہ ہوئی۔ مَالَ إِلَيه مَيْلًا و مَيْلَانًا (ض) متوجہ ہونا۔

أَنْسٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھلا دیا۔ أَنْسَاهُ الشَّيْئَ (افعال) بھلا دینا۔

شَيْطَانٌ: رحمت سے دور ہونے والا، مشتق از۔ شَطَنَ عنه شُطُوْنًا (ن) دور ہونا۔ اس وقت "شَيْطَان" میں نون اصلی ہے اور منصرف ہے۔ (۲) غصہ سے آگ بگولا ہونے والا، مشتق از شَاطَ شَيْطًا (ض) جلنا، بھڑکنا ہوگا۔ اس صورت میں نون زائد ہوگا، اور غیر منصرف ہوگا۔ شَيْعَانُ اور جَوْعَانُ کی طرح۔ جمع: شَيَاطِيْنُ.

لَمْ تَعُجْ: مضارع واحد مؤنث غائب نفی جحد بلم، وہ نہ لوٹی۔ عَاجَ عَوْجًا (ن) لوٹنا۔

بُقْعَةٌ: جگہ، زمین کا ٹکڑا۔ جمع: بُقَعٌ وَبِقَاعٌ.

آبَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ واپس ہوگئی، آبَ إِلَيْهِ أَوْبًا (ن) لوٹنا، واپس ہونا، یہ لفظ خاص ہے ذی ارادہ کے لیے؛ جب کہ "رجوع" عام ہے۔

حِرْمَانٌ: محرومی۔ حَرَمَهُ حِرْمَانًا (ض) محروم رکھنا۔ محروم کرنا۔ کسی چیز سے روکنا۔

شَاكِيَةٌ: اسم فاعل مؤنث، شکوہ کرنے والی۔ شَكَاهُ إِلَى فُلَانٍ بكذا شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔

تَحَامُلٌ: ظلم۔ (تفاعل) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ تَحَامَلَ الزَّمَانُ: زمانے کا ساتھ نہ دینا، ناموافق ہونا۔

أُفَوِّضُ: مضارع واحد متکلم، میں سپرد کرتا ہوں۔ فَوَّضَ الأَمْرَ إِلَيه (تفعیل) سپرد کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "البَرْقَعِيْدِيَّةُ"

حَوْلٌ: حرکت (٢) صحیح طور پرانجام دہی کی قدرت۔ جمع: أحْوَالٌ۔

صَافٍ: اسم فاعل مخلص (٢) خالص۔ صَفَا صَفْوًا و صَفَاءً (ن) مخلص ہونا۔ خالص ہونا۔

مُصَافٍ: اسم فاعل، خالص دوستی رکھنے والا۔ صَافَاهُ مُصَافَاةً (مفاعلت) خالص دوستی و تعلق رکھنا۔

مَعِيْنٌ: چشمۂ آب۔ اسم ظرف از عَانَ الْمَاءُ عَيْنًا (ض) پانی جاری ہونا۔ بہنا (٢) آبِ رواں۔ فعیل بمعنی مفعول، مَعَنَ الماءُ مَعْنًا (ف) پانی جاری ہونا۔

مُعِيْنٌ: اسم فاعل، مددگار، أَعَانَهُ على الشَّيْءِ إِعَانَةً (افعال) مدد کرنا۔

مَسَاوِيْ. واحد: مَسَاءَةٌ: (٢) واحد: سُوْءٌ (خلاف قیاس) برائی۔ عیب۔ خامی۔ ایک قول کے مطابق اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ سَاءَ سَوْءًا و مَسَاءَةً (ن) برا ہونا۔ باعثِ ناگواری ہونا۔

بَدَا: ماضی، وہ ظاہر ہوا۔ بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ تَسَاوِيْ: برابری (تفاعل) برابر ہونا۔

أَمِيْنٌ: اسم فاعل، دیانت دار، قابلِ اعتماد۔ جمع: أُمَنَاءُ. أَمُنَ أَمَانَةً (ک) دیانت دار ہونا۔ امین ہونا۔

ثَمِيْنٌ: اسم فاعل، قیمتی، بیش قیمت۔ مراد: بیش قیمت انسان۔ جمع: أَثْمَانٌ. ثَمُنَ ثَمَانَةً (ک) قیمتی ہونا۔ بیش قیمت ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(١) لَمْ يَبْقَ: فعل، صَافٍ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: زائدہ نافیہ، مُصَافٍ: معطوف اول، واو: حرفِ عطف، لَا: زائدہ، مَعِيْنٌ: معطوف ثانی، واو: حرفِ عطف، لَا: زائدہ، مُعِيْنٌ: معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(٢) واو: حرفِ عطف، فِي الْمَسَاوِيْ: جار با مجرور متعلق مقدم ہوا بَدَا: کا، بَدَا: فعل، اَلتَّسَاوِيْ: فاعل، بَدَا: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فَا: تفریعیہ، لَا: مشابہ بلیس، أَمِيْنٌ: اسم، مَوْجُوْدًا: خبر (محذوف) لَا: مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: مشابہ بلیس، ثَمِيْنٌ: اسم، مَوْجُوْدًا: خبر (محذوف) لَا: مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ثُمَّ قَالَ: مَنِّي النَّفْسَ وَعِدِيْهَا، وَاجْمَعِي الرِّقَاعَ وَعُدِّيْهَا، فَقَالَتْ: لَقَدْ عَدَدْتُهَا، لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا، فَوَجَدْتُ يَدَ الضَّيَاعِ، قَدْ غَالَتْ إِحْدَى الرِّقَاعِ، فَقَالَ: تَعْسًا لَكِ يَالَكَاعِ، أَنُحْرَمُ ــــ وَيْحَكِ ــــ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ، وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ! إِنَّهَا لَضِغْثٌ

عَلٰى إِبَالَةٍ. فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا، وَتَنْشُدُ مُدْرَجَهَا؛ فَلَمَّا دَانَتْنِيْ قَرَنْتُ بِالرُّقْعَةِ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً، وَقُلْتُ لَهَا: إِنْ رَغِبْتِ فِيْ الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ ـــ وَأَشَرْتُ إِلَى الدِّرْهَمِ ـــ فَبُوْحِيْ بِالسِّرِّ الْمُبْهَمِ. وَإِنْ أَبَيْتِ أَنْ تَشْرَحِيْ، فَخُذِيْ الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِيْ. فَمَالَتْ إِلَى اسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التِّمِّ، وَالْأَبْلَجِ الْهِمِّ، وَقَالَتْ: دَعْ جِدَالَكَ، وَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ، وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ. فَقَالَتْ: إِنَّ الشَّيْخَ مِنْ أَهْلِ سَرُوْجَ، وَهُوَالَّذِيْ وَشَّى الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ.

ترجمہ: پھراس نے کہا: تو دل کو امید دلا اور دلاسہ دے اور پرچے اکٹھے کر کے انھیں شمار کر، تو اس نے کہا: میں نے انھیں شمار کیا تھا، جس وقت کہ میں نے انھیں واپس لیا، تو میں نے دیکھا کہ دستِ ہلاکت نے ایک پرچہ ضائع کر دیا ہے۔ تو بوڑھے نے کہا: اری کمینی! تیرا ناس ہو، کیا ہم شکار اور جال، روشنی اور بتی دونوں ہی سے محروم رہیں گے، یہ تو مصیبت بر مصیبت ہے۔ پس وہ اپنے راستے کے نشان دیکھتی ہوئی اور اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی واپس ہوئی۔ پھر جب وہ میرے قریب ہوئی، تو میں نے پرچے کے ساتھ ایک درہم اور ایک ٹکڑا (کچھ ریزگاری) ملایا اور اُس سے درہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اگر تو اس چمکدار اور دھاری دار کی خواہش مند ہے، تو سربستہ راز ظاہر کر دے۔ اور اگر تجھے بتانے سے انکار ہے، تو تو ٹکڑا (ریزگاری) لے کر چلی جا۔ پس وہ ماہِ کامل اور سفید روشن درہم کو چھڑانے کی طرف مائل ہوئی اور کہنے لگی: تم جھگڑا چھوڑ دو اور جو دل میں آئے پوچھو، تو میں نے اس سے شیخ اور اس کے شہر، شعر اور اس کی چادر کو تیار کرنے والے کی خبر دریافت کی (یعنی اشعار کے نظم کرنے والے کے بارے میں پوچھا) تو اس نے جواب دیا: شیخ قبیلہ سروج کے لوگوں میں سے ہے اور وہی ہے جس نے تیار شدہ شعر کو آراستہ کیا ہے۔

تحقیق: مَنِّيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو امید دلا۔ مَنَّى الشيْ تَمْنِيَةً (تفعیل) امید دلانا۔

عِدِيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو دلاسہ دے۔ وَعَدَهُ وَعْدًا وَعِدَةً (ض) وعدہ کرنا۔ امید دلانا۔

عُدِّيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو شمار کر۔ عَدَّهُ عَدًّا (ن) شمار کرنا۔ گننا۔

اِسْتَعَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے واپس لیا۔ اِسْتِعَادَةٌ (استفعال) واپس لینا۔

يَدُ الضَّيَاعِ: دستِ ہلاکت۔ ضَاعَ ضَيْعًا وَضَيَاعًا (ض) ضائع ہونا۔ برباد ہونا۔

غَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ضائع کر دیا۔ غَالَهُ غَوْلًا (ن) ہلاک کرنا۔

تَعْسًا لَكِ : تیرا ناس ہو۔تو برباد ہو۔ تَعَسَ: ہلاکت۔تَعَسَ تَعْسًا (ف) ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

لُكَاعِ : کمینی، بدذات، عورت کی تحمیق کے لیے کہتے ہیں یَالُکَاعِ: اری کمینی۔اری بیوقوف۔یہ لفظ ہمیشہ حرف ندا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مؤنث کے لیے یَالُکَاعِ اور مذکر کے لیے یَالُکَعُ : آتا ہے لَكِعَ لَكْعًا وَلَكَاعَةً (س،ک) کمینہ ہونا۔ بیوقوف ہونا۔ بدذات ہونا۔

نُحْرَمُ: مضارع مجهول جمع متکلم، ہم محروم رہیں گے۔حَرَمَهُ حِرْمَانًا (ض،س) محروم کرنا۔محروم رکھنا۔

وَيْحَكِ : کاف برائے خطاب۔وَيْحٌ: رحم و دردمندی کا کلمہ۔اور کبھی وَيْلٌ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

وَيْحَكِ: تیرا کتنا برا حال ہے۔تو کتنی بدبخت ہے (۲) تیرا ناس ہو۔تیرا بیڑا غرق ہو۔

قَنَصٌ: شکار۔جمع: أَقْنَاصٌ .قَنَصَهُ قَنْصًا (ض) شکار کرنا ــــ حِبَالَةٌ: جال۔پھندا۔جمع: حَبَائِلُ.

قَبَسٌ: چنگاری، آگ کا شعلہ۔قَبَسَ النارَ قَبْسًا (ض) انگارا اٹھانا۔آگ سے شعلہ لینا۔

ذُبَالَةٌ : بتی، فتیلہ۔جمع: ذُبَالٌ ـــــــ ضِغْثٌ : بوجھ، چھوٹی گٹھڑی۔مراد: چھوٹے درجے کی مصیبت، جمع: أَضْغَاثٌ ــــ إِبَالَةٌ: گانٹھ یا بڑی گٹھڑی، مراد: بڑی مصیبت۔جمع: إِبَالَاتٌ۔

فائدہ :ضِغْثٌ عَلَى إِبَالَةٍ: مصیبت بالائے مصیبت، بوجھ در بوجھ۔یہ ایک محاورہ ہے جو اس وقت بولا جاتا ہے، جب آدمی نقصان پر نقصان اٹھاتا رہے۔

اِنْصَاعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ واپس ہوئی۔اِنْصِيَاعٌ (انفعال) تیزی سے لوٹنا۔مڑنا۔

تَقْتَصُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ نشانِ قدم پر چلتی ہے، اِقْتَصَّ أَثَرَهُ (افتعال) نشانِ قدم پر چلنا۔

مَدْرَجٌ: اسم ظرف، راستہ، جمع: مَدَارِجُ. دَرَجَ دَرْجًا وَدُرُوْجًا (ن) چلنا۔سرکنا۔

تَنْشُدُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تلاش کرتی ہے۔نَشَدَ الضَّالَّةَ نَشْدًا (ن) تلاش کرنا۔

مُدْرَجٌ: اسم مفعول، درج کیا ہوا۔نوشتہ، مراد: پرچہ۔جمع: مُدْرَجَاتٌ. إِدْرَاجٌ: درج کرنا۔لکھنا۔

دَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قریب ہوئی، دَانَى مُدَانَاةً (مفاعلت) قریب ہونا۔وَدُنُوٌّ (ن)

قَرَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ملایا۔قَرَنَه بكذا قَرْنًا (ض) ملانا۔

قِطْعَةٌ: ٹکڑا، مراد: ریزگاری۔جمع: قِطَعٌ.

رَغِبْتِ: ماضی واحد مؤنث حاضر، تو نے خواہش کی۔ رَغِبَ فِيهِ رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔پسند کرنا۔

مَشُوْفٌ: اسم مفعول، صاف و شفاف، چمکدار، پالش کیا ہوا۔شَافَ الشَّيْءَ شَوْفًا (ن) چمکانا۔پالش کرنا۔

مُعْلَمٌ: اسم مفعول، دھاری دار۔منقش۔أَعْلَمَ الثوبَ (افعال) دھاری ڈالنا۔بیل بوٹے بنانا۔

أَشَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اشارہ کیا۔ أَشَارَ إليه إِشَارَةً (افعال) اشارہ کرنا۔

بُوْحِيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو ظاہر کر۔ بَاحَ بِهِ بَوْحًا (ن) ظاہر کرنا۔ افشاء راز کرنا۔

مُبْهَمٌ: سربستہ، پوشیدہ۔ اسم مفعول از إِبْهَامٌ (افعال) مبہم رکھنا۔ پوشیدہ رکھنا۔

أَبَيْتِ: ماضی واحد مؤنث حاضر، تو نے انکار کیا۔ أَبٰی یَأْبٰی إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔

تَشْرَحِيْ: مضارع واحد مؤنث حاضر، تو بتائے۔ شَرَحَهُ شَرْحًا (ف) بتانا۔ شرح کرنا۔ وضاحت کرنا۔

اِسْرَحِيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو چلی جا۔ سَرِحَ سَرْحًا (س) جانا۔ نکلنا۔

مَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ مائل ہوئی۔ مَالَ إِلَيْهِ مَيْلًا (ض) مائل ہونا۔

اِسْتِخْلَاصٌ: (استفعال) چھڑانا۔ آزاد کرانا۔

اَلْبَدْرُ التِّمُّ: ماہِ کامل۔ تِمٌّ: صیغۂ صفت، بمعنی کامل، تَمَّ تَمًّا وَتِمًّا وَتَمَامًا (ض) پورا ہونا۔

أَبْلَجُ: صیغۂ صفت، روشن، مراد: درہم۔ بَلَجَ الصُّبْحُ بُلُوْجًا (ن) چمکنا، روشن ہونا۔

هِمٌّ: بوڑھا۔ مراد: سفید۔ جمع: أَهْمَامٌ. هَمَّ هَمَامَةً وَهُمُوْمَةً (ض، ن) بڈھا پھوس ہو جانا۔

جِدَالٌ: زبانی جھگڑا۔ جَادَلَهُ مُجَادَلَةً وَجِدَالًا (مفاعلت) زبانی جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

بَدَا: ماضی واحد مؤنث غائب، دل میں آیا۔ بَدَا لَهُ فِي الْأَمْرِ بُدُوًّا (ن) ذہن میں آنا۔ دل میں آنا۔

اِسْتَطْلَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دریافت کی۔ اِسْتِطْلَاعٌ: حقیقتِ حال دریافت کرنا۔

طِلْعٌ: خبر، واقفیت۔ جمع: أَطْلَاعٌ وطُلُوْعٌ. طَلَعَ على الْأَمْرِ طُلُوْعًا (ن) واقف ہونا۔

نَاسِجٌ: اسم فاعل، بننے والا، تیار کرنے والا۔ نَسَجَ الثوبَ نَسْجًا (ض) کپڑا بننا۔

وَشّٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آراستہ کیا۔ وَشَّى الثَّوْبَ تَوْشِيَةً (تفعیل) آراستہ کرنا۔ مزین کرنا۔ بیل بوٹے بنانا ــــ اَلْمَنْسُوْجُ: اسم مفعول، بنا ہوا، تیار شدہ۔

ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ، وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ، فَخَالَجَ قَلْبِيْ أَنَّ أَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ إِلَيْهِ، وَتَأَجَّجَ كَرْبِيْ لِمُصَابِهِ بِنَاظِرَيْهِ، وَآثَرْتُ أَنْ أُفَاجِيَهُ وَأُنَاجِيَهُ، لِأَعْجُمَ عُوْدَ فِرَاسَتِيْ فِيْهِ، وَمَا كُنْتُ لِأَصِلَ إِلَيْهِ إِلَّا بِتَخَطِّيْ رِقَابِ الْجَمْعِ، الْمَنْهِيِّ عَنْهُ فِي الشَّرْعِ، وَعِفْتُ أَنْ يَتَأَذّٰى بِيْ قَوْمٌ، أَوْيَسْرِيَ إِلَيَّ لَوْمٌ، فَسَدِكْتُ بِمَكَانِيْ، وَجَعَلْتُ شَخْصَهُ قَيْدَ عِيَانِيْ، إِلٰى أَنِ انْقَضَتِ الْخُطْبَةُ، وَحَقَّتِ الْوَثْبَةُ،

فَخَفَفْتُ إِلَيْهِ، وَتَوَسَّمْتُهُ عَلَى الْتِحَامِ جَفْنَيْهِ، فَإِذَا أَلْمَعِيَّتِي أَلْمَعِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَفِرَاسَتِي فِرَاسَةُ إِيَاسٍ. فَعَرَّفْتُهُ حِينَئِذٍ شَخْصِي؛ وَ آثَرْتُهُ بِأَحَدِ قُمْصِي، وَأَهَبْتُ بِهِ إِلَى قُرْصِي، فَهَشَّ لِعَارِفَتِي وَعِرْفَانِي، وَلَبَّى دَعْوَةَ رُغْفَانِي وَانْطَلَقَ، وَيَدِي زِمَامُهُ، وَظِلِّي إِمَامُهُ، وَالْعَجُوزُ ثَالِثَةُ الْأَثَافِي، وَالرَّقِيبُ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِي.

ترجمہ: پھر اس نے درہم کو اس طرح اُچکا جیسے شکاری پرندہ اچکتا ہے۔اور وہ چھوڑے ہوئے تیر کے مانند تیزی سے نکلی، تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ ابوزید ہی وہ شخص ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اور میری بے چینی اس کی دونوں آنکھوں کی مصیبت کے باعث بڑھ گئی اور میں نے اس سے اچانک ملنا اور بات چیت کرنا پسند کیا، تاکہ میں اس کے بارے میں اپنی قوتِ ذکاوت کو آزماسکوں۔اور میں اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا بغیر لوگوں کی گردنوں کو پار کیے، جو کہ شریعت میں ممنوع ہے۔اور میں نے یہ بات بری سمجھی کہ میری وجہ سے کچھ لوگوں کو تکلیف ہو اور ملامت مجھ تک سرایت کرے، اس لیے میں اپنی جگہ پر برقرار رہا اور میں نے اس کی ذات کو اپنی نظر کے لیے قید بنالیا (یعنی اسے اپنی نظروں سے غائب نہ ہونے دیا)؛ حتی کہ خطبہ ختم ہوگیا اور حرکت جائز ہوگئی، چنانچہ میں جلدی سے اس کے پاس گیا اور اس کی پلکوں کے ملا ہوا ہونے کے باوجود پہچاننے کی کوشش کی۔ پس میں نے دیکھا کہ میری ذکاوت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سی ذکاوت ہے اور میری فراست قاضی ایاس کی سی فراست ہے، تو میں نے اس وقت اس سے اپنا تعارف کرایا اور اس کے لیے اپنے ایک کرتے کا ایثار کیا اور اُسے اپنی روٹی پر مدعو کیا۔ پس وہ میرے عطیہ اور میری شناخت سے خوش ہوگیا، اس نے میری چپاتیوں کی دعوت منظور کرلی اور وہ اس طرح چلا کہ میرا ہاتھ اس کا لگام تھا اور میرا سایہ اس کا امام (راستہ بتانے والا) اور بڑھیا ارکانِ ثلاثہ میں سے تیسری تھی (دوسرا ترجمہ: بڑھیا چولہے کے بازوؤں میں سے تیسری تھی) اور (چوتھا) وہ نگہبان تھا جس سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہیں رہتی (اللہ تعالیٰ)

تحقیق: خَطِفَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے اُچکا، خَطِفَهُ خَطْفًا وَخَطْفَةً (س) اچکنا۔

بَاشِقٌ: شکاری پرندہ۔ شکرہ جیسا شکاری پرندہ، جمع: بَوَاشِقُ۔

مَرَقَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ تیزی سے نکلی۔ مَرَقَ السَّهْمُ مُرُوْقًا (ن) تیر کا تیزی سے نکلنا۔

رَاشِقٌ: تیر پھینکنے والا، اسم فاعل بمعنی اسم مفعول، پھینکا ہوا تیر۔ رَشَقَهُ بِسَهْمٍ رَشْقًا (ن) تیر مارنا۔

خَالَجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ کھٹکی۔ خَالَجَ قَلْبَهُ أَمْرٌ مُخَالَجَةً: خیال آنا۔ دل میں کھٹکنا۔

تَأَجَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بڑھ گئی۔ تَأَجُّجٌ (تفعل) مشتعل ہونا۔ بھڑکنا۔

كَرْبٌ: پریشانی، بے چینی۔ جمع: كُرُوْبٌ، كَرَبَ كَرْبًا (ن) پریشان کرنا۔ بے چین بنانا۔

مُصَابٌ: (بابِ افعال) کا مصدر میمی۔ مصیبت۔ ہر مکروہ چیز، (۲) اسم مفعول بمعنی مصیبت زدہ۔ یہاں دونوں طرح صحیح ہے۔ أَصَابَ إِصَابَةً وَمُصَابَةً (افعال) تکلیف دینا۔

نَاظِرَيْ: تثنیہ، واحد: نَاظِرٌ: آنکھ۔ جمع: نَوَاظِرُ۔ نَظَرَ إِلَى الشَّيْ نَظْرًا (ن) دیکھنا۔

آثَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پسند کیا۔ آثَرَهُ إِيْثَارًا (افعال) ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔

أُفَاجِئْ: مضارع واحد متکلم، میں اچانک آؤں۔ فَاجَأَهُ مُفَاجَأَةً وَفِجَاءً (مفاعلت) اچانک آنا۔

أُنَاجِيْ: مضارع واحد متکلم، میں بات چیت کروں۔ نَاجَاهُ مُنَاجَاةً وَنِجَاءً (مفاعلت) سرگوشی کرنا۔

فائدہ: أُفَاجِيْهِ: اور أُنَاجِيْهِ: بفتح "یا" ہونے چاہئیں، مگر فواصل کی وجہ سے ساکن پڑھتے ہیں۔

أَعْجُمُ: مضارع واحد متکلم، میں آزماؤں۔ عَجَمَ عُوْدَهُ عَجْمًا (ن) آزمانا۔ اصل معنی: لکڑی کو اس کی سختی اور نرمی دیکھنے کے لیے دانتوں سے دبانا۔ عُوْدٌ: لکڑی۔ مراد: قوت۔ جمع: أَعْوَادٌ.

فِرَاسَةٌ: ذہانت، ظاہر سے باطن کو جان لینے کی مہارت۔ فَرِسَهُ فِرَاسَةً (ض) تاڑ لینا، بھانپنا،

تَخَطِّيْ: مصدر (تفعل) پار کرنا۔ پھاند کر جانا۔ قدموں کو اٹھا کر چلنا۔ وَخَطْوٌ (ن) چلنا۔

رِقَابٌ: واحد: رَقَبَةٌ: گردن، گردن کا پچھلا حصہ۔

جَمْعٌ: مجمع، ہجوم (۲) جماعت، گروہ۔ جمع: جُمُوْعٌ. جَمَعَ جَمْعًا (ف) اکٹھا کرنا۔ ملانا۔ سمیٹنا۔

اَلْمَنْهِيُّ عَنْهُ: ممنوع، وہ شے جس سے منع کریں۔ مَنْهِيٌّ: اسم مفعول، روکا ہوا، روکا گیا۔ عَنْهُ میں "ہُ" ضمیر کا مرجع اَلْمَنْهِيْ: میں الف لام بمعنی اَلَّذِيْ ہے۔ أَيِ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ. نَهٰى عَنِ الشَّيْءِ نَهْيًا (ف) روکنا۔ جھڑکنا۔ منع کرنا۔

عِفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ عَافَ عَيْفًا (ض) برا سمجھنا۔ گھن کرنا۔

يَتَأَذّٰى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تکلیف اٹھائے۔ تَأَذّٰى بِهٖ (تفعل) تکلیف ہونا، تکلیف اٹھانا۔

يَسْرِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سرایت کرے۔ سَرٰى سِرَايَةً (ض) سرایت کرنا۔

سَدِكْتُ: ماضی واحد متکلم، میں برقرار رہا۔ سَدِكَ بِالْمَكَانِ سَدَكًا (س) چمٹنا۔ الگ نہ ہونا۔ ایک جگہ برقرار رہنا۔ شَخْصٌ: ذات، آدمی، جسم۔ جمع: أَشْخَاصٌ.

قَيْدٌ: بیڑی، بندھن۔ جمع: أَقْيَادٌ وَقُيُوْدٌ. قَادَهُ قَيْدًا (ض) پاؤں میں بیڑی ڈالنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "اَلْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

عِيَانٌ: حاصل مصدر۔ مشاہدہ،نظر۔ عَايَنَهُ مُعَايَنَةً وَعِيَانًا (مفاعلت) مشاہدہ کرنا۔نظر کرنا۔

اِنْقَضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ختم ہوگیا۔ اِنْقِضَاءٌ (انفعال) ختم ہونا۔ پورا ہونا۔

حَقَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ جائز ہوگئی۔ حَقَّ الْأَمْرُ حَقًّا وَحُقُوْقًا (ض) جائز ہونا۔

وَثْبَةٌ: کود، اچھل، حرکت۔ وَثَبَ يَثِبُ وَثْبًا (ض) کودنا۔ اچھلنا۔ چھلانگ لگانا۔

خَفَفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں جلدی سے گیا۔ خَفَّ إِلَيْهِ خَفًّا وَخُفُوْفًا (ض) لپکنا۔ تیزی سے چلنا۔

تَوَسَّمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پہچانا۔ تَوَسَّمَهُ (تفعل) فراست سے معلوم کرنا۔ پہچاننا۔

اِلْتِحَامٌ: (افتعال) ملنا، جڑنا۔ لَحَمَهُ لَحْمًا (ن) جوڑنا۔ ملانا۔

أَلْمَعِيَّةُ: ذکاوت، ہوشیاری۔ أَلْمَعِيُّ: ہوشیار، ذکی۔ لَمَعَ لَمْعًا وَلَمَعَانًا (ف) روشن ہونا، چمکنا۔

حضرت ابن عباس کی ذکاوت:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کئی صاحبزادے تھے، مگر جب ابن عباس بولتے ہیں تو اس سے حضرت عبداللہ بن عباس ہی مراد ہوتے ہیں، دوسرے صاحب زادے مراد نہیں ہوتے۔ آپ علم تفسیر کے امام، فقیہ، ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث کے راوی، نیز ذکاوت و ذہانت میں یگانہ روزگار تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے، تو وضو کے لیے پانی تیار رکھا ہوا تھا، آپ نے دریافت فرمایا: کس نے رکھا ہے، حضرت ابن عباس نے جواب دیا: ''میں نے'' تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ وَفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ''اے اللہ انھیں تفسیر کا علم اور دین کی فقاہت نصیب فرما''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بڑے صحابہ کے موجود ہونے کے باوجود ان سے مشورہ لیتے تھے، آپ کی فطانت ضرب المثل ہے، ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر کل تیرہ سال تھی۔

قاضی ایاسؒ کی فراست:

قاضی ایاس بن معاویہ فراست و ذکاوت میں ضرب المثل ہیں۔ آپ کی فراست و ذکاوت کے واقعات بہت مشہور ہیں، مدائنی نے ان کی فراست کے واقعات پر مستقل ایک کتاب ''زکن ایاس'' کے نام سے لکھی ہے۔ بعض حضرات نے اس مقام پر ان کی فراست کے بعض واقعات لکھے ہیں ـــــ آپ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے، ایک مرتبہ دو آدمی دو شالوں کے

متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے، ایک شال سرخ تھی اور ایک سبز، ایک نے کہا: میں شال رکھ کر حوض میں نہارہا تھا کہ یہ شخص آیا اور میری شال کے برابر میں اپنی شال رکھ کر نہانے لگا۔ نہا کر یہ مجھ سے پہلے فارغ ہوگیا اور میری شال اٹھا کر چلتا ہوگیا۔ میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا کہ: بھائی یہ شال تو میری ہے؛ مگر یہ کہتا ہے کہ نہیں، یہ میری ہے۔ لہٰذا آپ اس کا فیصلہ کر دیجئے۔ قاضی صاحب نے کہا: تمھارے پاس کوئی گواہ ہے، اس نے کہا: نہیں، قاضی صاحب نے کہا: اچھا کنگھا لاؤ! آپ نے دونوں کے سر میں کنگھا کیا۔ ایک کے سر سے سرخ اون کے ریشے نکلے اور دوسرے کے سر سے سبز اون کے، اس نشانی کے اعتبار سے آپ نے شال کا فیصلہ فرمادیا (حاشیہ مولانا محمد ادریس صاحبؒ)

(۲) ایک مرتبہ آپ چند لوگوں کے ساتھ کھڑے تھے کہ ایک خوفناک واقعہ پیش آیا، تین عورتیں بھی اس جگہ موجود تھیں۔ آپ نے کہا: ان عورتوں میں سے ایک حاملہ ہے، ایک مرضعہ، اور ایک باکرہ، تحقیق کرنے پر بات درست نکلی، لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے اندازہ ہوا آپ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حادثہ کے وقت ایک نے ہاتھ پیٹ پر رکھا، ایک نے پستان پر، اور ایک نے شرمگاہ پر، اس سے میں نے یہ سمجھا کہ پہلی حاملہ ہے، دوسری مرضعہ، اور تیسری باکرہ ہے؛ کیونکہ خوف اور خطرے کے وقت انسان کو فطری طور پر اپنی سب سے زیادہ عزیز چیز کی فکر ہوتی ہے اور اسی پر ہاتھ رکھتا ہے (شریشی شرح مقامات)

آثَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ایثار کیا۔ آثَرَهُ بِكَذَا إِيثَارًا (افعال) عطا کرنا۔ دینا۔

أَهَبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مدعو کیا۔ أَهَابَ بِهِ إِهَابَةً (افعال) دعوت دینا۔ بلانا۔

قُرْصٌ: روٹی، ٹکیہ۔ جمع: أَقْرَاصٌ. قَرَصَ العَجِيْنَ قَرْصًا (ن) ٹکیہ بنانا، آٹے کے پیڑے بنانا۔

هَشَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوگیا۔ هَشَّ لَهُ هَشًّا وَهَشَاشًا (ن) خوش ہونا۔ دل ٹھنڈا ہونا۔

عَارِفَةٌ: اسم فاعل مؤنث، بمعنی اسم مفعول، مَعْرُوْفَةٌ: عطیہ، احسان۔ جمع: عَوَارِف.

عِرْفَانٌ: شناخت، پہچان۔ عَرَفَهُ عِرْفَانًا (ض) شناخت کرنا۔ پہچاننا۔ معلوم کرنا۔

لَبَّى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے منظور کرلی۔ لَبَّى الرَّجُلَ تَلْبِيَةً (تفعیل) لبیک کہنا۔

رُغْفَانٌ: واحد: رَغِيْفٌ: روٹی، آٹے کی ٹکیہ۔ رَغَفَ (ف) روٹی بنانا۔ آٹے کی ٹکیہ بنانا۔ پیڑا بنانا۔

أَثَافِيُّ: واحد: أُثْفِيَّةٌ: چولہے کا پایہ۔ چولہے کا بڑھان۔ ثَالِثَةُ الأَثَافِيِّ: چولہے کا پچھلا پایہ۔

رَقِيْبٌ: محافظ، نگہبان۔ جمع: رُقَبَاءُ. رَقَبَهُ رَقْبًا وَرِقَابَةً (ن) نگرانی کرنا۔ نگاہ رکھنا۔

لَایَخْفٰی: مضارع منفی، وہ نہیں چھپتی ہے۔ خَفِيَ خفاءً (س) چھپنا۔ خَافِيْ: اسم فاعل، پوشیدہ بات۔

فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وُكْنَتِيْ، وَأَحْضَرْتُهُ عُجَالَةَ مُكْنَتِيْ، قَالَ لِيْ: يَاحَارِثُ! أَمَعَنَا ثَالِثٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ إِلَّا الْعَجُوْزُ. قَالَ: مَادُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ. ثُمَّ فَتَحَ كَرِيْمَتَيْهِ، وَرَأْرَأَ بِتَوْأَمَتَيْهِ، فَإِذَا سِرَاجَا وَجْهِهِ يَقِدَانِ، كَأَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ. فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهِ، وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهِ، وَلَمْ يَلْقَنِيْ قَرَارٌ، وَلَاطَاوَعَنِيْ اِصْطِبَارٌ؛ حَتّٰى سَأَلْتُهُ: مَادَعَاكَ إِلَى التَّعَامِيْ مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِيْ، وَجَوْبِكَ الْمَوَامِيْ، وَإِيْغَالِكَ فِي الْمَرَامِيْ! فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ، حَتّٰى إِذَا قَضٰى وَطَرَهُ، أَتَارَ إِلَيَّ نَظَرَهُ، وَأَنْشَدَ:

(۱) وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ أَبُو الْوَرٰى ۞ عَنِ الرُّشْدِ فِيْ أَنْحَائِهِ وَمَقَاصِدِهِ

(۲) تَعَامَيْتُ حَتّٰى قِيْلَ إِنِّيْ أَخُوْ عَمًى ۞ وَلَاغَرْوَ أَنْ يَّحْذُوَ الْفَتٰى حَذْوَ وَالِدِهِ

ترجمه: پس جب اس نے میرے گھر میں نشست بنالی (یعنی مقیم ہو گیا) اور میں اس کے پاس اپنے امکان بھر جلدی تیار کیے ہوئے کھانے کو لے آیا، تو اس نے مجھ سے کہا: اے حارث! کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا ہے؟ میں نے کہا: بڑھیا کے سوا کوئی نہیں۔ تو اس نے کہا: اس پر کوئی راز چھپا ہوا نہیں۔ پھر اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں اور اپنی دونوں پتلیاں پھرائیں۔ پس اچانک (میں نے دیکھا کہ) اس کے چہرے کے دونوں چراغ اس طرح روشن ہیں، جیسے دو چمکدار ستارے ہوں، تو میں اس کی نگاہ کی سلامتی پر خوش ہوا اور میں نے اس کی عجیب عادتوں پر تعجب کیا اور مجھے چین نہیں آئی اور نہ صبر نے میرا ساتھ دیا؛ حتی کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے اندھا بننے پر کس چیز نے آمادہ کیا، حالانکہ تو نامعلوم جگہوں میں چلتا ہے اور بیابانوں میں گھومتا ہے اور مقاماتِ سفر میں دور تک نکل جاتا ہے (یعنی تو چلتا پھرتا مضبوط آدمی ہے، پھر اس طرح مکر کر کے کیوں رقم بٹورتا ہے) تو اس نے لکنت کا اظہار کیا اور کھانے میں مشغول ہو گیا؛ حتی کہ جب اس نے اپنی ضرورت پوری کرلی، تو میری طرف اپنی نگاہ جمائی اور شعر پڑھا:

① جب زمانہ اندھا بن گیا اپنے مقاصد اور اپنے طریقوں میں راست روی سے، حالانکہ وہ مخلوق کا باپ ہے (حالانکہ وہ لوگوں کا مربی ہے) ② تو میں بھی اندھا بن گیا، حتی کہ کہا گیا کہ میں نابینا ہوں

اور یہ بات قابلِ تعجب نہیں کہ بیٹا اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلے۔

تحقیق: اِسْتَحْلَسَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نشست بنالی۔ اِسْتِحْلاسٌ، استفعال) حِلْس پر بیٹھنا، جگہ بنانا۔ حِلْسٌ: ٹاٹ کی قسم کا فرش۔ جمع: أَحْلاسٌ۔

وُكْنَةٌ: آشیانہ، گھونسلا۔ مراد: مکان۔ جمع: وُكَنٌ۔

عُجَالَةٌ: ہر وہ شے جو جلدی میں تیار کی جائے۔ عَجِلَ عَجلاً وَعَجَلَةً (س) جلدی کرنا۔

مُكْنَةٌ: طاقت، قدرت، امکان، مَادُوْنَهَا: مَا: نافیہ، هَا: کا مرجع: عَجُوْزٌ ہے، دُوْنَ بمعنی اوپر۔

مَحْجُوْزٌ: اسم مفعول، روکا ہوا۔ چھپایا ہوا۔ حَجَزَهُ حَجْزًا (ن ض) روکنا۔ محفوظ کرنا۔

كَرِيْمَةٌ: ہر عضو شریف مثلاً آنکھ، ناک، کان، ہاتھ۔ جمع: كَرَائِمُ. كَرِيْمَتَيْ تثنیہ ہے۔

رَأْرَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پتلی پھرائی۔ رَأْرَأَةٌ (باب بَعْثَرَةٌ) پتلی پھرانا۔ آنکھ کو حرکت دینا۔

تَوْأَمَتَيْ: تثنیہ ہے تَوْأَمٌ کا۔ جوڑواں بچہ۔ جمع تَوَائِمُ: مراد: آنکھ کی پتلی۔

يَقِدَانِ: مضارع تثنیہ مذکر غائب، وہ روشن ہیں۔ وَقَدَ الشَّيْءُ وَقْدًا (ض) روشن ہونا۔ چمکنا۔

فَرْقَدَانِ: تثنیہ، واحد: فَرْقَدٌ قطب شمالی کے قریب دو روشن ستارے، ایک چھوٹا، ایک بڑا۔

اِبْتَهَجْتُ: ماضی واحد متکلم، میں خوش ہوا۔ اِبْتَهَجَ بِالشَّيْءِ اِبْتِهَاجًا (افتعال) خوش ہونا۔

غَرَائِبُ: واحد: غَرِيْبَةٌ: عجیب بات۔ غَرُبَ غَرَابَةً (ک) غیر مانوس ہونا۔ سِيَرٌ: واحد: سِيْرَةٌ: عادت۔

لَمْ يَلْقَ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، وہ نہیں ملی۔ لَقِيَ لِقَاءً (س) ملنا۔ پانا۔

قَرَارٌ: چین، سکون، ٹھہراؤ۔ قَرَّ بالمکان قَرَارًا (ض) ٹھیرنا۔ قرار پانا۔ پرسکون و مطمئن ہونا۔

طَاوَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ساتھ دیا۔ طَاوَعَهُ مُطَاوَعَةً: ساتھ دینا۔ موافقت کرنا۔

اِصْطِبَارٌ: (افتعال) صبر کرنا، برداشت کرنا۔ وَصَبَرَ عَلَى الشَّيْءِ صَبْرًا (ض)

دَعَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آمادہ کیا۔ دَعَا إِلَيْهِ دُعَاءً (ن) آمادہ کرنا۔ دعوت دینا۔

تَعَامِيْ: مصدر (تفاعل) اندھا بن جانا۔ اندھا پن ظاہر کرنا۔

مَعَامِيْ: واحد: مَعْمًى وَمَعْمَاةٌ: نامعلوم جگہ، نامعلوم راستہ، وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو۔ اسم ظرف از عَمِيَ عَنْهُ عَمًى (س) پوشیدہ ہونا، مخفی ہونا۔

جَوْبٌ: مصدر از جَابَ البِلَادَ جَوْبًا (ن) سیر کرنا، گھومنا۔ مَوَامِيْ: واحد: مَوْمَاةٌ: جنگل، بیابان۔

إِيْغَالٌ: مصدر از أَوْغَلَ فِيْ كذا إِيْغَالاً (افعال) دور تک نکل جانا۔ مبالغہ کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "اَلْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

مَرَامِيْ: واحد: مَرْمٰی: اسم ظرف، تیر پھینکنے کی جگہ، مراد: مقاصد، مقامات سفر، رَمَاهُ رَمْيًا (ض) پھینکنا۔

تَظَاهَرَ: ماضی واحد غائب، اس نے ظاہر کیا۔ تَظَاهَرَ بِالشَّيْءِ (تفاعل) خلاف حقیقت بات ظاہر کرنا۔

لُكْنَةٌ: ہکلا پن، تتلاہٹ۔ لَكِنَ لَكَنًا وَ لُكْنَةً (س) ہکلا ہونا۔ ثقل لسانی میں مبتلا ہونا۔ گفتگو میں اٹکنا۔

تَشَاغَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مشغول ہو گیا۔ تَشَاغَلَ بِه (تفاعل) مشغول ہونا۔

لُهْنَةٌ: وہ کھانا جو مہمان کی آمد کے فوراً بعد پیش کیا جائے، ناشتہ، جمع: لُهَنٌ. لَهَّنَهُ الطَّعَامَ (تفعیل) سفر سے واپسی پر ضیافۃً کھانا کھلانا، ناشتہ کرانا۔ ــــ وَطَرٌ: ضرورت، حاجت۔ جمع: أَوْطَارٌ.

أَتْأَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نظر جمائی۔ أَتْأَرَ إِلَيْهِ الْبَصَرَ (افعال) نظر جمانا۔ گھورنا۔

أَبُو الْوَرٰی: زمانہ کی کنیت ہے۔ وَرٰی: مخلوق ــــ رُشْدٌ: راست روی، ہدایت۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) راہِ راست پر چلنا۔ ہدایت پانا ــــ أَنْحَاءٌ: واحد: نَحْوٌ: طریقہ۔

أَخُو عَمًى: اندھا۔ أَخٌ: بمعنی والا۔ عَمًى: مصدر بمعنی اندھا پن۔ عَمِيَ عَمًى (س) اندھا ہونا۔

غَرْوَ: تعجب۔ غَرَا الرَّجُلُ غَرْوًا (ن) تعجب کرنا۔ لَا غَرْوَ: کوئی تعجب نہیں۔

يَحْذُوْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نقش قدم پر چلا۔ حَذَا فُلَانٌ حَذْوَ فُلَانٍ يَحْذُوْ حَذْوًا (ن) نقش قدم پر چلنا۔ برابری کرنا۔ اتباع کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) واو: حرف عطف، لَمَّا: حرف شرط، تَعَامٰی: فعل، اَلدَّهْرُ: فاعل، عَنْ: حرف جار، الرُّشْدِ: مصدر، فِيْ: حرف جار، أَنْحَائِهٖ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَقَاصِدِهٖ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَلرُّشْدُ: کے (اس کو تَعَامٰی: کے متعلق بھی کر سکتے ہیں) اَلرُّشْدُ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَعَامٰی: کے۔ تَعَامٰی: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط (واو: حرف عطف، هُوَ: مبتدا۔ أَبُو الْوَرٰی: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا)

(۲) تَعَامَيْتُ: فعل با فاعل، حَتّٰی: حرف جر (أَنْ: ناصبہ مقدر) قِيْلَ: فعل، إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل "یْ" ضمیر متکلم اسم۔ أَخُو عَمًى: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر نائب فاعل۔ قِيْلَ: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَعَامَيْتُ: کے۔ تَعَامَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

واو :حرفِ عطف، لَا:لائے نفی جنس، غَزْوَ :اسم، أنْ:مصدریہ، یَخْلُوْ فعل، الْفَتٰی :فاعل، حَذْوَ وَالِدِہٖ :بترکیبِ اضافی مفعول مطلق۔ یَخْلُوْ:فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ثُمَّ قَالَ: انْهَضْ إِلَى الْمُخْدَعِ، فَأْتِنِيْ بِغَسُوْلٍ يَرُوْقُ الطَّرْفَ، وَيُنْقِي الْكَفَّ، وَيُنَعِّمُ الْبَشَرَةَ، وَيُعَطِّرُ النَّكْهَةَ، وَيَشُدُّ اللِّثَةَ، وَيُقَوِّي الْمِعْدَةَ، وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ، أَرِيْجَ الْعَرْفِ، فَتِيَّ الدَّقِّ، نَاعِمَ السَّحْقِ؛ يَحْسَبُهُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا، وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَافُوْرًا، وَاقْرُنْ بِهٖ خِلَالَةً نَقِيَّةَ الْأَصْلِ، مَحْبُوْبَةَ الْوَصْلِ، أَنِيْقَةَ الشَّكْلِ، مِدْعَاةً إِلَى الْأَكْلِ؛ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ، وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلُدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ. قَالَ: فَنَهَضْتُ فِيْمَا أَمَرَ، لِأَدْرَأَ عَنْهُ الْغَمَرَ، وَلَمْ أَهِمْ إِلٰى أَنَّهٗ قَصَدَ أَنْ يَّخْدَعَ، بِإِدْخَالِي الْمُخْدَعَ، وَلَا تَظَنَّيْتُ أَنَّهٗ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوْلِ، فِي اسْتِدْعَاءِ الْخِلَالِ وَالْغَسُوْلِ. فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ، فِيْ أَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ، وَجَدْتُّ الْجَوَّ قَدْ خَلَا، وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ أَجْفَلَا، فَاسْتَشَطْتُّ مِنْ مَكْرِهٖ غَضَبًا، وَأَوْغَلْتُ فِيْ إِثْرِهٖ طَلَبًا؛ فَكَانَ كَمَنْ قُمِسَ فِي الْمَاءِ، أَوْ عُرِجَ بِهٖ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ.

ترجمہ: پھر اس نے کہا: تو مکان میں جا اور میرے لیے ایسی دھونے کی چیز لا جو نگاہ کو بھلی معلوم ہو، ہاتھوں کو صاف کردے، جلد کو نرم بنادے، منہ کی بو کو مہکادے، جبڑے کو مضبوط بنادے، معدہ کو طاقت بہم پہنچائے۔ اور وہ صاف برتن والا، مہکتی ہوئی خوشبو والا، تازہ کوٹا ہوا، باریک پیسا ہوا ہونا چاہیے۔ اُسے چھونے والا ذَرور (خوشبو) سمجھے اور سونگھنے والا کافور خیال کرے۔ اور تو اس کے ساتھ ایک خلال بھی ملا، جو پاکیزہ اصل والا ہو، جس کا ملانا محبوب ہو، جو خوب رو ہو، جو کھانے کی خوب خواہش دلاتا ہو، جس میں عاشق کا سا دُبلا پن ہو، تلوار کی سی چمک ہو، جنگ کا سا اوزار ہو (تیز دھار دار ہو) تازہ شاخ کی سی لچک ہو۔ راوی نے کہا: میں اس شے کے لیے اٹھا جس کا اس نے حکم دیا، تاکہ میں اس سے بوئے طعام دور کردوں۔ اور میں نے یہ خیال نہ کیا کہ اس نے مجھے مکان میں داخل کر کے دھوکا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اور نہ میں یہ سمجھا کہ اس نے خلال اور دھونے کی چیز منگا کر قاصد سے مذاق کیا ہے۔ پس جب میں فرمائش کی ہوئی چیز لے کر لوٹا، سانس لوٹنے سے بھی کم وقت میں، تو میں نے فضا کو پایا کہ وہ خالی ہو چکی

ہے، بوڑھا اور بڑھیا دونوں بھاگ چکے ہیں۔ پس میں اس کی چال پر غصہ سے بھڑک گیا اور اس کے پیچھے تلاش میں دور تک چلا گیا؛ لیکن وہ ایسا ہو گیا جیسے کہ اسے پانی میں غوطہ دیدیا گیا ہو، یا اُسے آسمان کی بلندی پر چڑھا دیا گیا ہو۔

تحقیق: اِنْهَضْ: امر واحد حاضر، تو جا۔ نَهَضَ مِنْ مَكَانِهِ إِلٰى كَذَا نَهْضًا (ف) اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں جانا۔ ـــــ مُخْدَعٌ: میم پر تینوں حرکتیں صحیح ہیں۔ کوٹھری، چھوٹا کمرہ، جمع: مَخَادِعُ. مُخْدَعٌ (بضم الميم) اسم مفعول از إِخْدَاعٌ: چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ مَخْدَعٌ: (بفتح الميم) اسم ظرف ومِخْدَعٌ (بكسر الميم) اسم آلہ، از خَدَعَ الضَّبُّ خَدْعًا (ف) چھپ جانا۔ داخل ہونا۔

غَسُوْلٌ: ہر وہ شے جو ہاتھوں کی صفائی کے لیے استعمال کی جائے۔ سرف، پاوڈر یا صابن۔

يَرُوْقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بھلی معلوم ہو۔ رَاقَ الشَّيْءُ فُلَانًا رَوْقًا (ن) بھلا لگنا، پسند آنا، بھانا۔

يُنَقِّي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ صاف کر دے۔ أَنْقَى الشَّيْءَ إِنْقَاءً (افعال) صاف کرنا۔

يُنَعِّمُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نرم بنادے۔ نَعَّمَ الشَّيْءَ تَنْعِيْمًا (تفعیل) نرم بنانا، ملائم بنانا۔

بَشَرَةٌ: کھال، ظاہری سطح، جلد کا ظاہری حصہ۔ جمع: بَشَرٌ.

يُعَطِّرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مہکا دے۔ عَطَّرَه تَعْطِيْرًا (تفعیل) خوشبودار بنانا۔ مہکانا۔

نَكْهَةٌ: بوئے دھن۔ نَكِهَهُ نَكْهًا (س) وَنَكَهَهُ نَكْهًا (ف) منہ کی بو سونگھنا۔

يَشُدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مضبوط بنادے۔ شَدَّهُ شَدًّا (ن) مضبوط بنانا۔

لِثَةٌ: مسوڑھا، جبڑا۔ جمع: لِثَاثٌ ـــــ مِعْدَةٌ: معدہ۔ کھانا ہضم ہونے کی جگہ۔ جمع: مِعَدٌ.

نَظِيْفٌ: اسم فاعل، صاف ستھرا، پاک وصاف۔ جمع: نُظَفَاءُ. نَظُفَ نَظَافَةً (ک) صاف ستھرا ہونا۔

أَرِيْجٌ: صفت مشبہ، خوشبو، مہکتا ہوا۔ أَرِجَ الْعَرْفُ أَرَجًا وَأَرِيْجًا (س) مہکنا۔ خوشبو پھیلنا۔

عَرْفٌ: ہر قسم کی بو، مگر اکثر استعمال خوشبو کے لیے ہوتا ہے۔ عَرُفَ عَرَافَةً (ک) بہت خوشبودار ہونا۔ بہت خوشبو لگانا۔ أَرِيْجُ الْعَرْفِ: مہکتی ہوئی خوشبو والا۔

فَتِيُّ الدَّقِّ: تازہ کوٹا ہوا۔ فَتِيٌّ: صیغۂ صفت، جوان، تازہ۔ جمع: فِتَاءٌ وَأَفْتَاءٌ۔ فَتِيَ فَتًى (س) وَفَتُوَ فُتُوًّا (ک) جوان ہونا (۲) تازہ ہونا۔ دَقٌّ: مصدر از دَقَّهُ دَقًّا (ن) کوٹنا۔

نَاعِمٌ: صیغۂ صفت، ملائم، باریک۔ نَعُمَ نُعُوْمَةً (ک) ملائم ہونا۔ نرم ونازک ہونا۔

سَحْقٌ: مصدر از سَحَقَهُ سَحْقًا (ف) باریک پیسنا۔ مَسْحُوْقٌ: پوڈر۔ منجن۔ جمع: مَسَاحِيْقُ.

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "اَلْبَرْقَعِيْدِيَّةُ"

ذَرُورٌ: خوشبودار پاؤڈر۔ جمع: أَذِرَّةٌ. وَذَرَائِرُ. ــــ نَاشِقٌ: اسم فاعل، سونگھنے والا۔ نَشِقَ الرَّائِحَةَ نَشْقًا (س) سونگھنا۔ ــــ كَافُورٌ: ایک خاص قسم کی مشہور خوشبو۔ جمع: كَوَافِيرُ. ــــ أَقْرُنْ: امر واحد حاضر، تو ملا۔ قَرَنَهُ بكذا قَرْنًا (ن،ض) ملانا۔

خِلَالَةٌ: و خِلَالٌ: سیخ۔ دانت صاف کرنے کا تنکا۔ خلال۔ جمع: أَخِلَّة.

نَقِيَّةٌ: صیغۂ صفت مؤنث، پاکیزہ، صاف، خالص۔ جمع: نِقَاءٌ. نَقِيَ الشيُّ نَقَاءً (س) صاف ہونا۔

أَنِيقَةٌ: صیغۂ صفت مؤنث، حسین، خوشنما، پسندیدہ۔ أَنِقَ أَنَاقَةً (س) حسین و خوبصورت ہونا۔

شَكْلٌ: شکل، صورت۔ أَنِيقَةُ الشَّكْلِ: خوب رو۔ خوبصورت۔ جمع: أَشْكَالٌ.

مِذْعَاةٌ: اسم مبالغہ بروزن مِفْعَالٌ، بہت آمادہ کرنے والی۔ محرک۔ دَعَا إِلَى شَيْءٍ دُعَاءً (ن) آمادہ کرنا۔ محرک بننا۔ (۲) بعض نسخوں میں مَدْعَاةٌ (بفتح الميم) ہے، اس وقت یہ یا تو مصدر بمعنی اسم فاعل ہوگا۔ یا مصدر کا استعمال بطور مبالغہ ہوگا، زَيْدٌ عَدْلٌ: کی طرح۔

نَحَافَةٌ: دبلا پن۔ نَحُفَ نَحَافَةً (س،ک) دبلا ہونا۔

صَبٌّ: عاشق۔ جمع: صَبُّوْن۔ صفت مشبہ از صَبَّ إِلَيه صَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ گرویدہ ہونا۔

صَقَالَةٌ: چمک، صفائی۔ صَقِلَ صَقْلاً وَصَقَالَةً (س) چمکنا۔ وَصَقَلَ صَقْلاً (ن) صاف کرنا۔

عَضْبٌ: صیغۂ صفت، تیز تلوار۔ صَقَالَةُ الْعَضْبِ: تلوار کی سی چمک۔ عَضُبَ عُضُوْبًا (ک) تلوار کا تیز ہونا۔ ــــ لُدُوْنَةٌ: لچک، نرمی۔ لَدُنَ الشيُّ لُدُوْنَةً (ک) نرم ہونا، لچکدار ہونا۔

غُصْنٌ: ٹہنی، شاخ۔ جمع: غُصُوْنٌ وَأَغْصَانٌ. غَصَنَ الْغُصْنَ غَصْنًا (ض) شاخ کا کاٹنا، شاخ کو غُصْنٌ: اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کاٹی جاتی ہے۔

رَطْبٌ: تازہ، نرم، نازک، صیغۂ صفت۔ رَطِبَ رُطُوْبَةً وَرَطَابَةً (س،ک) تازہ ہونا۔

أَدْرَأُ: مضارع واحد متکلم، میں دور کردوں۔ دَرَأَ عَنْهُ الشيَّ دَرْءً ا (ف) دور کرنا۔ زائل کرنا۔

غَمَرٌ: بوئے طعام، منھ کی بو جو گوشت کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ گوشت کی چکناہٹ جمع: غُمُوْرٌ.

لَمْ أَهِمْ: مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم، مجھے خیال نہیں ہوا۔ وَهَمَ إِلَيْهِ وَهْمًا (ض) خیال ہونا۔

يَخْدَعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ دھوکہ دے۔ خَدَعَهُ خَدْعًا (ف) دھوکہ دینا۔

لَاتَظَنَّيْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نہیں سمجھا۔ تَظَنُّنٌ (تفعل) گمان کرنا۔ سمجھنا۔ تَظَنَّيْتُ اصل میں تَظَنَّنْتُ (تین نون کے ساتھ) تھا۔ تیسرے نون کو یا سے بدل دیا۔

سَخِرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مذاق کیا۔ سَخِرَ مِنه سَخرًا وَسُخرًا (س) مذاق کرنا، ہنسنا۔
اِسْتِدْعَاءٌ: (استفعال) منگانا، طلب کرنا ــــ عُدْتُ: ماضی، میں لوٹا۔ عَادَ إِلَيْهِ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔
مُلْتَمَسٌ: اسم مفعول، فرمائش کی ہوئی چیز۔ جمع: مُلْتَمَسَاتٌ. اِلْتِمَاسٌ: درخواست کرنا۔ فرمائش کرنا۔
نَفَسٌ: سانس۔ جمع: أَنْفَاسٌ ــــ جَوٌّ: فضاء (۲) ماحول۔ جمع: أَجْوَاءٌ وَجِوَاءٌ.
خَلاَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خالی ہو چکا۔ خَلاَ خُلُوًّا (ن) خالی ہونا۔ فارغ ہونا۔
أَجْفَلاَ: ماضی تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں بھاگ چکے۔ إِجْفَالٌ (افعال) رفو چکر ہونا۔ بھاگنا۔
اِسْتَشَطْتُ: ماضی واحد متکلم، میں بھڑک گیا۔ اِسْتِشَاطَةٌ (استفعال) مشتعل ہونا، بھڑکنا۔
غَضَبٌ: ناراضگی، غصہ۔ غَضِبَ عليه غَضَبًا (س) ناراض ہونا۔ غصہ ہونا۔
أَوْغَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں دور تک چلا گیا، أَوْغَلَ فِيْ كذا إِيْغَالاً (افعال) دور تک چلے جانا۔
فِيْ إِثْرِ: وَفِيْ أَثَرِ: پیچھے۔ إِثْرٌ وَأَثَرٌ: نشانِ قدم، نشان، نقش۔ أَثَرَهُ أَثْرًا وَأَثَارَةً (ن) نقش قدم پر چلنا۔
قُمِسَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اسے غوطہ دیا گیا، بعض نسخوں میں غُمِسَ ہے، قَمَسَهُ فِي الْمَاءِ قَمْسًا (ض) یا غَمَسَهُ فِي الماء غَمْسًا (ض) پانی میں غوطہ دینا۔
عُرِجَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ چڑھا دیا گیا۔ عَرَجَ عُرُوْجًا (ن) چڑھنا۔ بلندی پر پہنچنا۔ عُرِجَ بِهِ عُرُوْجًا: چڑھایا جانا۔
عَنَانٌ: بادل، آسمان جو سامنے نظر آئے، عَنَانُ السَّمَاءِ: بلندئی آسمان۔ واحد: عَنَانَةٌ.
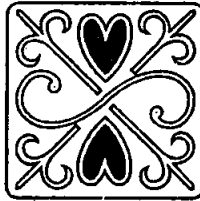
آٹھویں مقامے ''مَعَرِّیَہ'' کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث بن ہمام نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس میں ایک بوڑھے اور لڑکے کا فرضی مقدمہ تیار کیا ہے، بوڑھا مدعی ہے اور لڑکا مدعی علیہ۔ اور اس میں دونوں نے ایسے جملے استعمال کیے ہیں جو ذو جہتین ہیں۔

واقعہ تو صرف اتنا ہے کہ ایک بوڑھے سے ایک لڑکے نے سوئی مانگی، اس سوئی کا ناکہ لڑکے سے ٹوٹ گیا۔ بوڑھے نے لڑکے سے کہا: یا تو اس جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔ قیمت نہ ہونے کی وجہ سے لڑکے نے اپنی سلائی بوڑھے کے پاس رہن رکھدی، مگر دونوں میں جھگڑا پھر بھی ختم نہیں ہوا۔ دونوں مقدمہ معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس لے گئے۔ اولاً بوڑھے نے اپنا دعوی پیش کیا اور اس میں ایسے الفاظ استعمال کیے، جو باندی پر بھی منطبق ہو سکتے ہیں اور سوئی پر بھی۔ چنانچہ کہا کہ: اس لڑکے نے میری ایک مملوکہ اپنی کسی ضرورت کے لیے عاریۃً لی تھی، اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس سے طاقت سے زیادہ کام نہیں لے گا؛ چنانچہ اس نے اس میں اپنا سامان داخل کیا اور بہت دیر تک اس سے نفع حاصل کرتا رہا؛ حتی کہ اسے مفضاۃ بنا دیا یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا، اب اس کی اتنی کم قیمت دیتا ہے کہ میں اس پر خوش نہیں ہوں اور میں اپنی غربت کی وجہ سے اس کو معاف کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ تو مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کا ناکہ توڑنے کا ہے، مگر الفاظ باندی پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔

اب لڑکے نے جوابِ دعویٰ میں جو بیان دیا، اس میں بھی اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے، جو غلام پر بھی منطبق ہو سکتے ہیں اور سلائی پر بھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ: بڑے میاں اپنے دعوی میں بالکل سچے ہیں۔ اب رہا اس کو مفضاۃ بنانے کا مسئلہ، سو وہ غلطی سے ہو گیا ہے، میں نے نقصان کے بدلے اپنا ایک ایسا مملوک بوڑھے کے پاس رہن رکھ دیا ہے، جو عجیب وغریب صفات کا حامل ہے۔ بات تو صرف سلائی کی ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے بوڑھے کے پاس رکھی، لیکن الفاظ ایسے ہیں کہ وہ غلام پر بھی صادق آرہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے۔ قاضی صاحب کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ معاملہ کیا ہے، تو دونوں سے کہا: یا تو معاملے کی صحیح وضاحت کرو؛ ورنہ پھر یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ لڑکا آگے بڑھا اور اس نے سات شعروں میں وضاحت کی۔ کہا: میں نے بڑے میاں سے کپڑا سینے کے لئے سوئی لی تھی، دھاگہ

کھینچتے وقت اس کا نکو امیرے ہاتھ سے ٹوٹ گیا۔اب میں بڑے میاں کو قیمت دیتا ہوں، مگر وہ کہتے ہیں کہ یا تو اسی جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔اور اس نے میری سرمہ کی سلائی اپنے پاس بطور رہن رکھ لی ہے، جس کی وجہ سے میری آنکھ بے سرمہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے۔میرے اندر اتنی گنجائش نہیں کہ سلائی کو چھڑا سکوں۔

اب بڑے میاں اٹھے اور نو شعروں میں انھوں نے اپنی حالت بیان کی اور کہا: اگر گنجائش ہوتی، تو میں اُسے معاف کر دیتا، اس کی سلائی اُسے واپس کر دیتا، لیکن میری مالی حالت اس سے بھی پتلی ہے۔ پس ہم دونوں کی حالت، مالی کمزوری کے اعتبار سے برابر ہے؛ اس لیے آپ ہم پر نظر کیجئے، ہمارا فیصلہ کیجئے اور ہم پر نظر کرم فرمایئے۔قاضی نے دونوں کا بیان سنا، دونوں کی فصاحت سے بڑا متاثر ہوا اور ایک دینار نکال کر کہا: یہ لو، اِسے تقسیم کر لو اور جھگڑا ختم کرو۔بوڑھے نے دینار ایک دم سے اچک لیا اور بولا: قاضی نے ہم پر جو یہ احسان کیا ہے، تو آدھا تو اس میں میرا ہے ہی، اور دوسرا آدھا جو تیرا حصہ ہے، وہ بھی میرا ہو گیا سوئی کے تاوان میں اور میں اس میں حق بجانب ہوں؛ لہٰذا اپنی سلائی لو اور جھگڑا ختم کرو۔ لڑکے کو سلائی کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔لڑکے کو بوڑھے کی اس حرکت سے غم ہوا۔قاضی نے لڑکے کے غم کو دور کرنے کے لیے مزید چند درہم دیئے اور کہا: جاؤ، آئندہ اس قسم کے مقدمات لے کر کچہری میں نہ آنا، کیوں کہ میرے پاس تاوان کے لیے دیناروں کی تھیلی نہیں ہے۔چنانچہ دونوں خوشی خوشی تعریف کرتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ان کے چلے جانے کے بعد قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ فریب تھا، اس لئے انھیں دوبارہ بلایا اور کہا: تم مجھ سے اپنا واقعہ صحیح بیان کرو، تمھیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔چنانچہ بوڑھے نے آگے بڑھ کر سات شعروں میں کہا: میں ابوزید سروجی ہوں، یہ میرا بیٹا ہے، نہ تو اس نے میری سوئی لی ہے اور نہ میں نے اس کی سلائی رہن رکھی ہے۔اس طرح کا فریب کر کے میں لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں۔قاضی صاحب نے اسے تنبیہ کی اور کہا: آئندہ حاکموں کے ساتھ اس طرح کی دھوکے بازی نہ کرنا، حاکموں کی طاقت سے ڈرنا چاہئے؛ کیونکہ ہر حاکم معاف نہیں کرتا۔پس ابوزید قاضی سے آئندہ دھوکا نہ دینے کا وعدہ کر کے اس طرح رخصت ہوا کہ مکاری اس کی پیشانی سے ٹپک رہی تھی۔

اس مقامے میں کل تیئیس (۲۳) اشعار ہیں۔

آٹھویں مقامے ''مَعَرِّيَة'' کا خلاصہ

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: ''الْمَعَرِّيَّةُ''

آٹھواں مجلس واقعہ شہر ''مَعَرَّہ'' کی طرف منسوب ہے

اَلْمَعَرِّيَّةُ: منسوب إِلٰى مَعَرَّة۔مَعَرَّہ: ملک شام کا ایک شہر ہے، جو جبلِ نعمان کے دامن میں واقع ہے، اُس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا ''اَلْمَعَرِّيَّةُ''۔

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: رَأَيْتُ مِنْ أَعَاجِيْبِ الزَّمَانِ، أَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ إِلٰى قَاضِي مَعَرَّةِ النُّعْمَانِ، أَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْأَطْيَبَانِ، وَالْآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيْبُ الْبَانِ. فَقَالَ الشَّيْخُ ــــ أَيَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِيَ، كَمَا أَيَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِيَ ــــ إِنَّه كَانَتْ لِيْ مَمْلُوْكَةٌ رَشِيْقَةُ الْقَدِّ، أَسِيْلَةُ الْخَدِّ، صَبُوْرٌ عَلَى الْكَدِّ، تَخُبُّ أَحْيَانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ أَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ، وَتَجِدُ فِيْ تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ، ذَاتُ عَقْلٍ وَعِنَانٍ، وَحَدٍّ وَسِنَانٍ، وَكَفٍّ بِبَنَانٍ، وَفَمٍ بِلَاأَسْنَانٍ؛ تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ، وَتَرْفُلُ فِيْ ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ، وَتُجْلٰى فِيْ سَوَادٍ وَبَيَاضٍ، وَتُسْقٰى وَلٰكِنْ مِنْ غَيْرِ حِيَاضٍ، نَاصِحَةٌ خُدَعَةٌ، خُبَأَةٌ طُلَعَةٌ، مَطْبُوْعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ، وَمِطْوَاعَةٌ فِي الضِّيْقِ وَالسَّعَةِ، إِذَا قَطَعْتَ وَصَلَتْ، وَمَتٰى فَصَلْتَهَا عَنْكَ انْفَصَلَتْ، وَطَالَمَا خَدَمَتْكَ فَجَمَّلَتْ، وَرُبَّمَا جَنَتْ عَلَيْكَ، فَآلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے خبر دی کہا کہ: میں نے عجائباتِ زمانہ میں سے یہ بات دیکھی کہ دو جھگڑنے والے شہر ''مَعَرَّۃ النعمان'' کے قاضی کے پاس آئے، ان میں سے ایک ایسا تھا جس کی دونوں اچھی چیزیں جا چکی تھیں (خواہشِ طعام اور شہوتِ نفس یعنی بوڑھا ہو گیا تھا) اور دوسرا ایسا جیسے درخت بان کی شاخ (یعنی بالکل جوان) تو بوڑھے نے کہا: ــــ خدا قاضی کی اسی طرح مدد فرمائے جیسا کہ ان (قاضی) کے ذریعے فیصلہ چاہنے والے کی مدد کرتا ہے ــــ بات یہ ہے کہ میری ایک ایسی مملوکہ تھی، جس کا قد حسین تھا، رخسار ملائم تھے، جو محنت میں بے حد صبر کرتی تھی، کبھی خوبصورت گھوڑی کی طرح

اچھل کر چلتی تھی اور کبھی گہوارے میں سو جاتی تھی، وہ ماہ تموز (جولائی) میں بھی سردی کی لگن محسوس کرتی تھی یعنی مزاج کی ٹھنڈی تھی (دوسرا ترجمہ: وہ ماہِ تموز میں سوہان کی رگڑ پاتی تھی) وہ عقل والی اور اطاعت والی تھی، وہ تیزی اور دھار والی تھی، وہ انگلیوں میں ملی ہوئی ہتھیلیوں والی تھی (یا وہ ایسی سلائی والی تھی جو خیاط کی انگلیوں سے ہوتی ہے) وہ بے دانتوں کا منہ رکھتی تھی، وہ چلتی ہوئی زبان سے ڈس لیتی تھی اور کشادہ دامن (کپڑوں) میں مٹکتی تھی، سفیدی اور سیاہی میں جلوہ گر ہوتی تھی، اُسے پانی پلایا جاتا تھا؛ لیکن حوض سے نہیں، وہ ہمدرد تھی (یا وہ سینے والی تھی) انتہائی دھوکے باز، بڑی پردہ نشین اور بہت سامنے آنے والی تھی۔ وہ منفعت ہی کے ساتھ پیدا کی گئی تھی (وہ فائدے ہی کے لیے بنائی گئی تھی) وہ تنگی اور کشادگی میں فرمانبردار تھی۔ اگر تم قطع تعلق کرو، تو وہ تعلق قائم کرے (اگر تم کاٹو تو وہ جوڑے) اور جب تم اُسے اپنے سے علیحدہ کرو، تو وہ علیحدہ ہو جائے۔ اس نے بسا اوقات تمھاری خدمت کی، تو بہترین کی اور بعض دفعہ تمھاری خلاف ورزی کی، تو تکلیف پہنچائی۔ اور تڑپا دیا۔

تحقیق: أَعَاجِيبُ: واحد: أُعْجُوبَةٌ: حیرت انگیز چیز۔ عَجِبَ منه عَجَبًا (س) حیرت کرنا۔

تَقَدَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آیا۔ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ تَقَدُّمًا (تفعل) کسی کے پاس آنا۔

خَصْمَان: تثنیہ، واحد: خَصْمٌ: جھگڑنے والا۔ جمع: خُصُومٌ۔ خَصِمَ خَصْمًا (س) لڑنا، جھگڑنا۔

مَعَرَّةُ النُّعْمَان: ''معرۃ'' شہر کا اور نعمان ایک پہاڑ کا نام ہے؛ جس کے دامن میں شہر ''معرۃ'' واقع ہے، قرب کی وجہ سے معرۃ کی اضافت نعمان کی طرف کر دی گئی۔

معرۃ النعمان: نام کے دو شہر ہیں: (۱) مشہور یہ ہے کہ یہ شہر حلب اور حماۃ کے درمیان ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر مشہور صحابی یہاں سے گزر رہے تھے، اس جگہ پر ان کے بیٹے کی وفات ہوگئی، آپ نے بیٹے کو شہر معرہ کے قریب پہاڑ کے دامن میں دفن کر دیا، جس کی بنا پر اس پہاڑ کو نعمان کہا جانے لگا اور اس پہاڑ کی طرف نسبت کر کے شہر کو ''معرۃ النعمان'' کہا جانے لگا۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ معرۃ عراق میں شہر بغداد کے قریب ایک شہر ہے، جسے نعمان بن منذر غسانی نے بسایا تھا؛ اسی کی طرف نسبت کر کے معرۃ النعمان کہا جانے لگا۔

أَطْيَبَان: تثنیہ، دو عمدہ چیزیں، مراد: خواہشِ طعام اور شہوتِ نفس یعنی خواہش جماع (۲) یا مراد: دانت اور کالے بال (۳) یا مراد: نیند اور شہوتِ نفس (۴) یا چربی اور جوانی۔ ذَهَابُ الْأَطْيَبَيْنِ سے کنایہ ہے بڑھاپے کا۔ واحد: أَطْيَبُ: اسم تفضیل، زیادہ اچھا۔ زیادہ خوشگوار۔ طَابَ الشَّيْءُ طِيبًا وَطِيبَةً

(ض) پاکیزہ ہونا۔ اچھا اور خوشگوار ہونا۔ عمدہ ہونا۔ مزیدار ہونا۔

قَضِيبٌ: شاخ۔ جمع: قُضْبَانٌ۔ قَضَبَهُ قَضْبًا (ض) کاٹنا، شاخ کو قضیب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ کاٹی جاتی ہے۔ بَـــان: ایک لمبا درخت جس کے پتے بید کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے بیج سے خوشبودار تیل نکلتا ہے، لمبائی میں معشوق کے قد و قامت کو اس کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ واحد: بَانَةٌ۔

أَيَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مدد کی۔ أَيَّدَهُ تَأْيِيدًا: مضبوط بنانا۔ تائید کرنا۔ طاقت بہم پہنچانا۔

مُتَقَاضِيٌّ: اسم فاعل، فیصلہ چاہنے والا۔ تَقَاضِيٌ (تفاعل) فیصلہ چاہنا۔ انصاف چاہنا۔

مَمْلُوكَةٌ: اسم مفعول مؤنث، مملوکہ شے، باندی، مراد: سوئی۔ مَلَكَهُ مِلْكًا وَمُلْكًا (ض) مالک ہونا۔

رَشِيْقَةٌ: خوشنما۔ اسم فاعل مؤنث۔ رَشُقَ رَشَاقَةً (ک) خوبصورت ہونا۔ خوش قامت ہونا۔

قَدٌّ: قد، مناسب لمبائی۔ جمع: أَقُدٌّ وَقُدُوْدٌ وَقِدَادٌ. رَشِيْقَةُ الْقَدِّ: حسین قد والی۔

أَسِيْلَةٌ: ستواں، ملائم۔ صیغہ صفت۔ أَسُلَ أَسَالَةً (ک) وَأَسِلَ أَسَلًا (س) چکنا اور ملائم ہونا۔ ستواں ہونا ـــــ خَدٌّ: رخسار۔ جمع: خُدُوْدٌ. أَسِيْلَةُ الْخَدِّ: نرم رخسار والی۔

صَبُوْرٌ: اسم مبالغہ، بہت صبر کرنے والی، انتہائی جفاکش۔ صَبَرَ عَلَى الْأَمْرِ صَبْرًا (ض) صبر کرنا۔ برداشت کرنا ـــــ كَدٌّ: محنت، مشقت۔ كَدَّ كَدًّا (ن) محنت کرنا۔

تَخُبُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ کود کر چلتی ہے۔ خَبَّ خَبًّا وَخَبِيْبًا (ن) کود کر چلنا۔ تیز چلنا۔

أَحْيَانًا: يَا أَطْوَارًا، کبھی کبھی۔ حِيْنًا يَا طَوْرًا: کبھی ـــــ نَهْدٌ: خوبصورت گھوڑی۔ جمع: نُهُوْدٌ.

تَرْقُدُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ سو جاتی ہے۔ رَقَدَ رُقُوْدًا (ن) سونا۔ آرام کرنا۔

مَهْدٌ: بچہ کا گہوارہ، بچوں کا جھولا۔ جمع: مُهُوْدٌ. مَهَدَ الْفِرَاشَ مَهْدًا (ف) بستر بچھانا۔

تَمُّوْزُ: وَتَمُوْزُ (بتشديد الميم وتخفيفها) ایک رومی مہینے کا نام، جو مطابق ہے ماہِ جولائی کے۔ اس میں سخت گرمی ہوتی ہے ـــــ مَسٌّ: لگن۔ مصدر از مَسَّ الشَّيْءُ مَسًّا (ن، س) لگنا۔

بَرْدٌ: سردی (۲) سوہان۔ گھسنے کا آلہ۔ ریتی۔ بَرَدَ بَرْدًا وَبُرُوْدًا (ن) ٹھنڈا ہونا (۲) لوہے کو ریتی سے گھسنا یا سوہان پر رکھنا۔ وَتَجِدُ فِي تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ: اگر یہاں باندی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے کہ باندی کے مزاج میں ٹھنڈک ہے، وہ ماہ تموز جیسے گرمی کے مہینے میں بھی سردی محسوس کرتی ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہے (جیسا کہ واقعۃً ایسا ہی ہے) تو مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی ماہِ تموز میں ریتی پر رگڑی جاتی ہے؛ تاکہ اس کی نوک تیز رہے اور کند نہ ہو۔

ذَات: ذُوْ: کا مؤنث۔ بمعنی: والی ـــــ عَقْلٌ: عقل، سمجھ(۲) گرہ، بندھ، جمع: عُقُوْلٌ. عَقَلَ عَقْلاً(ض) سمجھنا۔ وَعَقَلَ البَعِيْرَ: گرہ یا بندھ لگانا۔ باندھنا۔

عِنَانٌ: لگام، مراد: دھاگہ۔ ذَاتُ عِنَانٍ: لگام والی یعنی فرمانبردار، اطاعت والی(۲) دھاگے والی۔ ذَاتُ عَقْلٍ وَعِنَانٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی عقل والی اور لگام والی یعنی فرمانبردار ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہو تو مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی عقل والی یعنی گرہ لگانے والی اور لگام والی یعنی دھاگے والی ہے۔

حَدٌّ: غصہ کی تیزی (۲) دھار۔ جمع: حُدُوْدٌ. حَدَّ السَّيْفَ حَدًّا(ن) دھار رکھنا۔ تیز کرنا۔

سِنَانٌ: نیزے کا پھل، نوک، دھار(۲) دھار رکھنے اور تیز کرنے کا اوزار۔ جمع: أَسِنَّةٌ. سَنَّ السِّكِّيْنَ سَنًّا(ن) تیز کرنا۔ ذَاتُ حدٍّ وسنان: باندی مراد لینے کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ وہ باندی طبیعت میں دھار کی سی تیزی رکھتی تھی یعنی طبیعت کی بہت تیز تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی تیز نوک والی تھی۔

كَفٌّ: ہتھیلی یا ہاتھ (۲) باریک سلائی۔ كَفَّ الثَّوْبَ كَفًّا(ن) سینا، کپڑے کو تُرپنا۔ بخیہ کرنا۔

بِبَنَان: بِ بمعنی مَعْ، یا بمعنی مِنْ. بَنَانٌ: انگلیوں کے سرے، پورو ے۔ مجازاً: انگلیاں۔ واحد: بَنَانَةٌ. ذَاتُ كفٍّ بِبَنَانٍ: باندی مراد لینے کی صورت میں معنی ظاہر ہیں کہ وہ کام بخوبی انجام دیتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کے پوروں سے پکڑ کر اس سے کپڑے سیے جاتے تھے۔

فَمٌ: منھ۔ جمع: أَفْوَاهٌ(۲) سوئی کا ناکہ ـــ أَسْنَانٌ: واحد: سِنٌّ: دانت۔ •

فَمٌ بِلَا أَسْنَانٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی شرم وحیا کی وجہ سے کسی کے سامنے ہنستی نہیں تھی کہ اس کے دانت ظاہر ہوں؛ گویا وہ بغیر دانت والی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے تو پھر مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی ناکے والی تھی، جس میں دانت نہیں ہوتے۔

تَلْدَغُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ ڈس لیتی ہے۔ لَدَغَ لَدْغًا(ف) ڈنک مارنا۔ ڈسنا۔

نَضْنَاضٌ: انتہائی متحرک، ہلتی رہنے والی۔ تیز طرار۔ نَضْنَاضٌ: دراصل اس سانپ کو کہتے ہیں، جو ایک جگہ نہ ٹھہرتا ہو، یا زبان کو بہت زیادہ ہلاتا ہو۔ نَضْنَضَ لِسَانَهُ (باب بَعْثَرَةٌ) زبان کو ہلاتے رہنا ...... تَلْدَغُ بلسانٍ نَضْنَاضٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی اپنی میٹھی بول چال سے دلوں کو زخمی کر دیتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ سوئی سے کپڑا سیتے وقت کبھی ہاتھ زخمی ہو جاتا تھا۔ سوئی کی نوک کو نَضْنَاض سانپ کی زبان کے ساتھ تشبیہ اس لیے دی ہے کہ سوئی بھی کپڑا سیتے وقت

اس کی زبان کی طرح حرکت کرتی رہتی ہے۔

تَرْفُلُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مٹکتی ہے۔ رَفَلَ رَفْلاً (ن) اترا کر چلنا۔ مٹک کر چلنا۔

تَرْفُلُ فِي ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ : مطلب یہ ہے کہ وہ باندی ڈھیلے ڈھالے لباس میں ناز وانداز سے چلتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے اس سے سیے جاتے تھے۔

فَضْفَاضٌ: ڈھیلا ڈھالا۔ کشادہ۔ فَضْفَضَ فَضْفَضَةً (باب بعْثرَةٌ) کشادہ کرنا۔ کشادہ ہونا۔

تُجْلٰی: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ جلوہ گر ہوتی ہے۔ جَلاَ جَلاَءً (ن) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا (۲) ظاہر کرنا واضح کرنا (لازم ومتعدی)۔ تُجْلٰی فی سوادٍ وَبَیاضٍ : مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کبھی سفید لباس پہنتی تھی اور کبھی کالا لباس۔ یا وہ سوئی کبھی کالا کپڑا سیتی تھی اور کبھی سفید۔ یا کبھی وہ کالے دھاگے میں ظاہر ہوتی ہے اور کبھی سفید دھاگے میں۔

تُسْقٰی: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب، اُسے پانی پلایا جاتا ہے۔ سقَاہُ سَقْیًا (ض) پانی پلانا۔

حِیَاضٌ :واحد: حَوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ (۲) تالاب (۳) واش بیسن۔ حَاضَ الماءَ حَوْضًا (ن) پانی جمع کرنا۔ گھیرنا۔ تُسْقٰی مِنْ غَیْرِ حِیَاضٍ : مطلب یہ ہے کہ وہ باندی پانی پیتی تھی، مگر حوض سے نہیں اس لیے کہ حوض کا پانی مکدر ہوتا ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ لوہار سوئی بناتے وقت اس کو آگ میں خوب گرم کرتا ہے، پھر اس کو پانی میں ڈبوتا ہے، تاکہ وہ سخت ہو جائے، حوض میں نہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ خیاط اس کو پیشانی کے پسینے سے صاف کرتا ہے نہ کہ حوض سے۔

نَاصِحَةٌ :اسم فاعل مؤنث، ہمدرد (۲) بخیہ کرنے والی۔ سینے والی۔ نَصَحَهُ نَصْحًا (ف) نصیحت کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ نَصَحَ الثَّوْبَ نَصْحًا: کپڑا سینا۔ کپڑے وغیرہ کی عمدہ سلائی کرنا۔ باندی مراد لینے کی صورت میں پہلے معنی مراد ہوں گے اور سوئی مراد لینے کی صورت میں دوسرے معنی۔

خُدَعَةٌ :اسم مبالغہ، انتہائی دھوکے باز۔ خَدَعَهُ خَدْعًا وَخُدْعَةً (ف) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ چال چلنا۔ باندی مراد لینے کی صورت میں معنی ظاہر ہیں اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ وہ درزی کو بہت دھوکا دیتی ہے، چنانچہ کبھی اوپر کے کپڑے کو سی دیتی ہے اور نیچے کے کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔

خُبَأَةٌ :اسم مبالغہ، پردہ باز، بہت چھپانے والی، بڑی ہی پردہ نشین۔ خَبَأَ الشيءَ خَبْئًا (ف) چھپانا۔

طُلَعَةٌ :اسم مبالغہ، بہت نکلنے والی، بہت بے پردہ رہنے والی۔ طَلَعَ طُلُوْعًا (ن) طلوع ہونا۔ نکلنا۔ باندی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی باپردہ رہتی ہے یعنی گھر میں چھپی بیٹھی رہتی ہے اور

کبھی خدمت کے لیے ظاہر ہوتی ہے۔اوراگرسوئی مراد ہے،تو مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی کپڑے کے اندر چھپ جاتی ہے اور کبھی درزی کے ہاتھ میں ظاہر ہوتی ہے۔

مَطْبُوْعَةٌ :اسم مفعول مؤنث، پیدا کی ہوئی، ڈھالی ہوئی۔بنائی ہوئی۔طَبَعَہ طَبْعًا (ف) پیدا کرنا، بنانا، ڈھالنا۔عَلٰی بمعنی مَعْ. ـــ مَنْفَعَةٌ: فائدہ، نفع، جمع:مَنَافِعُ۔

مِطْوَاعَةٌ:اسم مبالغہ،انتہائی فرمانبردار۔جمع: مَطَاوِيْعُ۔طَاعَ طَوْعًا(ن)فرمانبردار ہونا۔

اَلضِّيْقُ:تنگی،عسرت وتنگدستی۔ضَاقَ ضِيْقًا وَضَيْقًا(ض)تنگ ہونا۔

اَلسَّعَةُ:کشادگی،وَسِعَ يَسَعُ سَعَةً (س) کشادہ ہونا۔مطلب یہ ہے کہ وہ باندی تنگی اور کشادگی ہر حال میں خدمت کرتی ہے۔اوراگرسوئی مراد ہے،تو مطلب یہ ہے کہ جب اسے کپڑے میں داخل کرتے ہیں،تو وہ داخل ہو جاتی ہے؛خواہ وہ جگہ کشادہ ہو یا تنگ،اورخواہ کپڑا باریک ہو یا موٹا۔

قَطَعْتَ:ماضی واحد مذکر حاضر،تو نے قطع تعلق کیا۔قَطَعَهُ قَطْعًا(ف) کاٹنا(۲)قطع تعلق کرنا۔

وَصَلَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب،اس نے تعلق قائم کیا۔وَصَلَهُ وَصْلاً وَصِلَةً (ض)ملانا۔جوڑنا(۲)تعلق قائم کرنا۔باندی مراد ہو،تو مطلب یہ ہے کہ جب تو قطع تعلق کرے تو وہ تعلق قائم کرتی ہے،اوراگرسوئی مراد ہو،تو مطلب یہ ہے کہ جب تو کپڑے کو پھاڑ ڈالے،تو وہ سی کر جوڑ دیتی ہے۔

فَصَلْتَ:ماضی واحد مذکر حاضر،تو نے علیحدہ کیا،فَصَلَهُ عَنْ كَذا فَصْلاً (ض)جدا کرنا۔علیحدہ کرنا۔

اِنْفَصَلَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب،وہ علیحدہ ہوگئی۔اِنْفِصَالٌ(انفعال) جدا ہونا۔علیحدہ ہونا۔باندی کے اعتبار سے معنی ظاہر ہیں۔اوراگرسوئی مراد ہےتو مطلب یہ ہے کہ جب اس کو سوئی دان میں رکھنا چاہیں،تو وہ جدا ہو جاتی ہے۔

جَمَّلَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب،اس نے بہترین کی۔تَجْمِيْلٌ:عمدہ اور بہتر بنانا۔خوبصورت بنانا۔باندی کے اعتبار سے معنی ظاہر ہیں۔اوراگرسوئی مراد ہے،تو مطلب یہ ہے کہ جب اس سے سینے کا کام لیں،تو وہ کپڑے کو اچھی طرح سی دیتی ہے۔

رُبَّمَا: وَرُبَمَا:بعض دفعہ۔بعض اوقات۔بسا اوقات۔شاید۔ممکن ہے۔

جَنَتْ:ماضی واحد مؤنث غائب،اس نے خلاف ورزی کی۔جنٰى عَلَيْهِ جِنَايَةً(ض)نافرمانی کرنا۔

آلَمَتْ:ماضی واحد مؤنث غائب،اس نے تکلیف پہنچائی۔آلَمَهُ إِيْلاَمًا(افعال) تکلیف پہنچانا۔

مَلْمَلَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب،اس نے تڑپا دیا۔مَلْمَلَ فُلانًا مَلْمَلَةً(باب بَعْثَرَةٌ) بے چین

بنانا۔ تڑپا دینا۔ باندی مراد لینے کی صورت میں تو معنی ظاہر ہیں، اور سوئی مراد لینے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ بسا اوقات کپڑے سیتے وقت ہاتھ میں چبھ جاتی ہے تو تڑپا دیتی ہے۔

وَإِنَّ هٰـذَا الْـفَتٰى اسْتَخْدَ مَنِيهَا لِغَرَضٍ، فَأَخْدَمْتُهُ إِيَّاهَا بِلاَعِوَضٍ، عَلٰى أَنْ يَّجْتَنِيَ نَـفْـعَهَا، وَلاَيُكَلِّفَهَا إِلاَّ وُسْعَهَا، فَأَوْلَجَ فِيْهَا مَتَاعَهُ، وَأَطَالَ بِهَا اسْتِمْتَاعَهُ، ثُمَّ أَعَادَهَا إِلَيَّ وَقَـدْ أَفْضَاهَا، وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَةً لاَأَرْضَاهَا. فَقَالَ الْحَدَثُ: أَمَّا الشَّيْخُ فَأَصْدَقُ مِنَ الْـقَطَا، وَأَمَّا الإِفْضَاءُ فَفَرَطَ عَنْ خَطَا، وَقَدْ رَهَنْتُهُ عَنْ أَرْشِ مَا أَوْهَنْتُهُ، مَمْلُوْكًا لِـيْ مُتَـنَـاسِـبَ الـطَّـرَفَيْـنِ، مُنْتَسِبًا إِلَى الْقَيْنِ، نَقِيًّا مِّنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ، يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَـوَادَ الْـعَيْـنِ، يُفْشِيْ الإِحْسَانَ، وَيُنْشِئُ الاِسْتِحْسَانَ، وَيُغْذِيْ الإِنْسَانَ، وَيَتَحَامَى الـلِّـسَـانَ، إِنْ سُـوِّدَ جَـادَ، وَإِنْ وَسَـمَ أَجَـادَ، وَإِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادَ، وَمَتٰى اُسْتُزِيْدَ زَادَ، لاَيَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى، وَقَلَّمَا يَنْكِحُ إِلاَّ مَثْنٰى، يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ، وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ، وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ، وَيُسْتَمْتَعُ بِزِيْنَتِهٖ؛ وَإِنْ لَّمْ يُطْمَعْ فِيْ لِيْنَتِهٖ. فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِيْ: إِمَّا أَنْ تُبِيْنَا وَإِلاَّ فَبِيْنَا، فَابْتَدَرَ الْغُلاَمُ، وَقَالَ:

ترجمہ: اور اِس لڑکے نے مجھ سے اُسے ایک مقصد کے لیے بطور خدمت لیا تھا؛ چنانچہ میں نے اُسے وہ بلاعوض دیدی، اس طرح کہ وہ اس سے نفع حاصل کرے اور اس سے صرف اس کی طاقت بھر کام لے؛ لیکن اِس نے اُس میں اپنا سامان داخل کر دیا، اور اس کے ساتھ اپنی لطف اندوزی کو دیر تک جاری رکھا۔ پھر اس نے مجھے اسے اس حال میں لوٹایا کہ یہ اُسے مفضاۃ بنا چکا تھا اور اس کی ایسی قیمت لگائی جس سے میں خوش نہیں ہوں۔ اس پر نوجوان نے کہا کہ جہاں تک بڑے میاں کا تعلق ہے، تو وہ قطا سے بھی زیادہ سچے ہیں؛ لیکن جہاں تک مفضاۃ بنانے کا معاملہ ہے، تو وہ غلطی کے باعث ہوگیا۔ حال یہ ہے کہ میں نے ان کے پاس اس شے کے تاوان کے طور پر، جسے میں نے کمزور بنا دیا ہے، اپنا ایک ایسا مملوک رکھ دیا ہے، جس کی دونوں طرفیں یکساں ہیں، جو "قین" کی طرف منسوب ہے۔ میل اور عیب سے پاک ہے، اس کی جگہ آنکھ کی سیاہی کے قریب ہوتی ہے، وہ بھلائی کو عام کرتا ہے اور پسندیدگی کو وجود بخشتا ہے (خوبصورتی پیدا کرتا ہے)، وہ پتلی کو غذا (سرمہ) پہنچاتا ہے اور زبان (زوری) سے بچتا ہے۔ اگر اسے سیاہ کر دیا جائے (یا سردار بنا دیا جائے)، تو وہ سخاوت کرتا ہے۔ اگر وہ نشان لگاتا ہے، تو بہترین

لگا تا ہے۔ اگر اُسے توشہ دیا جاتا ہے، تو وہ توشہ کا ہبہ کر دیتا ہے اور جب اس سے مزید مانگا جائے، تو اور دیتا ہے، وہ ایک جگہ قرار نہیں پاتا۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ وہ دو کے بغیر نکاح کرے، وہ اپنی موجودہ شے کی سخاوت کرتا ہے اور اپنی سخاوت کے وقت بلند ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی رفیقہ کا تابع رہتا ہے؛ اگر چہ وہ اس کی جنس سے نہ ہو؛ اس کی زیبائش سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے؛ اگر چہ اس کی نرمی کی خواہش نہیں کی جاتی۔ پھر قاضی نے ان دونوں سے کہا: یا تو تم دونوں حقیقت بیان کرو، ورنہ جدا ہو جاؤ۔ پس لڑکے نے سبقت کی اور کہا:

تحقیق: اِسْتَخْدَمَ: ماضی، اس نے بطور خدمت لیا۔ اِسْتِخْدَامٌ: خدمت کے لیے مانگنا۔

أَخْدَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برائے خدمت دیدی۔ إِخْدَامٌ: برائے خدمت دینا۔ خادم دینا۔

عِوَضٌ: بدلہ، معاوضہ۔ جمع: أَعْوَاضٌ. عَاضَهُ بكذا عِوَضًا (ن) بدلہ دینا۔ معاوضہ دینا۔

يَجْتَنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حاصل کرے۔ اِجْتِنَاءٌ (افتعال) پھل توڑنا، حاصل کرنا۔

لَايُكَلِّفُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ مشقت نہ ڈالے۔ كَلَّفَهُ أَمْرًا: مشکل کام کا حکم دینا۔ مشقت ڈالنا (۲) پابند بنانا۔ ــــ وُسْعٌ: اسم مصدر، طاقت، قوت۔ وَسِعَ سَعَةً وَسِعَةً (س) کشادہ ہونا۔

أَوْلَجَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے داخل کر دیا۔ أَوْلَجَهُ إِيْلَاجًا (افعال) داخل کرنا۔

أَطَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے لمبا کیا۔ أَطَالَهُ إِطَالَةً (افعال) دراز کرنا۔

اِسْتِمْتَاعٌ: لطف اندوزی۔ اِسْتَمْتَعَ بكذا (استفعال) فائدہ اٹھانا۔ لطف اندوز ہونا۔

أَفْضَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مفضاۃ بنا دیا۔ أَفْضَى إِفْضَاءً (افعال) کشادہ کرنا (۲) عورت کو مفضاۃ بنا دینا۔ عورت سے خلوت کرنا۔ مُفْضَاةٌ: وہ عورت جس کے ساتھ خلوت ہوگئی ہو، بکارت زائل ہوگئی ہو۔ ــــ اگر باندی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس سے وطی کی اور بہت فائدہ اٹھایا؛ یہاں تک کہ اسے مفضاۃ بنا دیا اور بکارت زائل کر دی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ سوئی میں دھاگہ ڈالا، بہت دن تک فائدہ اٹھایا؛ یہاں تک کہ سوئی کا ناکہ توڑ دیا۔

بَذَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دی۔ بَذَلَهُ بَذْلًا (ن) خرچ کرنا، دینا۔

لَاأَرْضَى: مضارع منفی واحد متکلم، میں خوش نہیں ہوں۔ رَضِيَ رِضًى ورِضَاءً (س) خوش ہونا۔

حَدَثٌ: نوجوان۔ جمع: أَحْدَاثٌ وَحُدْثَانٌ۔ حَدَثَ حُدُوْثًا وَحَدَاثَةً (ن) نیا ہونا۔ نوعمر ہونا۔

قَطَا: کبوتر جیسا ایک پرندہ جو اڑنے کے وقت قطا قطا کہتا ہے۔ اور اپنی اس آواز میں اور اپنے قطا

ہونے میں غلط بیانی نہیں کرتا؛ اس لیے سچائی میں ضرب المثل ہے۔ اس کی دو وجہیں کہی جاتی ہیں، ایک یہ کہ جب یہ بولتا ہے تو قطا قطا کہتا ہے، گویا کہ یوں کہتا ہے أنا قطا، أنا قطا۔ پس اپنی آواز میں وہ سچا ہوتا ہے، اس لیے سچائی میں ضرب المثل ہو گیا۔ دوسری یہ کہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں قطا قطا بولتا ہے، گویا کہتا ہے: یہاں آؤ، یہاں آؤ، یہاں پانی ہے اور اس میں وہ سچا ہوتا ہے۔ عرب جب جنگل میں سفر کرتے ہوئے اس کی آواز سنتے، تو سمجھ لیتے کہ اس جگہ پانی ہے؛ اس لیے سچ میں اس پرندے کو اہلِ عرب ضرب المثل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں: فُلانٌ أصْدقُ مِنَ الْقطَا: فلاں قطا سے زیادہ سچا ہے۔ واحد: قَطاةٌ۔

فَرَطَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سرزد ہو گیا۔ فَرَطَ الأمْرُ عن خطأٍ فُرُوْطًا (ن) سرزد ہونا۔

عَنْ خَطَا: عَنْ: سببیہ۔ خَطَا: مخفف ہے خَطَاءٌ: کا بمعنی غلطی۔

رَهَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گروی رکھ دیا۔ رَهَنَهُ الشيْءَ رَهْنًا (ف) گروی رکھنا۔

أَرْشٌ: تاوان، بدلہ، نقصان۔ جمع: أُرُوْشٌ. أرَشَهُ أرْشًا (ن) تاوان دینا۔

أَوْهَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کمزور بنا دیا۔ أَوْهَنَهُ إِيْهَانًا (افعال) کمزور بنانا۔ بودا بنانا۔

مُتَنَاسِبٌ: اسم فاعل، موزوں، مشابہ۔ تَنَاسُبٌ (تفاعل) دو چیزوں کا یکساں ہونا۔ باہم مشابہ ہونا۔

طَرَفَيْنِ: واحد: طَرَفٌ: کنارہ، یا نسب کی ایک جہت: ماں یا باپ۔ مُتَنَاسِبُ الطَّرَفَيْنِ: وہ شے جس کے دونوں کنارے یکساں ہوں۔ یا وہ شخص جس کے ماں باپ نسب میں یکساں ہوں (شریف النسب ہو) اگر غلام مراد ہو، تو مطلب یہ ہوا کہ وہ شریف النسب ہے۔ اور اگر سلائی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس کی دونوں جانب برابر ہیں، جس طرف سے چاہے سرمہ لگا سکتے ہیں۔

مُنْتَسِبٌ: اسم فاعل، بمعنی منسوب۔ اِنْتَسَبَ إِلٰى فُلَانٍ اِنْتِسَابًا (افتعال) منسوب ہونا۔

قَيْنٌ: قبیلہ بنی اسد کا نام (۲) لوہار۔ جمع: أَقْيَانٌ وَقُيُوْنٌ. پہلے معنی غلام کے مناسب ہیں، اور دوسرے معنی سلائی کے لحاظ سے ہیں۔

نَقِيٌّ: صیغہ صفت، صاف، پاک۔ جمع: نِقَاءٌ وَأَنْقِيَاءُ، نَقِيَ نَقَاءً (س) صاف ہونا۔

دَرَنٌ: میل کچیل، جمع: أَدْرَانٌ. دَرِنَ دَرَنًا (س) میلا ہونا۔ شَيْنٌ: عیب۔ شَانَهُ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔

يُقَارِنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ متصل ہوتا ہے۔ قَارَنَهُ مُقَارَنَةً (مفاعلت) ساتھ ہونا، ملنا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ آنکھ میں جگہ دینے کے لائق ہے یعنی محبوب ہے، اور سلائی

کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سرمہ لگاتے وقت وہ پتلی سے متصل ہوتی ہے۔

یُفْشِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عام کرتا ہے۔ أَفْشَاهُ إِفْشَاءً (افعال) پھیلانا، عام کرنا۔

إِحْسَانٌ: حسنِ عمل، حسنِ سلوک، بھلائی۔ أَحْسَنَ إِحْسَانًا (افعال) اچھا کام کرنا۔ نیکی کرنا۔

یُفْشِي الإِحْسَانَ: غلام کا احسان آقا کی خدمت کے لحاظ سے ظاہر ہے اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ میل کچیل کو دور کرتی ہے۔

یُنْشِئُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ وجود بخشتا ہے۔ أَنْشَأَ الشيْئَ إِنْشَاءً (افعال) پیدا کرنا۔ وجود میں لانا۔ ـــــ اِسْتِحْسَانٌ: پسندیدگی۔ اِسْتَحْسَنَهُ (استفعال) پسند کرنا۔ اچھا سمجھنا۔

یُغْذِيْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ غذا پہنچاتا ہے۔ إِغْذَاءٌ (افعال) غذا پہنچانا۔

إِنْسَانٌ: آدمی۔ جمع: أَنَاسِيُّ (۲) آنکھ کی پتلی

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے یہ ہے کہ وہ آنکھ کو غذا دیتی ہے اور آنکھ کی غذا سرمہ ہے۔

یَتَحَامیٰ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بچتا ہے۔ تَحَامَاهُ (تفاعل) بچنا۔ دور رہنا۔

تَحَامَی اللِّسَانَ: غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی ملامت سے بچتا ہے یعنی خود ملامت نہیں کرتا یا ایسے کام نہیں کرتا جس سے لوگ اس کی ملامت کریں۔ اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سلائی سے آنکھ میں سرمہ لگاتے ہیں، وہ زبان کے قریب نہیں جاتی۔

سُوِّدَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ سیاہ کر دیا گیا۔ یا وہ سردار بنا دیا گیا۔ سَوَّدَهُ (تفعیل) سیاہ بنانا۔ مشتق از سَوَادٌ (س) سیاہ ہونا۔ کالا ہونا (۲) سردار بنانا۔ مشتق از سِيَادَةٌ (ن) سردار بننا۔

جَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سخاوت کی۔ جَادَ بِمَا لِهٖ جُوْدًا (ن) سخاوت کرنا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اگر سردار بنا دیا جائے، تو سخاوت کرتا ہے اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سلائی پر سرمہ لگایا جائے تو وہ آنکھ کو دیدیتی ہے۔

أَجَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اچھا بنایا۔ أَجَادَ الشيْئَ (افعال) عمدہ کرنا۔ بہتر بنانا۔ اچھا بنانا۔

وَإِنْ وَسَمَ أَجَادَ: غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ پھول وغیرہ نکالے تو عمدہ نکالے۔ اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ آنکھ میں اگر سرمہ سے نشان لگائے تو عمدہ کرے۔

زُوِّدَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اسے توشہ دیا گیا۔ زَوَّدَهُ (تفعیل) زادِ راہ دینا۔ توشہ دینا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "الْمَعَرِّيَّةُ"

وَهَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ہبہ کیا۔ وَهَبَ وَهْبًا وَهِبَةً (ض) ہبہ کرنا۔ دینا۔

زَادٌ: توشۂ سفر۔ زادِراہ۔ جمع: أَزْوِدَةٌ وَأَزْوَادٌ. زَادَ زَوْدًا (ن) توشۂ سفر تیار کرنا۔ توشہ لینا۔

أُسْتُزِيْدَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اس سے مزید مانگا گیا۔ اِسْتَزَادَ فُلَانًا: مزید طلب کرنا۔

زَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اور دیا۔ زَادَ الشيْئُ زِيَادَةً (ض) زیادہ کرنا، بڑھانا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ جب اسے توشہ دیا جاتا ہے، تو وہ ہبہ کردیتا ہے اور اگر اس سے مزید مانگا جاتا ہے، تو وہ اور دے دیتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سلائی سرمہ دانی سے سرمہ لے کر آنکھ کو دیدیتی ہے اور اگر اس سے مزید سرمہ طلب کیا جاتا ہے تو وہ اور دے دیتی ہے۔

لَايَسْتَقِرُّ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ قرار نہیں پاتا ہے۔ اِسْتِقْرَارٌ (استفعال) قرار پانا۔

مَغْنًى: اسم ظرف، منزل، اقامت گاہ۔ جمع: مَغَانٍ. غَنِيَ بِالْمَكَانِ غِنًى وَغَنَاءً (س) قیام کرنا۔

لَايَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى: وہ ایک جگہ قرار نہیں پاتا۔ غلام کے اعتبار سے مطلب ظاہر ہے یعنی وہ ایک جگہ بیٹھا نہیں رہتا، بلکہ خدمت کے لئے ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے یہ ہے کہ سلائی سرمہ لگانے کے لیے دونوں آنکھوں میں استعمال کی جاتی ہے۔

قَلَّمَا يَنْكِحُ إِلَّا مَثْنَى: مطلب یہ ہے کہ غلام طاقت ور ہے، دو بیوی سے شادی کرتا ہے، اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اکثر اس کے ذریعے دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے، الا یہ کہ آدمی بھینگا ہو۔

يَسْخُوْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سخاوت کرتا ہے۔ سَخَا سَخَاءً (ن) سخاوت کرنا۔

يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ: مطلب یہ ہے کہ غلام اپنی موجودہ شے کی سخاوت کردیتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے یہ کہ سلائی پر جو سرمہ ہوتا ہے وہ آنکھ کو دے دیتی ہے۔

يَسْمُوْ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بلند ہوتا ہے۔ سَمَا سُمُوًّا (ن) بلند ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

يَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ: مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے وقت اس کی ہمت بلند ہوتی ہے، اور سلائی کے اعتبار سے یہ کہ سرمہ لگانے کے وقت سلائی آنکھ کی جانب بلند ہوتی ہے۔

يَنْقَادُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تابع رہتا ہے۔ اِنْقَادَ لِفُلَانٍ (انفعال) تابعدار ہونا۔

قَرِيْنَةٌ: ساتھن (۲) بیوی (۳) سرمہ دانی جمع: قَرَائِنُ ــ طِيْنَةٌ: مٹی، جنس، فطرت، خمیر۔ جمع: طِيَنٌ.

وَيَنْقَادُ مع قَرِيْنَتِهٖ: مطلب یہ ہے کہ غلام اپنی بیوی کا فرمانبردار رہتا ہے؛ اگرچہ بیوی اس کی

طبیعت کی نہ ہو۔ اور اگر مراد سلائی ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ سرے دانی کے تابع رہتی ہے؛ خواہ وہ اس کی جنس کی نہ ہو۔ مثلاً: سلائی کانچ کی ہو اور سرے دانی پیتل کی ہو۔

يُسْتَمْتَعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اِسْتِمْتَاع: فائدہ اٹھانا۔

لَمْ يُطْمَعْ: مضارع مجہول، اس کی خواہش نہیں کی جاتی۔ طَمِعَ فِيْه طَمَعًا (س) خواہش کرنا۔

تُبِيْنَا: أي: تُبِيْنَانِ: مضارع تثنیہ مذکر حاضر، تم دونوں واضح کرو۔ أَبَانَهُ إِبَانَةً (افعال) واضح کرنا۔

بِيْنَا: تثنیہ امر حاضر، تم جدا ہو جاؤ، تم دور ہو جاؤ۔ بَانَ منه بَيْنًا وَ بَيْنُوْنَةً (ض) جدا ہونا۔ دور ہونا۔

---

(۱) أَعَارَنِيْ إِبْرَةً لِأَرْفُوَ أَطْـ ۞ ـمَارًا عَفَاهَا الْبِلٰى وَسَوَّدَهَا

(۲) فَانْخَرَمَتْ فِيْ يَدِيْ عَلٰى خَطَاءٍ ۞ مِنِّيْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا

(۳) فَلَمْ يَرَ الشَّيْخُ أَنْ يُسَامِحَنِيْ ۞ بِأَرْشِهَا إِذْ رَأٰى تَأَوُّدَهَا

(٤) بَلْ قَالَ هَاتِ إِبْرَةً تُمَاثِلُهَا ۞ أَوْ قِيْمَةً بَعْدَ أَنْ تُجَوِّدَهَا

(۵) وَاعْتَاقَ مِيْلِيْ رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ۞ هِيْكَ بِهَا سُبَّةً تَزَوَّدَهَا

(٦) فَالْعَيْنُ مَرْهٰى لِرَهْنِهٖ وَيَدِيْ ۞ تَقْصُرُ عَنْ أَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

(۷) فَاسْبُرْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِيْ ۞ وَارْثِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

ترجمہ: (۱) اس نے مجھے ایک سوئی مانگی دی تھی، تاکہ میں اُن پرانے کپڑوں پر رفو کروں، جن کو بوسیدگی نے خراب کر دیا ہے اور سیاہ بنا دیا ہے۔ (۲) پس وہ میرے ہاتھ میں میری غلطی کی وجہ سے جب کہ میں نے اس کا دھاگا کھینچا، ٹوٹ گئی۔ (۳) تو شیخ نے جب اس کے ٹیڑھا ہو جانے (ٹوٹ جانے) کو دیکھا، تو اس کے تاوان میں میرے ساتھ نرمی کرنا مناسب نہ سمجھا (۴) بلکہ کہا کہ تو اس جیسی سوئی لا یا ایسی قیمت جس کو تو بہتر بنائے (اس کی اچھی قیمت دے جو سوئی کی قیمت سے کم نہ ہو) (۵) اور اس نے میری سلائی اپنے پاس رہن رکھ لی۔ اور آپ کے لیے یہ عیب (بیان کر دینا) جسے اس نے اپنایا ہے کافی ہے۔ (۶) پس آنکھ اس سلائی کے رہن رکھ دینے کی وجہ سے کوری (بے سرمہ) ہے اور میرا ہاتھ اپنی سلائی چھڑانے سے عاجز ہے۔ (۷) پس آپ اس بیان سے میری غربت کی گہرائی کا اندازہ کر لیں اور اس شخص پر رحم کریں، جو اس (غربت کا) عادی نہیں ہے (یعنی پہلے سے فقیر نہیں ہے)

تحقیق: أَعَارَ: ماضی، اس نے مانگی دی۔ أَعَارَهُ الشيْءَ إِعَارَةً (افعال) عاریۃً دینا، مانگی دینا۔

إِبْرَةٌ: سوئی۔ جمع: إِبَرٌ ـــــ أَرْفُوْ: مضارع واحد متکلم، میں رفو کروں۔ رَفَا الثَّوْبَ رَفْوًا (ن) رفو کرنا۔ درست کرنا ـــــ أَطْمَارٌ: پھٹے ہوئے کپڑے، پرانے کپڑے۔ واحد: طِمْرٌ.

عَفَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خراب کر دیا۔ عَفَا الْأَثَرَ عَفْوًا (ن) خراب کرنا۔ مٹانا۔

بِلًى: بوسیدگی، پرانا پن۔ بَلِيَ بِلًى وَبَلَاءً (س) بوسیدہ ہونا، پرانا ہونا۔

فائدہ: باب سمع سے جو مصدر معتل لام ہوتا ہے وہ عموماً بِلًى، قِلًى وغیرہ کے وزن پر آتا ہے۔

سَوَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سیاہ بنا دیا۔ سَوَّدَہ (تفعیل) سیاہ بنانا۔

اِنْخَرَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ٹوٹ گئی، اِنْخَرَمَ اِنْخِرَامًا (انفعال) ٹوٹنا ـــــ عَلٰى: سببیہ۔

جَذَبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھینچا۔ جَذَبَ الشَّيْءَ جَذْبًا (ض) کھینچنا۔ مائل کرنا۔

مِقْوَدٌ: اسم آلہ، دھاگہ (۲) لگام، جمع: مَقَاوِدُ. قَادَ الدَّابَّةَ قَوْدًا (ن) لگام پکڑ کر آگے آگے چلنا۔

يُسَامِحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نرمی کرے۔ سَامَحَهٗ بِكَذَا (مفاعلت) نرمی کرنا۔

تَأَوُّدٌ: مصدر (تفعل) مڑنا، ٹیڑھا ہونا۔ مجازاً: ٹوٹنا۔

تُمَاثِلُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مشابہ ہے۔ مَاثَلَهٗ مُمَاثَلَةً (مفاعلت) مشابہ ہونا۔

تُجَوِّدُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بہتر بنائے۔ جَوَّدَ الشَّيْءَ تَجْوِيْدًا (تفعیل) عمدہ اور بہتر بنانا۔

اِعْتَاقَ: ماضی، اس نے رکھ لی۔ اِعْتَاقَهٗ عَنْهُ (افتعال) روکنا ـــــ مِيْلٌ: سلائی۔ جمع: أَمْيَالٌ۔

نَاهِيْكَ: بمعنی: كَافِيْكَ: کافی ہے تجھ کو۔ نَاهِيْ: اسم فاعل، ممانعت کرنے والا۔ روکنے والا (۲) شکم سیر۔ سیراب۔ آسودہ۔ جمع: نُهَاةٌ: یہ مقامِ مدح میں تعجب کے لیے بولا جاتا ہے؛ پھر کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہر نعمت کے موقعہ پر استعمال کیا جانے لگا۔ نَهٰى عن الشَّيْءِ نَهْيًا (ف) روکنا۔ نَهِيَ مِنَ الشَّيْءِ نَهْيًا (س) ضرورت پوری کر لینا۔ اکتفا کرنا ـــــ بِهَا میں هَا: ضمیر مبہم ہے۔ سُبَّةً: بیان ہے۔

سُبَّةٌ: عیب، برائی۔ سَبَّهٗ سَبًّا (ن) گالی دینا۔ برا کہنا۔ عیب لگانا۔

تَزَوَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اپنایا۔ تَزَوُّدٌ (تفعل) اپنانا، اپنا بنا لینا۔

مَرْهٰى: صفتِ مشبہ بروزن عَطْشٰى: خراب، بے سرمہ۔ مَرِهَتِ الْعَيْنُ مَرَهًا (س) آنکھ کا کورا (سرمہ سے خالی) ہونا۔ عَيْنٌ مَرْهٰى: کوری آنکھ ـــــ لِرَهْنِهٖ: میں لام سببیہ ہے۔

تَقْصُرُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ عاجز ہے۔ قَصَرَ عَنِ الْأَمْرِ قُصُوْرًا (ن) عاجز ہونا۔

تَفُكُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ چھڑائے۔ فَكَّ الرَّهْنَ فَكًّا (ن) چھڑانا۔

مِرْوَد :اسم آلہ، سلائی۔ جمع: مَراوِدُ. رَادَ رَوْدًا وَرِيَادًا(ن) گھومنا۔ آنا جانا۔ سلائی کو مِرْوَد: اس لیے کہتے ہیں کہ وہ آنکھ کی طرف آتی ہے اور ہاتھ کی طرف جاتی ہے۔

اُسْبُرْ: امر حاضر، تو اندازہ کر لے۔ سَبَرَ غَوْرَهُ سَبْرًا (ن) گہرائی معلوم کرنا۔ حقیقت جاننا۔

غَوْرٌ: گہرائی۔ غَارَ فِي الشَّيْءِ غَوْرًا (ن) گہرائی میں پہنچنا۔

مَسْكَنَةٌ: مصدر میمی، غربت، افلاس۔ سَكُنَ سُكُوْنَةً وَمَسْكَنَةً (ک) غریب و محتاج ہونا۔

اِرْثِ: امر واحد حاضر، تو رحم کر۔ رَثٰى لَهُ رَثْيًا (ض) رحم کرنا۔ اظہارِ غم کرنا۔

تَعَوَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ عادی ہے۔ تَعَوَّدَه تَعَوُّدًا (تفعل) عادی ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَعَارَ: فعل، نون وقایہ ''يْ'' ضمیر مفعول بہ اول، إِبْرَةً: مفعول بہ ثانی، لام کَيْ (اس کے بعد أَنْ: ناصبہ مقدر ہوتا ہے) أَرْفُوَ: فعل بافاعل، أَطْمَارًا: موصوف، عَفَا: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، اَلْبِلٰى: فاعل، عَفَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، سَوَّدَهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف صفت۔ أَطْمَارًا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ أَرْفُوَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أَعَارَ: کے۔ أَعَارَ: فعل اپنے فاعل دونوں مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فَا: جزائیہ، اِنْخَرَمَتْ: فعل بافاعل، فِيْ يَدِيْ: متعلق اول۔ عَلٰى: حرف جار، خَطَا: موصوف۔ مِنِّيْ: متعلق ہوا كَائِنٍ: کے۔ كَائِنٍ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، خَطَا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی ہوا اِنْخَرَمَتْ: کے۔ اِنْخَرَمَتْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جزا مقدم۔ لَمَّا: حرف شرط، جَذَبَتْ: فعل بافاعل، مِقْوَدَهَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ، لَمْ يَرَ: فعل، اَلشَّيْخُ: فاعل، أَنْ: مصدریہ، يُسَامِحُ: فعل بافاعل، نون وقایہ ''يْ'' ضمیر مفعول بہ، بِأَرْشِهَا: متعلق۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف، رَاٰى: فعل بافاعل، تَأَوُّدَهَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ رَاٰى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ يُسَامِحُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ لَمْ يَرَ: فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) بَلْ: برائے اضراب، قَالَ: فعل بافاعل، قول، هَاتِ: اسم فعل بمعنی امر حاضر اس میں ضمیر أَنْتَ: فاعل، إِبْرَةً: موصوف، تُمَاثِلُهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ إِبْرَةً: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، أَوْ: حرف عطف، قِيمَةً: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، هَاتِ: کا۔ بَعْدُ: ظرف مضاف، أَنْ: مصدریہ، تَجُودُ: فعل بافاعل، هَا: ضمیر مفعول بہ (جو راجع ہے قِيمَةً: کی طرف) جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مضاف الیہ۔ بَعْدُ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، هَاتِ: اسم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ۔

(۵) واو: حرف عطف، اِعْتَاقُ: فعل بافاعل، مِلِيٍّ: مرکب اضافی ہو کر ممیز، رَهْنًا: تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مفعول بہ، لَدَيْهِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، اِعْتَاقُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ واو: حرف عطف، نَاهِيْ: اسم فاعل مضاف، كَ: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر قائم مقام مبتدا۔ بَا: زائدہ، هَا: ضمیر ممیز، سُبَّةً: موصوف، تَزَوَّدُهَا: فعل بافاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف با صفت تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر قائم مقام خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ: نَاهِيْكَ: کی دوسری ترکیب اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ نَاهِيْكَ: مرکب اضافی ہو کر خبر مقدم۔ اور بِهَا سُبَّةً تَزَوَّدُهَا: مذکورہ بالا ترکیب کے ساتھ مبتدا مؤخر۔

(۶) فَا: تفریعیہ، اَلْغَبْنُ: مبتدا، مَرْهَي: صفت مشبہ، لِرَهْنِهِ: متعلق ہوا مَرْهَي: کے۔ مَرْهَي: صفت مشبہ اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، يَدِيْ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا تَقْصُرُ: فعل بافاعل، عَنْ: حرف جار، أَنْ: مصدریہ، تَفُكُّ مِرْوَدَهَا: جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَقْصُرُ: کے۔ تَقْصُرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷) فَا: تفریعیہ، اُسْبُرْ: فعل بافاعل۔ بَا: حرف جار، ذَا: اسم اشارہ، اَلشَّرْحُ: مشار الیہ۔ اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اُسْبُرْ: کے۔ غَوْرَ مَسْكَنَتِيْ: ترکیب اضافی مفعول بہ، اُسْبُرْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اِرْثِ: فعل بافاعل، لام: حرف جار، مَنْ: اسم موصول، لَمْ يَكُنْ: فعل ناقص، اس میں ضمیر اسم، تَعَوَّدَهَا: فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اِرْثِ: کے۔ اِرْثِ: فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

فَأَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَى الشَّيْخِ، وَقَالَ: إِيْهِ بِغَيْرِ تَمْوِيْهِ، فَقَالَ:

(۱) أَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ۞ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِيْنَ خَيْفُ مِنٰى

(۲) لَوْ سَاعَفَتْنِيَ الْأَيَّامُ لَمْ تَرَنِيْ ۞ مُرْتَهِنًا مِيْلَهُ الَّذِيْ رَهَنَا

(۳) وَلَا تَصَدَّيْتُ أَبْتَغِيْ بَدَلًا ۞ مِنْ إِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا

(٤) لٰكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِيْ ۞ بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا

(٥) وَخُبْرُ حَالِيْ كَخُبْرِ حَالَتِهِ ۞ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَةً وَضَنٰى

(٦) قَدْ عَدَلَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا فَأَنَا ۞ نَظِيْرُهُ فِي الشَّقَاءِ وَهُوَ أَنَا

(۷) لَا هُوَ يَسْتَطِيْعُ فَكَّ مِرْوَدِهِ ۞ لَمَّا غَدَا فِيْ يَدَيَّ مُرْتَهَنَا

(۸) وَلَا مَجَالِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ ۞ فِيْهِ اتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِيْنَ جَنٰى

(۹) فَهٰذِهِ قِصَّتِيْ وَقِصَّتُهُ ۞ فَانْظُرْ إِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ :اس کے بعد قاضی صاحب بوڑھے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ: تو غلط بیانی کے بغیر بات بتا، تو اس نے کہا:

① میں مزدلفہ اور ان حاجیوں کی قسم کھاتا ہوں، جن کو وادئ ''منیٰ'' کی مسجد ''خیف'' اکٹھا کرتی ہے۔ ② اگر زمانہ میرا ساتھ دیتا، تو تم مجھے اس کی اس سلائی کو رہن رکھے ہوئے نہ دیکھتے، جو اس نے رہن رکھی ہے۔ ③ اور نہ میں اس سوئی کا بدل حاصل کرنے کی کوشش کرتا، جو اس نے خراب کردی ہے اور نہ قیمت؛ ④ لیکن حوادثات کی کمان، مجھ پر اِدھر اُدھر سے مہلک تیر پھینک رہی ہے۔ ⑤ اور میری حقیقتِ حال اس کی حقیقتِ حال جیسی ہے: نقصان میں، بدحالی میں، پردیسی ہونے اور لاغری میں۔ ⑥ زمانہ نے ہم دونوں کو برابر کردیا ہے، پس میں بدبختی اور ذلت میں اُسی جیسا ہوں۔ ⑦ نہ وہ اپنی سلائی چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے، جب کہ وہ میرے ہاتھ میں رہن ہوگئی ہے۔ ⑧ اور نہ مالی تنگی کی وجہ سے میری حالت ایسی ہے جس میں معاف کرنے کی گنجائش ہو، ایسے وقت جب کہ اس نے جرم کیا ہے۔ ⑨ پس یہ ہے میرا اور اس کا واقعہ؛ اس لیے آپ ہم پر نظر کیجیے؛ ہمارا فیصلہ کیجیے اور ہم پر نظرِ کرم فرمائیے۔

تحقیق: إِيْهِ: اسم فعل بمعنی امر حاضر، بیان کر، بتا، کچھ اور کہو، کچھ اور سناؤ۔

تَمْوِيْهٌ: ملمع سازی، حقائق کی پردہ پوشی، مراد: غلط بیانی، مَوَّهَ تمويْهًا: ملمع کرنا، حقیقت پر پردہ ڈالنا۔

أَقْسَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قسم کھائی۔ أَقْسَمَ بِكَذَا (افعال) قسم کھانا، حلف اٹھانا۔

اَلْمَشْعَرُ الْحَرام: مزدلفہ، معنی: قابل عظمت تاریخی مقام۔ مَشْعَرٌ: مناسکِ حج ادا کرنے کی جگہ۔ جمع: مَشَاعِرُ. اَلْحَرام: مقدس۔ لائق احترام۔

ضَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اکٹھا کیا۔ ضَمَّ الشيْءَ ضَمًّا (ن) اکٹھا کرنا۔ باہم ملانا۔

نَاسِكِيْنَ: واحد: نَاسِكٌ: عابد وزاہد۔ درویش، تارک الدنیا۔ مراد: حجاج۔ نَسَكَ الرَّجُلُ نُسْكًا (ن) عبادت گذار ہونا۔ درویش (تارک الدنیا) ہونا۔ — خَيْف: مقامِ منیٰ میں ایک مسجد کا نام۔

سَاعَفَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ساتھ دیا۔ ساعفهُ مُسَاعَفَةً: مدد کرنا، ساتھ دینا۔

مُرْتَهِنٌ: اسم فاعل، جس کے پاس رہن رکھا جائے۔ اِرْتَهَنَهُ (افتعال) بطور رہن لینا۔ رہن رکھ لینا۔

رَهَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے رہن رکھا، رَهَنَهُ الشيْءَ رَهْنًا (ف) رہن رکھنا، گروی رکھنا۔

تَصَدَّيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کوشش کی، تَصَدّٰى لِلْاَمْرِ (تفعل) درپے ہونا، کوشش کرتے رہنا۔

أَبْتَغِيْ: مضارع واحد متکلم، میں طلب کروں۔ اِبْتِغَاءٌ (افتعال) چاہنا۔ طلب کرنا۔

غَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خراب کردی۔ غالهُ غوْلًا (ن) ہلاک کرنا۔ ضائع کرنا۔

خُطُوْبٌ: حوادثات، پریشانیاں، مصائب۔ واحد: خَطْبٌ.

تَرْشُقُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیر مارتی ہے۔ رَشَقَهُ رَشْقًا (ن) تیر مارنا۔

مُصْمِيَاتٌ: واحد: مُصْمِيَةٌ: ہلاک کرنے والا تیر، مہلک تیر، وہ تیر جو لگتے ہی مار ڈالے۔ أَصْمَى الصَّيْدَ إِصْمَاءً: (افعال) تیر سے ہلاک کرنا۔ تیر مارنا اور شکار کا سامنے ہی ٹھنڈا ہونا۔

هُنَا: اسم اشارہ قریب کے لیے۔ یہاں۔ اِدھر۔ اس موقعہ پر۔ اس پر ہائے تنبیہ کا اضافہ کر کے کہتے ہیں: هٰهُنَا. دونوں کے معنی ایک ہیں؛ مگر یہاں معنی الگ الگ کیے گئے ہیں: اِدھر اور اُدھر۔

خُبْرٌ: باطن، حقیقت، آزمائش۔ خبرَهُ خُبْرًا (ن) حقیقت حال سے واقف ہونا (۲) آزمانا۔ جانچنا۔

ضُرٌّ: نقصان (۲) جسمانی تکلیف۔ ضرَّهُ ضُرًّا و ضرارًا (ن) تکلیف پہنچانا۔ نقصان دینا۔

بُؤْسٌ: غربت، تنگ حالی، بدحالی۔ بَئِسَ بَأْسًا وبُؤْسًا (س) محتاج وغریب ہونا۔ بدحال ہونا۔

غُرْبَةٌ: پردیس۔ جلاوطنی۔ حالتِ سفر۔ غَرُبَ عَنْ وَطَنِهِ غُرْبَةً (ک) مسافر ہونا، پردیسی ہونا۔

ضَنًى: بیماری، انتہائی لاغری اور دبلا پن۔ ضَنِيَ ضَنًى (س) کمزور ودبلا ہونا۔ سخت بیمار ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "اَلْمَعَرِّيَّةُ"

عَدَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برابر کردیا۔ عَدَلَ فُلَانًا بِفُلَانٍ عَدْلًا (ض) برابر کرنا۔

شَقَاءٌ: بدبختی، بدحالی۔ شَقِيَ شَقَاءً (س) بدنصیب ہونا۔ بدحال ہونا۔

هَوَانٌ: رسوائی، ذلت۔ هَانَ الرَّجُلُ هُوْنًا وَهَوَانًا (ن) حقیر وذلیل ہونا۔

يَسْطِيْعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ طاقت رکھتا ہے۔ اصل يَسْتَطِيْعُ ہے۔ تائے افتعال تخفیف کے لیے حذف کردی گئی۔ اِسْتِطَاعَةٌ (استفعال) طاقت رکھنا۔ حذف تا کے ساتھ اِسْطَاعَ يَسْطِيْعُ اِسْطَاعَةً بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: قرآن میں ہے: مَالَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا (پ:۱۶،ع:۱)

مُرْتَهَنٌ: اسم مفعول، رہن رکھی ہوئی چیز۔ اِرْتِهَانٌ (افتعال) بطور رہن لینا۔ رہن رکھ لینا۔

مَجَالٌ: مصدر میمی بمعنی: گنجائش، مراد: حالت۔ جمع: مَجَالَاتٌ (۲) اسم ظرف بمعنی: میدان۔ جَالَ فِي الْأَرْضِ جَوْلًا وَجَوَلَانًا (ن) گھومنا۔

ذَاتُ يَدٍ: مال، مملوکہ اشیاء ـــــ اِتِّسَاعٌ: گنجائش۔ اِتَّسَعَ (افتعال) کشادہ ہونا۔ پھیلنا۔

جَنٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جرم کیا۔ جَنٰى جِنَايَةً (ض) جرم کرنا۔ گناہ کرنا۔

اُنْظُرْ إِلَيْنَا: امر واحد حاضر، ہم پر نظر کیجیے۔ نَظَرَ إِلَى الشَّيْءِ نَظْرًا (ن) دیکھنا۔ نگاہ ڈالنا۔

اُنْظُرْ بَيْنَنَا: ہمارا فیصلہ کیجیے۔ نَظَرَ بَيْنَ النَّاسِ نَظْرًا (ن) فیصلہ کرنا۔

اُنْظُرْ لَنَا: ہم پر نظرِ کرم فرمایئے (ہماری مدد فرمایئے) نَظَرَ لَهٗ نَظْرًا (ن) مدد کرنا۔ رحم کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَقْسَمْتُ: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ: موصوف باصفت معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، مَنْ: اسم موصول، ضَمَّ: فعل، هُمْ: ضمیر مفعول بہ (محذوف، جوراجع ہے مَنْ: کی طرف) مِنَ النَّاسِكِيْنَ: متعلق ہوا ضَمَّ: کے، خَيْفُ مِنًى: مرکب اضافی ہوکر فاعل۔ ضَمَّ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا أَقْسَمْتُ: کے۔ أَقْسَمْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) لَوْ: حرفِ شرط، سَاعَفَتْ: فعل، نون وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ، اَلْأَيَّامُ: فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔ لَمْ يَرَ: فعل، نون وقایہ، ی: ضمیر ذوالحال۔ مُرْتَهِنًا: اسم فاعل بافاعل، مِيْلَةٌ: مرکب اضافی ہوکر موصوف، اَلَّذِيْ: اسم موصول، رَهَنَ: فعل بافاعل، هٗ: ضمیر مفعول بہ (محذوف، جوراجع ہے اَلَّذِيْ: کی

ظرف) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول باصلہ صفت، مِیْلَةٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کرمفعول بہ، مُرْتَهِناً: اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ لَمْ تَرَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔

(۳) واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ زائدہ، تَصَدَّيْتُ: فعل اس میں ضمیر ذوالحال، أَبْتَغِيْ: فعل بافاعل، بَدَلاً: موصوف، مِنْ: حرفِ جار، إِبْرَةٍ: موصوف، غَالَهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف باصفت مجرور، جار بامجرور متعلق ہوا كَائِناً: کے۔ كَائِناً: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، بَدَلاً: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف لَا: زائدہ، ثَمَناً: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، أَبْتَغِيْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ تَصَدَّيْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف ہوا، لَمْ يَرَنِيْ: پر (جو پہلے شعر میں ہے) معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۴) لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، قَوْسَ الْخُطُوْبِ: مرکبِ اضافی ہوکر اسم، تَرْشُقُ: فعل، نون وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ، بِـ مُصْمِيَاتٍ: متعلق۔ مِنْ: حرفِ جار، هٰهُنَا: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف. هُنَا: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار بامجرور متعلق ثانی۔ تَرْشُقُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: حرفِ عطف، خُبْرُ حَالِيْ: بترکیبِ اضافی مبتدا، کاف: حرفِ جار، خُبْرُ حَالَتِهٖ: بترکیبِ اضافی ممیز، ضُرّاً: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، بُؤْساً: معطوف اول، واو: حرف عطف، غُرْبَةً: معطوف ثانی، واو: حرفِ عطف، ضَنىً: معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مجرور، جار بامجرور متعلق ہوا كَائِنٌ: کے۔ كَائِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) قَدْ عَدَلَ: فعل، اَلدَّهْرُ: فاعل، بَيْنَنَا: مرکبِ اضافی ہوکر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا...... فَا: تفریعیہ، أَنَا: مبتدا، نَظِيْرُهٗ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، فِيْ: حرفِ جار، الشَّقَاءِ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، هَوَانٍ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف، مجرور، جار بامجرور متعلق ہوا اَلْكَائِنُ: کے۔ اَلْكَائِنُ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) لَا: نافیہ عاطفہ، هُوَ: مبتدا، يَسْتَطِيْعُ: فعل بافاعل، فَكَّ مِرْوَدِهٖ: بترکیبِ اضافی مفعول بہ، لَمَّا: ظرفیہ، غَدَا: فعل ناقص، ضمیر اسم، مُرْتَهَناً: صیغہ اسم مفعول، فِيْ: حرفِ جار، يَدَيْ: مرکب اضافی ہوکر مجرور،

جار با مجرور متعلق مقدم ہوا مُرتَهِنًا: کے۔ مُرتَهِنًا: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، غدا: فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول فیہ ہوا يَسْتَطِيعُ: کا۔ يَسْتَطِيعُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر خبر هُوَ: کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) واو: حرف عطف، لَا: نافیہ زائدہ، مَجَالِيْ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، لام: حرف جار، ضِيْق: مضاف، ذَاتِ يَدِيْ: بترکیب اضافی مضاف الیہ، ضِيقَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا اَلْكَائِنُ: کے۔ اَلْكَائِنُ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فِيْهِ: جار اپنے مجرور سے مل کر كَائِنٌ: کے متعلق ہو کر خبر مقدم، اِتِّسَاعٌ: مصدر، لِلْعَفْوِ: متعلق۔ حِيْنَ: مضاف، يَجْنِي: فعل بافاعل، مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، اِتِّسَاعٌ: مصدر اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مبتدا موخر۔ مبتدا موخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۹) فَا: تفریعیہ، هٰذِهٖ: مبتدا، قِصَّتِيْ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، قِصَّتُهُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فَا: تفریعیہ، اُنْظُرْ: فعل امر بافاعل، اِلَيْنَا: متعلق۔ اُنْظُرْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اُنْظُرْ: فعل بافاعل، بَيْنَنَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ۔ اُنْظُرْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف اول، واو: حرف عطف، اُنْظُرْ: فعل بافاعل، لَنَا: متعلق۔ اُنْظُرْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِيْ قَصَصَهُمَا، وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَتَخَصُّصَهُمَا، أَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ، وَقَالَ: اقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ، فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ، وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ، وَقَالَ لِلْحَدَثِ: نِصْفُهُ لِيْ بِسَهْمِ مَبَرَّتِيْ. وَسَهْمُكَ لِيْ عَنْ أَرْشِ إِبْرَتِيْ، وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ أَمِيْلُ، فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ. فَعَرَا الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اكْتِئَابٌ، وَاكْفَهَرَّ عَلٰى سَمَائِهٖ سَحَابٌ، وَجَمَ لَهُ الْقَاضِيْ، وَهَيَّجَ أَسَفَهُ عَلَى الدِّيْنَارِ الْمَاضِيْ، إِلَّا أَنَّهُ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰى وَبَلْبَالَهُ، بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهُ، وَقَالَ لَهُمَا: اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ، وَادْرَءَا الْمُخَاصَمَاتِ، وَلَاتَحْضُرَانِيْ فِي الْمُحَاكَمَاتِ، فَمَا عِنْدِيْ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ. فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ، مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهٖ.

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "الْمَعَرِّيَّةُ"

ترجمہ: پس جب قاضی نے ان دونوں کے بیان کو سن لیا (سن کر محفوظ کرلیا) اور ان کی فاقہ مستی اور مہارت کو جان لیا[1] تو ان دونوں کے لیے مصلیٰ کے نیچے سے ایک دینار نکال کر کہا: تم اس کے ذریعے جھگڑا چکاؤ اور اسے تقسیم کرلو۔ پس شیخ نے لڑکے کے بغیر ہی اُسے اُچک لیا، اور اُسے اپنے لیے خاص کرلیا، سنجیدگی کے طور پر نہ کہ مذاق کے طور پر اور لڑکے سے کہا: اس کا آدھا میرے لیے ہے میری بخشش کے حصے کا اور تیرا حصہ میرے لیے ہے میری سوئی کے تاوان کے طور پر۔ اور میں حق سے نہیں ہٹ رہا ہوں، پس تو کھڑا ہو اور سلائی لے۔ لڑکے پر اس بات سے جو کہ پیش آئی غم طاری ہو گیا اور اس کے آسمان (مسرت) پر ایسا (غم کا) بادل چھایا، جس کی وجہ سے قاضی کو رنج ہوا اور جس نے اس کے گذشتہ دینار پر ہونے والے افسوس کو بڑھا دیا؛ مگر اس نے لڑکے کی دلجوئی کی اور اس کا غم دور کر دیا، ایسے چند درہموں کے ذریعہ جو اُس نے اُسے عطا کیے۔ اور ان دونوں سے کہا کہ: تم معاملات سے دور رہو اور جھگڑے ختم کرو اور تم میرے پاس مقدمات کے سلسلے میں نہ آؤ؛ کیونکہ میرے پاس تاوانوں کی تھیلی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اس کے پاس سے اس کے عطیہ پر خوش ہوتے ہوئے اور اس کی تعریف کا اظہار کرتے ہوئے اٹھے۔

تحقیق: وَعٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے محفوظ کرلیا۔ وَعَى الْحَدِيْثَ وَعْيًا (ض) محفوظ کرلینا۔

قَصَصٌ: بیان، بیانِ واقعہ۔ قَصَّ الْقِصَّةَ قَصًّا وقَصَصًا (ن) بیان کرنا۔

تَبَيَّنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جان لیا، معلوم کرلیا۔ تَبَيَّنَ الشَّيْئَ تَبَيُّنًا (تفعل) معلوم کرلینا۔ پتہ لگانا۔ تَبَيَّنَ الشَّيْئُ: ظاہر ہونا، واضح ہونا (لازم و متعدی)

خَصَاصَةٌ: فاقہ مستی، بھوک، تنگ دستی۔ خَصَّ خَصَاصَةً (س) محتاج ہونا۔ مفلس و نادار ہونا۔

تَخَصُّصٌ: مہارت، تَخَصَّصَ فِيْ الشَّيْئِ (تفعل) مہارت حاصل کرنا۔ امتیاز حاصل کرنا۔

أَبْرَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نکالا۔ أَبْرَزَهٗ إِبْرَازًا (افعال) نکالنا، ظاہر کرنا۔

مُصَلّٰى: جانماز (۲) نماز ادا کرنے کی جگہ۔ صَلّٰى يُصَلِّيْ صَلَاةً (تفعیل) نماز پڑھنا۔

اِقْطَعَا: امر حاضر تثنیہ، تم دونوں ختم کرو۔ قَطَعَ قَطْعًا (ف) ختم کرنا، کاٹنا۔

خِصَامٌ: حاصل مصدر، جھگڑا۔ خَاصَمَهٗ مُخَاصَمَةً وَخِصَامًا (مفاعلت) جھگڑا کرنا۔

اِفْصِلَا: امر حاضر تثنیہ، تم دونوں تقسیم کرلو۔ فَصَلَ فَصْلًا (ض) تقسیم کرنا (۲) جدا کرنا۔

---

[1] دوسرا ترجمہ: ان کی فاقہ مستی اور مہارت ظاہر ہو گئی...... اس صورت میں خَصَاصَتُهُمَا اور تَخَصُّصُهُمَا فاعل بنیں گے، اس لیے مرفوع ہوں گے۔

تَلَقَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اُچک لیا۔ تَلَقَّفَهُ تَلَقُّفًا (تفعل) اچکنا۔ جھپٹنا۔

اِسْتَخْلَصَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خاص کر لیا۔ اِسْتِخْلَاصٌ (استفعال) خاص کرنا۔

جِدٌّ: سنجیدگی، واقعیت۔ جَدَّ فُلَانٌ جِدًّا (ض) سنجیدہ ہونا۔ عَلٰی وَجْهِ الْجِدِّ: سنجیدگی کے طور پر۔

عَبَثٌ: مذاق، دل لگی (۲) بے فائدہ اور لغو کام۔ عبث عبثًا (س) مذاق کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔

مَبَرَّةٌ: مصدر میمی، نیکی، احسان، عطیہ۔ جمع: مَبَرَّاتٌ. بَرَّ بِرًّا وَمَبَرَّةً (ن،ض) حسن سلوک کرنا۔

أَرْشٌ: دیت، تاوان۔ جمع: أُرُوْشٌ. أَرَشَ فُلَانًا أَرْشًا (ن) تاوان دینا۔ دیت دینا۔

أَمِيْلُ: مضارع واحد متکلم، میں ہٹ رہا ہوں۔ مَالَ عَنِ الْحَقِّ مَيْلًا (ض) حق سے ہٹ جانا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہو گیا۔ عَرَا الْأَمْرُ عَرْوًا (ن) طاری ہونا۔ پیش آنا۔

لِمَا: لام تعلیلیہ ہے۔ حَدَثَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آیا۔ حَدَثَ حُدُوْثًا (ن) پیش آنا۔

اِكْتِئَابٌ: رنجیدگی، رنج وغم (افتعال) رنجیدہ ہونا۔ غمگین ہونا۔ وَكَئِبَ كَآبَةً (س)۔

اِكْفَهَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چھایا۔ اِكْفِهْرَارٌ (افعلال) گھٹا چھا جانا۔ بادل آ جانا۔

سَحَابٌ: بادل (پانی سے بھرا یا خالی) جمع: سُحُبٌ۔ سَحَابَةٌ: بدلی، بادل کا ایک ٹکڑا۔ جمع: سَحَائِبُ.

وَجَمَ: ماضی، وہ رنجیدہ ہوا۔ وَجَمَ وَجْمًا وَوُجُوْمًا (ن) غصہ کی وجہ سے سخت غمگین ہونا۔

هَيَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھڑکا دیا۔ هَيَّجَهُ (تفعیل) جوش دلانا، مشتعل کرنا، بھڑکانا۔

أَسَفٌ: افسوس۔ أَسِفَ عليه أَسَفًا (س) افسوس کرنا۔ رنج کرنا۔ اظہار ندامت کرنا۔

جَبَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دل جوئی کی۔ جَبَرَ الْبَالَ جَبْرًا (ن) دل جوئی کرنا۔ خوش کرنا۔

بَلْبَالٌ: شدت غم، رنج، تشویش۔ جمع: بَلَابِلُ وَبَلَابِيْلُ. بَلْبَلَةٌ (باب بعثرة) بے چین بنانا، پریشان کرنا۔

دُرَيْهِمَاتٌ: دُرَيْهِمَةٌ کی جمع، جو دِرْهَمٌ کی تصغیر ہے، یہاں تصغیر برائے تقلیل ہے بمعنی چند درہم۔

رَضَخَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کیا۔ رَضَخَ لَهُ رَضْخًا (ف) تھوڑا دینا۔ مال کا کچھ حصہ دینا۔ بِهَا: ہائے ضمیر دُرَيْهِمَاتٌ کی طرف راجع ہے۔

اِدْرَءَا: امر حاضر تثنیہ، تم ختم کرو۔ دَرَأَ الشَّيْئَ دَرْءًا وَدَرْءَةً (ف) رفع کرنا۔ زائل کرنا۔

مُخَاصَمَاتٌ: واحد۔ مُخَاصَمَةٌ، جھگڑا، خَاصَمَهُ مُخَاصَمَةً وَخِصَامًا، جھگڑا کرنا۔

مُحَاكَمَاتٌ: مقدمات۔ واحد: مُحَاكَمَةٌ. حَاكَمَهُ مُحَاكَمَةً: کسی پر مقدمہ دائر کرنا، مقدمہ لڑنا۔

كِيْسٌ: تھیلی، تھیلا، بوری، بٹوا، پرس۔ جمع: أَكْيَاسٌ وَكِيَسَةٌ.

غرامَاتٌ: واحد: غرَامَةٌ: جرمانہ، تاوان۔ غرِم غرامةً (س) تاوان دینا۔ جرمانہ ادا کرنا۔
فرِحَيْن: تثنیہ، واحد: فرِحٌ: خوش، صفت مشبہ از فرِحَ به فرَحًا (س) خوش ہونا۔
رِفْدٌ: عطیہ، بخشش۔ جمع: أرْفَادٌ. رَفَدَهٗ رَفْدًا (ض) عطاء کرنا۔ بخشنا۔
مُفْصِحَيْنِ: تثنیہ، واحد: مُفْصِحٌ: اسم فاعل، اظہار کرنیوالا۔ أفْصَحَ عَنْهُ (افعال) اظہار کرنا۔

وَالْقَاضِيْ مَايَخْبُوْ ضَجَرُهٗ، مُذْ بَضَّ حَجَرُهٗ، وَلَايَنْصُلُ كَمَدُهٗ، مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهٗ، حَتّٰى إِذَا أَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ، أَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهٖ، وَقَالَ: قَدْ أُشْرِبَ حِسِّيْ، وَنَبَّأَنِيْ حَدْسِيْ أَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ، لَاخَصْمَا ادِّعَاءٍ، فَكَيْفَ السَّبِيْلُ إِلٰى سَبْرِهِمَا، وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا! فَقَالَ لَهٗ نِحْرِيْرُ زُمْرَتِهٖ، وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهٖ: إِنَّهٗ لَنْ يَتِمَّ اِسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا إِلَّا بِهِمَا، فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ لَهُمَا: أُصْدُقَانِيْ سِنَّ بَكْرِكُمَا، وَلَكُمَا الْأَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِكُمَا. فَأَحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ، وَأَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ:

ترجمہ: جب کہ قاضی کا حال یہ تھا کہ اس کی بے چینی کم نہیں ہو رہی تھی، جب سے اس کا پتھر (جیسا دل) مترشح ہوا (جب سے اس نے سخاوت کی) اور نہ اس کا غم زائل ہو رہا تھا، جب سے کہ اس کا بخیل ہاتھ ٹپکا تھا؛ حتی کہ جب وہ ہوش میں آیا، تو اپنے اہلِ مجلس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ: میری عقل مختل ہو گئی تھی اور مجھے میری سمجھ بتا رہی ہے کہ وہ دونوں دھوکے باز ہیں، نہ کہ مقدمے کے فریق۔ پس ان کی حقیقت معلوم کرنے اور ان کا راز جاننے کی راہ کیا ہے؟ تو اس سے اس کی جماعت کے ایک عالم اور اس کی آتشِ ذکاوت کی ایک چنگاری نے کہا: بات یہ ہے کہ ان دونوں کا راز معلوم کرنا صرف انھیں دونوں کے ذریعہ مکمل ہو سکتا ہے۔ پس قاضی نے اُن دونوں کے پیچھے ایک خادم لگایا کہ وہ انھیں اس کے پاس واپس لائے۔ پس جب وہ دونوں اس کے سامنے حاضر ہوئے، تو قاضی نے ان سے کہا: تم مجھ سے اپنے اونٹ کی عمر ٹھیک بتاؤ (تم مجھ سے اپنا واقعہ صحیح بیان کرو) اور تمھارے لیے تمھارے مکر کے انجام سے امان ہے۔ پس لڑکا جھجکا اور اس نے معافی چاہی۔ شیخ آگے بڑھا اور اس نے کہا:

تحقیق: مَایَخْبُوْ: مضارع منفی، وہ کم نہیں ہو رہی ہے۔ خَبَا الضَّجَرُ خَبْوًا (ن) بے چینی کم ہونا۔
ضَجَرٌ: بے چینی، پریشانی، دل کی گھٹن۔ ضَجِرَ ضَجَرًا (س) تنگ آنا۔ پریشان ہونا۔
بَضَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مترشح ہوا۔ بَضَّ الماءُ بَضًّا (ن) رسنا۔ ٹپکنا۔

حَجَرٌ: پتھر، مراد: پتھر جیسا دل یا بخیل ہاتھ۔ جمع: أَحْجَارٌ و حِجَارَةٌ.

لَایَنْصُلُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ زائل نہیں ہو رہا ہے۔ نَصَلَ نَصْلاً (ن) زائل ہونا۔

كَمَدٌ: رنج وغم، گہرا رنج۔ كَمِدَ الرَّجُلُ كَمَدًا (س) بہت زیادہ رنجیدہ ہونا۔

رَشَحَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ٹپکا۔ رَشَحَ الْمَاءُ رَشْحًا (ف) ٹپکنا، رِسنا، بہنا۔

جَلْمَدٌ: پتھر کی چٹان۔ جمع: جَلَامِدُ، مراد: پتھر جیسا دل یا بخیل ہاتھ۔

أَفَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ہوش میں آیا۔ أَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهِ إِفَاقَةً (افعال) ہوش میں آنا۔

غَشْيَةٌ: غشی، بے ہوشی۔ غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً (س) بے ہوش ہو جانا۔

غَاشِيَةٌ: خدام مجلس نشین۔ حاضر باش لوگ۔ غَشِيَ غَشْيًا (س) کسی کو گھیر لینا۔ ڈھانپنا۔

أُشْرِبَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ مختل ہوگئی، أُشْرِبَ الْحِسُّ إِشْرَابًا: عقل و دماغ میں خلل آجانا۔

حِسٌّ: عقل، سمجھ۔ دماغ۔ حَسَّ حَسًّا (ض) محسوس کرنا۔

نَبَّأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بتایا۔ نَبَّأَهُ تَنْبِئَةً (تفعیل) خبر دینا۔ بتانا۔

حَدْسٌ: ذکاوت، سمجھ، ذہن۔ حَدَسَ حَدْسًا (ض) جلد سمجھ لینا، تاڑ لینا، اندازہ لگانا۔

صَاحِبَا: تثنیہ، اصل صاحبان ہے، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: صَاحِبٌ بمعنی: والا۔

دَهَاءٌ: مکر، چالاکی، ہوشیاری۔ صَاحِبُ دَهَاءٍ: دھوکے باز، دَهِيَ دَهَاءً (س) چالاک و ہوشیار ہونا۔

اِدِّعَاءٌ: مقدمہ (جو عدالت میں دائر کیا جائے) اِدَّعَى الشَّيْءَ: دعوی کرنا (افتعال)

اِسْتِنْبَاطٌ: (استفعال) چھپی ہوئی چیز کو نکالنا۔ استخراج کرنا۔ اصل معنی: کنویں سے پانی نکالنا۔

نِحْرِيْرٌ: صیغۂ مبالغہ، زبردست عالم، عقل مند۔ جمع: نَحَارِيْرُ. نَحَرَ الْأُمُوْرَ عِلْمًا يَنْحَرُ نَحْرًا (ف) گہری واقفیت رکھنا۔ معاملات میں پختہ ہونا۔

زُمْرَةٌ: گروہ، جماعت۔ جمع: زُمَرٌ ــــ شَرَارَةٌ: چنگاری۔ شعلہ۔ جمع: شَرَارٌ وَشَرَرٌ.

جَمْرَةٌ: انگارہ، مراد: ذکاوت، آتش ذکاوت۔ جمع: جَمْرٌ و جِمَارٌ وَجَمَرَاتٌ.

اِسْتِخْرَاجٌ: مصدر از اِسْتَخْرَجَهُ (استفعال) نکالنا۔ معلوم کرنا۔ استنباط کرنا۔

خَبْءٌ: پوشیدہ چیز، چھپائی ہوئی چیز۔ راز۔ خَبَأَهُ خَبْئًا (ف) چھپانا۔ رکھنا۔ محفوظ کرنا۔

قَفَّا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیچھے لگایا۔ قَفَّاهُ تَقْفِيَةً (تفعیل) پیچھے لگانا۔ نقش قدم پر چلانا۔

عَوْنٌ: مددگار، خادم (۲) جاسوس۔ جمع: أَعْوَانٌ.

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "اَلْمَعَرِّيَّةُ"

مَثَلَا: ماضی تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں حاضر ہوئے۔ مَثَل بَيْنَ يَدَيِ الْوَالِي مُثُوْلًا (ن،ک) حاکم کے سامنے پیش ہونا۔ سامنے آنا۔

اُصْدُقَا: امر حاضر تثنیہ، تم دونوں سچ بتاؤ۔ صَدَقَ صِدْقًا (ن) سچ بتانا۔ سچ بولنا۔

بَكْرٌ: جوان اونٹ۔ اونٹ کا نو عمر بچہ۔ جمع: أَبْكُرٌ وَبُكْرَانٌ.

اُصْدُقْ سِنَّ بَكْرِكَ: تو اپنے اونٹ کی عمر سچ بتا۔ یہ ضرب المثل عربوں میں ہر ایسے موقعہ پر استعمال کی جاتی ہے، جب کہ کسی سے کوئی صحیح بات بتانے کا مطالبہ کیا جائے۔ اس کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے سواری کے قابل ایک اونٹ خریدنے کا ارادہ کیا، جب بھاؤ ہونے لگا، تو مشتری نے بائع سے عمر دریافت کی، تو اس نے نو (۹) سال بتائی۔ اسی دوران اچانک وہ اونٹ بھاگنے لگا، تو بائع نے هَدَعْ هَدَعْ کہہ کر روکا۔ یہ دونوں لفظ چوں کہ اہلِ عرب اونٹ کے کم عمر بچوں کے لیے استعمال کرتے ہیں؛ اس لیے مشتری سمجھ گیا کہ بائع نے نو سال غلط بتائے ہیں۔ اس نے یہ لفظ سنتے ہی کہا صَدَقَنِيْ سِنَّ بَكْرِهٖ: یعنی اب اس نے اپنے نوعمر اونٹ کی عمر صحیح بتادی...... اور بعض نے پس منظر یہ بیان کیا ہے: ایک شخص نے ایک نوجوان اونٹ کا رات کے وقت بھاؤ تاؤ کیا۔ مشتری نے بائع سے اس کی عمر پوچھی۔ بائع نے اس کو صحیح عمر بتادی۔ جب مشتری نے دن میں اس کو دیکھا تو کہا: صَدَقَنِيْ سِنَّ بَكْرِهٖ: یعنی اس نے مجھے اپنے اونٹ کی صحیح عمر بتائی۔ پس یہ ضرب المثل ہوگئی۔

تَبِعَةٌ: انجام، نتیجہ۔ جمع: تَبِعَاتٌ. ــــ أَحْجَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ جھجکا۔ أَحْجَمَ عن القَوْلِ (افعال) جھجکنا۔ بولنے سے رکنا۔ بعض نسخوں میں أَجْحَمَ: بتقدیم الجیم ہے؛ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِسْتَقَالَ: ماضی، اس نے معافی چاہی۔ اِسْتِقَالَةٌ (استفعال) معافی چاہنا۔ سبکدوشی چاہنا۔

أَقْدَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آگے بڑھا۔ أَقْدَمَ فُلَانٌ إِقْدَامًا (افعال) آگے بڑھنا۔ آگے آنا۔

---

(۱) أَنَا السَّرُوْجِيُّ وَهٰذَا وَلَدِيْ ۞ وَالشِّبْلُ فِي الْمَخْبَرِ مِثْلُ الْأَسَدِ

(۲) وَمَا تَعَدَّتْ يَدُهٗ وَلَا يَدِيْ ۞ فِيْ إِبْرَةٍ يَوْمًا وَلَا فِيْ مِرْوَدِ

(۳) وَإِنَّمَا الدَّهْرُ الْمُسِيْئُ الْمُعْتَدِيْ ۞ مَالَ بِنَا حَتّٰى غَدَوْنَا نَجْتَدِيْ

(۴) كُلَّ نَدِي الرَّاحَةِ عَذْبِ الْمَوْرِدِ ۞ وَكُلَّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُوْلِ الْيَدِ

(۵) بِكُلِّ فَنٍّ وَبِكُلِّ مَقْصَدِ ۞ بِالْجِدِّ إِنْ أَجْدٰى وَإِلَّا بِالدَّدِ

(٦) لِنَجْلِبَ الرَّشْحَ إِلَى الْحَظِّ الصَّدِيْ ۞ وَنُنْفِدَ الْعُمْرَ بِعَيْشٍ أَنْكَدِ

(٧) وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ ۞ إِنْ لَمْ يُفَاجِ الْيَوْمَ فَاجٰی فِيْ غَدِ

ترجمہ: ① میں سروج کا رہنے والا ہوں اور یہ میرا لڑکا ہے اور شیر کا بچہ آزمائش میں شیر ہی جیسا ہوتا ہے۔ ② نہ تو اس کے ہاتھ نے زیادتی کی اور نہ میرے ہاتھ نے، کسی دن کسی سوئی پر اور نہ سلائی پر۔ ③ صرف غلط کار ظالم زمانہ ہی وہ ہے جس نے ہم پر ظلم کیا؛ اس حد تک کہ ہم اس حال میں ہوگئے کہ: ④ ہر تر ہتھیلی والے شیریں چشمے (سخی آدمی) اور ہر سکڑے ہوئے اور بندھے ہوئے ہاتھ والے (بخیل وکنجوس) سے بھیک مانگتے ہیں۔ ⑤ ہر تدبیر سے اور ہر طریقے سے سنجیدگی کے ساتھ اگر وہ فائدہ پہنچائے؛ ورنہ ناسنجیدگی سے۔ ⑥ تاکہ ہم تراوٹ کو پہنچائیں پیاسے نصیب تک اور ناشگوار زندگی کے ذریعہ عمر کو ختم کردیں۔ ⑦ اور موت ہمارے لیے اس صورت حال کے بعد سے گھات میں لگی ہوئی ہے، اگر وہ آج نہیں تو کل آجائے گی۔

تحقیق: شِبْلٌ: شیر کا بچہ (٢) بہادر بیٹا۔ جمع: أَشْبَالٌ.

مَخْبَرٌ: مصدر میمی۔ آزمائش۔ خَبَرَ الشيْئَ خَبْرًا وَمَخْبَرَةً (ن) آزمانا۔ تجربہ کرنا۔

مَاتَعَدَّتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، اس نے زیادتی نہیں کی۔ تَعَدّٰی عَلَيْهِ تَعَدِّيًا (تفعل) زیادتی کرنا۔ ظلم کرنا...... فِيْ إِبْرَةٍ اور فِيْ مِرْوَدٍ میں فِيْ بمعنی عَلٰی ہے۔

مُسِيْئٌ: اسم فاعل، غلط کار، گستاخ۔ أَسَاءَ إِسَاءَةً (افعال) برا یا غلط کام کرنا۔

مُعْتَدِيْ: اسم فاعل، ظالم۔ اِعْتَدٰی عَلَيْهِ اِعْتِدَاءً (افتعال) ظلم وزیادتی کرنا۔

مَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ مَالَ بِهِ مَيْلًا (ض) ظلم کرنا۔

غَدَوْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم ہوگئے۔ غَدَا غُدُوًّا (ن) ہونا (بمعنی صار)

نَجْتَدِيْ: مضارع جمع متکلم، ہم بھیک مانگتے ہیں، اِجْتَدَاهُ اِجْتِدَاءً: بھیک مانگنا، بخشش یا عطیہ مانگنا۔

نَدِيْ الرَّاحَةِ: تر ہتھیلی والا۔ فراخدست۔ سخی۔ نَدِيٌّ: صفت مشبہ، بمعنی: تر، گیلا، بھیگا ہوا۔ یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے یا: گرادی گئی ہے۔ نَدِيَ نَدًی وَنَدَاوَةً (س) تر ہونا۔ سخی وفیاض ہونا۔

رَاحَةٌ: ہتھیلی، جمع: رَاحٌ۔ ـــــ عَذْبُ الْمَوْرِدِ: شیریں چشمہ۔ عَذْبٌ: صفت مشبہ، شیریں، میٹھا، خوشگوار۔ جمع: عِذَابٌ وَعُذُوْبٌ. عَذُبَ عُذُوْبَةً (ک) میٹھا اور خوشگوار ہونا۔

مَوْرِدٌ: اسم ظرف، چشمہ، گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدُ۔ وَرَدَ الْمَاءَ وُرُوْدًا (ض) پانی پر آنا۔

جَعْدُ الْكَفِّ: سکڑے ہوئے ہاتھ والا، بخیل۔ جَعْدٌ: صفت مشبہ، مڑا ہوا، سکڑا ہوا، گھونگریالہ۔ جَعُدَ جُعُوْدَةً وَجَعَادَةً (ن) بالوں کا گھونگریالا ہونا، مڑنا، سکڑنا۔

مَغْلُوْلُ الْيَدِ: بندھے ہوئے ہاتھ والا۔ مراد: بخیل، کنجوس۔ مَغْلُوْلٌ: اسم مفعول، بندھا ہوا۔ غَلَّ يَدَيْهِ غَلًّا (ن) ہاتھ باندھنا۔ غُلَّتْ يَدُه إِلٰى عُنُقِه يُغَلُّ غُلَّةً: بخیل ہونا۔

فَنٌّ: کمال، ہنر، ڈھنگ، طریقہ، جمع: فُنُوْنٌ. فَنَّ فُلَانٌ فَنًّا (ن ض) فنکار اور کاریگر ہونا۔

مَقْصَدٌ: مصدر میمی، رخ، توجہ، جمع: مَقَاصِدُ. قَصَدَ لَهٗ وَإِلَيْهِ قَصْدًا (ض) رخ کرنا، کسی کے پاس جانا۔

أَجْدٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے فائدہ پہنچایا۔ أَجْدىٰ إِجْدَاءً (افعال) نفع دینا۔

دَدٌ: ناسنجیدگی، مذاق، لہو ولعب۔ یہ اصل میں دَدَوٌ تھا، لام کلمہ واو کو برائے تخفیف حذف کر دیا گیا۔

نَجْلِبُ: مضارع جمع متکلم، ہم پہنچائیں۔ جَلَبَ الشَّيْئَ إِلٰى كَذَا جَلْبًا (ض) پہنچانا۔

رَشْحٌ: قطرے، ترشح، تراوٹ۔ رَشَحَ الْمَاءُ رَشْحًا (ف) ٹپکنا، رسنا، بہنا۔

صَدِيٌّ: صفت مشبہ، پیاسا۔ جمع: أَصْدَاءٌ. صَدِيَ صَدًى (س) سخت پیاسا ہونا۔

نُنْفِدُ: مضارع جمع متکلم، ہم ختم کر دیں۔ أَنْفَدَ الشَّيْئَ إِنْفَادًا (افعال) ختم کرنا۔ ناپید کرنا۔

أَنْكَدُ: اسم تفضیل، ناخوشگوار۔ نَكِدَ عَيْشُهٗ نَكَدًا وَنَكَادًا (س) زندگی کا ناخوشگوار ہونا۔ دوبھر ہونا۔

مَرْصَدٌ: اسم ظرف، گھات، گھات کی جگہ۔ جمع: مَرَاصِدُ. رَصَدَهٗ رَصْدًا (ن) گھات میں بیٹھنا۔

لَمْ يُفَاجِ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، وہ اچانک نہیں آئی۔ فَاجَأَهٗ مُفَاجَأَةً وَفِجَاءً (مفاعلت) اچانک آنا۔ فَاجٰى: ماضی واحد مذکر غائب بھی اسی مصدر سے ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَنَا: مبتدا، اَلسَّرُوْجِيُّ: خبر۔ مبتدا با خبر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، هٰذَا: مبتدا، وَلَدِيْ: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا با خبر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

واو: عاطفہ، اَلشِّبْلُ: ذوالحال، فِي الْمَخْبَرِ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے، كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، مِثْلُ الْأَسَدِ: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف، مَا تَعَدَّتْ: فعل، يَدُهٗ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: زائدہ، يَدِيْ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف فاعل، فِيْ إِبْرَةٍ: جار با مجرور معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: زائدہ، فِيْ مِرْوَدٍ: جار با مجرور معطوف، معطوف علیہ با معطوف متعلق، يَوْمًا: مفعول فیہ، تَعَدَّتْ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: حرفِ عطف، اِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، مَا: کافہ، اَلدَّهْرُ: موصوف، اَلْمُسِيئُ: صفتِ اول، اَلْمُعْتَدِيْ: صفتِ ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، مَالَ: فعل بافاعل، بِنَا: متعلق۔ حَتّٰی: حرفِ جار (اس کے بعد أنْ: ناصبہ مقدر ہوگا) غَدَوْنَا: فعل ناقص، اس میں ضمیر اسم، نَجْتَدِيْ: فعل بافاعل۔

(۴) كُلَّ: مضاف، رَجُلٍ: موصوف (محذوف) نَدِي الرَّاحَةِ: مرکبِ اضافی ہوکر صفتِ اول، عَذْبِ الْمَوْرِدِ: مرکبِ اضافی ہوکر صفتِ ثانی، رَجُلٍ: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، كُلَّ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، كُلَّ: مضاف، رَجُلٍ: موصوف (محذوف) جَعْدِ الْكَفِّ: مرکبِ اضافی ہوکر صفت اول، مَغْلُوْلِ الْيَدِ: مرکبِ اضافی ہوکر صفتِ ثانی، رَجُلٍ: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ معطوف، معطوف علیہ یا معطوف مفعول بہ ہوا نَجْتَدِيْ: کا۔

(۵) بَا: حرفِ جار، كُلُّ فَنٍّ: مرکبِ اضافی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، بَا: حرفِ جار، كُلُّ مَقْصَدِ: مرکبِ اضافی ہوکر مجرور۔ جار با مجرور معطوف، معطوف علیہ با معطوف متعلق نَجْتَدِيْ: کے۔ نَجْتَدِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر غَدَوْنَا: کی۔ غَدَوْنَا: فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا مَالَ: کے۔ مَالَ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بِالْجِدِّ: جار با مجرور متعلق ہوا نَجْتَدِيْ: (محذوف) کے۔ نَجْتَدِيْ: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر جزا مقدم۔ إنْ: حرفِ شرط، أجْدَى: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرطِ مؤخر۔ شرطِ مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، وَإلَّا اي وَإنْ لَمْ يُجْدِ فَنَجْتَدِ بِالدَّدِ: واو: حرفِ عطف، إنْ: حرفِ شرط، لَمْ يُجْدِ: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، فَا: جزائیہ، نَجْتَدِ: فعل با فاعل، بِالدَّدِ: متعلق۔ نَجْتَدِ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط، جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۶) لَامِ: کے جارہ، نَجْتَلِبُ: فعل بافاعل، اَلرَّشْحَ: مفعول بہ، إلَى الْحَظِّ الصَّدِيْ: متعلق، نَجْتَلِبُ: فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا نَجْتَدِيْ (محذوف) کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ...... واو: حرفِ عطف، نُنْفِدُ: فعل بافاعل، اَلْعُمَرَ: مفعول بہ، بَا: حرفِ جار، عَيْشٍ أنْكَدِ: موصوف با صفت مجرور، جار با مجرور متعلق۔ نُنْفِدُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷) واو: حرفِ عطف، اَلْمَوْتُ: مبتدا، مِنْ بَعْدُ: متعلق ہوا ثَابِتٌ: کے۔ لَنَا: متعلق ہوا اَلْمَرْصَدَ:

کے۔ بَا :حرفِ جار، اَلْمَرْصَدْ:اسم ظرف اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اُسی ثَابِتٌ کے۔ ثَابِتٌ:اسم فاعل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

إنْ:حرفِ شرط، لَمْ يُفَاجِ :فعل بافاعل، اَلْيَوْمَ :مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شرط، فَاجِئ: فعل بافاعل، فِيْ غَدٍ :متعلق، فَاجِئ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ: لِلّٰهِ دَرُّكَ، فَمَا أَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِيْكَ، وَوَاهًا لَكَ لَوْلَا خِدَاعٌ فِيْكَ، وَإِنِّيْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِيْنَ، وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَذِرِيْنَ، فَلَا تُمَاكِرْ بَعْدَهَا الْحَاكِمِيْنَ، وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِيْنَ، فَمَا كُلُّ مُسَيْطِرٍ يُقِيْلُ، وَلَا كُلَّ أَوَانٍ يُسْمَعُ الْقِيْلُ. فَعَاهَدَهُ الشَّيْخُ عَلٰى اِتِّبَاعِ مَشْوَرَتِهٖ، وَالِارْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِيْسِ صُوْرَتِهٖ. وَفَصَلَ عَنْ جِهَتِهٖ، وَالْخَتْرُ يَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهٖ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمْ أَرَ أَعْجَبَ مِنْهَا فِيْ تَصَارِيْفِ الْأَسْفَارِ، وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِيْ تَصَانِيْفِ الْأَسْفَارِ.

ترجمہ :تو اس سے قاضی نے کہا کہ: اللہ ہی کے لیے ہے تیرا کمال۔ کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور بہت خوب ہے تو، اگر نہ ہو تجھ میں مکاری۔ اور میں تجھے آگاہ کرنے والوں میں سے ہوں، اور تیرا فکر رکھنے والوں میں سے ہوں؛ اس لیے تو اس واقعہ کے بعد حاکموں کے ساتھ دھوکا نہ کر اور خود مختار لوگوں کی طاقت سے ڈر؛ کیونکہ ہر صاحبِ اقتدار معاف نہیں کرتا اور نہ ہر وقت بات سنی جاتی ہے۔ پس شیخ نے اس سے اس کے مشورے پر چلنے اور اپنا روپ بدلنے سے باز رہنے کا عہد کیا۔ اور وہ اس کے سامنے سے اس حال میں جدا ہوا کہ مکاری اس کی پیشانی سے ٹپک رہی تھی۔ حارث بن ہمام نے کہا: میں نے اس واقعہ سے زیادہ تعجب خیز واقعہ نہ سفر کی گردشوں میں دیکھا اور نہ تصنیف کی ہوئی کتابوں میں اس جیسا واقعہ پڑھا۔

تحقیق : دَرٌّ: خوبی۔ کمال (۲) دودھ، خیر کثیر۔ جمع: دُرُوْرٌ. لِلّٰهِ دَرُّكَ :تعجب اور تعریف کے موقعہ پر بولا جاتا ہے یعنی یہ اتنی بڑی خوبی اور کمال ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کے لیے نہیں ہو سکتا۔ کس قدر عجیب ہے تیرا کام۔ دَرَّ الْحَيْوَانُ دَرًّا (ن) تھن میں دودھ زیادہ ہونا۔

مَا أَعْذَبَ :فعل تعجب، کس قدر شیریں ہے۔ عَذُبَ عُذُوْبَةً (ک) شیریں ہونا۔

نَفَثَاتٌ :واحد: نَفْثَةٌ: منہ سے نکلے ہوئے جھاگ یا سانس۔ پھونک۔ مجازاً کلمہ۔ نَفَثَ نَفْثًا (ن) منہ سے جھاگ نکالنا۔ تھوک نکالنا۔ —— فِيْكَ أي فمكَ.

وَاهًا لَكَ : بہت خوب ہے تو۔ وَاهًا: کلمہ تعجب جو کسی چیز کی تحسین کے وقت بولا جاتا ہے۔ وَاهًا لَهُ: وہ کتنا اچھا ہے۔ وہ بہت ہی خوب ہے۔

خِدَاعٌ: مکاری، دھوکہ دہی۔ خَادَعَهُ مُخَادَعَةً وَ خِدَاعًا (مفاعلت) دھوکا دینا۔

مُنْذِرِيْنَ: واحد: مُنْذِرٌ: اسم فاعل، آگاہ کرنے والا۔ أَنْذَرَهُ إِنْذَارًا (افعال) آگاہ کرنا۔ ڈرانا۔

حَذِرِيْنَ: واحد: حَذِرٌ: صفت مشبہ، فکر رکھنے والا۔ حَذِرَهُ حَذَرًا (س) فکر رکھنا۔ ڈرنا۔

لَاتُمَاكِرْ: فعل نہی واحد حاضر، دھوکا مت کر۔ مَاكَرَهُ مُمَاكَرَةً (مفاعلت) دھوکا دینا، چال چلنا۔

سَطْوَةٌ: غلبہ، طاقت وقوت، حملہ۔ سَطَا عَلَيْهِ سَطْوَةً (ن) غالب ہونا۔ حملہ کرنا۔

مُتَحَكِّمِيْنَ: واحد: مُتَحَكِّمٌ: اسم فاعل، خود مختار، صاحبِ اختیار، حسبِ خواہش فیصلہ کرنے والا۔ تَحَكَّمَ فِي الْأَمْرِ (تفعل) من مانی کرنا۔ خود مختار بن کر کام کرنا۔

مُسَيْطِرٌ: اسم فاعل، صاحبِ اقتدار سَيْطَرَةً (باب بعثرة) اقتدار حاصل کرنا۔ غلبہ حاصل کرنا۔

يُقِيْلُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ معاف کرتا ہے۔ إِقَالَةً (افعال) معاف کر دینا۔

أَوَانٌ: وقت، موسم۔ جمع: آوِنَةٌ۔ فِيْ أَوَانِهِ: بروقت، برمحل۔ فِيْ غَيْرِ أَوَانِهِ: بے موسم۔ بے موقع۔

قِيْلٌ: مصدر، بات، قول۔ قَالَ قَوْلًا وَقِيْلًا (ن) کہنا۔ بولنا۔

عَاهَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عہد کیا، عَاهَدَهُ على كذا (مفاعلت) عہد کرنا، وعدہ کرنا۔

اِرْتِدَاعٌ: عَنْ كَذَا (افتعال) باز رہنا۔ رکنا۔ رَدَعَهُ رَدْعًا (ف) روکنا۔ باز رکھنا۔

تَلْبِيْسٌ: روپ بدلنا، صورت بدلنا، فریب دینا، حق پوشی کرنا۔ اصل معنی: مختلف قسم کا لباس پہننا۔

جِهَةٌ: سامنے۔ مقام۔ طرف۔ جمع: جِهَاتٌ۔

خَتْرٌ: بے وفائی، مکاری، چالاکی۔ خَتَرَهُ خَتْرًا (ن) مکر کرنا۔ فریب دینا۔ بے وفائی کرنا۔

تَصَارِيْفُ: واحد: تَصْرِيْفٌ: گردش۔ صَرَّفَهُ تَصْرِيْفًا (تفعیل) بالکل پلٹ دینا۔ بدل دینا۔

أَسْفَارٌ: واحد: سَفَرٌ: سفر، روانگی۔ سَفَرَ الرَّجُلُ سَفْرًا (ن) مسافر ہونا، سفر پر روانہ ہونا۔

تَصَانِيْفُ: واحد: تَصْنِيْفٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: مُصَنَّفٌ: تصنیف کی ہوئی، کتاب۔ صَنَّفَ الْكِتَابَ (تفعیل) کتاب تصنیف کرنا۔ لکھنا۔

أَسْفَارٌ: واحد: سِفْرٌ: کتاب، بڑی کتاب، اہم کتاب۔ سَفَرَ الْكِتَابَ وَالْوَرَقَ سَفْرًا (ض) لکھنا۔ اَلْأَسْفَارُ الْمُصَنَّفَةُ: تصنیف کردہ کتابیں۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "اَلْمَعَرِّيَّةُ"

نویں مقامے ''اسکندریہ'' کا خلاصہ

اس مقامے میں ابوزید سروجی نے قاضی کو دھوکا دے کر رقم وصول کی ہے۔ حارث کہتے ہیں: میں ایک دن اسکندریہ کے حاکم کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ صدقہ کا مال، غریبوں پر تقسیم کرنے کے لیے لایا گیا۔ اسی وقت ایک بچوں والی عورت، ایک بدصورت شخص کو لے کر قاضی صاحب کی عدالت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ: میں ایک معزز اور خوشحال خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے بڑے بڑے مالدار اور باعزت گھرانوں سے رشتے آئے؛ مگر میرے والد نے یہ کہہ کر سب کو انکار کردیا کہ میں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح کسی صاحبِ ہنر سے کروں گا۔ یہ صاحب آئے اور انھوں نے قسم کھا کر میرے والد سے کہا کہ میں صاحبِ ہنر ہوں، آپ کی شرط پر پورا اترتا ہوں، اس لیے آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردیں، میں موتیوں کا ہار بناتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلے کے بدلے اسے فروخت کرتا ہوں۔ میرے والد کو اس کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکا لگا اور تحقیقِ حال کے بغیر ہی میری شادی اس کے ساتھ کردی۔ میرے والد نے جہیز میں کافی سامان دیا۔ جب میں اس کے پاس آگئی، تو دیکھا کہ معاملہ بالکل الٹا ہے، یہ نہایت سست اور نکما آدمی ہے، کسی کام کا نہیں۔ اب اس نے میرے جہیز کا سارا سامان بھی بیچ ڈالا۔ حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ میں اور میرا یہ بچہ، دونوں میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا اور نہ شدتِ بھوک کی وجہ سے بچہ کا آنسو تھمتا ہے۔ اب میں اس سے کہتی ہوں کہ اپنے ہنر سے کما کر لاؤ، تو یہ کہتا ہے کہ میرا ہنر کساد بازاری کا شکار ہوگیا ہے، اس کی قدر و قیمت ختم ہوچکی ہے، اس لیے میں مجبور ہوں۔ اب میں اسے آپ کے پاس کھینچ کر لائی ہوں، تاکہ آپ صورت حال کی تحقیق فرما کر ہمارے درمیان فیصلہ کردیں۔ قاضی صاحب نے شوہر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ صحیح بات بتاؤ، ورنہ میں تمھیں قید کرنے کا حکم دوں گا۔ تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اکتیس (۳۱) اشعار میں اپنی طرف سے بیانِ صفائی دیا، جس کا خلاصہ یہ ہے: میں نے اس کے والد کو دھوکا نہیں دیا۔ میں نے اس کے والد سے کہا تھا کہ میں موتی پروتا ہوں۔ اس سے میری مراد یہ تھی کہ میں ادیب ہوں، عمدہ اشعار نظم

کرنا جانتا ہوں؛ ایک زمانے میں یہ میرا ذریعہ معاش تھا۔ اس کے والد نے یہ سمجھا کہ میں موتیوں سے گلے کے ہار بناتا ہوں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اب ادب کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ ادب کے سکے بازارِ زندگی میں کھوٹے ہو چکے ہیں، اس لیے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا ہے، لہٰذا آپ نے جیسے عورت کے بیان پر توجہ دی ہے، میرے بیان پر بھی توجہ دیجئے اور مناسب فیصلہ فرمائیے۔ قاضی صاحب نے اس کے دردناک اشعار سنے اور ان پر فریفتہ ہو گئے۔ پھر عورت کی طرف متوجہ کر کہا: دیکھ تیرے شوہر نے اصل بات بتا دی ہے اور موتی پرونے کا مصداق بھی بیان کر دیا ہے۔ واقعۃً تیرا شوہر خستہ حال ہے، اس لیے تو صبر کر کے اپنے گھر واپس جا اور اپنے شوہر کو معذور سمجھ۔ قاضی صاحب نے دونوں کو صدقہ کے مال سے ایک مٹھی درہم دیئے۔ درہم لے کر وہ دونوں خوشی خوشی روانہ ہو گئے۔ حارث بن ہمام کہتے ہیں: میں قاضی صاحب کی عدالت میں آتے ہی جان گیا تھا کہ وہ ابوزید ہے، مگر میں مصلحتاً خاموش رہا۔ ابوزید کے چلے جانے کے بعد میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ: اگر کوئی اس کی حقیقتِ حال معلوم کر کے ہمیں بتا دے، تو کیا ہی اچھا ہو۔ چنانچہ قاضی صاحب نے ایک معتمد آدمی اس کے پیچھے دوڑایا۔ وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آیا اور کہا: جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا ہے، وہ تالیاں بجا بجا کر گا رہا ہے اور ناچ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ: اگر حاکم اسکندریہ کے بجائے کوئی دوسرا ہوتا، تو میں ایک بے حیا اور چالاک عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔ قاضی صاحب کو یہ بات سن کر اتنی ہنسی آئی کہ ان کی ٹوپی گر گئی اور کہا: اے اللہ میری قید کو اہلِ ادب کے لیے حرام کر دے! پھر معتمد سے کہا: انھیں بلا کر لاؤ، وہ گیا، مگر وہ دور جا چکا تھا، اس لیے نہیں مل سکا۔ قاضی صاحب نے کہا: اگر وہ مرے پاس آ جاتا، تو میں اس کو ایسی عمدہ چیز دیتا، جس کا وہ مستحق ہے۔ حارث کہتے ہیں: جب میں نے قاضی صاحب کے اس کی طرف میلان کو دیکھا، تو مجھے ابوزید کے چلے جانے پر افسوس ہوا۔

اس مقامے میں کل تینتیس (۳۳) اشعار ہیں۔

نویں مقامے ''اسکندریہ'' کا خلاصہ

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ: "الإِسْكَنْدَرَانِيَّةُ"

نواں مجلس واقعہ شہر "اسکندریہ" کی طرف منسوب ہے

اَلإِسْكَنْدَرَانِيَّةُ: مَنْسُوْبٌ إِلَى إِسْكَنْدَرِيَّة۔ إِسْكَنْدَرِيَه: دریائے نیل کے ساحلی علاقہ پر مصر کا ایک بڑا شہر ہے، جسے سکندر ذوالقرنین نے بسایا تھا، اسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلإِسْكَنْدَرَانِيَّة"

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: طَحَابِيْ مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوَى الإِكْتِسَابِ، إِلَى أَنْ جُبْتُ مَا بَيْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ، أَخُوْضُ الْغِمَارَ لِأَجْنِيَ الثِّمَارَ، وَأَقْتَحِمُ الأَخْطَارَ لِكَيْ أُدْرِكَ الأَوْطَارَ، وَكُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ أَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ، وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ، أَنَّهُ يَلْزَمُ الأَدِيْبَ الأَرِيْبَ، إِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِيْبَ، أَنْ يَسْتَمِيْلَ قَاضِيَهُ، وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ، لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَ الْخِصَامِ، وَيَأْمَنَ فِي الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُكَّامِ؛ فَاتَّخَذْتُ هٰذَا الأَدَبَ إِمَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِيْ زِمَامًا، فَمَا دَخَلْتُ مَدِيْنَةً، وَلَا وَلَجْتُ عَرِيْنَةً، إِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاكِمِهَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ، وَتَقَوَّيْتُ بِعِنَايَتِهِ تَقَوِّيَ الأَجْسَادِ بِالأَرْوَاحِ. فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ حَاكِمِ الإِسْكَنْدَرِيَّةِ، فِيْ عَشِيَّةٍ عَرِيَّةٍ، وَقَدْ أَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ، لِيَفُضَّهُ عَلَى ذَوِي الْفَاقَاتِ، إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَةٌ، تَعْتَلُهُ امْرَأَةٌ مُضْبِيَةٌ، فَقَالَتْ: — أَيَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِيَ، وَأَدَامَ بِهِ التَّرَاضِيَ — إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ أَكْرَمِ جُرْثُوْمَةٍ، وَأَطْهَرِ أَرُوْمَةٍ، وَأَشْرَفِ خُؤُوْلَةٍ وَعُمُوْمَةٍ، مِيْسَمِيَ الصَّوْنُ، وَشِيْمَتِيَ الْهَوْنُ، وَخُلُقِيْ نِعْمَ الْعَوْنُ، وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ جَارَاتِيْ بَوْنٌ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا کہ: مجھے جوانی کی مستی اور کمانے کی خواہش نے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں شہر "فرغانہ" اور "غانہ" کے درمیان گشت کروں اور گہرے پانیوں میں پھل توڑنے کے

لیے داخل ہوں، اور ضرورتیں پوری کرنے کے لیے خطرہ مول لوں؛ حالت یہ تھی کہ میں نے علماء کی زبانوں سے اخذ کیا تھا اور دانش مندوں کی وصیتوں میں سے یہ امر حاصل کیا تھا کہ عقل مند ادیب کو چاہیے کہ جب وہ اجنبی شہر میں جائے، تو اس کے قاضی کو اپنا لے اور اس کی خوشنودیاں مخصوص کرلے؛ تاکہ اس کی پیٹھ جھگڑے کے وقت مضبوط رہے اور وہ پردیس میں حاکموں کے ظلم سے محفوظ رہے۔ پس میں نے اس تعلیم کو امام بنایا اور اسے اپنی مصلحتوں کے لیے لگام یعنی مقتدا بنایا۔ پس میں جس شہر میں بھی داخل ہوا اور جس خطرناک جگہ میں بھی گھسا، تو میں نے اس کے حاکم کے ساتھ اس طرح میل کرلیا، جس طرح کہ پانی شراب کے ساتھ مل جاتا ہے اور میں نے اس کی مہربانی سے ایسی تقویت حاصل کی، جیسے کہ جسم ارواح سے حاصل کرتے ہیں۔ پس جب کہ میں حاکم اسکندریہ کے پاس ایک ٹھنڈی شام میں موجود تھا اور انھوں نے صدقے کا مال منگا رکھا تھا، تاکہ اُسے فاقہ مستوں پر تقسیم کرے، کہ اچانک ایک ایسا چالاک بوڑھا اندر آیا، جسے ایک بچوں والی عورت کھینچ رہی تھی۔ چنانچہ اس نے کہا: ـــــ اللہ قاضی کی مدد فرمائے اور ان کے ذریعہ باہمی رضامندی کو ہمیشہ قائم رکھے ـــــ میں ایک شریف خاندان، پاکیزہ نسل اور معزز ترین ننھیال و ددھیال کی عورت ہوں، میرا امتیازی نشان حفاظتِ نفس ہے؛ میری خصلت انکساری ہے؛ میری عادت (لوگوں کے لیے) بہترین مددگار ہے، میرے اور میری ہمسایہ عورتوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔

تحقیق: طَحَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لے گئی۔ طَحَا بِهٖ طَحْوًا (ن،ض) لے جانا۔

مَرَحٌ: مستی، غایتِ مسرت۔ مَرِحَ مَرَحًا (س) خوشی سے جھومنا۔ پھولا نہ سمانا، اترانا۔ مٹکنا۔

اَلشَّبَابُ: جوانی (سنِ بلوغ سے تیس برس کی عمر تک) شَبَّ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

هَوٰى: خواہشِ نفس۔ هَوِيَهٗ هَوًى (س) چاہنا۔ خواہش کرنا۔ محبت کرنا۔

جُبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں گشت کروں۔ جَابَ الْبِلَادَ جَوْبًا (ن) سیر و سیاحت کرنا۔ گشت کرنا۔

فرغانہ: بلادِ مشرق میں صوبۂ خراسان کا آخری شہر ـــــ غانہ: بلادِ مغرب میں سوڈان کا ایک شہر۔

أَخُوْضُ: مضارع واحد متکلم، میں داخل ہوں۔ خَاضَ الْمَاءَ خَوْضًا (ن) گھسنا۔ داخل ہونا۔

غِمَار: واحد: غَمْرَةٌ: بہت سا پانی۔ مجازاً: دریا۔ غَمُرَ الماءُ غَمَارَةً (ک) پانی کا چڑھنا۔

أَجْنِيْ: مضارع واحد متکلم، میں پھل توڑوں۔ جَنَى الثَّمَرَةَ جَنًى وجَنْيًا (ض) پھل توڑنا۔

أَقْتَحِمُ: مضارع واحد متکلم، میں خطرہ مول لوں۔ اِقْتَحَمَ الْأَخْطَارَ (افتعال) خطرہ مول لینا۔

خطرناک جگہ میں داخل ہونا۔ گھسنا۔ ـــــ أَخْطَارٌ: واحد: خَطَرٌ: خطرہ۔

أُدْرِكُ: مضارع واحد متکلم، میں حاصل کروں۔ أَدْرَكَهُ إِدْرَاكًا (افعال) پانا، حاصل کرنا۔

أَوْطَارٌ: واحد: وَطَرٌ: ضرورت، حاجت، مقصد و مطلب۔

لَقِفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اخذ کیا۔ لَقِفَهُ لَقْفًا (س) اچکنا۔ جلدی سے اخذ کرنا۔

ثَقِفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے حاصل کیا۔ میں نے پالیا۔ ثَقِفَ الشَّيْءَ ثَقْفًا (س) پالینا۔

وَصَايَا: واحد: وَصِيَّةٌ: وصیت۔ أَوْصَاهُ بِكَذَا إِيْصَاءً (افعال) وصیت کرنا۔

أَرِيْبٌ: اسم فاعل، ہوشیار، عقلمند۔ أَرُبَ أَرَابَةً (ک) ہوشیار و ماہر ہونا۔

يَسْتَمِيْلُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اپنا لے۔ اِسْتَمَالَ فلانًا (استفعال) اپنانا، مائل کرنا۔

يَسْتَخْلِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مخصوص کر لے۔ اِسْتَخْلَصَهُ (استفعال) خاص کرنا۔

مَرَاضِيْ: واحد: مَرْضَاةٌ: خوشنودی، رضا۔ مصدر میمی از رَضِيَ رِضًى (س) خوش ہونا۔

يَشْتَدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مضبوط رہے۔ اِشْتِدَادٌ (افتعال) مضبوط ہونا۔ سخت ہونا۔

يَأْمَنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ محفوظ رہے۔ أَمِنَ الشَّرَّ أَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔ محفوظ ہونا۔

أَدَبٌ: علم و معرفت، اچھا طریقہ، وہ علم و معرفت جو عقلِ انسانی کی تخلیق ہو۔ جمع: آدَابٌ.

مَصَالِحُ: واحد: مَصْلَحَةٌ: فائدہ۔ ـــــ زِمَامٌ: لگام، باگ، مراد: مقتدا۔ جمع: أَزِمَّةٌ.

وَلَجْتُ: ماضی واحد متکلم، میں گھسا۔ وَلَجَهُ وُلُوْجًا (ض) گھسنا، داخل ہونا۔

عَرِيْنَةٌ: شیر کی رہائش گاہ، بجو، بھیڑیے اور اژدھا کا مسکن۔ مراد: خطرناک جگہ۔ جمع: عَرَائِنُ وَعُرُنٌ.

اِمْتَزَجْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے میل کرلیا۔ اِمْتَزَجَ بِكَذَا (افتعال) مل جانا۔ گھل جانا۔

رَاحٌ: شراب (۲) خوشی۔ راحت و اطمینان۔ رَاحَ لِلْأَمْرِ رَاحًا (ن) خوش ہونا۔ ہشاش بشاش ہونا۔

تَقَوَّيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے تقویت حاصل کی۔ تَقَوِّيْ (تفعل) مضبوط ہونا۔ طاقت ور ہونا۔

بَيْنَمَا: جب، جب کہ۔ اس اثناء میں کہ۔ ـــــ عَشِيَّةٌ: شام، سہ پہر، زوالِ آفتاب سے صبح تک کا وقت۔ جمع: عَشَايَا. ـــــ عَرِيَّةٌ: ٹھنڈی ہوا۔ جمع: عَرَايَا.

يَفُضُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تقسیم کرے۔ فَضَّ الْمَالَ عَلَى الْقَوْمِ فَضًّا (ن) تقسیم کرنا۔

عِفْرِيَةٌ: بڑا چالاک، مکار۔ دھوکے باز۔ جمع: عَفَارِيْ.

تَعْتِلُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ کھینچ رہی ہے۔ عَتَلَهُ عَتْلًا (ض) کھینچنا۔

مُضبِیَۃ: اسم فاعل مؤنث، بچوں والی عورت، أَضبَتِ المرأةُ (افعال) بچوں والی ہونا، مشتق از صَبِیٌّ۔

جُرثُومَۃ: اصل، مراد: خاندان۔ جمع: جَرَاثِیْم ـــ أَرُوْمَۃ: اصل۔ نسل۔ جمع: أُرُوْم۔

خُؤُوْلَۃ: ننہال، ننہالی رشتہ۔ اس مصدر سے فعل نہیں آتا (۲) واحد: خَالٌ: ماموں۔

عُمُوْمَۃ: دادھیال، چچا کا رشتہ۔ عَمَّ الرَّجُلُ عُمُوْمَۃً (ن) چچا بن جانا (۲) واحد: عَمٌّ: چچا۔

مِیْسَمٌ: اسم آلہ، علامت۔ نشانِ امتیاز۔ جمع: مَوَاسِمُ و مَیَاسِمُ ۔وَسَمَ الشیئَ وَسْمًا وَسِمَۃً (ض) نشان و علامت لگانا۔ ـــ مِیْسَمٌ: اصل میں مِوْسَمٌ: تھا، واو ساکن ماقبل مکسور واؤ کو یا سے بدل دیا۔ اس کی جمع مَوَاسِمُ: باعتبار اصل کے اور مَیَاسِمُ: باعتبار لفظ کے ہے۔

اَلصَّوْنُ: حفاظت، بچاؤ، مراد: حفاظتِ نفس۔ صَانَ عِرْضَہٗ صَوْنًا (ن) عزت وآبرو بچانا۔ آبرو کو داغدار ہونے سے بچانا ـــ شِیْمَۃ: عادت۔ طبیعت۔ جمع: شِیَم۔

هَوْنٌ: وقار و انکساری، نرمی، سنجیدگی و متانت۔ هَانَ علیه هَوْنًا (ن) بے وقعت ہونا، ہلکا ہونا۔

خُلُقٌ: عادت، طبعی خصلت، مزاج، فطرت، طبیعت۔ جمع: أخلاقٌ۔

عَوْنٌ: أَعَانَ: کا اسم مصدر بمعنی اسم فاعل۔ مددگار جمع: أَعْوَانٌ

جَارَاتٌ: واحد: جَارَۃٌ: پڑوسن، ہمسایہ عورت۔

بَوْنٌ: فرق، دوری (فضل کے اعتبار سے) بَانَہٗ بَوْنًا (ن) اخلاق ومروت میں کسی سے بڑھ جانا بَوْنٌ: میں تنوین تنکیر برائے تعظیم ہے معنی: بڑا فرق۔

وَكَانَ أَبِي إِذَا خَطَبَنِي بُنَاةُ الْمَجْدِ، وَأَرْبَابُ الْجَدِّ، سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ، وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَصِلَتَهُمْ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللّٰهَ تعالٰى بِحِلْفَةٍ، أَنْ لَا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِي حِرْفَةٍ. فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِي وَوَصَبِي، أَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِيَ أَبِي، فَأَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهِ، أَنَّهُ وَفْقُ شَرْطِهِ، وَادَّعٰى أَنَّهُ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً إِلٰى دُرَّةٍ، فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ؛ فَاغْتَرَّ أَبِي بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهِ؛ وَزَوَّجَنِيهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهِ. فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِي مِنْ كِنَاسِي، وَرَحَّلَنِي مِنْ أُنَاسِي، وَنَقَلَنِي إِلٰى كِسْرِهِ، وَحَصَّلَنِي تَحْتَ أَسْرِهِ، وَجَدْتُهُ قُعَدَةً جُثَمَةً، وَأَلْفَيْتُهُ ضُجَعَةً نُوَمَةً. وَكُنْتُ صَحِبْتُهُ بِرِيَاشٍ وَزِيٍّ، وَأَثَاثٍ وَرِيٍّ، فَمَا بَرِحَ يَبِيعُهُ فِي سُوقِ الْهَضْمِ، وَيُتْلِفُ ثَمَنَهُ فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ، إِلٰى أَنْ مَزَّقَ مَالِي بِأَسْرِهِ، وَأَنْفَقَ مَالِي فِي عُسْرِهِ. فَلَمَّا أَنْسَانِي طَعْمَ الرَّاحَةِ، وَغَادَرَ بَيْتِي أَنْقٰى مِنَ

الرَّاحَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَاهٰذَا، إِنَّهُ لَامَخْبَأَ بَعْدَ بُؤْسٍ، وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عَرُوْسٍ، فَانْهَضْ لِلِاكْتِسَابِ بِصِنَاعَتِكَ، وَاجْتَنِ ثَمْرَةَ بَرَاعَتِكَ.

ترجمہ:اور میرے باپ ایسے تھے کہ جب مجھے معمارانِ عظمت اور اصحابِ تموّل پیغامِ نکاح بھیجتے، تو وہ ان کو خاموش کر دیتا اور دھکا دیتا اور ان کے تعلق اور عطیہ سے نفرت کرتا۔ اور یہ دلیل بیان کرتا تھا کہ اُس نے ایک قسم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ کسی غیر پیشہ ور کو داماد نہ بنائے گا۔ پس قسمت نے میری تکلیف اور مصیبت کے لیے یہ بات مقدر کی کہ یہ دھوکے باز میرے باپ کی مجلس میں آیا اور اِس نے ان کی مجلس کے سامنے یہ قسم کھائی کہ وہ ان کی شرط کے مطابق ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ بہت سی دفعہ اس نے ایک موتی کو دوسرے موتی کے ساتھ پرویا، پھر انھیں ایک گراں قدر تھیلی کے بدلے فروخت کیا ہے۔ پس میرے والد اس کے جھوٹ پر ملمع سازی کے ذریعہ دھوکے میں آ گئے اور میرا اس سے نکاح کر دیا، قبل اس کے کہ وہ اس کی حالت کی جانچ کرتے۔ پس اس نے مجھے میرے مکان سے نکال لیا، مجھے میرے رشتہ داروں کے پاس سے لے گیا؛ اپنے شکستہ مکان میں منتقل کر لیا اور مجھے اپنی قید میں کر لیا، تو میں نے اسے نکما (بیٹھا رہنے والا) آرام طلب (ہر وقت پڑا رہنے والا) سست وکاہل (ہر وقت بستر پر سوار رہنے والا) اور بڑا نیستی (ہر وقت سونے والا) پایا۔ میں اس کے ساتھ آئی تھی عمدہ کپڑے اور صورت لے کر، سامان اور رونق لے کر، پس یہ اُسے بازارِ ہضم میں فروخت کرتا رہا اور اس کی قیمت نگلنے اور چبانے میں ضائع کرتا رہا؛ یہاں تک کہ اس نے میری تمام چیزوں کو برباد کر دیا اور اپنی تنگی میں میرا مال خرچ کر ڈالا۔ پس جب اس نے مجھ سے آرام کا مزہ زائل کر دیا (یا اس نے مجھ سے راحت کا مزہ بھلا دیا) اور میرے گھر کو تھیلی سے زیادہ صاف بنا کر چھوڑ دیا، تو میں نے اس سے کہا: ارے بندۂ خدا! بات یہ ہے کہ تنگ حالی کے بعد کوئی چھپنے کی جگہ نہیں (یعنی تنگ حالی کے بعد آرام اور اپنے کو چھپانے کی ضرورت نہیں) اور عروس کے بعد کوئی خوشبو نہیں۔ پس تو اپنے ہنر سے کمائی کرنے کے لیے اٹھ اور اپنی مہارت کا پھل حاصل کر۔

تحقیق: خَطَبَ: ماضی، اس نے پیغامِ نکاح بھیجا۔ خَطَبَهَا خِطْبَةً (ن) پیغامِ نکاح دینا۔

بُنَاةُ الْمَجْدِ: معمارانِ عظمت، بُنَاةٌ: واحد: بَانٍ: تعمیر کرنے والا، بَنٰی بِنَاءً (ض) تعمیر کرنا، بنانا۔

مَجْدٌ: عزت، عظمت۔ جمع: أَمْجَادٌ۔ مَجَدَ فُلَانٌ مَجْدًا (ن) باعظمت ہونا۔

أَرْبَابُ الْجَدِّ: دولت مند۔ أَرْبَابٌ: واحد: رَبٌّ: مالک، صاحب۔

جَدٌّ: دولت، قسمت۔ جَدَّ جَدًّا (ض) قسمت والا ہونا، مالدار ہونا۔

سَكَّتَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خاموش کر دیا۔ سَكَّتَهُ تَسْكِيْتًا (تفعیل) خاموش کر دینا۔

بَكَّتَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دھمکا دیا۔ بَكَّتَهُ تَبْكِيْتًا (تفعیل) ڈانٹنا، دھمکانا۔

عَافَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نفرت کی۔ عَافَهُ عَيْفًا (ض) برا سمجھنا، نفرت کرنا۔

وُصْلَةٌ: تعلق، رشتہ۔ جمع: وُصَلٌ. وَصَلَهُ وَصْلًا وَوُصْلَةً (ض) ملانا۔ جوڑنا۔ تعلق رکھنا۔

صِلَةٌ: عطیہ، انعام۔ جمع: صِلَاتٌ. وَصَلَ فُلَانًا وَصْلًا وَصِلَةً (ض) بھلائی کرنا، مال دینا۔

اِحْتَجَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دلیل بیان کی۔ اِحْتِجَاجٌ (افتعال) دلیل بیان کرنا۔

حِلْفَةٌ: قسم، عہد۔ حَلَفَ بِاللّٰهِ حَلْفًا وَحِلْفًا (ض) قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔

لَا يُصَاهِرُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ داماد نہیں بنائے گا۔ صَاهَرَهُ مُصَاهَرَةً: داماد بنانا۔

حِرْفَةٌ: پیشہ۔ جمع: حِرَفٌ. حَرَفَ لِعِيَالِهِ حَرْفًا (ض) ادھر اُدھر سے کمائی کرنا۔

قَيَّضَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقدر کی۔ قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ كَذَا (تفعیل) مقدر کرنا۔

قَدَرٌ: قسمت، تقدیر، فیصلہ الٰہی، اندازۂ خداوندی۔ جمع: أَقْدَارٌ.

نَصَبٌ: تکالیف۔ نَصِبَ نَصَبًا (س) تھکنا۔ تکالیف میں مبتلا ہونا۔

وَصَبٌ: بیماری، درد و تکلیف۔ جمع: أَوْصَابٌ. وَصِبَ وَصَبًا (س) بیمار ہونا۔ درد محسوس کرنا۔

خُدَعَةٌ: اسم مبالغہ، انتہائی دھوکے باز۔ خَدَعَهُ خَدْعًا وَخُدْعَةً (ف) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ چال چلنا۔ خُدْعَةٌ (بسکون الدال) بہت دھوکا کھانے والا۔

فائدہ: فُعَلَةٌ کے وزن پر جو صفات آتی ہیں، اگر ان میں عین کلمہ متحرک ہو، تو وہ عموماً فاعلیت کے معنی پر اور ساکن ہو تو مفعولیت کے معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

نَادِيْ: اسم فاعل، جمع کنندہ، مجلس، محفل۔ نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔

رَهْطٌ: اسم جمع، قوم، قبیلہ، ایسی جماعت جو دس سے کم افراد پر مشتمل ہو۔ جمع: أَرْهَاطٌ وَأَرْهُطٌ۔

وَفْقٌ: مصدر بمعنی اسم فاعل، موافق، مطابق۔ وَفِقَ الْأَمْرَ وَفْقًا (س) موافق ہونا۔ اِلٰى: بمعنی مَعَ

دُرَّةٌ: دُرٌّ کا واحد: موتی۔ شاندار اور بڑا موتی۔ جمع: دُرَرٌ.

بَدْرَةٌ: مال کی تھیلی، دس ہزار درہم کی تھیلی۔ جمع: بِدَرٌ وَبُدُوْرٌ.

اِغْتَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دھوکے میں آ گیا۔ اِغْتَرَّ بِكَذَا اِغْتِرَارًا: دھوکے میں آنا، دھوکا کھانا۔

زَخْرِفَةٌ: ملمع سازی۔ زَخْرَفَهٗ زَخْرَفَةً (باب بعثرۃ) ملمع کرنا۔ آراستہ کرنا۔ سجانا۔

مُحَالٌ: اسم مفعول، بمعنی ناممکن، باطل، مشکل۔ أَحَالَ الرَّجُلُ إِحَالَةً (افعال) محال بات کہنا۔

كِنَاسٌ: ہرن کا مسکن۔ مراد: مکان۔ جمع: أَكْنِسَةٌ۔

رَحَّلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے روانہ کیا۔ رَحَّلَهٗ (تفعیل) روانہ کرنا۔

أُنَاسٌ: وَأَنَاسِيُّ وَإِنْسٌ واحد: إِنْسِيٌّ وَأَنَسِيٌّ: آدمی، رشتہ دار۔

نَقَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے منتقل کرلیا۔ نقلهٗ إلى مكان نقلًا (ن) منتقل کرنا۔

كَسْرٌ: ٹکڑا، ٹوٹا ہوا حصہ۔ مراد: شکستہ گھر۔ جمع: كُسُوْرٌ. كسرهٗ كَسْرًا (ض) توڑنا۔

أَسْرٌ: قید، غلامی۔ أَسَرَهٗ أَسْرًا وَإِسَارًا (ض) قید کرنا۔ قیدی بنانا۔ روکنا۔

قُعَدَةٌ: اسم مبالغہ، نکما۔ ہروقت بیٹھا رہنے والا۔ قَعَدَ قُعُوْدًا (ن) بیٹھنا۔

جُثَمَةٌ: اسم مبالغہ، آرام طلب، ہروقت پڑا رہنے والا۔ جَثَمَ الإِنْسَانُ جُثُوْمًا (ن، ض) زمین سے چمٹنا، ایک جگہ پڑا رہنا۔ ـــ أَلْفَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پایا۔ أَلْفَاهُ إِلْفَاءً (افعال) پانا۔

ضُجَعَةٌ: اسم مبالغہ، سست وکاہل، بہت لیٹنے والا۔ ضَجَعَ ضَجْعًا (ف) پہلو پر لیٹنا۔

نُوَمَةٌ: اسم مبالغہ، نیند کا پتلا، بہت سونے والا، بڑا نیستی۔ نَامَ نَوْمًا (س) سونا۔

صَحِبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں ساتھ ہوئی۔ صَحِبَهٗ صُحْبَةً (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

رِيَاشٌ: عمدہ کپڑے۔ واحد: رِيشٌ، وَهُوَ جَمْعُ رِيشَةٍ۔ رَاشَهٗ رَيْشًا (ض) لباس پہنانا۔

زِيٌّ: ہیئت، صورت، لباس۔ جمع: أَزْيَاءٌ. تَزَيَّا بكذا (تفعل) شکل اختیار کرنا۔ روپ اختیار کرنا۔

أَثَاثٌ: واحد: أَثَاثَةٌ، آرائشی سامان، فرنیچر، فرش وغیرہ (۲) مال ومتاع۔ جمع: أُثُثٌ۔

رِيٌّ: رونق، حسن ظاہری۔ رَوِيَ الشَّجَرُ رَيًّا وَرِيًّا (س) سرسبز ہونا۔

مَابَرِحَ: فعل ناقص، برابر، لگاتار۔ مَابَرِحَ يَبِيْعُ: وہ فروخت کرتا رہا۔ مَابَرِحَ يُتْلِفُ: وہ ضائع کرتا رہا۔

هَضْمٌ: نقصان۔ هَضَمَ الشيئَ هَضْمًا (ض) توڑنا، مراد: ضائع کرنا۔

خَضْمٌ: مصدر از خَضِمَ الطَّعَامَ خَضْمًا (س، ض) کھانا، ہڑپ کرنا، نگلنا۔

قَضْمٌ: مصدر از قَضَمَ الشيئَ قَضْمًا (ض) چبانا۔ دانتوں سے کاٹنا۔

مَزَّقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برباد کردیا۔ مَزَّقَهٗ (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا (۲) تباہ وبرباد کرنا۔

مَالِي: مَا اسم موصول بمعنی اَلَّذِي ـــ بِأَسْرِهٖ: سب کا سب، تمام، پورا۔

أَنسا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھلا دیا۔ أَنسَاهُ الشيئ (افعال) فراموش کرانا۔

رَاحَةٌ: آرام، راحت وسکون۔ رَاحَ لِلأَمرِ رَاحَةً (ن) خوش ہونا، ہشاش بشاش ہونا۔

غَادَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھوڑ دیا۔ غَادَرَهُ مُغَادَرَةً (مفاعلت) چھوڑنا۔

أَنقٰى: اسم تفضیل، زیادہ صاف۔ نَقِيَ نَقَاءً (س) صاف ہونا۔

رَاحَةٌ: ہتھیلی۔ جمع: رَاحٌ ۔۔۔ يَاهٰذَا إِنَّهُ: ارے بندۂ خدا بات یہ ہے کہ۔

مَخبَأٌ: اسم ظرف، چھپانے کی جگہ، جمع: مَخَابِئ. خَبَأَهُ خَبئًا (ف) چھپانا۔ (۲) مصدر میمی بمعنی خَبءٌ.

بُؤسٌ: غربت، تنگ حالی۔ بَئِسَ بَأسًا وَبُؤسًا (س) محتاج وغریب ہونا۔ بدحال ہونا۔

لَامَخبَأَ بَعدَ بُؤسٍ: مطلب یہ ہے کہ: لوگ مال کو اس لیے چھپا کر رکھتے ہیں کہ ضرورت کے وقت کام آئے اور اب ہم محتاج اور غریب ہیں، اگر راز کی ایسی کوئی چیز یا ایسا کوئی فن رکھتے ہو، جس کے ذریعہ مال حاصل ہو سکے، اُسے نکالو، چھپا کر مت رکھو۔

لَاعِطرَ بَعدَ عَرُوسٍ: یہ ایک کہاوت ہے جو کسی چیز کے، ضرورت کے وقت سے، مؤخر کرنے کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس کہاوت کا پس منظر یہ ہے: مسماۃ ''اسماء بنت عبداللہ'' کے شوہر کا نام ''عروس'' تھا، جو بہت ہی اچھا آدمی تھا، سوئے اتفاق اس کا جلدی انتقال ہو گیا، اس کے بعد عروس کے بھائی نوفل نے اس سے نکاح کر لیا، یہ بہت بخیل اور گندہ دہن تھا۔ ایک دن دونوں میاں بیوی ''عروس'' کی قبر کے پاس سے گذر رہے تھے، بیوی اپنے شوہر کی یاد میں رونے لگی اور اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اس کے عمدہ اوصاف بیان کرنے لگی اور جدید شوہر پر تعریض کرنے لگی، شوہر نے سختی کے ساتھ کہا: اٹھو، چلو، یہاں نہ ٹھہرو۔ جب وہ اٹھی، تو عطر کی شیشی قبر کے پاس گر گئی، شوہر نے کہا: اسے اٹھالو۔ عورت نے جواب دیا کہ ''لَاعِطرَ بَعدَ العَرُوسِ'' یعنی زیب وزینت اور خوشبو وغیرہ لگانا عروس (سابق شوہر) کے بعد ختم ہو گیا: اب کیا آرائش اور کیا عطر لگانا۔ اُسی وقت سے یہ کہاوت مشہور ہو گئی...... بعض نے پس منظر اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی، عورت کی طبیعت پر کچھ گرانی محسوس ہوئی، تو اس شخص نے عورت سے کہا کہ أَينَ عِطرُكَ: یعنی تیرا عطر کہاں ہے، جس سے تیری گرانی دور ہو، عورت نے جواب دیا: خَبَأتُهُ لِغَيرِ هٰذَا الوَقتِ: یعنی اس عطر کو میں نے کسی دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑا ہے، مرد نے کہا: لَايُخبَأُ العِطرُ بَعدَ العَرُوسِ: دلہن بننے کے بعد عطر چھپایا نہیں جاتا، یعنی عطر لگانے کا وقت تو یہی ہے، پھر اور کونسا وقت ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ اپنے ہنر کو بوقتِ حاجت کام میں لا، بعد میں یہ ہنر کیا فائدہ دے گا۔

صَناعَة: ہنر، کاریگری (۲) پیشہ (۳) وہ علم وفن جس میں انسان مہارت حاصل کر کے اُسے پیشہ اور مشغلہ بنالے۔ بعض کے نزدیک محسوسات کے لیے صَناعة ہے اور معنویات کے لیے صِناعَة. جمع: صناعَات، وَصَنائِعُ. صَنِعَ صَنعًا (س) کاریگر ہونا۔ کسی کام میں ماہر ہونا۔

اِجْتَنِ: امر حاضر معروف، تو حاصل کر۔ اِجْتَنَى الشمرة اِجْتِناءً (افتعال) پھل توڑنا (۲) حاصل کرنا۔

بَرَاعَة: مہارت، کمال، فوقیت۔ بَرُعَ بَرَاعَةً (ک) ماہر ہونا۔ صاحب کمال ہونا۔

فَزَعَمَ أَنَّ صِنَاعَتَهُ قَدْ رُمِيَتْ بِالْكَسَادِ، لِمَا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ، وَلِي مِنْهُ سُلَالَةٌ، كَأَنَّهُ خِلَالَةٌ، وَكِلَانَا مَا يَنَالُ مَعَهُ شُبْعَةً، وَلَا تَرْقَأُ لَا مِنَ الطَّوَى دَمْعَةٌ، وَقَدْ قُدْتُهُ إِلَيْكَ، وَأَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ، لِتَعْجُمَ عُودَ دَعْوَاهُ، وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ. فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: قَدْ وَعَيْتُ قَصَصَ عِرْسِكَ، فَبَرْهِنِ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ، وَإِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ، وَأَمَرْتُ بِحَبْسِكَ؛ فَأَطْرَقَ إِطْرَاقَ الْأُفْعُوَانِ، ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ، وَقَالَ:

ترجمہ: تو اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا پیشہ زمین پر فساد پھیلنے کی وجہ سے کساد بازاری کا شکار ہو گیا ہے (یا کہ اس کے پیشہ کو عدم مقبولیت کا تیر لگ گیا ہے)۔ اور میرا اس سے ایک بچہ بھی ہے، ایسا جیسے تنکا ہو، ہم میں سے کوئی بھی اس (بچہ) کے ساتھ پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتا اور نہ شدتِ بھوک سے بچہ کا آنسو تھمتا ہے، میں اسے آپ کے پاس کھینچ کر لائی ہوں اور آپ کی خدمت میں اسے حاضر کیا ہے؛ تاکہ آپ اس کے دعوے کی حقیقت جانچیں۔ اور ہمارے درمیان وہ فیصلہ کریں، جو خدا آپ کو القاء کرے۔ پس قاضی اس بوڑھے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا: میں نے تیری بیوی کا بیان محفوظ کر لیا ہے؛ اس لیے اب تو اپنے متعلق دلیل پیش کر؛ ورنہ میں تیرا فریب ظاہر کردوں گا اور تجھے قید کرنے کا حکم دیدوں گا۔ تو اس نے سانپ کی طرح سر جھکایا، پھر سخت لڑائی کے لیے تیار ہو گیا اور کہا:

تحقیق: زَعَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دعویٰ کیا۔ زَعَمَ زَعْمًا (ف) بے حقیقت دعویٰ کرنا۔

رُمِيَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، اسے تیر لگ گیا۔ رَمَى الصَّيْدَ رَمْيًا (ض) تیر مارنا۔

كَسَادٌ: مندا پن، کساد بازاری۔ نامقبولیت۔ كَسَدَ السُّوْقُ كَسَادًا (ن،ض) بازار مندا ہونا۔

سُلَالَةٌ: خلاصہ، نچوڑ۔ فُعَالَةٌ بمعنی مفعول، نکالا ہوا۔ مراد: بچہ۔ لِأَنَّهُ سُلَّ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ، سَلَّهُ مِنَ الشَّيْءِ سَلًّا (ن) آہستہ سے نکالنا۔ کھینچ کر نکالنا۔

خِلَالَةٌ: تنکا، مراد: دبلا پتلا۔ جمع: خِلَالٌ ــ كِلَانَا: ہم میں سے کوئی، أي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ.

يَنَالُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پاتا ہے۔ نَالَ الشَّيْئَ نَيْلًا (ض،س) پانا۔ حاصل کرنا۔

شُبْعَةٌ: پیٹ بھر چیز۔ بقدر کفایت کھانا۔ جمع: شُبَعٌ. شَبِعَ شَبْعًا (س) شکم سیر ہونا۔

لَا تَرْقَأُ: مضارع منفی واحد مؤنث غائب، وہ نہیں تھمتا ہے۔ رَقَأَ الدَّمْعُ رَقْئًا (ف) آنسو تھمنا۔

طَوًى: بھوک۔ مصدر از طَوِيَ فُلَانٌ طَوًى (س) بھوکا ہونا۔

قُدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھینچا۔ قَادَ قَوْدًا وَقِيَادَةً (ن) آگے سے کھینچنا۔

تَعْجُمُ: مضارع واحد مذکر حاضر، آپ جانچیں۔ عَجَمَ عُوْدَهُ عَجْمًا (ن) آزمانا۔ جانچنا۔

عُوْدٌ: لکڑی (۲) ایک قسم کی خوشبو۔ مراد: اصلیت۔ حقیقت۔ جمع: أَعْوَادٌ وَعِيْدَانٌ.

وَعَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے محفوظ کر لیا۔ وَعَى الحديثَ وَعْيًا (ض) محفوظ کر لینا۔

قَصَصٌ: بیان واقعہ، بیان کردہ خبر۔ قَصَّ الْقِصَّةَ قَصًّا وَقَصَصًا (ن) واقعہ بیان کرنا۔

بَرْهِنْ: امر حاضر معروف، تو دلیل پیش کر۔ بَرْهَنَ عنه بَرْهَنَةً (باب بعثرة) دلیل بیان کرنا۔

لَبْسٌ: تلبیس، مکروفریب (۲) التباس، اشتباہ، لَبَسَ لَبْسًا (ض) خلط ملط کرنا۔ مشتبہ اور پیچیدہ بنانا۔

أَطْرَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سر جھکایا۔ أَطْرَقَ إِطْرَاقًا (افعال) سر جھکا کر خاموش رہنا۔

أُفْعُوَانٌ: نر زہریلا سانپ۔ اژدھا۔ جمع: أَفَاعِيْ.

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہو گیا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ تَشْمِيْرًا (تفعیل) تیار و آمادہ ہونا۔

حَرْبٌ عَوَانٌ: زبردست لڑائی، سخت جنگ۔ عَوَانٌ: ادھیڑ عمر والا۔ جمع: عُوْنٌ.

---

(۱) اِسْمَعْ حَدِيْثِيْ فَإِنَّهُ عَجَبٌ ۞ يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهِ وَيُنْتَحَبُ

(۲) أَنَا امْرُؤٌ لَيْسَ فِيْ خَصَائِصِهِ ۞ عَيْبٌ وَلَا فِيْ فَخَارِهِ رِيَبُ

(۳) سَرُوْجُ دَارِيَ الَّتِيْ وُلِدْتُ بِهَا ۞ وَالْأَصْلُ غَسَّانُ حِيْنَ أَنْتَسِبُ

(٤) وَشُغْلِيَ الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِي الْـ ۞ عِلْمِ طِلَابِيْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

(۵) وَرَأْسُ مَالِيْ سِحْرُ الْكَلَامِ الَّذِيْ ۞ مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيْضُ وَالْخُطَبُ

(۶) أَغُوصُ فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ فَأَخْـ ۞ ـتَارُ اللَّآلِي مِنْهَا وَأَنْتَخِبُ

(۷) وَأَجْتَنِي الْيَانِعَ الْجَنِيَّ مِنَ الْقَوْلِ ۞ وَغَيْرِي لِلْعُوْدِ يَحْتَطِبُ

(۸) وَآخُذُ اللَّفْظَ فِضَّةً فَإِذَا ۞ مَا صُغْتُهُ قِيْلَ إِنَّهُ ذَهَبُ

(۹) وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ أَمْتَرِي نَشَبًا ۞ بِالْأَدَبِ الْمُقْتَنَى وَأَحْتَلِبُ

(۱۰) وَيَمْتَطِي أَخْمَصِي لِحُرْمَتِهِ ۞ مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

(۱۱) وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ إِلَى ۞ رَبْعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

(۱۲) فَالْيَوْمَ مَنْ يَعْلَقُ الرَّجَاءُ بِهِ ۞ أَكْسَدُ شَيْءٍ فِي سُوْقِهِ الْأَدَبُ

(۱۳) لَا عِرْضُ أَبْنَائِهِ يُصَانُ وَلَا ۞ يُرْقَبُ فِيهِمْ إِلٌّ وَلَا نَسَبُ

(۱۴) كَأَنَّهُمْ فِي عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ۞ يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

(۱۵) فَحَارَ لُبِّي لِمَا مُنِيْتُ بِهِ ۞ مِنَ اللَّيَالِي وَصَرْفُهَا عَجَبُ

(۱۶) وَضَاقَ ذَرْعِي لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِي ۞ وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُوْمُ وَالْكُرَبُ

ترجمہ: ① تم میری بات سنو، کیونکہ وہ تعجب خیز ہے، اس کے بیان پر ہنسا جاتا ہے اور رویا جاتا ہے۔ ② میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جس کی خصوصیات میں کوئی عیب نہیں اور جس کی عظمت میں کوئی شک نہیں۔ ③ سروج میرا وہ وطن ہے، جس میں میں پیدا ہوا۔ اور جس وقت نسب بیان کرتا ہوں، تو قبیلۂ غسان خاندان ہوتا ہے۔ ④ میرا مشغلہ درس ہے اور علم میں تبحر حاصل کرنا میری خواہش ہے اور بڑی ہی خوب خواہش ہے۔ ⑤ میرا سرمایہ وہ جادو بیانی ہے، جس سے اشعار اور تقریریں تیار کی جاتی ہیں۔ ⑥ میں دریائے فصاحت میں غوطہ لگاتا ہوں، تو اس میں سے موتی چن لیتا ہوں اور چھانٹ لیتا ہوں۔ ⑦ میں کلام کے تازہ پختہ پھل توڑتا ہوں اور میرے سوا دوسرے لکڑیاں حاصل کرتے ہیں۔ ⑧ میں لفظ کو چاندی کی شکل میں لیتا ہوں؛ لیکن جب میں اس کو گھڑتا ہوں، تو کہا جاتا ہے کہ یہ سونا ہے۔ ⑨ میں پہلے حاصل کردہ علم ادب (یا منتخب ادب) کے ذریعہ، مال حاصل کیا کرتا تھا اور کمایا کرتا تھا۔ ⑩ میرا پیر اپنی (یا اُس ادب کی) عزت کے باعث، ایسے بلند رتبوں پر چڑھتا تھا کہ جن کے اوپر دوسرے رتبے نہیں۔ ⑪ بہت سی دفعہ میرے مکان پر عطیات بھیجے گئے؛ لیکن میں ہر ہبہ کرنے والے سے خوش نہیں ہوا۔ ⑫ پس آج کے زمانے میں وہ لوگ جن سے امید قائم ہو، (دوسرا ترجمہ: پس آج کے زمانے میں کون ہے جس کے ساتھ امید قائم ہو) ان کے بازار میں سب سے کھوٹی شے ادب

ہے۔ (۱۳) نہ ابنائے ادب کی آبرو محفوظ رکھی جاتی ہے اور نہ ان کے بارے میں کوئی رشتہ اور ذریعہ ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ (۱۴) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ (ابنائے ادب) ان لوگوں کے صحنوں میں مردار ہوں کہ جن کے تعفن سے بُعد اختیار کیا جاتا ہے اور پرہیز کیا جاتا ہے۔ (۱۵) پس میری عقل حیران ہے ان حوادث زمانہ کی وجہ سے، جن میں میں مبتلا ہوں۔ اور اس زمانہ کی گردش عجیب وغریب ہے۔ (۱۶) میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اپنی تنگدستی کے باعث۔ اور غم اور بے چینیاں مجھ پر حملہ آور ہو گئی ہیں۔

تحقیق: يُنْتَحَبُ: مضارع مجہول، اسے رویا جاتا ہے۔ اِنْتِحَابٌ (افتعال) رونا پیٹنا۔

خَصَائِصُ: واحد: خَصِيْصَةٌ: امتیازی وصف، خَصَّهُ بِكَذَا خُصُوْصًا (ن) خاص کرنا، ترجیح دینا۔

فَخَارٌ: عظمت، عزت، فخر۔ فَخَرَ الرَّجُلُ فَخْرًا و فَخَارًا (ف) فخر کرنا۔ فوقیت جتانا۔

رِيَبٌ: واحد: رِيْبَةٌ: گمان، شک، تہمت۔ رَابَهُ رَيْبًا وَرِيْبَةً (ض) شک میں ڈالنا۔

أَنْتَسِبُ: مضارع واحد متکلم، میں نسب بیان کرتا ہوں۔ اِنْتِسَابٌ (افتعال) نسب بیان کرنا۔ بتانا۔

تَبَحُّرٌ: مصدر از تَبَحَّرَ فِي الْعِلْمِ (تفعل) ماہر ہونا۔ علم کے تمام گوشوں سے واقف ہونا۔

طِلَابٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: مطلوب، خواہش۔ طَالَبَهُ مُطَالَبَةً وَطِلَابًا: مطالبہ کرنا، حق مانگنا۔ ـــــ رَأْسُ مَالٍ: سرمایہ۔ اصل رقم۔ ـــــ سِحْرُ الْكَلَامِ: جادو بیانی، مراد: فصاحتِ کلام۔

سِحْرٌ: جادو، سَحَرَهُ بِكَلَامِهِ سِحْرًا (ف) اپنی باتوں سے مسحور کرنا۔ متاثر کرنا۔

يُصَاغُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ تیار کی جاتی ہے۔ صَاغَ الْكَلَامَ صَوْغًا وَصِيَاغَةً (ن) کلام کو مرتب ومزین کرنا، شاندار بنانا، فصاحت وبلاغت کے سانچے میں ڈھالنا۔

قَرِيْضٌ: فعیل بمعنی مفعول: مَقْرُوْضٌ: شعر۔ قَرَضَ الشِّعْرَ قَرْضًا (ض) شعر کہنا۔ نظم تیار کرنا۔

خُطَبٌ: واحد: خُطْبَةٌ: تقریر، وعظ، خطبہ۔ خَطَبَهُ خُطْبَةً وَخَطَابَةً (ن) تقریر کرنا۔ وعظ کہنا۔

أَغُوْصُ: مضارع واحد متکلم، میں غوطہ لگاتا ہوں۔ غَاصَ فِي الْمَاءِ غَوْصًا (ن) غوطہ لگانا۔

لُجَّةٌ: دریا، سمندر کی موج۔ جمع: لُجَجٌ۔ لُجَّةُ الْبَيَانِ: دریائے فصاحت۔

يَانِعٌ: اسم فاعل، پکا، پختہ۔ يَنَعَ الثَّمَرُ يَيْنَعُ يَنْعًا (ف) پھل کا پک کر توڑنے کے قابل ہو جانا۔

جَنِيٌّ: تازہ ٹوٹا ہوا پھل۔ فَعِيْلٌ بمعنی مفعول: مَجْنِيٌّ۔ جَنَى الثَّمَرَةَ جَنًى وَجَنْيًا (ض) پھل توڑنا۔

يَخْتَطِبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ لکڑیاں چنتا ہے۔ اِخْتِطَابٌ (افتعال) لکڑیاں چننا۔

أَمْتَرِيْ: مضارع متکلم، میں حاصل کرتا ہوں۔ اِمْتَرَى النَّاقَةَ (افتعال) دودھ نکالنا، مجازاً: حاصل کرنا۔

نَشَبٌ: مال، جائداد۔ نَشِبَ فِي الشَّيْئِ نَشَبًا و نُشُوْبًا (س) کسی چیز میں اٹک جانا۔ لگ جانا۔ چمٹ جانا۔ مال کو نشب اسی لیے کہتے ہیں کہ دل اس میں اٹکا رہتا ہے۔

مُقْتَنٰى: اسم مفعول، حاصل شدہ، جمع کردہ۔ اِقْتَنى الشيئ (افتعال) حاصل کرنا، کارآمد چیز جمع کرنا۔

اَلْأَدَبُ الْمُقْتَنٰى: جمع کردہ ادب، حاصل شدہ ادب۔ — بعض نسخوں میں مُنْتَقٰى ہے: اِنْتَقى الشيئَ: پسند کرنا، چننا، الأدَبُ الْمُنْتَقٰى پسندیدہ ادب۔ منتخب ادب۔

أَجْتَلِبُ: مضارع واحد متکلم، میں جمع کرتا ہوں۔ اِجْتَلَب الشيئَ (افتعال) کمانا، حاصل کرنا۔ بعض نسخوں میں أَحْتَلِبُ: ہے، احْتَلَبَهُ (افتعال) دودھ نکالنا، مجازاً: حاصل کرنا۔

يَمْتَطِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چڑھتا ہے۔ اِمْتَطى الدَّابَّةَ (افتعال) چڑھنا، سوار ہونا۔

أَخْمَصُ: پیر کا تلوا، پیر کا نچلا، بیچ کا حصہ جو زمین کو نہیں لگتا، مراد: مطلقاً پیر۔ جمع: أَخَامِصُ۔

زُفَّتْ: ماضی مجہول، وہ بھیجی گئی۔ زَفَّهُ إِلَيْهِ زَفًّا و زِفَافًا (ن) کسی کے پاس بہترین چیز بھیجنا۔ زَفَّ الْعَرُوْسَ إِلَى زَوْجِهَا۔ دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔ — الصِّلَاتُ: واحد: صِلَةٌ: عطیہ، انعام۔

رَبْعٌ: مکان۔ جمع: رُبُوْعٌ۔ رَبَعَ بِالْمَكَانِ رَبْعًا و رُبُوْعًا (ف) ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔

مَنْ: اسم موصول، اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔ ترجمہ دونوں اعتبار سے کیا گیا ہے۔

يَعْلَقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ قائم ہے، عَلِقَ بِهِ عَلَقًا (س) متعلق ہونا۔ وابستہ ہونا۔

رَجَاءٌ: امید۔ رَجَاهُ رَجْوًا و رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔ پر امید ہونا۔

أَكْسَدُ: اسم تفضیل، سب سے کھوٹی، مندی۔ كَسَدَ السُّوْقُ كَسَادًا (ن) بازار مندا ہونا۔

يُصَانُ: مضارع مجہول، وہ محفوظ رکھی جاتی ہے۔ صَانَ عِرْضَهُ صَوْنًا (ن) آبرو بچانا۔ محفوظ رکھنا۔

يُرْقَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ رَقَبَهُ رَقْبًا و رُقُوْبًا (ن) نظر رکھنا۔

إِلٌّ: رشتہ، قرابت، تعلق — سَبَبٌ: ذریعہ، وسیلہ، جمع: أَسْبَابٌ۔ — عِرَاصٌ: واحد: عَرْصَةٌ: صحن خانہ۔ — جِيَفٌ: واحد: جِيفَةٌ: مردار جانور۔ جَافَ الشيئُ جَيْفًا (ض) بدبودار ہونا۔ سڑنا۔

يُبْعَدُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، بُعد اختیار کیا جاتا ہے۔ بَعُدَ بُعْدًا (ک) و بَعِدَ بَعَدًا (س) دور ہونا۔

نَتْنٌ: تعفن، بدبو۔ نَتَنَ نَتْنًا (ض، ک) بدبودار ہونا۔ سڑنا۔ متعفن ہونا۔

حَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ حیران ہے۔ حَارَ فِي الْأَمْرِ حَيْرًا و حَيَرَانًا (ف) حیران ہونا۔

لُبٌّ: جوہر، عقل۔ جمع: أَلْبَابٌ۔ — مُنِيْتُ: ماضی مجہول، میں مبتلا ہوں۔ مُنِيَ بِكَذَا مَنْيًا (ض) کسی

چیز میں مبتلا ہونا۔ بِہٖ: میں ضمیر ''مَا'' اسم موصول کی طرف راجع ہے۔ اور مِنَ اللَّيَالِيْ: مَا کا بیان ہے۔

لَيَالِيْ: واحد: لَيْلٌ: رات، یا حوادثِ زمانہ۔ اگر یہاں رات مراد ہے، تو مِنْ: ابتدائیہ ہوگا اور ترجمہ ہوگا: میری عقل حیران ہے، اُن مسائل کی وجہ سے جن میں میں مبتلا کیا گیا ہوں راتوں کی طرف سے۔ اور اگر مراد حوادثِ زمانہ ہیں، جیسا کہ عربوں کا خیال تھا کہ حوادث رات ہی میں آتے ہیں، تو اس صورت میں مِنْ: بیانیہ ہوگا ترجمہ شعر کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

صَرْفٌ: گردش، صَرْفُ اللَّيَالِيْ: گردشِ زمانہ۔ جمع: صُرُوْفٌ. صَرَفَ صَرْفًا (ض) بدلنا۔

ضَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تنگ ہوگیا۔ ضَاقَ ضِيْقًا (ض) تنگ ہونا۔

ذَرْعٌ: بازو، ہاتھ۔ مراد: سینہ، دل۔ جمع: أَذْرُعٌ وذُرُوْعٌ. ضَاقَ ذَرْعًا: تنگ دل ہونا۔ پریشان ہونا۔

ذَاتُ الْيَدِ: مال، ضِيْقُ ذَاتِ الْيَدِ: تنگدستی۔ ——— سَاوَرَتْ: ماضی، وہ حملہ آور ہوگئی۔ سَاوَرَهٗ مُسَاوَرَةً: حملہ آور ہونا۔ سَاوَرَتْهُ الْهُمُوْمُ: دماغ پر غم سوار ہونا۔

كُرَبٌ: واحد: كُرْبَةٌ: بے چینی، پریشانی۔ كَرَبَ كَرْبًا (ن) بے چین بنانا، پریشان کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) اِسْمَعْ: فعل بافاعل، حَدِيْثِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فَـ: تعلیلیہ، إِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، هٗ: ضمیر: اسم، عَجَبٌ: موصوف، يُضْحِكُ: فعل با نائب فاعل، مِنْ شَرْحِهٖ: متعلق، يُضْحِكُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، يُنْتَحَبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ إِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) أَنَا: مبتدا، اِمْرُؤٌ: موصوف، لَيْسَ: فعل ناقص، فِيْ خَصَائِصِهٖ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، عَيْبٌ: اسم مؤخر، لَيْسَ: اپنے اسم مؤخر و خبر مقدم سے مل کر صفت، اِمْرُؤٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرفِ عطف، لَا: مشابہ بلیس، فِيْ فَخَارِهٖ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، رِيَبٌ: اسم مؤخر۔ لَا: مشابہ بلیس اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) سُرُوْجُ: مبتدا، دَارِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، اَلَّتِيْ: اسم موصول، وُلِدْتُ: فعل بافاعل، بِهَا:

متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرفِ عطف، اَلْاَصْلُ: ذوالحال، حِيْنَ: ظرف مضاف، اَنْتَسِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ حِيْنَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا كَائِنًا: کا۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، غَسَّانُ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) واو: عاطفہ، شُغْلِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا، اَلدَّرْسُ: خبر، مبتدا خبر سے مل معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلتَّبَحُّرُ: مصدر، فِي الْعِلْمِ: متعلق۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا۔ طِلَابِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

واو: استینافیہ، حَبَّ: فعل، ذَا: فاعل، اَلطَّلَبُ: مخصوص بالمدح، حَبَّ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) واو: حرفِ عطف، رَأْسُ مَالِيْ: بترکیبِ اضافی مبتدا۔ سِحْرُ: مضاف، اَلْكَلَامُ: موصوف، اَلَّذِيْ: اسم موصول، مِنْهُ: متعلق مقدم ہوا يُصَاغُ: کے۔ يُصَاغُ: فعل، اَلْقَرِيْضُ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلْخُطَبُ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف، نائب فاعل۔ يُصَاغُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) اَغُوْصُ: فعل بافاعل، فِيْ لُجَّةِ الْبَيَانِ: متعلق، اَغُوْصُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ فا: عاطفہ تفریعیہ، اَخْتَارُ: فعل بافاعل، اَللَّآلِيْ: مفعول بہ، مِنْهَا: متعلق۔ اَخْتَارُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَنْتَخِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷) واو: عاطفہ، اَجْتَنِيْ: فعل بافاعل، اَلْيَانِعَ: موصوف، اَلْجَنِيَّ: صفت، موصوف باصفت ذوالحال، مِنَ الْقَوْلِ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، اَجْتَنِيْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، غَيْرِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا، لِلْعُوْدِ: متعلق مقدم ہوا يَحْتَطِبُ: کے۔ يَحْتَطِبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ: "الإِسْكَنْدَرَانِيَّةُ"

(۸) واو: حرفِ عطف، آخُذُ: فعل بافاعل، اَللَّفْظَ: ممیز، فِضَّةً: تمیز، ممیز باتمیز مفعول بہ، آخُذُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ فَا: عاطفہ، اِذَامَا: حرفِ شرط، صُغْتُهُ: فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر شرط، قِيلَ: فعل بانائب فاعل قول۔ اِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، ہٗ: ضمیر اسم، ذَهَبٌ: خبر، اِنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول، مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۹) واو: عاطفہ، كُنْتُ: فعل ناقص بااسم، مِنْ قَبْلُ: متعلق مقدم ہوا اُمْتَرِيْ: کا، اُمْتَرِيْ: فعل بافاعل، نَشَبًا: مفعول بہ، بَالْاَدَبِ الْمُنْتَقٰى: متعلق ثانی ہوا اُمْتَرِيْ: کا۔ اُمْتَرِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، أَجْتَلِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر، كُنْتُ: اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۰) واو: حرفِ عطف، يَمْتَطِيْ: فعل، أَخْمَصِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر فاعل، لِحُرْمَتِهِ: متعلق، مَرَاتِبًا: موصوف، لَيْسَ: فعل ناقص، فَوْقَهَا: مفعول فیہ ہوا ثَابِتًا: کا۔ ثَابِتًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، رُتَبٌ: اسم مؤخر، لَيْسَ: اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر صفت، مَرَاتِبًا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، يَمْتَطِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) طَالَ: فعل ماضی، مَا: کافہ، زُلْتُ: فعل، اَلصَّلَاتُ: نائب فاعل، اِلٰى رَبْعِيْ: متعلق، زُلْتُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، فَـا: عاطفہ تفریعیہ، لَـمْ أَرْضَ: فعل بافاعل، كُـلُّ: مضاف، مَنْ: اسم موصول، يَهَبُ: فعل بافاعل صلہ، اسم موصول باصلہ مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ)۔ لَمْ أَرْضَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۲) فَا: تفریعیہ، اَلْيَوْمَ: مفعول فیہ مقدم، مَنْ: اسم موصول، يَعْلَقُ: فعل، اَلرَّجَاءُ: فاعل، بِهِ: متعلق، يَعْلَقُ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر مبتدا۔ أَكْسَدُ: اسم تفضیل مضاف، شَيْءٍ: مضاف الیہ، فِيْ سُوْقِهِ: متعلق، أَكْسَدُ: مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، اَلْاَدَبُ: خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: دوسری ترکیب اس طرح بھی ہوسکتی ہے: مَنْ: استفہامیہ مبتدا۔ يَعْلَقُ الرَّجَاءُ بِهِ: خبر، اس صورت میں أَكْسَدُ شَيْءٍ: دوسرا جملہ اسمیہ بمنزلۂ علت کے ہوگا۔

(۱۳) لَا: نافیہ، عِرْضُ أَبْنَائِهِ: بترکیبِ اضافی مبتدا۔ يُصَانُ: فعل بانائب فاعل خبر، مبتدا، خبر سے مل کر

معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا يُرْقَبُ: فعل، فِيْهِمْ: متعلق، إِلٌّ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ، سَبَبٌ: معطوف، معطوف معطوف علیہ با معطوف نائب فاعل، لَا يُرْقَبُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۴) كَأَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، هُمْ: ضمیر اسم، فِي عِراصِهِمْ: متعلق ہوا كَائِنَةً: کے، كَائِنَةً: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال مقدم۔ جِيَفٌ: موصوف، يُبْعَدُ: فعل با نائب فاعل، مِنْ نَتْنِهَا: متعلق۔ يُبْعَدُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، يُجْتَنَبُ: فعل با نائب فاعل، معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، جِيَفٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر ذو الحال مؤخر، ذو الحال حال سے مل کر خبر، كَأَنَّ: اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۵) فَا: تفریعیہ، حَارَ: فعل، لُبِّيْ: فاعل، لَام: حرفِ جار، مَا: اسم موصول، مُنِيْتُ: فعل بافاعل، بِهِ: متعلق، مُنِيْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ ذو الحال، مِنَ اللَّيَالِيْ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا حَارَ: کے۔ حَارَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وصرفها عجبٌ: واو: مستانفہ، صَرْفُهَا: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، عَجَبٌ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

(۱۶) واو: عاطفہ، ضَاقَ: فعل، ذَرْعِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر فاعل۔ لام: حرفِ جار، ضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ: بترکیبِ اضافی مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا ضَاقَ: کے۔ ضَاقَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، سَاوَرَتْ: فعل، نون وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ، اَلْهُمُوْمُ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلْكُرَبُ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف فاعل، سَاوَرَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

---

(۱۷) وَقَادَنِيْ دَهْرِي الْمُلِيْمُ إِلٰى ۞ سُ أُرْزِكِ مَا يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

(۱۸) فَبِعْتُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لِيْ سَبَدٌ ۞ وَلَا بَتَاتٌ إِلَيْهِ أَنْقَلِبُ

(۱۹) وَادَّنْتُ حَتّٰى أَثْقَلَتْ سَالِفَتِيْ ۞ بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُوْنِهِ الْعَطَبُ

(۲۰) ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشٰى عَلٰى سَغَبٍ ۞ خَمْسًا فَلَمَّا أَمَضَّنِيَ السَّغَبُ

(۲۱) لَمْ أَرَ إِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا ۞ أَجُولُ فِي بَيْعِهِ وَأَضْطَرِبُ

(۲۲) فَجُلْتُ فِيهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ ۞ وَالْعَيْنُ عَبْرَى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

(۲۳) وَمَا تَجَاوَزْتُ إِذْ عَبِثْتُ بِهِ ۞ حَدَّ التَّرَاضِي فَيَحْدُثَ الْغَضَبُ

(۲٤) فَإِنْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا ۞ أَنَّ بَنَانِي بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

(۲۵) أَوْ أَنَّنِي إِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا ۞ زَخْرَفْتُ قَوْلِي لِيَنْجَحَ الْأَرَبُ

(۲٦) فَوَ الَّذِي سَارَتِ الرِّفَاقُ إِلَى ۞ كَعْبَتِهِ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ

(۲۷) مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِي ۞ وَلَا شِعَارِي التَّمْوِيهُ وَالْكَذِبُ

(۲۸) وَلَا يَدِي مُذْ نَشَأْتُ نِيطَ بِهَا ۞ إِلَّا مَوَاضِي الْيَرَاعِ وَالْكُتُبُ

(۲۹) بَلْ فِكْرَتِي تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا ۞ كَفِّي وَشِعْرِيَ الْمَنْظُومُ لَا السُّخُبُ

(۳۰) فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ إِلَى ۞ مَا كُنْتُ أَحْوِي بِهَا وَأَجْتَلِبُ

(۳۱) فَأْذَنْ لِشَرْحِي كَمَا أَذِنْتَ لَهَا ۞ وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

ترجمہ: ⑰ اور میرا قابلِ ملامت زمانہ ایسے طریقے کو اختیار کرنے پر مجھے لے آیا ہے کہ جسے شرافتِ خاندانی معیوب سمجھتی ہے؛ ⑱ اس لیے میں نے فروختگی کی، حتی کہ میرے پاس کچھ مال نہ رہا۔ اور نہ ایسا سامان کہ جس کی طرف میں رجوع ہوں۔ ⑲ اور میں نے قرض لیا؛ حتی کہ اپنی گردن کو بوجھل بنا دیا، ایک ایسے قرض کے بوجھ سے کہ جس کے بغیر ہلاکت تھی۔ (یا ایسے قرض کے بوجھ سے کہ ہلاکت یعنی مرجانا اس سے کم ہے) ⑳ پھر میں نے آنتوں کو لپیٹا سخت بھوک پر پانچ روز تک؛ پس جب مجھے سخت بھوک نے پریشان کردیا، ㉑ تو میں نے اس کے جہیز کے سوا کوئی ایسا سامان نہ پایا، جسے بیچنے کے لیے پھیری لگاؤں اور پریشان ہوں؛ ㉒ اس لیے میں اس سامان کو لے کر گھوما، اس طرح کہ دل ناپسند کررہا تھا (اس بات کو) اور آنکھ اشک بار تھی، دل مغموم تھا۔ ㉓ اور میں نے جب اس جہیز کو ضائع کیا، تو میں نے باہمی رضامندی کی حد سے تجاوز نہیں کیا کہ ناراضگی پیدا ہو۔ ㉔ پس اگر اسے اس کے اس خیال نے غصہ دلایا ہے کہ میری انگلیاں موتی پرو کر مال حاصل کرتی ہیں، ㉕ یا یہ کہ میں نے جب اس سے رشتہ کا ارادہ کیا تھا، تو اپنی بات پر سچائی کا ملمع کیا تھا؛ تاکہ مقصد پورا ہوجائے، ㉖ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے کعبہ کی طرف ساتھیوں کا قافلہ چلے، جسے عمدہ قسم کے اونٹ لے کر دوڑیں، ㉗ پاک دامن عورتوں کو دھوکا دینا میری عادت نہیں ہے، اور نہ جھوٹ بولنا اور ملمع سازی کرنا میرا شیوہ ہے۔ ㉘ اور

جب سے میں پیدا ہوا، میرا ہاتھ ایسا نہیں ہے کہ اس سے وابستہ کی گئی ہو کوئی چیز، سوائے چلنے والے قلموں اور کتابوں کے؛ (۲۹) بلکہ میرا ذہن ہار تیار کرتا ہے؛ نہ کہ میرا ہاتھ اور میرا اشعر ہی نظم کی جانے والی شے ہے، نہ کہ گلے کے ہار۔ (۳۰) پس یہی ہے وہ پیشہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ میں اس کے ذریعہ مال جمع کیا کرتا تھا، اور حاصل کیا کرتا تھا۔ (۳۱) پس قاضی صاحب آپ میرے بیان پر توجہ دیجئے، جیسا کہ آپ نے اس عورت پر توجہ دی۔ اور آپ کسی بات کا انتظار نہ کیجئے اور جو مناسب ہو فیصلہ کیجئے۔

تحقیق: مُلِیْمٌ: اسم فاعل، قابلِ ملامت۔ اَلَامَ فُلَانٌ إِلَامَةً (افعال) قابلِ ملامت ہونا۔

سُلُوْكٌ: طریقہ، طرزِ عمل، برتاؤ۔ سَلَكَ سُلُوْكًا (ن) روش اختیار کرنا، راستہ پر چلنا۔

یَسْتَشِیْنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ معیوب سمجھتا ہے۔ اِسْتِشَانَةٌ: عیب دار سمجھنا، معیوب سمجھنا۔

حَسَبٌ: خاندانی شرافت۔ حَسُبَ الْإِنْسَانُ حَسَبًا (ک) شریف النسب ہونا۔ خاندانی شرافت والا ہونا۔۔۔۔ سَبَدٌ: تھوڑے بال۔ مراد: معمولی سرمایہ۔ جمع: أَسْبَادٌ.

بَتَاتٌ: گھر کا سامان (۲) زادِ راہ۔ سامانِ سفر۔ جمع: أَبِتَّةٌ. بَتَّهٗ بَتًّا وَبَتَاتًا (ن،ض) قطع کرنا۔ کاٹنا۔ زادِ راہ اور گھر کے سامان کو بتات اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دونوں منقطع ہو جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں۔

أَنْقَلِبُ: مضارع واحد متکلم، میں رجوع ہوں۔ اِنْقِلَابٌ (انفعال) لوٹنا، واپس ہونا، رجوع ہونا۔

اِدَّنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قرض لیا۔ اِدِّیَانٌ: قرض لینا (افتعال) یہ اصل میں اِدْتِیَانٌ ہے۔

أَثْقَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بوجھل بنا دیا۔ أَثْقَلَهٗ إِثْقَالًا (افعال) بوجھل بنانا، بوجھ ڈالنا۔

سَالِفَةٌ: گردن کا بالائی حصہ (۲) گردن۔ جمع: سَوَالِفُ.

حِمْلٌ: بوجھ۔ جمع: أَحْمَالٌ. حَمَلَهٗ حَمْلًا (ض) لادنا، بوجھ لادنا۔ دُوْنَ: بغیر (۲) کم۔

عَطَبٌ: ہلاکت، ضیاع، خرابی۔ عَطِبَ عَطَبًا (س) ہلاک ہونا۔ ضائع ہونا (۲) خراب ہونا۔

طَوَیْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے لپیٹا۔ طَوَی الشَّیْئَ طَیًّا (ض) لپیٹنا۔ موڑنا۔

حَشَا: آنتیں (۲) پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ جگر۔ پسلی۔ اوجھ وغیرہ مجازاً: پیٹ۔ جمع: أَحْشَاءٌ.

سَغَبٌ: بھوک، سَغِبَ سَغَبًا وَسُغُوْبًا (ن،س) بھوکا اور تھکا ہوا ہونا۔ سخت بھوک لگنا۔

أَمَضَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پریشان کر دیا۔ أَمَضَّهُ الشَّیْئُ إِمْضَاضًا (افعال) تکلیف پہنچانا۔

جِهَازٌ: دلہن کا جہیز، سامان۔ جمع: أَجْهِزَةٌ ۔۔۔ عَرَضٌ: سامان۔ مال۔ جمع: أَغْرَاضٌ.

أَجُوْلُ: مضارع، میں پھیری لگاؤں، جَالَ فِیْهِ جَوْلًا (ن) گھومنا، پھیری لگانا فِیْ: بمعنی لام۔

أَضْطَرِبُ: مضارع واحد متکلم، میں پریشان ہوں، اِضطِراب (افتعال) پریشان ہونا، بے چین ہونا۔

کَارِهَةٌ: اسم فاعل مؤنث، ناپسند کرنے والا۔ کَرِهَ الشیئ کُرْهًا و کَرَاهَةً (س) ناپسند کرنا۔ برا سمجھنا۔

عَبْرٰی: بروزن عَطْشٰی صفت مشبہ، اشک بار۔ عَبِرَ عَبْرًا (س) آنسو بہنا۔ اشک بار ہونا۔

مُکْتَئِبٌ: اسم فاعل، مغموم، غمگین۔ اِکْتِئَابٌ (افتعال) غمگین ہونا۔ شکستہ خاطر ہونا۔

عَبِثْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھیل بنایا۔ عَبِثَ بِهٖ عَبَثًا (س) کھیل بنانا۔ کھیلنا۔ مذاق کرنا۔

فَیَحْذُفُ: یہ منصوب ہے اس لیے کہ یہاں فا کے بعد أنْ ناصبہ مقدر ہے، اِذْ عَبِثْتُ کا جواب ہے۔

غَاظَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غصہ دلایا۔ غَاظَهٗ غَیْظًا (ض) غصہ دلانا۔ ناراض کرنا۔

تَوَهُّمٌ: خیال، گمان۔ تَوَهَّمَ الشَّیْئَ (تفعل) خیال کرنا۔ گمان کرنا۔

بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلیوں کے پورو ے، مجازاً: انگلیاں۔

تَکْتَسِبُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مال حاصل کرتی ہے۔ اِکْتِسَابٌ: مال حاصل کرنا، کمانا۔

عَزَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ عَزَمَ الْأَمْرَ عَزْمًا (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

خِطْبَةٌ: منگنی، سگائی۔ خَطَبَ فُلَانَةَ خَطْبًا وَ خِطْبَةً (ن) منگنی کرنا۔

زَخْرَفْتُ: ماضی، میں نے ملمع کیا۔ زَخْرَفَ الْقَوْلَ زَخْرَفَةً (باب بعثر) بات کو جھوٹ سے آراستہ کرنا۔

یَنْجَحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پورا ہو جائے۔ نَجَحَ الْأَرَبُ نَجْحًا (ف) مقصد پورا ہونا۔

أَرَبٌ: مقصد، ضرورت۔ جمع: آرَابٌ. أَرِبَ إلیه أَرَبًا (س) محتاج ہونا۔

رِفَاقٌ: واحد: رَفِیْقٌ: ساتھی، دوست۔ مراد: ہم سفر ساتھی (۲) واحد: رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔

تَسْتَحِثُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیز لے کر دوڑے۔ اِسْتَحَثَّهُ (استفعال) اُکسانا، مراد: تیزی کے ساتھ لے کر چلنا۔ ـــــ نُجُبٌ: واحد: نَجِیْبٌ: بہترین نسل کا اونٹ۔

مُحْصَنَاتٌ: واحد: مُحْصَنَةٌ: اسم مفعول، پاک دامن عورت۔ أَحْصَنَ (افعال) پاک دامن ہونا۔

شِعَارٌ: طرۂ امتیاز، شیوہ، نشانِ امتیاز۔ جمع: أَشْعِرَةٌ وَشِعَارَاتٌ.

تَمْوِیَةٌ: (تفعیل) ملمع سازی کرنا ـــ نَشَأْتُ: ماضی واحد متکلم، میں پیدا ہوا۔ نَشَأَ نَشْئًا (ف) پیدا ہونا۔

نِیْطَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ وابستہ کیا گیا۔ نَاطَ بِهٖ نَوْطًا (ن) وابستہ کرنا۔ متعلق کرنا۔

مَوَاضِیْ: واحد: مَاضِیْ: رواں، چلنے والا، اسم فاعل۔ مَضٰی عَلَی الْأَمْرِ مُضِیًّا (ض) جاری رکھنا۔

یَرَاعٌ: واحد: یَرَاعَةٌ: قلم، نرسل کا قلم۔ مَوَاضِیْ الْیَرَاعِ: میں صفت کی اضافت موصوف کی

ظرف ہے أي اليَرَاعُ المَاضِيَةُ: چلنے والے قلم۔

تَنْظِمُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیار کرتا ہے۔ نَظَمَهُ نَظْمًا (ض) تیار کرنا، ترتیب دینا۔

سُخُبٌ: واحد: سِخَابٌ: گلے کا ہار، مالا، موتیوں کے علاوہ دیگر معمولی چیزوں لونگ وغیرہ کا ہار۔

أَحْوِيْ: مضارع واحد متکلم، میں جمع کرتا ہوں۔ حَوَى الشيئَ حَوَايَةً (ض) جمع کرنا۔

إِئْذَنْ: امر واحد حاضر، آپ توجہ دیجئے۔ أَذِنَ لَهُ أَذْنًا (س) کان لگا کر سننا۔ توجہ دینا۔

لاتُرَاقِبْ: فعل نہی حاضر، آپ انتظار نہ کیجئے۔ رَاقَبَهُ مُرَاقَبَةً: انتظار کرنا۔ اصل معنی: نگرانی کرنا۔

أُحْكُمْ: امر واحد حاضر، آپ فیصلہ کیجئے۔ حَكَمَ بِهِ حُكْمًا (ن) فیصلہ کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱۷) واو: حرفِ عطف، قَـادَ: فعل، نون: وقایہ، ی: ضمیر متکلم مفعول بہ، دَهْـرِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، اَلْـمُـلِيْمُ: صفت۔ موصوف باصفت، فاعل، إِلٰى: حرفِ جار، سُلُوْكَ: مضاف، مَا: اسم موصول، يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا قَادَ: کے۔ قَادَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۸) فَا: عاطفہ، بِعْتُ: فعل بافاعل، حَتّٰي: جارہ (اس کے بعد أَنْ: ناصبہ مقدر ہوگا) لَمْ يَبْقَ: فعل، لِيْ: متعلق، سَبَدٌ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ، بَنَاتٌ: موصوف، إِلَيْهِ: متعلق مقدم ہوا أَنْـقَلِبُ: کے، أَنْـقَـلِـبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف باصفت، معطوف، معطوف علیہ بامعطوف فاعل، لَـمْ يَبْـقَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا بِعْتُ: کے۔ بِعْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۹) واو: حرفِ عطف، اِدَّنْتُ: فعل بافاعل، حَتّٰي: حرفِ جار (اس کے بعد أَنْ: ناصبہ مقدر ہوگا) أَثْـقَلَتْ: فعل بافاعل، سَالِـفَتِيْ: مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، بِـا: حرفِ جار، حَـمْـلِ دَيْنٍ: مرکبِ اضافی ہوکر موصوف، مِنْ دُوْنِهٖ: متعلق ہوا كَائِنٌ: کے۔ كَائِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اَلْعَطَبُ: مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر صفت، موصوف باصفت مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا أَثْـقَلَتْ: کے۔ أَثْـقَلَتْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اِدَّنْـتُ: کے۔ اِدَّنْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲۰) ثُمَّ: حرفِ عطف، طَوَيْتُ: فعل بافاعل، اَلْحَشٰی: مفعول بہ، عَلٰی سَغَبٍ: متعلق، خَمْسًا: مفعول فیہ، طَوَيْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، فَا: عاطفہ، لَمَّا: حرفِ شرط، أَمَضَّ: فعل، نون: وقایہ، یَ: ضمیر مفعول بہ، اَلسَّغَبُ: فاعل، أَمَضَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط۔

(۲۱) لَمْ أَرَ: فعل بافاعل، عَرَضًا: موصوف، أَجُوْلُ: فعل بافاعل، فِيْ بَيْعِهٖ: متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، أَضْطَرِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، عَرَضًا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ منہ، إِلَّا: حرفِ استثناء، جِهَازَهَا: مرکبِ اضافی ہو کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ، لَمْ أَرَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا (لَمَّا أَمَضَّنِيْ: کی) شرط اپنی جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲۲) فَا: عاطفہ، جُلْتُ: فعل، أَنَا: ضمیر ذوالحال، فِيْهِ متعلق، واو: حالیہ، اَلنَّفْسُ: مبتدا، كَارِهَةٌ: خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلْعَيْنُ عَبْرٰی: مبتدا، خبر سے مل کر معطوف اول، واو: حرفِ عطف، اَلْقَلْبُ مُكْتَئِبٌ: مبتدا، خبر سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر حال، ذوالحال با حال فاعل، جُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۲۳) واو: حرفِ عطف، مَا: نافیہ، تَجَاوَزْتُ: فعل بافاعل۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف، عِثْتُ: فعل بافاعل، بِهٖ: متعلق، عِثْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ حَدَّ التَّرَاضِيْ: مفعول بہ، تَجَاوَزْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، فَا: عاطفہ تعقیبیہ يَحْدُثُ: فعل اَلْغَضَبُ: فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲۴) فَا: تفریعیہ، إِنْ: حرفِ شرط، يَكُنْ: فعل ناقص، غَاظَ: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، تَوَهُّمُ: مصدر مضاف، هَا: ضمیر مضاف الیہ، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، بَنَانِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر اسم، بِالنَّظْمِ: جار با مجرور متعلق مقدم ہوا تَكْتَسِبُ: کے، تَكْتَسِبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل معطوف علیہ۔

(۲۵) أَوْ: حرفِ عطف، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، نون: وقایہ، ی: ضمیر اسم۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف، عَزَمْتُ: فعل بافاعل، خِطْبَتَهَا: مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ مقدم ہوا زَخْرَفْتُ: کا۔ زَخْرَفْتُ: فعل بافاعل، قَوْلِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر مفعول بہ، لام: حرفِ جار، يَنْجَحُ:

فعل، اَلْأَرَبُ: فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا زَخْــرَفَتْ: کے۔ زَخْرَفَتْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ ہوا تَوَهُّمُ: کا۔ تَوَهُّمُ: مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ہوا غَاظَ: کا، غَاظَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔

(۲۶) فَا: جزائیہ، واو: حرفِ جر برائے قسم۔ اَلَّذِيْ: اسم موصول، سَارَتْ: فعل، اَلـرِّفَـاقُ: ذوالحال، إِلٰي كَعْبَتِهٖ: متعلق ہوا سَارَتْ: کے، تَسْتَحِثُّ: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، اَلنُّجُبُ: فاعل، تَسْتَحِثُّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل، سَـــارَتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أُقْسِمُ: کے۔ أُقْسِمُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم۔

(۲۷) مَا: مشابہ بلیس، اَلْمَكْرُ: مصدر، بِـالْـمُحْصَنَاتِ: متعلق، اَلْمَكْرُ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم، مِنْ خُلُقِيْ: متعلق ہوا كَائِنًا: کے۔ كَائِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ۔

واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ، شِعَارِيْ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، اَلتَّـمْـوِيْـهُ وَالْكَذِبُ: معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف اول۔

(۲۸) واو: حرفِ عطف، لَا: نافیہ، يَدِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا، مُـذْ: ظرف فیہ مضاف، نَشَـأْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ مقدم ہوا نِيطَ: کا۔ نِيطَ: فعل، بِهَا: متعلق۔ إِلَّا: حرفِ استثناء مفرغ، مَـوَاضِـيْ الْيَـرَاعِ: مرکبِ اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَلْكُتُبُ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف نائب فاعل، نِيطَ: کا۔ نِيطَ: فعل اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جوابِ قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جزا ہوئی (۲۴ ویں شعر کے) إِنْ يَكُنْ: کی۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲۹) بَلْ: حرفِ عطف برائے اضراب، فِكْرَتِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر معطوف علیہ، لَا: نافیہ عاطفہ، كَفِّيْ: مرکبِ اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مبتدا، تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، شِـعْـرِيْ: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا۔ اَلْـمَـنْـظُوْمُ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، لَا: عاطفہ، اَلسُّخُبُ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف، معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۳۰) فَا: عاطفہ، هٰذِي: مبتدا، اَلْحِرْفَةُ: موصوف، اَلْمُشَارُ: اسم مفعول با نائب فاعل، إِلٰی: حرف جار، مَا: موصولہ، كُنْتُ: فعل ناقص با اسم، أَحْوِی: فعل بافاعل، بِهَا: متعلق، أَحْوِي: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، أَجْتَلِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ كُنْتُ: فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَلْمُشَارُ: کے۔ اَلْمُشَارُ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ اَلْحِرْفَةُ: موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳۱) فَا: عاطفہ، إِنْذَنْ: فعل بافاعل، لِشَرْحِي: متعلق اول۔ کاف: حرف جار، مَا: اسم موصول، أَذِنْتَ: فعل بافاعل، لَهَا: متعلق، أَذِنْتَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی۔ إِئْذَنْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا تُرَاقِبْ: جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف اول، واو: حرف عطف، أُحْكُمْ: فعل بافاعل، با: حرف جار، مَا: اسم موصول، يَجِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أُحْكُمْ: کے، أُحْكُمْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

قَالَ: فَلَمَّا أَحْكَمَ مَاشَادَهُ، وَأَكْمَلَ إِنْشَادَهُ، عَطَفَ الْقَاضِيْ إِلَى الْفَتَاةِ، بَعْدَ أَنْ شُغِفَ بِالْأَبْيَاتِ، وَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ، وَوُلَاةِ الْأَحْكَامِ، اِنْقِرَاضُ جِيْلِ الْكِرَامِ، وَمَيْلُ الْأَيَّامِ إِلَى اللِّئَامِ، وَإِنِّيْ لَإِخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِي الْكَلَامِ، بَرِيًّا مِنَ الْمَلَامِ. وَهَاهُوَ قَدِاعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ، وَصَرَّحَ مِنَ الْمَحْضِ، وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ، وَتَبَيَّنَ أَنَّهُ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ؛ وَإِعْنَاتُ الْمُعْذِرِ مَلْأَمَةٌ، وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْثَمَةٌ، وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ، وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ، فَارْجِعِيْ إِلَى خِدْرِكِ، وَاعْذِرِيْ أَبَا عُذْرِكِ، وَنَهْنِهِيْ عَنْ غَرْبِكِ، وَسَلِّمِيْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ. ثُمَّ إِنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً، وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً. وَقَالَ لَهُمَا: تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ، وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ، وَاصْبِرَا عَلٰی كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهٖ، فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ. فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْإِسَارِ، وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ.

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ: "الإِسْكَنْدَرَانِيَّةُ"

ترجمه: راوی نے کہا کہ جب اس نے اپنے تیار کیے ہوئے کلام کو پختہ اور وزن دار بنادیا اور شعر گوئی مکمل کر لی، تو قاضی اشعار پر فریفتہ ہونے کے بعد، عورت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: دیکھ! تمام حاکموں اور حکومت کرنے والوں کے نزدیک، شریفوں کی نسل کا ختم ہوجانا اور زمانے کا کمینوں کی طرف مائل ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ بلاشبہ میں تیرے شوہر کو کلام میں سچا اور ملامت سے بری سمجھتا ہوں۔ اور دیکھ اس نے تیرے قرض کا اقرار کرلیا ہے اور اصل بات ظاہر کردی ہے، نظم کا مصداق بیان کردیا ہے اور یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ خستہ حال ہے اور صاحبِ عذر کو تکلیف دینا دناءت ہے، تنگدست کو قید کرنا گناہ ہے؛ غریبی کو چھپانا درویشی ہے اور صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے؛ اس لیے تو اپنے گھر واپس ہوجا؛ اپنے شوہر کو معذور سمجھ؛ تو (اپنے آپ کو) اپنی تیزی سے باز رکھ اور اپنا معاملہ خدا کے فیصلہ پر چھوڑ دے۔ پھر اس نے ان دونوں کے لیے صدقات میں ایک حصہ مقرر کردیا اور صدقے کے درہموں میں سے ان کو ایک مٹھی عطا کی۔ اور ان سے کہا: تم اس بہلاوے سے دل بہلاؤ اور اس تری سے تراوٹ حاصل کرو، زمانے کے مکر اور اس کی مشقت پر صبر کرو۔ چونکہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کشادگی عطا فرمائیں گے، یا اپنی طرف سے کوئی بات پیدا فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے، حال یہ تھا کہ شیخ کو ایسی خوشی ہو رہی تھی، جیسے قید سے رہا ہونے والے کو ہوتی ہے اور ایسی فرحت تھی (یا ایسی حرکت تھی)، جیسے تنگدستی کے بعد فراخدست آدمی کو ہوتی ہے۔

تحقيق: أَحْكَمَ: ماضی، اس نے مضبوط بنادیا۔ أَحْكَمَ الْقَوْلَ (افعال) پختہ اور وزن دار بنانا۔

شَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیار کیا۔ شَادَ البِنَاءَ شَيْدًا (ض) تعمیر کرنا۔ مراد: تیار کرنا۔

إِنْشَادٌ: شعر خوانی، شعر گوئی۔ أَنْشَدَ الشِّعْرَ (افعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔

عَطَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ متوجہ ہوا۔ عَطَفَ إِلَيْهِ عَطْفًا (ض) مائل ہونا۔ متوجہ ہونا۔

شُغِفَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ فریفتہ ہوگیا۔ شَغِفَ بِهِ شَغَفًا. وَشُغِفَ بِهِ (س) فریفتہ ہونا۔ گرفتار محبت ہونا۔ أَمَا: دیکھ، حرف آغاز۔ وُلَاةٌ: واحد: وَالِيٌ، حاکم، وَلِيَهُ وِلَايَةً (ح) انتظام کرنا۔

أَحْكَام: واحد: حُكْمٌ: حکومت واقتدار۔ وُلَاةُ الْأَحْكَام: اربابِ حل وعقد، حکومت کرنے والے۔

اِنْقِرَاضٌ: خاتمہ، انقطاع (انفعال) منقطع ہونا۔ ختم ہونا۔ جِيلٌ: قوم، نسل، جماعت۔ جمع: أَجْيَالٌ.

كِرَامٌ: واحد: كَرِيْمٌ: اسم فاعل، شریف۔ كَرُمَ كَرَامَةً (ک) شریف الطبع ہونا۔ صاحبِ عزت ہونا۔

لِئَامٌ: واحد: لَئِيْمٌ: کمینہ، گھٹیا درجہ کا۔ لَؤُمَ لُؤْمًا وَمَلْأَمَةً (ک) کمینہ ہونا، نچلے اور گھٹیا درجہ کا ہونا۔

إِخَالُ: مضارع واحد متکلم، میں سمجھتا ہوں۔ خَالَ الشيئَ خَيْلاً وَخَيالاً (ف) گمان کرنا۔ خیال کرنا۔

فائدہ: إِخَالُ: صرفی قاعدے کے اعتبار سے تو صحیح بفتح الہمزہ ہے؛ لیکن افصح إِخَالُ (بکسر الہمزہ) ہے۔

صَدُوْقٌ: اسم مبالغہ، بہت سچا۔ صَدَقَ صِدْقًا (ن) سچ بولنا۔

اَلْمَلاَمُ: ملامت۔ لاَمَهُ لَوْمًا وَمَلاَمًا وَمَلاَمَةً (ن) ملامت کرنا۔

مَحْضٌ: خالص، بے میل، اصل بات۔ مَحُضَ الشيئُ مَحْضًا وَمُحُوْضَةً (ک) خالص ہونا۔

مِصْدَاقٌ: اسم آلہ، سچ ہونے کی دلیل۔ جمع: مَصَادِيْقُ، مشتق از صِدْقٌ (ن) سچ بولنا۔

مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ: اضافۃ الصفۃ الی الموصوف، أَيِ الْعَظْمُ الْمَعْرُوْقُ: گوشت اتری ہوئی ہڈی۔ مراد: مفلس، خستہ حال۔ مَعْرُوْقٌ: اسم مفعول از عَرَقَ الْعَظْمَ عَرْقًا (ن) ہڈی سے سارا گوشت کھالینا۔

إِعْنَاتٌ: مصدر از أَعْنَتَهُ (افعال) تکلیف دینا۔ مشقت میں ڈالنا۔

مُعْذِرٌ: اسم فاعل، صاحبِ عذر۔ أَعْذَرَ فلانٌ (افعال) معذور ہونا، عذر پیش کرنا۔

مَلأَمَةٌ: دناءت، کمینہ پن۔ لَؤُمَ لُؤْمًا وَمَلأَمَةً (ک) کمینہ ہونا۔ نچلے اور گھٹیا درجہ کا ہونا۔

مُعْسِرٌ: اسم فاعل، تنگدست، مفلس، تنگ حال۔ أَعْسَرَ فُلاَنٌ (افعال) مفلس وتنگدست ہونا۔

مَأْثَمَةٌ: گناہ، مصدر میمی از أَثِمَ إِثْمًا (س) گنہ گار ہونا، جرم کرنا۔

زَهَادَةٌ: درویشی، ترکِ دنیا۔ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا زَهَادَةً (س) تارک الدنیا ہونا۔ دنیا سے بے رغبت ہونا۔

خِدْرٌ: پردہ۔ مراد: مکان۔ جمع: أَخْدَارٌ وَخُدُوْرٌ. خَدَرَهُ خَدْرًا (ن) چھپانا۔ پردہ کرنا۔

اِعْذِرِيْ: امر حاضر واحد مؤنث، تو معذور سمجھ۔ عَذَرَهُ عُذْرًا (ض) معذور سمجھنا۔ ترکِ ملامت کرنا۔

أَبُوْعُذْرٍ: شوہر، عُذْرٌ: پردۂ بکارت۔ أَبُوعُذْرٍ: عورت کا وہ پہلا شوہر جس نے اسکا پردۂ بکارت زائل کیا۔

نَهْنِهِيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو باز رکھ۔ نَهْنَهَ فُلاَنًا عن الشيئِ (باب بعثرة) روکنا۔ ڈانٹ کر روکنا۔

غَرْبٌ: تیزی، دھار، نوک۔ جمع: غُرُوْبٌ.

سَلِّمِيْ: امر واحد مؤنث حاضر، تو سپرد کر دے۔ سَلَّمَ أَمْرَهُ لِلّٰهِ تَسْلِيْمًا: اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا۔

فَرَضَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقرر کر دیا۔ فَرَضَ لَهُ فَرْضًا (ض) مقرر کرنا۔

نَاوَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کی۔ نَاوَلَهُ الشيئَ مُنَاوَلَةً (مفاعلت) دینا، عطا کرنا۔

قُبْضَةٌ: مٹھی، مٹھی بھر چیز۔ قَبَضَهُ قَبْضًا (ض) ہاتھ میں لینا۔ قبضہ میں لینا۔ ہاتھ سے پکڑنا۔

تَعَلَّلاَ: امر تثنیہ حاضر، تم دونوں مشغول ہو۔ تَعَلَّلَ بِكَذَا (تفعل) مشغول ہونا۔ مراد: دل بہلانا۔

غُلَالَةٌ: بہلاوا۔ وہ چیز جس سے دل بہلایا جائے۔

تَنَدَّيَا: امر تثنیہ حاضر، تم دونوں تراوٹ حاصل کرو۔ تَنَدِّي (تفعل) سیراب ہونا۔

بُلَالَةٌ: تری، شبنم۔ مراد: معمولی چیز۔ بَلَّ بَلًّا وَبَلَالًا (ن) پانی وغیرہ سے تر کرنا۔

كَدٌّ: مشقت۔ كَدَّهُ كَدًّا (ن) مشقت اٹھانا۔ محنت کا کام کرنا، تھکانا۔

مُطْلَقٌ: اسم مفعول، رہا کیا ہوا، رہا ہونے والا۔ أَطْلَقَ الْأَسِيْرَ إِطْلَاقًا (افعال) رہا کرنا۔

إِسَارٌ: قید، بندش۔ جمع: أُسُرٌ. أَسَرَهُ أَسْرًا وَإِسَارًا (ض) قید کرنا۔ قیدی بنانا۔

هِزَّةٌ: فرحت ونشاط، چستی، هَزَّ الرَّجُلُ هِزَّةً (ض) فرحت ونشاط محسوس کرنا۔ ہشاش بشاش ہونا۔
یہاں هَزَّةٌ: بھی ہوسکتا ہے۔ بمعنی حرکت، جمع: هَزَّاتٌ، هَزَّهُ هَزًّا (ن) ہلانا۔

مُوْسِرٌ: اسم فاعل، فراخدست، مالدار۔ جمع: مَيَاسِيْرُ. أَيْسَرَ فلانٌ (افعال) مالدار ہونا۔ آسودہ ہونا۔

قَالَ الرَّاوِي: وَكُنْتُ عَرَفْتُ أَنَّهُ أَبُوْ زَيْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهُ، وَنَزَغَتْ عِرْسُهُ، وَكِدْتُ أُفْصِحُ عَنِ افْتِنَانِهِ وَإِثْمَارِ أَفْنَانِهِ؛ ثُمَّ أَشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِيْ عَلَى بُهْتَانِهِ، وَتَزْوِيْقِ لِسَانِهِ، فَلَا يَرَى عِنْدَ عِرْفَانِهِ، أَنْ يُرَشِّحَهُ لِإِحْسَانِهِ، فَأَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ إِحْجَامَ الْمُرْتَابِ، وَطَوَيْتُ ذِكْرَهُ، كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ؛ إِلَّا أَنِّيْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ، وَوَصَلَ إِلَى مَا وَصَلَ: لَوْ أَنَّ لَنَا مَنْ يَنْطَلِقُ فِيْ أَثَرِهِ لَأَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِهِ، وَبِمَا يُنْشَرُ مِنْ حِبَرِهِ! فَأَتْبَعَهُ الْقَاضِيْ أَحَدَ أُمَنَائِهِ، وَأَمَرَهُ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ أَنْبَائِهِ، فَمَا لَبِثَ أَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا، وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا، فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ: مَهْيَمْ، يَا أَبَا مَرْيَمَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا، وَسَمِعْتُ مَا أَنْشَأَلِيْ طَرَبًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ، وَمَا الَّذِيْ أَوْعَيْتَ. قَالَ: لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ، وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَيُغَرِّدُ بِمِلْءِ شِدْقَيْهِ وَيَقُوْلُ:

(۱) كِدْتُ أُصْلَى بِبَلِيَّهْ ۞ مِنْ وَقَاحٍ شَمَّرِيَّهْ

(۲) وَأَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا ۞ حَاكِمُ الْإِسْكَنْدَرِيَّهْ

ترجمہ: راوی نے کہا: میں یہ بات کہ وہ ابوزید ہے، اسی وقت جان چکا تھا، جب کہ اس کا سورج طلوع ہوا تھا اور اس کی بیوی نے جھگڑا کیا تھا۔ اور قریب تھا کہ میں اس کی حیلہ سازی اور اس کی شاخوں کے بارآور ہونے کو (بہت بڑا عالم ہونے کو) ظاہر کردوں۔ پھر مجھے قاضی کے اس کے جھوٹ

اوراس کی زبان کی گلکاری پر مطلع ہونے سے ڈر ہوا کہ وہ اس کو پہچاننے کے وقت اپنے احسان کا اہل بنانا مناسب نہیں سمجھے گا؛ اس لیے میں شک میں پڑ جانے والے کی طرح کہنے سے باز رہا اور میں نے اس کا تذکرہ ایسے لپیٹ دیا، جیسے رجسٹر لکھے ہوئے اوراق کو لپیٹ لیتا ہے (یا جیسے سجل نامی فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹ دیتا ہے)؛ لیکن جب وہ جدا ہو گیا اور جہاں وہ پہنچ سکا پہنچ گیا، میں نے کہا: اگر ہمارے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا، جو اس کے پیچھے دوڑتا، تو وہ یقیناً ہمارے پاس اس کی اصل خبر اور اس کے کلام کی پھیلنے والی چادریں لے کر آتا۔ چنانچہ قاضی نے اس کے پیچھے اپنے ایک معتمد کو لگایا اور اُسے اس کی خبریں معلوم کرنے کا حکم دیا۔ پس تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ وہ لڑکھڑاتا ہوا واپس آیا اور قہقہہ لگاتا ہوا لوٹا۔ تو اس سے قاضی نے کہا: ابو مریم کیا بات ہے؟! تو اس نے کہا: میں نے عجیب بات کا مشاہدہ کیا ہے اور میں نے وہ بات سنی ہے کہ جس نے میرے اندر زبردست خوشی پیدا کر دی ہے۔ قاضی نے اس سے کہا: تو نے کیا دیکھا اور وہ کیا چیز ہے جسے تو نے (سن کر) محفوظ کیا؟ اس نے کہا: شیخ جب سے نکلا، برابر اپنے دونوں ہاتھ سے تالی بجا رہا تھا اور ناچ رہا تھا اور منھ بھر کر (یا بآواز بلند) گا رہا تھا۔ کہتا تھا:

(۱) قریب تھا کہ مصیبت کی آگ میں جلایا جاؤں، ایک چالاک اور بے حیا عورت کی وجہ سے۔

(۲) اور جیل کا منھ دیکھوں، اگر اسکندریہ کا حاکم نہ ہو۔

تحقیق: **بَزَغَتْ**: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ طلوع ہوا۔ **بَزَغَتِ الشَّمْسُ بُزُوْغًا** (ن) طلوع ہونا۔

نَزَغَتْ: واحد مؤنث غائب، اس نے جھگڑا کیا۔ **نَزَغَ بَيْنَهُمَا نَزْغًا** (ف) بگاڑ پیدا کرنا، جھگڑنا۔

أُفْصِحُ: مضارع واحد متکلم، میں ظاہر کر دوں۔ **أَفْصَحَ عَنْ كَذَا** (افعال) ظاہر کرنا۔

اِفْتِنَانٌ: حیلہ گری، حیلہ سازی۔ **اِفْتَنَّ فِي الْعَمَلِ** (افتعال) کام کو مختلف ڈھنگوں سے کرنا۔

إِثْمَارٌ: مصدر از **أَثْمَرَ الشَّيْئُ** (افعال) بار آور ہونا۔

أَفْنَانٌ: واحد **فَنَنٌ**: شاخ، ٹہنی۔

أَشْفَقْتُ: ماضی واحد متکلم، مجھے ڈر ہوا۔ **أَشْفَقَ مِنْهُ إِشْفَاقًا** (افعال) ڈرنا۔

عُثُوْرٌ: مصدر از **عَثَرَ عَلَيْهِ عُثُوْرًا** (ن) باخبر ہونا۔ مطلع ہونا۔

بُهْتَانٌ: جھوٹ، من گھڑت بات۔ **بَهَتَ فُلَانًا بَهْتًا وبُهْتَانًا** (ف) الزام لگانا۔

تَزْوِيْقٌ: گلکاری۔ **زَوَّقَهُ** (تفعیل) آراستہ کرنا۔ نقش و نگار بنانا۔

يُرَشِّحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اہل بنائے۔ **رَشَّحَهُ للشيئ** (تفعیل) اہل بنانا، مستحق قرار دینا۔

أَحْجَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں باز رہا۔ أَحْجَمَ عَنْهُ إِحْجَامًا (افعال) رکنا۔ باز رہنا۔

مُرْتَابٌ: اسم فاعل واحد مذکر، شکی، شک میں پڑنے والا، اِرْتَابَ فِيْهِ اِرْتِيَابًا (افتعال) شک میں پڑنا۔

طَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے لپیٹ دیا۔ طَوَى الشيئَ طَيًّا (ض) لپیٹنا۔

سِجِلٌّ: رجسٹر۔ جمع: سِجِلَّاتٌ (۲) ایک فرشتہ کا نام جو نامۂ اعمال مرتب کرتا ہے۔

كِتَابٌ: نامۂ اعمال (۲) لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ۔ کتاب۔ كَتَبَهُ كَتْبًا وَ كِتَابًا (ن) لکھنا تحریر کرنا۔

يَنْطَلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چلے۔ اِنْطَلَقَ اِنْطِلَاقًا (انفعال) جانا، چلنا۔ دوڑنا۔

فَصٌّ: نگینہ۔ مراد: حقیقت، اصلیت۔ جمع: فُصُوْصٌ وَفِصَاصٌ.

يُنْشَرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ پھیلائی جائے۔ نَشَرَهُ نَشْرًا (ن) پھیلانا۔

حِبَرٌ: واحد: حِبَرَةٌ: دھاری دار یمنی چادر۔ مراد: مسجع کلام (جو حسن میں یمنی چادر کے مشابہ ہے)

أُمَنَاءُ: واحد: أَمِيْنٌ: قابل اعتماد، معتمد، امانت دار۔ أَمُنَ أَمَانَةً (ک) دیانتدار ہونا۔ امین ہونا۔

تَجَسُّسٌ: کھوج لگانا، تلاش کرنا، جاسوسی کرنا (تفعل)

أَنْبَاءٌ: واحد: نَبَأٌ: خبر۔ نَبَأَ نَبْأً (ف) خبر دینا۔

مُتَدَهْدِهٌ: اسم فاعل، لڑھکنے والا۔ تَدَهْدُهٌ: (باب تَسَرْبَلَ) گرتے پڑتے چلنا۔ لڑھکنا۔

قَهْقَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ الٹے پاؤں لوٹا۔ قَهْقَرَةٌ: (باب بَعْثَرَ) الٹے پاؤں لوٹنا۔

مُقَهْقِهٌ: اسم فاعل، قہقہہ لگانے والا۔ قَهْقَهَةٌ (باب بَعْثَرَةٌ) قہقہہ لگانا۔ کھلکھلا کر ہنسنا۔

مَهْيَمْ: کلمۂ استفہام، کیا بات ہے، کیا معاملہ ہے، کیا ہوا۔ یہ کلمہ اہلِ یمن مَاخَبَرُكَ اور مَاشَانُكَ کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

أَبُوْمَرْيَمَ: کنیت (۲) عجیب وغریب خبر رکھنے والا۔ أَبٌ بمعنی صاحب۔ مَرْيَم: سے مراد ایسی خبر یا ایسی شے، جو حضرت مریم کی طرح عجیب وغریب ہو۔ تقدیر عبارت أي صَاحِبُ خَبَرٍ عَجِيْبٍ ...... یہ کنیت اس آدمی کے لیے شاید اس لیے استعمال کی گئی ہے کہ اس نے عجیب اور خلافِ معمول حرکت کی؛ جیسا کہ حضرت مریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت خلافِ معمول اور عجیب تھی۔

أَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیدا کر دی، أَنْشَأَ الشَّيْئَ (افعال) پیدا کرنا۔

طَرَبٌ: انتہائی خوشی، حال، وجد۔ طَرِبَ مِنْهُ طَرَبًا (س) انتہائی خوش ہونا۔ مست ہونا۔

أَوْعَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے محفوظ کیا۔ وَعَى الْحَدِيْثَ وَعْيًا (ض) محفوظ کرنا۔ ذہن میں رکھنا۔

یُصَفِّقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تالی بجاتا ہے۔ صَفَّقَ بِیَدَیْهِ تَصْفِیْقًا (تفعیل) تالی بجانا۔

یُخَالِفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ناچتا ہے۔ خَالَفَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ مُخَالَفَةً (مفاعلت) ناچنا۔ پیروں کو مخصوص طور پر حرکت دینا، آگے پیچھے کرنا۔

یُغَرِّدُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ گاتا ہے۔ غَرَّدَ الرَّجُلُ (تفعیل) گانا گانا۔ آواز بلند کرنا۔

شِدْقَيْ: تثنیہ، واحد: شِدْقٌ: باچھ۔ گوشۂ دہن۔ جمع: أَشْدَاقٌ. بِمِلْءِ شِدْقَیْنِ: منہ بھر کر، زور شور سے، کلام کی شدت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، شَدِقَ شَدَقًا (س) چوڑی باچھوں والا ہونا۔

أُصْلٰی: مضارع مجہول واحد متکلم، میں آگ میں جلایا جاؤں۔ صَلٰی صَلْیًا (ض) آگ میں جلانا۔

وَقَاحٌ: بے حیا، شوخ۔ جمع: وُقُحٌ. وَقَاحٌ کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے۔ وَقُحَ الرَّجُلُ وَقَاحَةً (س، ک) بے حیا ہونا۔ شوخ ہونا۔

شَمَّرِیَّةٌ: چالاک عورت، پرانی تجربہ کار، گھاگ عورت۔ شَمَّرِيٌّ: کا مؤنث ہے۔

أَزُوْرُ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھوں۔ زَارَهُ زَوْرًا وَزِیَارَةً (ن) زیارت کرنا۔ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔

سِجْنٌ: جیل خانہ، قید۔ جمع: سُجُوْنٌ. سَجَنَهُ سَجْنًا (ن) قید کرنا۔ سَجَّانٌ: جیلر، داروغۂ جیل۔

اشعار کی ترکیب

(۱) کِدْتُ: فعل مقارب، ضمیر اسم، أُصْلٰی: فعل با نائب فاعل، بِبَلِیَّةٍ: متعلق اول، مِنْ: حرفِ جار، وَقَاحٍ شَمَّرِیَّةٍ: موصوف با صفت مجرور۔ جار با مجرور متعلق ثانی۔ أُصْلٰی: فعل با نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، کِدْتُ: فعل مقارب اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرفِ عطف، أَزُوْرُ السِّجْنَ: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا مقدم۔ لَوْلَا: حرفِ شرط، حَاکِمُ الْإِسْکَنْدَرِیَّةِ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مَوْجُوْدٌ: خبر محذوف۔ مبتدا خبر سے مل کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فَضَحِكَ الْقَاضِيْ، حَتّٰی هَوَتْ دِنِّیَّتُهُ، وَذَوَتْ سَکِیْنَتُهُ، فَلَمَّا فَاءَ إِلَی الْوَقَارِ، وَعَقَّبَ الْإِسْتِغْرَابَ بِالْإِسْتِغْفَارِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ، حَرِّمْ حَبْسِيْ عَلَی الْمُتَأَدِّبِیْنَ. ثُمَّ قَالَ لِذَالِكَ الْأَمِیْنِ، عَلَيَّ بِهِ، فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِيْ طَلَبِهِ، ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْیِهِ، مُخْبِرًا بِنَأْیِهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ حَضَرَ، لَکُفِيَ الْحَذَرَ، ثُمَّ لَأَوْلَیْتُهُ

مَاهُوَ بِهِ أَوْلَى، وَلَأَرَيْتُهُ أَنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْأُولَى. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا رَأَيْتُ صَغْوَ الْقَاضِيْ إِلَيْهِ، وَفَوْتَ ثَمَرَةِ التَّنْبِيهِ عَلَيْهِ، غَشِيَتْنِيْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِيْنَ أَبَانَ النَّوارَ، وَالْكُسَعِيِّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ.

ترجمہ: پس قاضی کو اتنی ہنسی آئی کہ ان کا کلاہ گر گیا اور ان کی سنجیدگی ختم ہوگئی، پس جب وہ اپنے وقار پر بحال ہوئے اور انھوں نے زیادہ ہنسی کے بعد استغفار پڑھا (دوسرا ترجمہ: انھوں نے تعجب کے بعد استغفار کیا) تو کہا: اے اللہ اپنے مقرب بندوں کی عزت کے طفیل، میری قید اہلِ ادب کے لیے حرام کردے۔ پھر اُس معتمد سے کہا: اُسے میرے پاس لا! چنانچہ وہ اس کی تلاش کی کوشش کرتا ہوا چلا، پھر کچھ دیر کے بعد اس کے دور ہوجانے کی خبر دیتے ہوئے لوٹا، تو اس سے قاضی نے کہا: بات یہ ہے کہ اگر وہ حاضر ہوجاتا، تو بلاشبہ وہ ڈر سے محفوظ رکھا جاتا (اس کو کچھ نہ کہا جاتا) پھر میں اُسے وہ چیز دیتا جس کا وہ مستحق ہے اور یقیناً میں اُسے یہ بات دکھا دیتا کہ آخرت اس کے لیے دنیا سے بہتر ہے (یا دوسری نعمت اس کے لیے پہلی سے بہتر ہے)۔ حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے قاضی کے اس کی طرف مائل ہونے اور اُس بوڑھے پر تنبیہ کرنے کے فائدے (کثرتِ احسان) کے فوت ہوجانے کو دیکھا، تو مجھ پر فرزدق کی سی ندامت طاری ہوئی؛ جب کہ اس نے ''نوار'' کو طلاق دی تھی۔ اور ''کسعی'' کی سی ندامت؛ جب کہ دن ظاہر ہوا۔

تحقیق: هَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ گر گئی۔ هَوَی الشَّيْءُ هُوِيًّا (ض) گرنا۔

دِنِّيَّةٌ: (دال کے کسرہ اور نون و یاء کی تشدید کے ساتھ) اونچی ٹوپی جو عراقی قاضیوں کے لیے مخصوص تھی اور جو لمبائی اور گولائی میں دَنّ: یعنی مٹکے کے مشابہ ہوتی تھی۔ دَنٌّ: مٹکا۔ جمع: دِنَانٌ.

ذَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ختم ہوگئی۔ ذَوَی ذَيًّا وَ ذُوِيًّا (ض) مرجھانا، ختم ہونا۔

سَكِيْنَةٌ: سنجیدگی، وقار، سکون، اطمینان۔ سَكَنَ سُكُوْنًا (ن) پرسکون ہونا، چین آنا۔

فَاءَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بحال ہوا۔ فَاءَ إِلَى الشَّيْءِ فَيْئًا (ض) اصلی حالت پر آنا۔ لوٹنا۔

وَقَارٌ: سکون، بردباری، وَقُرَ فلانٌ وَقَارًا (ک) باوقار ہونا، سنجیدہ ہونا۔

عَقَّبَ: ماضی، وہ بعد میں لایا۔ عَقَّبَ الشَّيْءَ بِهِ: (تفعیل) ایک شے کے بعد دوسری لانا۔

اِسْتِغْرَابٌ: تعجب، اِسْتَغْرَبَ الشَّيْءَ (استفعال) تعجب کرنا، اِسْتَغْرَبَ فِي الضَّحْكِ: حد سے

زیادہ ہنسا۔

مُقَرَّبِيْنَ :واحد: مُقَرَّبٌ :قریبی تعلق والا۔ قَرَّبَهُ مِنْهُ: (تفعیل) اپنے قریب کرنا، مقرب بنانا۔

مُتَأَدِّبِيْنَ :واحد: مُتَأَدِّبٌ :اسم فاعل، ادیب۔ تَأَدُّبٌ (تفعل) علم ادب حاصل کرنا، ادب وتہذیب سیکھنا۔

عَلَيَّ بِهِ :اُسے میرے پاس لاؤ۔ اسم فعل بمعنی: إِئْتِنِيْ بِذٰلِكَ الْفَتٰى.

مُجِدٌّ :اسم فاعل، کوشش کرنے والا، محنتی۔ أَجَدَّ فِي الْعَمَلِ إِجْدَادًا (افعال) کوشش کرنا۔ محنت کرنا۔

لَأْيٌ :دیر، لَأَى فُلَانٌ لَأْيًا (ض) سستی کرنا، دیر کرنا۔

نَأْيٌ :مصدر از نَأَى عنه نَأْيًا (ف) دور ہونا۔

أَمَا :حرفِ آغاز، اردو میں اس کا کوئی ترجمہ نہیں ہوتا۔ (۲) حرف تنبیہ، دیکھ، خبردار۔

كُفِيَ :ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ محفوظ رکھا گیا۔ كَفَاهُ اللّٰهُ فُلَانًا كِفَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔

حَذَرٌ :ڈر (۲) بچاؤ۔ احتیاط۔ پرہیز۔ حَذِرَهُ حَذَرًا (س) ڈرنا۔ بچنا۔ محتاط ہونا۔

أَوْلَيْتُ :ماضی واحد متکلم، میں نے دیا۔ أَوْلَاهُ مَعْرُوْفًا إِيْلَاءً (افعال) احسان کرنا، عطا کرنا، دینا۔

أَوْلٰى :اسم تفضیل، زیادہ مستحق، زیادہ لائق، زیادہ قریب۔ وَلَاهُ وَلْيًا (ض) قریب ہونا۔

صَغْوٌ :دھیان، توجہ۔ صَغٰى إِلَيْهِ صَغْوًا (ن) وَصَغِيَ إليه صَغًا (س) جھکنا۔ مائل ہونا۔

غَشِيَتْ :ماضی واحد مؤنث غائب، وہ طاری ہوئی۔ غَشِيَ غَشْيًا (س) لاحق ہونا۔ طاری ہونا۔

فَرَزْدَق :اموی خاندان کے مشہور شاعر کا لقب۔ جس کا نام ہمام بن غالب بن صَعْصَعَة" دارمی تمیمی تھا۔ یہ لفظ فارسی ہے، اس کی اصل "پرازدہ" ہے؛ یہ نہایت بدصورت تھا۔ فَرَزْدَق :واحد: فَرَزْدَقَةٌ: گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا، یا تنور میں گری ہوئی روٹی، جمع: فَرَازِقُ وَفَرَازِدُ. چونکہ فرزدق کا چہرہ پیڑے کی طرح بھدّا، اور تنور میں گری ہوئی روٹی کی طرح داغدار تھا؛ اس لیے اس کا یہ لقب پڑ گیا، اس کی کنیت "ابوفراس" ہے۔

أَبَانَ :ماضی واحد مذکر غائب، اس نے طلاق دی۔ أَبَانَهُ إِبَانَةً (افعال) جدا کرنا۔ طلاق بائن دینا۔

نَوَار :یہ فرزدق کی بیوی کا نام ہے، "نوار" فرزدق کی چچازاد بہن تھی، نیک سیرت اور بہت خوبصورت تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس کا نکاح کر دیا تھا۔ فرزدق نے کسی بات پر ناراض ہو کر اُسے تین طلاق دیدی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گواہ بنالیا، اس کے بعد ایک دن فرزدق نے "نوار" کو راستہ

میں پکڑلیا۔نوار نے کہا: یہ کیا حرکت ہے؟ تو نے مجھے طلاق بائن دے رکھی ہے۔ فرزدق نے طلاق سے انکار کیا اور بغلبۂ شہوت زبردستی "نوار" کا بوسہ لے لیا۔ "نوار" نے برا بھلا کہا اور کہا: میں حضرت حسن رضی اللہ سے شکایت کرتی ہوں؛ تاکہ وہ تجھ کو سزا دیں۔ جب اُسے ہوش آیا، تو وہ اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوا۔ علامہ حریری نے نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِيْنَ أَبَانَ النَّوَارَ سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

کُسَعِيْ: کُسَعْ کی طرف نسبت ہے، جو یمن کے ایک قبیلے کا نام ہے۔اس کا نام محارب یا محامر بن قیس ہے۔کسعی مشہور تیرانداز تھا، اس نے بڑی محنت سے ایک عمدہ درخت کی لکڑی سے ایک تیر کمان اور پانچ تیر بنائے۔ ایک مرتبہ رات میں گورخر کے شکار کے لیے نکلا، اس نے ایک تیر چلایا، جو گورخر کے جسم سے پار ہوکر پتھر سے جالگا، جس سے چنگاریاں نکلیں۔کسعی نے یہ سمجھا کہ شاید تیر نشانے پر نہیں لگا ہے؛ اس نے پھر دوسرا تیر چلایا وہ بھی اسی طرح صحیح نشانہ پر لگ کر پتھر پر جالگا اور چنگاریاں نکلیں؛ کسعی نے اب بھی یہی سمجھا کہ تیر خطا کرگیا ہے؛ اسی طرح پانچوں تیر ختم کردئے، ہر تیر نشانے پر لگا، مگر وہ یہی سمجھتا رہا کہ تیر نشانے سے ہٹ گیا ہے، بالآخر غصہ میں آکر اپنی وہ کمان توڑ ڈالی جو اس نے بڑی محنت سے بنائی تھی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا: پانچ گورخر پڑے ہیں اور پانچوں تیر نشانے پر لگ کر پھر پتھر سے ٹکرائے ہیں؛ اس وقت کسعی کو کمان توڑنے کا بہت افسوس ہوا اور شرمندہ ہوکر اس نے اپنی ایک انگلی کاٹ ڈالی، والکُسَعِيُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ سے علامہ حریری نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ دونوں واقعے ندامت میں ضرب المثل ہیں۔
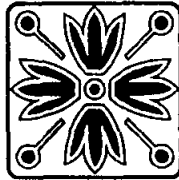
دسویں مقامے ''رَحَبِیَّہ'' کا خلاصہ

اس مقامے میں ابوزید اپنے بیٹے کے قتل کا الزام، ایک نہایت خوبصورت، حسین وجمیل لڑکے پر لگاتا ہے۔ فیصلہ کے لیے دونوں حاکمِ شہر کے پاس جاتے ہیں۔ مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہونے کی صورت میں، مدعیٰ علیہ سے قسم لی جاتی ہے۔ چنانچہ ابوزید سروجی نے اپنی طرف سے قسم کے الفاظ مرتب کیے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ لڑکا قسم کھانے سے انکار کرتا ہے۔ پھر آخر میں حاکم کی امرد پرستی اور اس کو نصیحت ہے۔

واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ عراق کے مشہور شہر ''رحبہ'' گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھے نے ایک نہایت حسین وجمیل لڑکے کی آستین پکڑ رکھی ہے اور یہ دعوی کر رہا ہے کہ اس لڑکے نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے، جب کہ لڑکا اس کا انکار کرتا ہے۔ دونوں کے درمیان جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ لوگ جمع ہو گئے۔ بالآخر دونوں حاکمِ شہر کے پاس فیصلے کے لیے گئے، حاکمِ شہر امرد پرست تھا۔ وہ لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں سے زیادہ محبت کیا کرتا تھا، اس لیے اس نے جو لڑکے کو دیکھا، تو اس کی خوبصورتی پر عاشق ہو گیا۔ اب بوڑھا اپنا دعوی بیان کرتا ہے۔ حاکم نے لڑکے سے تصدیق چاہی، تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا: یہ مجھ پر سراسر الزام اور بہتان ہے۔ حاکم نے کہا: بوڑھے! اگر تمھارے پاس دو عادل گواہ ہوں، تو پیش کرو؛ ورنہ پھر اس لڑکے سے قسم لے لو۔ بوڑھے نے کہا: میرے پاس گواہ نہیں ہیں، کیونکہ اس نے میرے لڑکے کو تنہائی میں قتل کیا ہے، وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا، اس لیے میں اسے قسم کھلاؤں گا اور قسم کے الفاظ وہ ہوں گے جو میں بتاؤں۔ حاکم نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ بوڑھے نے قسم کے لیے نہایت سخت الفاظ تلقین کیے۔ لڑکے نے جواب دیا: میں ان الفاظ سے قسم ہرگز نہیں کھا سکتا، میں ایسی قسم کے مقابلے میں قصاص کو ترجیح دیتا ہوں۔ بوڑھا اپنے ایجاد کردہ الفاظ پر بضد تھا۔ جھگڑا بڑھتا گیا، گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی؛ فیصلہ کی کوئی شکل نہیں بنی۔ اِدھر لڑکا اپنی ضد اور ہٹ کے دوران اپنی اداؤں اور چٹک مٹک سے حاکم کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور اشاروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ: اگر حاکم اُسے چھڑا دے گا، تو وہ بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے تیار

ہوگا۔ حاکم کے دل میں بھی یہ بات آرہی تھی کہ لڑکے کو بوڑھے کے جال سے چھڑا کر، خود اس کا شکار کرلے۔ چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو(۱۰۰) دینار پر فیصلہ کردیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ سو(۱۰۰) دینار پر آپ مان جائیں، جھگڑا ختم کردیں اور لڑکے کو چھوڑ دیں۔ بیس دینار تو میں ابھی دیتا ہوں اور باقی کا وعدہ کرتا ہوں کہ کل ادا کردوں گا۔ بوڑھے نے کہا: ٹھیک ہے؛ لیکن جب تک باقی ماندہ رقم وصول نہ ہوجائے گی، یہ لڑکا میری ہی نگرانی میں رہے گا۔ حاکم نے کہا مناسب ہے، حاکم فیصلہ کرکے چلا گیا۔

حارث بن ہمام کہتے ہیں: بوڑھے کی دلیلوں سے میں یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ سروج کا رہنے والا کوئی بڑا آدمی ہے۔ پھر میں تھوڑی دیر ٹھیرا۔ جب اندھیرا ہوگیا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے، تو میں حاکم کے مکان کی طرف گیا۔ دیکھا کہ بوڑھا لڑکے کی نگرانی کررہا ہے۔ میں نے اُسے قسم دے کر پوچھا: کیا تو ابوزید ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں ابوزید ہوں۔ میں نے کہا: اور یہ لڑکا کون ہے؟ بوڑھے نے کہا: یہ رشتہ میں میرا لڑکا اور ذریعۂ معاش میں میرا جال ہے۔ پھر حارث سے کہا: حارث! تم آج کی رات میرے پاس رہو، تاکہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدلیں، کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت وافسوس کی آگ میں جلاؤں گا۔ حارث کہتے ہیں: ہم نے وہ رات قصہ کہانیوں میں گذاری۔ صبح سویرے ابوزید لڑکے کو لے کر روانہ ہوگیا اور حاکم کے نام ایک پرچہ لکھ کر مجھے دے گیا اور کہا: جب میں فرار ہوجاؤں اور غم کی وجہ سے حاکم کے دل کا سکون جاتا رہے، تو اس کو یہ پرچہ دے دینا۔ میں نے جو پرچہ کھول کر دیکھا، تو اس میں بارہ اشعار لکھے ہوئے تھے، جن میں حاکم کو تنبیہ کی گئی تھی کہ ہر شکار جال میں نہیں پھنسا کرتا۔ اور اس بات کی نصیحت کی گئی تھی کہ نظریں نیچی رکھنی چاہئیں؛ تاکہ خواہشاتِ نفسانی اور عشق ومحبت سے نجات پائے۔ اس طرح ابوزید حاکم سے رقم بٹور کر رفو چکر ہوجاتا ہے۔

اس مقامے میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

دسواں مجلس واقعہ شہر "رحبہ" کی طرف منسوب ہے

اَلرَّحْبِيَّةُ: منسوبٌ الى رَحْبَهْ اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدد ہے۔ رَحْبَهْ: حاء کے فتح اور سکون کے ساتھ۔ بغداد سے تین سو میل کے قریب دریائے فرات کے کنارے پر واقع ایک شہر ہے، جسے مالک بن طوق نامی شخص نے ہارون الرشید (بقول بعض، مامون الرشید) کے زمانے میں آباد کیا تھا؛ اسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "اَلرَّحْبِيَّة"

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: هَتَفَ بِيْ دَاعِي الشَّوْقِ، إِلٰى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ؛ فَلَبَّيْتُهُ مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً، وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً، فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيَ، وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِيَ، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَأْسِيْ، رَأَيْتُ غُلَامًا أُفْرِغَ فِيْ قَالَبِ الْجَمَالِ، وَأُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَقَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهٖ، يَدَّعِيْ أَنَّهُ فَتَكَ بِابْنِهٖ، وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ، وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ، وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ، وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ، إِلٰى أَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللَّدَدِ، بِالتَّنَافُرِ إِلٰى وَالِي الْبَلَدِ، وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ، وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِيْنَ عَلَى الْبَنَاتِ، فَأَسْرَعَا إِلٰى نَدْوَتِهٖ، كَالسُّلَيْكِ فِيْ عَدْوَتِهٖ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا، کہا کہ: مالک بن طوق کے شہر رحبہ کی طرف رغبت کے داعی نے مجھے ندا دی (یعنی میرے دل میں شہر رحبہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا)، تو میں نے اس کو لبیک کہا تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر اور پر جوش ارادے کی تلوار سونت کر۔ پس جب میں نے اس شہر میں لنگر ڈال دیا اور اپنی طنابیں (رسیاں) باندھ دیں (قیام کر لیا) اور میں حمام سے اپنا سر منڈانے کے بعد نکلا، تو میں نے ایک ایسا لڑکا دیکھا، جو حسن کے سانچے میں ڈھالا ہوا تھا اور جسے حُسن کا عمدہ جوڑا پہنایا گیا تھا......

صورت یہ تھی کہ ایک بوڑھے نے اس کی آستین پکڑ رکھی تھی، جو اس بات کا دعوی کر رہا تھا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہے، جب کہ لڑکا اس کو پہچاننے سے انکار کر رہا تھا اور اس کے الزام کو بڑا سمجھ رہا تھا۔ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ایسا تھا کہ جس کی چنگاریاں اڑ رہی تھیں اور ان دونوں کے پاس لگی ہوئی بھیڑ اچھے اور بروں کو جمع کیے ہوئے تھی۔ نوبت اس پر پہنچی کہ وہ دونوں جھگڑا بڑھ جانے کے بعد، والی شہر کے پاس مقدمہ لے جانے پر رضامند ہو گئے۔ اور وہ (والی شہر) ان لوگوں میں سے تھا، جن پر بدفعلی کا الزام لگایا جاتا تھا اور لڑکیوں پر لڑکوں کی محبت کو ترجیح دیتا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی مجلس میں ایسی تیزی سے گئے؛ جیسا کہ سلیک اپنی دوڑ میں تیز تھا۔

تحقیق: هَتَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ندا دی۔ هَتَفَ بِهِ هَتْفًا (ض) پکارنا، ندا دینا۔

داعِيْ: اسم فاعل، پکارنے والا۔ جمع: دُعَاةٌ. دَعَا فُلَانًا دَعْوًا وَ دَعْوَةً (ن) پکارنا، بلانا، آواز دینا۔

شَوْقٌ: رغبت، دلی خواہش۔ جمع: أَشْوَاقٌ. شَاقَهُ شَوْقًا (ن) رغبت دلانا، شوق دلانا۔

لَبَّيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے لبیک کہا۔ لَبّٰى الرَّجُلَ تَلْبِيَةً (تفعیل) کسی کی آواز پر لبیک کہنا۔

مُمْتَطِيْ: اسم فاعل، سوار ہونے والا۔ اِمْتَطَى الدَّابَّةَ (افتعال) سوار ہونا۔

شِمِلَّةٌ: پھرتیلی اور تیز رفتار اونٹنی۔

مُنْتَضِيْ: اسم فاعل، تلوار سونتنے والا، اِنْتَضَى السيفَ (افتعال) میان سے تلوار نکالنا، تلوار سونتنا۔

مُشْمَعِلَّةٌ: اسم فاعل مؤنث، پرجوش، مست، مگن۔ اِشْمَعَلَّتِ الدَّابَّةُ اِشْمِعْلَالاً: چاق و چوبند ہونا۔ پرجوش ہونا (باب اِفْعَلَّلَ، رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کا دوسرا باب)

اَلْمَرَاسِيْ: واحد: مِرْسَاةٌ: اسم آلہ، لنگر۔ وہ رسی جس سے جہاز یا کشتی کو کنارہ کے ساتھ باندھ دیا جائے (۲) واحد: مَرْسىً: اسم ظرف، کشتی یا جہاز کے ساحل پر ٹھیرنے کی جگہ، بندرگاہ۔ رَسَا رَسْوًا (ن) ٹھیرنا۔ جمنا۔ کشتی یا جہاز کا لنگر انداز ہونا۔

شَدَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے باندھ دی۔ شَدَّ الشَّيْئَ شَدًّا (ن) باندھنا۔ کسنا۔

أَمْرَاسٌ: جمع ہے، مَرَسٌ کی۔ اور مَرَسٌ جمع ہے مَرَسَةٌ کی، خیمہ کی طناب یا رسی۔ قناط۔

حَمَّامٌ: غسل خانہ، حجامت خانہ، جس میں گرم پانی کا انتظام ہو۔ جمع: حَمَّامَاتٌ.

سَبْتٌ: مصدر از سَبَتَ الرَّأْسَ سَبْتًا (ن) بال اتارنا۔ سر مونڈنا (۲) سر منڈانا۔

أُفْرِغَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ ڈھالا گیا۔ أَفْرَغَ فِيْ قَالَبٍ إِفْرَاغًا۔ سانچے میں ڈھالنا۔

قَالَبٌ: سانچہ جس میں معدنیات کوڈھال کراس کی شکل کی چیز بنائی جائے، فرمہ، نمونہ۔ جمع: قَوَالِبُ.

أُلْبِسَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ پہنایا گیا۔ أَلْبَسَهُ الثوبَ إِلْبَاسًا (افعال) کپڑا پہنانا۔

حُلَّةٌ: عمدہ پوشاک، صاف اور نئے کپڑوں کا جوڑا۔ جمع: حُلَلٌ وَ حِلَالٌ.

اِعْتَلَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پکڑا۔ اِعْتَلَقَ بالشَّيْئِ (افتعال) چمٹنا۔ مراد: پکڑنا۔

رُدْنٌ: آستین۔ جمع: أَرْدَانٌ۔ فَتَكَ: ماضی، اس نے قتل کیا، فَتَكَ بِهٖ فَتْكًا (ض) دھوکے سے قتل کرنا۔

يُكْبِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بڑا سمجھ رہا ہے۔ أَكْبَرَهُ إِكْبَارًا (افعال) بڑا سمجھنا۔

قِرْفَةٌ: الزام، بہتان، عیب۔ قَرَفَ فُلَانًا بكذا قَرْفًا (ض) الزام لگانا۔ تہمت لگانا۔

مُتَطَايِرٌ: اسم فاعل، اڑنے والی۔ تَطَايَرَ الشَّرَارُ (تفاعل) چنگاریاں اڑنا۔

شَرَارٌ: واحد: شَرَارَةٌ: چنگاری۔ شعلہ ــــ زِحَامٌ: بھیڑ، زَحَمَهُ زَحْمًا وَزِحَامًا (ف) بھیڑ کرنا۔

إِلٰى أَنْ: یہاں تک کہ، نوبت اس پر پہنچی کہ۔ ــــ اِشْتِطَاطٌ: (افتعال) حد سے بڑھنا۔

لَدَدٌ: جھگڑا، شدید جھگڑا، شدید دشمنی۔ لَدَّ لَدَدًا (س) بہت جھگڑالو ہونا۔

تَنَافُرٌ: مصدر از تَنَافَرَ إِلٰى كَذَا تَنَافُرًا (تفاعل) کسی کے پاس مقدمہ لے جانا۔

يُزَنُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس پر الزام لگایا جاتا ہے۔ زَنَّهُ بِكَذَا زَنًّا (ن) الزام لگانا۔

هَنَاتٌ: واحد: هَنَتٌ: بدفعلی، لغزش، گندی بات، بعض نے لکھا ہے کہ یہ هَنَةٌ کی جمع ہے، جو هَنٌ کا مؤنث ہے بمعنی فرج۔ یہاں مراد لواطت ہے۔

يُغَلِّبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ ترجیح دیتا ہے۔ غَلَّبَهُ عَلَيْهِ (تفعیل) ترجیح دینا۔

أَسْرَعَا: ماضی تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں تیزی سے گئے۔ أَسْرَعَ إِلَيْهِ (افعال) تیزی سے جانا۔

نَدْوَةٌ: مجلس، محفل، سمینار، جمع: نَدَوَاتٌ. نَدَا الْقَوْمُ نَدْوًا (ن) مجلس میں جمع ہونا۔

سُلَيْكَ: بن سُلکہ، عرب کے مشہور قبیلے بنوتمیم کا ایک شخص جو دوڑنے میں مشہور تھا۔ سُلکہ: سُلیک کی ماں کا نام ہے، اُسی کی طرف نسبت سے یہ مشہور ہے۔ والد کا نام عمرو بن سنان بن حارث تھا۔

فائدہ: عرب میں چار آدمی دوڑنے میں ضرب المثل تھے (۱) سلیک بن سُلکہ (۲) عمرو بن امیہ ضمری (۳) شَنفری (۴) تابط شرا۔ سلیک بن سلکہ کے بارے میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنوبکر نے بنوتمیم پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، راستہ میں سلیک کو اس کا علم ہوا، سلیک چونکہ قبیلہ بنوتمیم ہی کا تھا؛ اس لیے وہ اپنے قبیلہ کو اطلاع دینے کے لیے چل پڑا۔ بنوبکر کو اس کا علم ہوگیا کہ سلیک ہمارے حملہ کی خبر

دینے کے لیے چلا گیا ہے، تو دو شخص اس کو پکڑنے کے لیے تیز رفتار گھوڑوں کے ساتھ روانہ کیے؛ مگر مسلسل چلنے کے باوجود وہ دونوں سلیک کو پکڑتے تو کیا، اس کی گرد کو بھی نہ پاسکے۔ چنانچہ اس نے جاکر اپنے قبیلے والوں کو اطلاع دی؛ لیکن انھیں یقین نہیں آرہا تھا؛ اس وجہ سے کہ اتنی مختصر مدت میں اتنی لمبی مسافت کیسے طے کی جاسکتی ہے۔ پس جنھوں نے اس کی بات کا یقین کرلیا، وہ تو حملہ سے بچ گئے اور جنھوں نے یقین نہیں کیا، وہ غفلت میں رہے، چنانچہ بنو بکر نے حملہ کر کے سب کو تہس نہس کر دیا۔

عَدْوَةٌ: دوڑ، ایک مرتبہ دوڑ۔ تیز رفتاری۔ عدا عَدْوًا وعدوانا (ن) دوڑنا۔

فَلَمَّا حَضَرَاهُ، جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ، وَاسْتَدْعَى عَدْوَاهُ، فَاسْتَنْطَقَ الغُلامَ، وَقَدْ فَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ، وَطَرَّ عَقْلَهُ بِتَصْفِيفِ طُرَّتِهِ، فَقَالَ: إِنَّهَا أَفِيْكَةُ أَفَّاكٍ، عَلَى غَيْرِ سَفَّاكٍ؛ وَعَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ، عَلَى مَنْ لَيْسَ بِمُغْتَالٍ، فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ: إِنْ شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنَ. فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنَّهُ جَدَّ لَهُ خَاسِيًا، وَأَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا، فَأَنّٰى لِيْ شَاهِدٌ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ! وَلٰكِنْ وَلِّنِيْ تَلْقِيْنَهُ الْيَمِيْنَ، لِيَبِيْنَ لَكَ: أَيَصْدُقُ أَمْ يَمِيْنُ! فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ؛ مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكِ، عَلَى ابْنِكَ الْهَالِكِ.

ترجمہ: پس جب وہ دونوں اُس (والیٔ شہر) کے پاس حاضر ہوئے، تو شیخ نے اپنا دعوی از سرِ نو بیان کیا اور اس کی مدد چاہی، تو اس (حاکمِ شہر) نے لڑکے سے بیان لینا چاہا؛ جب کہ وہ اُسے اپنی پیشانی کے محاسن میں گرفتار کر چکا تھا اور اس کی عقل کو اپنی پیشانی کی مانگ پٹی سے زائل کر چکا تھا۔ تو لڑکے نے کہا کہ یہ الزام تراش کا، ایسے شخص پر الزام ہے کہ جو خون بہانے والا نہیں ہے اور چالباز کا ایسے شخص پر بہتان ہے کہ جو قاتل نہیں ہے۔ اس پر حاکم نے شیخ سے کہا: اگر تیری دو مسلمان عادل گواہی دیں (تو ٹھیک ہے)؛ ورنہ تو اس سے قسم حاصل کر۔ شیخ نے کہا: اس نے تو اُسے (آبادی سے) دور لے جاکر پچھاڑا ہے اور علیحدہ ہو کر اس کا خون بہایا ہے؛ اس لیے میرے لیے گواہ کیسے ہوسکتا ہے؛ جب کہ وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا، لیکن آپ مجھے اُسے قسم کی تلقین کا اختیار دیجیے، تاکہ آپ کو ظاہر ہو جائے کہ وہ سچ بولتا ہے یا جھوٹ۔ تو حاکم نے اس سے کہا کہ: تو اس کا مالک ہے (تجھے اس کا اختیار ہے) تیرے اُس بے انتہا غم کی موجودگی میں جو اپنے ہلاک شدہ بیٹے پر ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

تحقیق: جَدَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ازسرنو بیان کیا۔ جَدَّدَهُ (تفعیل) ازسرِنو کرنا۔

اِسْتَدْعیٰ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چاہی۔ اِسْتِدْعَاءٌ (استفعال) طلب کرنا، مدد چاہنا۔

عَذْوٰی: مدد، اِعْدَاءٌ: کا اسم مصدر۔ أَعْدَاهُ إِعْدَاءً (افعال) مدد دینا۔

اِسْتَنْطَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بیان لینا چاہا۔ اِسْتَنْطَقَهُ (استفعال) بیان لینا۔

فَتَنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دیوانہ بنایا۔ فَتَنَ الشيئُ فلانًا فتنًا (ض) فریفتہ کرنا۔ دیوانہ بنانا۔

مَحَاسِنُ: واحد: حُسْنٌ (خلاف قیاس) خوبی۔ حَسُنَ حُسْنًا (ک) خوبصورت ہونا۔ عمدہ ہونا۔

غُرَّةٌ: ہر چیز کا اول حصہ، پیشانی (۲) سفیدی (۳) چمک۔ جمع: غُرَرٌ.

طَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے زائل کر دیا۔ طَرَّ عقلَهُ طرًّا (ن) زائل کرنا۔ سلب کرنا۔

تَصْفِیْفٌ: مصدر۔ صَفَّفَتِ الْمَرأةُ شَعْرَهَا (تفعیل) پٹی جمانا۔ مانگ نکالنا۔

طُرَّةٌ: پیشانی، پیشانی کے بال، زلف۔ جمع: طُرَرٌ ۔۔۔ أَفِیكَةٌ: بہتان، الزام، بڑا جھوٹ۔ جمع: أَفَائِكُ. أَفَكَ أَفْكًا وَ إِفْكًا (ض، س) جھوٹ بولنا۔ الزام تراشنا۔ أَفَّاكٌ: اسم مبالغہ، الزام تراش۔

سَفَّاكٌ: اسم مبالغہ، قاتل، بہت خون بہانے والا۔ سفکهُ سفكًا (ض) خون بہانا، قتل کرنا۔

عَضِیْهَةٌ: صفت مشبہ۔ بہتان۔ جمع: عَضَائِهُ. عَضِهَ الرَّجلَ عَضْهًا (س) بہتان لگانا۔

مُحْتَالٌ: اسم فاعل، مکار، حیلہ باز، دھوکے باز۔ اِحْتِیَالٌ (افتعال) دھوکا دینا، حیلہ کرنا، چال چلنا۔

مُغْتَالٌ: اسم فاعل، دھوکے سے قتل کرنے والا۔ اِغْتِیَالٌ: دھوکے سے قتل کرنا، بے خبری میں مار ڈالنا۔

اِسْتَوْفِ: امر واحد حاضر، تو وصول کر۔ اِسْتِیْفَاءٌ (استفعال) پورا وصول کرنا۔

جَدَّلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پچھاڑا۔ جَدَّلَهُ (تفعیل) پچھاڑنا۔ زمین پر گرانا۔

خَاسِیًا: اسم فاعل، (آبادی سے) دور ہو کر۔ خَسَأَ خَسْئًا (ف) دور ہونا۔ مراد: آبادی سے دور ہونا۔

فائدہ: خَاسِیًا: اصل میں خَاسِئًا تھا۔ آگے "خَالِیًا" کی مناسبت سے ہمزہ کو خلاف قیاس "یا" سے بدل دیا؛ کیونکہ ہمزہ ساکن ماقبل مکسور کو "یا" سے بدل دینے کا قاعدہ تو ہے جیسے بِئْسَ سے بِیْسَ؛ لیکن ہمزہ متحرک ماقبل مکسور کو "یا" سے بدل دینے کا کوئی صرفی قاعدہ نہیں ہے۔

أَفَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خون بہایا۔ أَفَاحَ الدَّمَ إِفَاحَةً (افعال) خون بہانا۔

خَالِیًا: اسم فاعل، علیحدہ ہونے والا۔ خلا مِنْ كَذا خُلُوًّا (ن) علیحدہ ہونا۔

وَلِّ: امر واحد حاضر، تو اختیار دے۔ وَلَّاهُ تَوْلِیَةً (تفعیل) حاکم بنانا، اختیار دینا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِیَّةُ"

تَلْقِیْنٌ: (تفعیل) سکھانا، بتانا، کسی کی زبان سے اپنے بتائے ہوئے الفاظ کہلوانا۔
یَمِیْنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ مَانَ فُلَانٌ مَیْنًا (ض) جھوٹ بولنا۔
وَجْدٌ: رنج وغم۔ وَجَدَ لَهٗ وَجْدًا (ض) رنجیدہ ہونا۔ شدید غم میں مبتلا ہونا۔
مُتَهَالِكٌ: اسم فاعل، ہلاکت کے قریب پہنچانے والا۔ تَهَالُكٌ (تفاعل) اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا۔

فَقَالَ الشَّیْخُ لِلْغُلَامِ، قُلْ: وَالَّذِيْ زَیَّنَ الْجِبَاهَ بِالطُّرَرِ، وَالْعُیُوْنَ بِالْحَوَرِ، وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ، وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ؛ وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ، وَالْأُنُوْفَ بِالشَّمَمِ، وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ، وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ، وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ، وَالْخُصُوْرَ بِالْهَیَفِ، إِنَّنِيْ مَا قَتَلْتُ ابْنَكَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا، وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهٗ لِسَیْفِيْ غِمْدًا؛ وَإِلَّا فَرَمَى اللّٰهُ جَفْنِيْ بِالْعَمَشِ، وَخَدِّيْ بِالنَّمَشِ، وَطُرَّتِيْ بِالْجَلَحِ، وَطَلْعِيْ بِالْبَلَحِ، وَوَرْدَتِيْ بِالْبَهَارِ، وَمِسْكَتِيْ بِالْبُخَارِ، وَبَدْرِيْ بِالْمُحَاقِ، وَفِضَّتِيْ بِالْاِحْتِرَاقِ؛ وَشُعَاعِيْ بِالْإِظْلَامِ، وَدَوَاتِيْ بِالْأَقْلَامِ.

ترجمه: تو شیخ نے لڑکے سے کہا: کہہ "قسم ہے اس ذات کی جس نے مزین کیا پیشانیوں کو گیسوؤں سے، آنکھوں کو خوشنمائی سے، ابروں کو درمیانی فاصلے سے، دانتوں کو کشادگی سے، آنکھوں کو خمار سے، ناکوں کو ابھار سے، رخساروں کو آگ کی سی سرخی سے، دانتوں کو چمک سے، انگلیوں کو لچک سے، اور کمر کو نزاکت سے، کہ میں نے قتل نہیں کیا تیرے بیٹے کو بھول کر اور نہ جان کر اور نہ میں نے اس کے سر کو اپنی تلوار کی میان بنایا؛ ورنہ خدا نشانہ بنائے میری آنکھ کو چندھیا جانے کا، میرے رخسار کو داغدار ہونے کا، میرے گیسوؤں کو بال جھڑنے کا، میرے چمکدار دانتوں کو خراب ہوجانے کا، میرے گلاب سے رخسار کو بہار کی سی زردی کا، میری منہ کی خوشبو کو بدبو کا، میرے چاند سے چہرے کو بےنوری کا، میری سفید چمڑی کو جل کر سیاہ ہوجانے کا، میرے (چہرے کی) چمک کو تاریک ہوجانے کا اور میری دوات (دُبُر) کو قلموں (ذَکَر) کا۔

تحقیق: جِبَاهٌ: واحد: جَبْهَةٌ: پیشانی ـــ طُرَرٌ: واحد: طُرَّةٌ: پیشانی، پیشانی کے بال، زلف، گیسو۔
حَوَرٌ: خوشنمائی۔ جمع: أَحْوَارٌ. حَوِرَتِ الْعَیْنُ حَوَرًا (س) آنکھ کا خوبصورت ہونا۔ اصل معنی: آنکھ کی سفیدی کا بالکل سفید اور سیاہی کا بالکل سیاہ ہونا۔ حَوَاجِبُ: واحد: حَاجِبٌ، ابرو، بھوں۔

بَلَجٌ: دونوں بھوؤں کے درمیان کا فاصلہ، کشادگی، بَلِجَ الإنْسَانُ بَلَجًا (س) دونوں بھوؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونا۔ بعید الحاجبین ہونا۔ عرب اس کو حسن سمجھتے ہیں۔

مَبَاسِمُ: واحد: مَبْسِمٌ: اسم ظرف، مسکرانے کی جگہ، مراد: منھ اور دانت۔ بَسَمَ بَسْمًا (ض) مسکرانا۔

فَلَجٌ: دانتوں کے درمیان فاصلہ۔ فَلِجَتْ أَسْنَانُهُ فَلَجًا (س) دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔ دانتوں کے درمیان جھری اور فاصلہ، اہلِ عرب کے یہاں پسندیدہ تھا۔

سَقَمٌ: بیماری، مراد: نزاکت، آنکھ کی مستی، آنکھ کا خمار، آنکھ کا نشیلا پن، سَقِمَ سَقَمًا (س) بیمار ہونا۔

شَمَمٌ: ناک کے بانسے کا مناسب ابھار، بلندی۔ شَمَّ الأَنْفُ شَمَمًا (س) ناک کا اونچا ہونا۔

لَهَبٌ: آگ کی لپٹ، شعلہ۔ مراد: آگ کی سی سرخی۔ لَهِبَتِ النَّارُ لَهَبًا (س) آگ دہکنا، بھڑکنا۔

ثُغُورٌ: واحد: ثَغْرٌ: اگلے دانت۔ شَنَبٌ: دانتوں کی چمک اور صفائی۔ شَنِبَ الثَّغْرُ شَنَبًا (س) دانتوں کا باریک اور چمکدار ہونا ـــ بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلیوں کے پورو ے۔ مجازاً: انگلیاں۔

تَرَفٌ: نرمی، تروتازگی۔ مراد: لچک۔ تَرِفَ النَّبَاتُ تَرَفًا (س) نباتات کا تروتازہ ہونا۔

خُصُورٌ: واحد: خَصْرٌ: کوکھ، کمر۔ ـــ هَيَفٌ: نزاکت، هَيِفَ هَيَفًا (س) نازک ہونا۔ چھریرے بدن کا ہونا۔ پتلی کمر والا ہونا۔ ـــ هَامَةٌ: سر، کھوپڑی۔ جمع: هَامٌ وَهَامَاتٌ.

غِمْدٌ: تلوار کی میان۔ جمع: غُمُودٌ وَأَغْمَادٌ۔ غَمَدَ السَّيْفَ غَمْدًا (ض) تلوار میان میں رکھنا۔

رَمٰی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نشانہ بنایا۔ رَمَى الصَّيْدَ رَمْيًا (ض) نشانہ بنانا، تیر وغیرہ مارنا۔

عَمَشٌ: چندھیاہٹ۔ ضعفِ بصر۔ عَمِشَ عَمَشًا (س) چوندھیانا۔ ضعفِ بصر کا مریض ہونا۔

نَمَشٌ: چہرے کے داغ دھبے، سیاہ اور سفید نشان۔ نَمِشَ نَمَشًا (س) داغوں والا ہونا۔

جَلَحٌ: (س) سر کے بال گرنا، جھڑنا ـــ طَلْعٌ: درختِ خرما کی کلی۔ مراد: چمکتے ہوئے دانت۔ واحد: طَلْعَةٌ.

بَلَحٌ: ہری کھجور، ناپختہ کھجور۔ واحد: بَلَحَةٌ، بَلَحَ بَلَحًا (ف) ہرا ہونا۔ کھجور کا گدرا ہونا۔ مراد: دانتوں کا میلا ہونا ـــ وَرْدَةٌ: گلاب کا ایک پھول۔ مراد: رخسار۔ جمع: وَرْدٌ.

بَهَارٌ: زرد رنگ کا گھاس جسے عربی میں عَيْنُ البقر اور فارسی میں گاؤ چشم کہتے ہیں۔ مراد: زردی۔

مِسْكَةٌ: خوشبو، مراد: منھ کی خوشبو۔ جمع: مِسَكٌ. ـــ بُخَارٌ: بھاپ، گیس (۲) بدبو۔ مراد: بوئے دہن۔ جمع: أَبْخِرَةٌ. بَخِرَ الْفَمُ بَخَرًا (س) منھ سے بدبو آنا ـــ بَدْرٌ: چاند، مراد: چاند جیسا مکھڑا۔

مِحَاقٌ: بے نوری، ظلمت، تاریکی۔ مَحِقَ الْقَمَرُ مَحْقًا (ف) بے نور ہو جانا۔ روشنی زائل ہو جانا۔

فِضَّةٌ: چاندی۔ مراد: چاندی جیسا سفید چہرہ، یا چاندی جیسی سفید کھال، یا بے ریش ٹھوڑی۔
اِحْتِرَاقٌ: جلنا۔ مراد: سیاہ ہونا اور ڈاڑھی نکل آنا ۔۔۔ شُعَاعٌ: چمک، مراد: چہرہ کی چمک۔ جمع: أَشِعَّةٌ.

فَقَالَ الْغُلَامُ: الِاصْطِلَاءُ بِالْبَلِيَّةِ، وَلَا الْإِيلَاءُ بِهٰذِهِ الْأَلِيَّةِ، وَالْإِنْقِيَادُ لِلْقَوَدِ؛ وَلَا الْحَلْفُ بِمَالَمْ يَحْلِفْ بِهِ أَحَدٌ، وَأَبَى الشَّيْخُ إِلَّا تَجْرِيعَهُ الْيَمِيْنَ الَّتِيْ اِخْتَرَعَهَا، وَأَمْقَرَ لَهُ جُرَعَهَا. وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِيْ بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُ، وَمَحَجَّةُ التَّرَاضِيْ تَعِرُ، وَالْغُلَامُ فِيْ ضِمْنِ تَأَبِّيْهِ، يَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِيْ بِتَلَوِّيْهِ، وَيُطْمِعُهُ فِيْ أَنْ يُلَبِّيَهِ، إِلٰى أَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهٖ، وَأَلَبَّ بِلُبِّهٖ، فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِيْ تَيَّمَهُ، وَالطَّمَعُ الَّذِيْ تَوَهَّمَهُ؛ أَنْ يُخَلِّصَ الْغُلَامَ وَيَسْتَخْلِصَهُ، وَأَنْ يُنْقِذَهُ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهُ. فَقَالَ لِلشَّيْخِ: هَلْ لَكَ فِيْمَا هُوَ أَلْيَقُ بِالْأَقْوٰى، وَأَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى! فَقَالَ: إِلَامَ تُشِيْرُ لِأَقْتَفِيَهِ، وَلَا أَقِفُ لَكَ فِيْهِ؟

ترجمہ: تو لڑکے نے کہا: مصیبت کی آگ میں جلنا (پسند کروں گا)، نہ کہ یہ قسم کھانا اور خون کے بدلے کو تسلیم کرنا (پسند کروں گا)، نہ کہ اس بات کی قسم کھانا جو کسی نے نہیں کھائی۔ اور شیخ نے ہر بات سے انکار کر دیا، بجز اس کے کہ وہ اِسے اس قسم کے گھونٹ پلائے، جو اس نے ایجاد کی اور جس کے گھونٹ اس کے لیے تلخ بنائے۔ اور ان دونوں کے درمیان گالی گلوچ کی آگ بھڑکتی رہی اور باہمی رضامندی کا راستہ مشکل بنا رہا۔ صورت یہ تھی کہ لڑکا اپنی ضد کے دوران، اپنی اداؤں سے (چٹک مٹک سے) حاکم کے دل کو گرویدہ بنا رہا تھا اور اُسے اس بات کی خواہش دلا رہا تھا کہ وہ اُسے لبیک کہے گا۔ (یعنی اگر حاکم اُسے چھڑا دے گا، تو وہ بعد میں اس کی خواہش پوری کرے گا) یہاں تک کہ اس کی محبت حاکم کے دل پر مسلط ہوگئی اور اس کی عقل میں پیوست ہوگئی۔ چنانچہ اس حاکم کے لیے اُس عشق نے، جس نے کہ اُسے ذلیل کر ڈالا تھا اور اُس لالچ نے، جس کا اس نے تصور کیا تھا، یہ بات مزین کی (سُجھائی) کہ وہ لڑکے کو چھڑائے اور اُسے اپنا بنالے اور یہ کہ اُسے شیخ کے جال سے نکالے؛ پھر اُسے شکار کرلے۔ پس اُس نے شیخ سے کہا کہ: کیا تو اس چیز کی خواہش کرتا ہے، جو طاقت ور کے لیے مناسب ہے اور تقوی سے قریب تر ہے۔ تو اُس نے کہا: آپ کس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ میں اس کا اتباع کروں اور اس میں آپ کے لیے رکاوٹ نہ بنوں۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

تحقیق: اِصْطِلَاءٌ: آگ میں جلنا (اس میں تائے افتعال بمناسبت صاد، طا سے بدل گئی ہے)
بَلِيَّةٌ: مصیبت، آزمائش۔ جمع: بَلَايَا۔ بَلَاهُ بَلَاءً (ن) آزمانا۔ گرفتار مصیبت کرنا۔
اِيْلَاءٌ: (افعال) قسم کھانا۔ أَلِيَّةٌ: قسم۔ جمع: أَلَايَا ــــ اِنْقِيَادٌ: اِنْقَادَ لَهُ اِنْقِيَادًا (انفعال) تسلیم کرنا۔
قَوَدٌ: بدلۂ خون، تاوان، خون بہا، قصاص۔ أَقَادَ القَاتِلَ بِالْقَتْلِ (افعال) بدلے میں قتل کرنا۔
لَمْ يَحْلِفْ: مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب، اس نے قسم نہیں کھائی۔ حَلَفَ حِلْفًا (ض) قسم کھانا۔ بعض نسخوں میں لَمْ يُحْلِفْ ہے، اس نے قسم نہیں کھلائی، إِحْلَافٌ (افعال) قسم کھلوانا۔
فائدہ: اَلْاِصْطِلَاءَ. اَلْاِيْلَاءَ. اَلْاِنْقِيَادَ. اَلْحِلْفَ: ان چاروں مصادر میں سے پہلا اور تیسرا أَخْتَارُ فعل مضارع محذوف کی وجہ سے منصوب ہے اور باقی دو لا أَخْتَارُ کی وجہ سے۔
أَبَى: ماضی، اس نے انکار کردیا۔ أَبَى إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔ ــــ تَجْرِيعٌ: گھونٹ گھونٹ پلانا۔
أَمْقَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تلخ بنایا۔ أَمْقَرَهُ لفلان (افعال) تلخ بنانا۔
جُرَعٌ: واحد: جُرْعَةٌ: گھونٹ۔ جَرِعَ جَرْعًا (س.ف) گھونٹ بھرنا، نگلنا، پینا۔
تَلَاحِيْ: (تفاعل) باہم گالی گلوچ کرنا۔ باہم جھگڑنا۔ لَحَا فُلَانًا لَحْوًا (ن) گالی دینا۔ برا کہنا۔
يَسْتَعِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، آگ بھڑکتی ہے۔ اِسْتِعَارٌ (افتعال) آگ بھڑکنا، سلگنا۔
مَحَجَّةٌ: راستہ، سیدھا راستہ، جمع: مَحَاجُّ ــــ تَعِرُ: مضارع واحد مونث غائب، وہ مشکل بنتی ہے۔ وَعَرَ وَعْرًا وَوُعُوْرًا (ض.س.ک) دشوار ہونا، تکلیف دہ ہونا۔
ضِمْنٌ: دوران، اندر، ذیل۔ تَأَبِّيْ: ضد، ہٹ دھرمی۔ تَأَبَّى عليه (تفعل) ضد کرنا، مسلسل انکار کرنا۔
يَخْلُبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ گرویدہ بناتا ہے۔ خَلَبَهُ خَلْبًا (ن) گرویدہ بنانا۔ دل موہ لینا۔
تَلَوِّيْ: مصدر از تَلَوَّى الشَّيْئُ (تفعل) مڑنا، بل پڑنا، بل دار ہونا۔ ٹیڑھا ہونا، یہاں ناز و انداز سے مڑنا، بل کھانا، چٹک مٹک، اتراہٹ، مراد ہے۔
يُطْمِعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ لالچ دلاتا ہے۔ اِطْمَاعٌ (افعال) لالچ دلانا۔ خواہش مند بنانا۔
رَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مسلط ہوگئی۔ رَانَ عَلَيْهِ رَيْنًا (ض) غالب ہونا، چھا جانا۔
هَوًى: خواہش نفس، محبت، عشق۔ جمع: أَهْوَاءٌ. هَوِيَ هَوًى (س) محبت کرنا، چاہنا۔
أَلَبَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیوست ہوگئی۔ أَلَبَّ بِالْمَكَانِ إِلْبَابًا (افعال) قیام کرنا، ٹھیرنا۔
لُبٌّ: عقل، ہر چیز کا خالص و منتخب حصہ، مغز و جوہر، جمع: أَلْبَابٌ وَأَلُبٌّ. لَبَّ لَبَابَةً (ض) عقلمند ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

سَوَّلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مزین کیا۔ سوّل له تسویلاً (تفعیل) مزین کرنا۔
وَجْدٌ: غم، عشق (۲) بےخودی۔ حال۔ وَجد بِه وَجْدًا (ض) محبت کرنا، عاشق ہونا۔
تَیَّم: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ذلیل کردیا۔ تیّمهٗ تتییمًا (تفعیل) ذلیل کردینا۔ غلام بنادینا۔
یُخَلِّصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھڑائے۔ خلّصهٗ تخلیصًا (تفعیل) چھڑانا۔ نجات دلانا۔
یَسْتَخْلِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اپنا بنالے۔ اِسْتِخلاصٌ: خاص کرنا، منتخب کرنا، چھین لینا۔
یَنْقِذُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھڑالے۔ أَنْقذهٗ مِنْ کذا (افعال) نجات دلانا۔ چھڑالینا۔
حِبَالَةٌ: شکاری کا جال، پھندا۔ جمع: حَبائِل. حَبَلَ الصَّیْدَ حَبْلاً (ن) جال لگا کر شکار کرنا۔
یَقْتَنِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ شکار کرے۔ اِقْتَنَص الصَّیْدَ (افتعال) شکار کرنا۔
هَلْ لَكَ: هَلْ: کے بعد اگر لام ہو، تو اکثر مبتدا محذوف ہوتا ہے، أَيْ هَلْ لَكَ رَغْبَةٌ۔
أَلْیَقُ: زیادہ مناسب، زیادہ لائق۔ لاقَ بِه لِیاقَةً (ض) لائق ہونا۔ مناسب ہونا۔
تَقْوٰی: اِتِّقَاءٌ: کا اسم مصدر، ڈر، عظمت وہیبت کا خوف، پرہیزگاری۔ اِتِّقاءٌ: بچنا، پرہیز کرنا (افتعال)
إِلاَمَ: إِلٰی حرفِ جر اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے صفحہ (۶۸) پر۔
أَقْتَفِيْ: مضارع واحد متکلم، میں اتباع کروں۔ اِقْتفاهُ اِقْتفاءً (افتعال) نقشِ قدم پر چلنا، پیچھے چلنا۔
لاَأَقِفُ: مضارع منفی، میں رکاوٹ نہ بنوں۔ وَقَفَ فیه وُقُوفًا (ض) توقف کرنا (۲) رکاوٹ بننا۔

فَقَالَ: أَرٰی أَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِیْلِ وَالْقَالِ، وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰی مِائَةِ مِثْقَالٍ، لِأَتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا؛ وَأَجْتَنِيَ الْبَاقِيَ لَكَ عُرْضًا. فَقَالَ الشَّیْخُ: مَا مِنِّيْ خِلاَفٌ، فَلاَ یَكُنْ لِوَعْدِكَ إِخْلاَفٌ، فَنَقَدَهُ الْوَالِيْ عِشْرِیْنَ، وَوَزَّعَ عَلٰی وَزَعَتِهٖ تَكْمِلَةَ خَمْسِیْنَ. وَرَقَّ ثَوْبُ الْأَصِیْلِ، وَانْقَطَعَ لِأَجْلِهٖ صَوْبُ التَّحْصِیْلِ، فَقَالَ لَهُ: خُذْ مَارَاجَ، وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ، وَعَلَيَّ فِيْ غَدٍ أَنْ أَتَوَصَّلَ، إِلٰی أَنْ یَنِضَّ لَكَ الْبَاقِيْ وَیَتَحَصَّلَ، فَقَالَ الشَّیْخُ: أَقْبَلُ مِنْكَ عَلٰی أَنْ أُلاَزِمَهُ لَیْلَتِيْ، وَیَرْعَاهُ إِنْسَانُ مُقْلَتِيْ، حَتّٰی إِذَا أَغْفٰی بَعْدَ إِسْفَارِ الصُّبْحِ، بِمَا بَقِيَ مِنْ مَّالِ الصُّلْحِ، تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ، وَبَرِئَ بَرَاءَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ یَعْقُوْبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِيْ: مَا أَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا، وَلاَ رُمْتَ فُرُطًا.

ترجمہ: تو اس (حاکم) نے کہا: میری رائے ہے کہ تو قیل وقال کو چھوڑ دے۔ اور اس لڑکے کی

جانب سے سو مثقال پر قناعت کرے، تاکہ ان میں سے کچھ کو میں برداشت کروں اور باقی کو تیرے لیے اور طریقے سے وصول کروں (اور باقی کو تیرے لیے سامان کی شکل میں جمع کروں) تو شیخ نے کہا: میری طرف سے کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لیے آپ کے وعدہ کے لیے بھی خلاف ورزی نہ ہونی چاہئے۔ پس حاکم نے اسے بیس مثقال تو نقد دے دیئے اور اپنے مصاحبین پر پچاس کی تکمیل کو تقسیم کردیا۔ شام ہوگئی اور اس کی وجہ سے تحصیلِ مال کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ تو حاکم نے اس سے کہا: جو کچھ موجود ہے وہ لے اور اپنا جھگڑا ختم کر اور کل میرے پاس آنا (یا کل کو میرے ذمے لازم ہے) میں اس بات کی کوشش کروں (یا میں اس بات کا ذریعہ بنوں) کہ تجھے باقی وصول ہوجائے اور حاصل ہوجائے۔ شیخ نے کہا: میں آپ کی (یہ بات) اس شرط پر منظور کرتا ہوں کہ میں آج کی رات اس لڑکے کے ساتھ رہوں گا اور میری آنکھ کی پتلی اس کی حفاظت کرے گی، حتی کہ صبح طلوع ہوجانے کے بعد، جب وہ مالِ صلح کا بقیہ عطا کردے گا (یا جب وہ بقیہ وصول کرلے گا) تو انڈا بچہ سے جدا ہوجائے گا اور وہ (بچہ) بری ہوجائے گا؛ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کے خون سے بھیڑیے کی براءت کے مانند۔ تو اس سے حاکم نے کہا: میں تجھے نہیں دیکھتا ہوں کہ تو نے کسی ناحق بات کا مکلف بنایا ہے اور نہ تو نے کسی حد سے بڑھی ہوئی (بے جا) بات کا ارادہ کیا ہے۔

تحقیق: أُرٰی: مضارع مجہول واحد متکلم، میرا خیال ہے۔ رأی رُؤْیَۃً (ف) خیال کرنا۔ رائے رکھنا۔

فائدہ: اس مصدر سے مضارع کا صیغہ اگر ''گمان'' کے معنی میں ہو تو مجہول ہی استعمال ہوتا ہے۔

تَقْصِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو چھوڑ دے۔ أَقْصَرَ عَنْ شَیْئٍ إِقْصَارًا: باز رہنا۔ چھوڑ دینا۔

قِیْل وَقَال: چنیں وچناں، ایسا ویسا، فضول باتیں جن سے لوگوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو۔

تَقْتَصِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو قناعت کرے۔ اِقْتَصَرَ علی الشَّیْئِ (افتعال) قناعت کرنا۔

أَتَحَمَّلُ: مضارع واحد متکلم، میں برداشت کروں۔ تَحَمُّلٌ (تفعل) برداشت کرنا۔ صبر کرنا۔

أَجْتَنِيْ: مضارع واحد متکلم، میں حاصل کروں۔ اِجْتَنَی الثَّمرَۃَ (افتعال) توڑنا، چننا، حاصل کرنا۔ بعض نسخوں میں **أَجْتَبِيْ** ہے، اِجْتَبَاہُ اِجْتِبَاءً (افتعال) چننا، جمع کرنا، حاصل کرنا۔

عُرْضٌ: (بضم العین) جہت، جانب۔ عَرَضٌ (بفتح العین) سامان جمع: أَعْرَاضٌ وعُرُوْضٌ۔

إِخْلَافٌ: خلاف ورزی۔ أَخْلَفَ وَعْدَہٗ یا أَخْلَفَ بِوَعْدِہٖ إِخْلَافًا (افعال) وعدہ خلافی کرنا۔

نَقَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نقد دیا۔ نَقَدَہُ الثَّمنَ نَقْدًا (ن) نقد دینا۔ ہاتھ کے ہاتھ دینا۔

وَزَّعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تقسیم کر دیا۔ وزَّعَهُ توْزِيْعًا (تفعیل) تقسیم کرنا۔

وَزَعَةٌ: واحد: وَازِعٌ: مددگار، محافظ، مراد: مصاحبین۔ وَزعهُ وزْعًا (ف) روکنا۔ حفاظت کرنا۔

تَكْمِلَةٌ: تکمیل، تتمہ۔ كَمَّلَ الشَّيْئَ تكْمِلَةً (تفعیل) پورا کرنا۔ مکمل کرنا۔

رَقَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پتلا ہو گیا۔ رَقَّ رقًّا ورِقَّةً (ض) پتلا ہونا۔ باریک ہونا۔

ثَوْبٌ: کپڑا۔ مراد: سورج کی روشنی۔ ـــــ أَصِيْلٌ: شام۔ جمع: أُصُلٌ وآصالٌ. رَقَّ ثوْبُ الْأَصِيْلِ: شام کا کپڑا پتلا ہونا۔ یعنی شام کا قریب ہونا۔ شام کا نظر آنا۔

صَوْبٌ: بارش، سلسلہ، جہت، جانب، طرف۔ صاب الْمطرُ صوْبًا (ن) بارش ہونا۔

راجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ موجود ہے۔ راج روْجًا (ن) تیار ہونا۔ مہیا ہونا۔

دَعْ: امر حاضر معروف، تو چھوڑ دے۔ وَدع الشَّيْئَ ودْعًا (ف) چھوڑنا۔

لَحَاجٌ: جھگڑا، بے جا اصرار، ہٹ۔ لجَّ لجَاجًا (ض،س) سخت جھگڑا کرنا۔ دشمنی میں مداومت کرنا۔

عليَّ: اسم فعل بمعنی أحضِرْ. ب عَلَيَّ بمعنی وجب عليّ

أتوَصَّلُ: مضارع، میں کوشش کروں، توَصَّل إليْه توَصُّلًا (تفعل) ذریعہ بنانا (۲) پہنچنے کی کوشش کرنا۔

ينضُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ وصول ہو جائے۔ نضّ الأمرُ نضًّا (ض) حاصل ہونا، میسر ہونا۔

أُلازِمُ: مضارع واحد متکلم، میں ساتھ رہونگا۔ لازَمَهُ مُلازمةً: کسی کے ساتھ ہمیشہ رہنا۔ ساتھ لگے رہنا۔

يَرْعَى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حفاظت کرے گا۔ رَعى الشَّيْئَ رَعْيًا ورِعَايَةً (ف) نگرانی کرنا۔ حفاظت کرنا ـــ إِنْسَانٌ: آنکھ کی پتلی ـــ مُقْلَةٌ: آنکھ۔ جمع: مُقَلٌ.

أَعْفَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کر دیا، أعْفى به إعْفاءً (افعال) عطا کرنا، دینا، پورا کرنا۔

إِسْفَار: مصدر از أَسْفَرَ الصُّبْحُ (افعال) روشن ہونا۔ صبح نمودار ہونا۔

اَلصُّلْحُ: صلح، امن۔ مُصالَحَةٌ کا اسم مصدر۔ صَالَحَهُ عَلَيْهِ (مفاعلت) صلح کا معاہدہ کرنا۔

تَخَلَّصَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ جدا ہو گیا۔ تَخلُّصٌ (تفعل) نجات پانا (۲) جدا ہونا۔

قَائِبَةٌ: انڈا۔ جمع: قَوائِبُ۔ قُوْبٌ: بچہ، چوزہ۔ جمع: أَقْوابٌ: اس صورت میں عبارت میں قلب ہے؛ کیونکہ انڈا بچہ سے جدا نہیں ہوتا؛ بلکہ بچہ انڈے سے جدا ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک کہاوت ہے جو دو ساتھیوں میں گہرے تعلق کے بعد جدائی کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس کہاوت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک تاجر نے ایک شخص کو رہبر مقرر کیا، اس شخص نے تاجر سے کہا: إذا بلَغْتُ بِكَ مَكانَ كذا بَرِئَتْ قَائِبَةٌ

مِنْ قُوْبٍ: یعنی جب میں تجھے فلاں جگہ پہنچادونگا، تو انڈا بچے سے جدا ہو جائے گا یعنی میں تیری رہبری سے آزاد ہوجاؤنگا۔ قَابَ الطَّائِرُ بَیْضَتَہٗ قَوْبًا(ن) پرندے کا انڈے کو توڑنا۔

سُمْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے مکلف بنایا۔ سَامَہٗ الْأَمْرَ سَوْمًا(ن) مکلف بنانا۔

شَطَطًا: ناحق بات، زیادتی۔ شطّ شططًا(ن،ض) حد سے تجاوز کرنا، حق سے دور ہونا۔

رُمْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے ارادہ کیا۔ رَامَہٗ رَوْمًا(ن) ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔

فُرُطٌ: صفت مشبہ، ظلم، حد سے بڑھی ہوئی بات، فَرَطَ فَرْطًا وفُرُوْطًا(ن) سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا رَأَیْتُ حُجَجَ الشَّیْخِ کَالْحُجَجِ السُّرَیْجِیَّةِ، عَلِمْتُ أَنَّہٗ عَلَمُ السَّرُوْجِیَّةِ، فَلَبِثْتُ إِلٰی أَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ، وَانْتَثَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ، ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِيْ، فَإِذَا الشَّیْخُ لِلْفَتٰی کَالِيْ، فَنَشَدْتُّہُ اللّٰہَ: أَهُوَ أَبُوْ زَیْدٍ؟ فَقَالَ: إِيْ وَمُحِلِّ الصَّیْدِ! فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ، الَّذِيْ هَفَتْ لَہُ الْأَحْلَامُ، قَالَ: فِي النَّسَبِ فَرْخِيْ وَفِي الْمُکْتَسَبِ فَخِّيْ، قُلْتُ: فَهَلَّا اکْتَفَیْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِہٖ، وَکَفَیْتَ الْوَالِيَ الْإِفْتِتَانَ بِطُرَّتِہٖ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ تُبْرِزْ جَبْهَتُہُ السِّیْنَ، لَمَا قَنَفَشْتُ الْخَمْسِیْنَ، ثُمَّ قَالَ: بِتِ اللَّیْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِئَ نَارَ الْجَوٰی، وَنُدِیْلَ الْهَوٰی مِنَ النَّوٰی، فَقَدْ أَجْمَعْتُ عَلٰی أَنْ أَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ، وَأُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِيْ نَارَ حَسْرَةٍ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے شیخ کی دلیلوں کو سریجی دلیلوں کے مانند پایا، تو میں یہ جان گیا کہ وہ قبیلہ سروجیہ کا بڑا آدمی ہے۔ پس میں ٹھیرا یہاں تک کہ تاریکی کے ستارے چمک اٹھے اور لوگوں کی جماعتیں منتشر ہوگئیں۔ پھر میں نے حاکم کے مکان کا قصد کیا، تو دیکھا کہ شیخ لڑکے کی حفاظت کررہا ہے۔ پس میں نے اُسے خدا کی قسم دے کر کہا: کیا وہ ابوزید ہے؟ تو اس نے کہا: شکار حلال کرنے والے کی قسم؛ ہاں (میں ابوزید ہوں)! تو میں نے کہا: یہ لڑکا کون ہے؟ جس کی وجہ سے عقلیں اڑگئیں۔ تو اس نے کہا: وہ رشتہ میں میرا بچہ اور ذریعۂ معاش میں میرا پھندا ہے۔ تو میں نے کہا: (اگر یہ بات ہے) تو آخر تو نے اس کی فطری خوبیوں پر کیوں نہ اکتفا کیا اور کیوں نہ تو نے حاکم کو اس کے گیسو کا اسیر بننے سے محفوظ رکھا (یا کیوں نہ تو نے حاکم کو اس کے گیسو کی وجہ سے گرفتارِ فتنہ ہونے سے محفوظ رکھا) تو اس نے کہا: اگر اس کی پیشانی حرفِ سین (کی طرح گیسوؤں کو) ظاہر نہ کرتی، تو میں پچاس نہ

ٹھگ سکتا۔ پھر شیخ نے کہا: تم آج کی رات میرے پاس رہو، تا کہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدلیں (یا ہم محبت کو جدائی کا عوض بنالیں؛ یا ہم محبت کو جدائی پر غالب کردیں) کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت کی آگ میں جلاؤں گا۔

تحقیق: حُجَجٌ: واحد: حُجَّةٌ: دلیل۔ حَجَّ فُلَانًا حَجًّا (ن) دلیل کے ذریعہ غالب آنا۔

سُرَیْجِیَّة: نسبت ہے سریجی کی طرف، سریجی: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے ایک باہوش اور قوی الاستدلال عالم ہیں، جن کا نام ابوالعباس احمد بن عمر بن سریج ہے۔ یہ تیسری صدی کے مجدد تھے اور حسن دلیل و حجت میں مشہور تھے۔

عَلَمٌ: سردارِ قوم، نمایاں شخص۔ جمع: أَعْلَامٌ ــــ سَرُوْجِیَّةٌ: سروج کی طرف نسبت، جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

زَهَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ چمک اٹھی۔ زَهَرَ القَمَرُ زُهُوْرًا (ف) چمکنا، جگ مگانا۔

اِنْتَشَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ منتشر ہوگئی۔ اِنْتِشَارٌ (افتعال) منتشر ہونا، بکھرنا، پھیلنا۔

عُقُوْدٌ: واحد: عَقْدٌ: گرہ، بندش۔ مراد: جماعت۔ گروہ۔ عَقْدُ الزِّحَامِ: لوگوں کی جماعت۔

فِنَاءٌ: صحن، مراد: مکان۔ جمع: أَفْنِیَةٌ. ــــ إِذَا: برائے مفاجات بمعنی اچانک۔ کیا دیکھتا ہوں کہ، دیکھتا کیا ہوں کہ۔ میں نے دیکھا کہ۔

کَالِئٌ: اسم فاعل، محافظ، نگراں۔ کَلَأَهُ کَلْئًا وَ کِلَاءَ ةً (ف) حفاظت کرنا۔ ــــ نَشَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قسم دے کر کہا، نَشَدَ فُلَانًا اللّٰهَ نَشْدًا (ن) کسی کو خدا کی قسم دینا۔ خدا کا واسطہ دینا۔

إِيْ: حرف اثبات، بمعنی نعم، یہ قسم سے پہلے آتا ہے، حروفِ غیر عاملہ میں سے ہے اور کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔

وَمُحِلِّ الصَّیْدِ: واو: قسمیہ۔ مُحِلِّ الصَّیْدِ: قسم۔ جوابِ قسم محذوف ہے: إِنِّيْ أَبُوْ زَیْدٍ.

مُحِلٌّ: اسم فاعل، حلال کرنے والا۔ أَحَلَّ الشَّيْءَ إِحْلَالًا (افعال) حلال و جائز کرنا۔

هَفَتْ: ماضی واحد مؤنث، وہ اڑ گئی۔ هَفَا الطَّائِرُ هَفْوًا (ن) ہوا میں اڑ جانا۔ عقل کا زائل ہونا۔

أَحْلَامٌ: واحد: حِلْمٌ: عقل، بردباری۔ حَلُمَ حِلْمًا (ک) دانشمند ہونا۔ بردبار ہونا۔

نَسَبٌ: رشتہ داری، قرابت۔ جمع: أَنْسَابٌ. نَسَبَهُ نَسَبًا (ن) نسب بیان کرنا۔ اصل بیان کرنا۔

فَرْخٌ: پرندے کا بچہ، چوزہ (۲) ہر انڈا دینے والے جانور کا بچہ۔ مراد: لڑکا۔ جمع: أَفْرَاخٌ وَفُرُوْخٌ.

مُکْتَسَبٌ: مصدر میمی۔ ذریعۂ معاش (۲) کمائی۔ اِکْتَسَبَ المَالَ (افتعال) مال کمانا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِیَّةُ"

فَخٌ: پھندا۔ جال۔ جمع: فُخُوْخٌ وَفِخَاخٌ ۔ هَلاَّ: کلمۂ تخصیص، بمعنی کیوں نہیں (یہ هَلْ اور لاَ سے مرکب ہے) اگر یہ ماضی پر داخل ہو، تو فعل کے ترک پر ملامت کے لیے آتا ہے۔ جیسے یہاں ہے: هَلاَّ اکْتَفَیْتَ: تو نے آخر کیوں اکتفا نہیں کیا۔ اور اگر فعل مضارع پر داخل ہو، تو ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: هَلاَّ تُؤْمِنُ: آخر تو ایمان کیوں نہیں لاتا یعنی تجھے ضرور ایمان لانا چاہیئے۔

اِکْتَفَیْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے اکتفا کیا۔ اِکْتَفٰی بکذا (افتعال) اکتفا کرنا، قناعت کرنا۔

مَحَاسِنُ: خوبیاں، بدن کے نظر آنے والے خوبصورت حصے۔ یہ خلافِ قیاس "حُسْنٌ" کی جمع ہے۔

فِطْرَةٌ: فطرت، فطری حالت۔ وہ پیدائشی حالت یا صفت، جس پر ہر موجود کا وجود ابتداء سے قائم ہوتا ہے۔ جمع: فِطَرٌ. فطر فطرًا (ن) پیدا کرنا۔ ابتداءً وجود میں لانا۔

کَفَیْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے محفوظ رکھا۔ (یہ بھی هَلاَّ کے ماتحت ہے۔ کیوں نہ تو نے محفوظ رکھا) کَفَاهُ اللّٰهُ فُلَانًا کِفَایَةً (ض) بچانا۔ محفوظ رکھنا۔

اِفْتِتَانٌ: (افتعال) گرویدہ ہونا۔ گرفتارِ مصیبت ہونا۔ فتنہ میں پڑنا۔

طُرَّةٌ: پیشانی کے بال، زلف، گیسو۔ جمع: طُرَرٌ.

سِیْنٌ: سے مراد حرف سین کی طرح نکلی ہوئی مانگ۔

مَاقَنْفَشْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے نہیں ٹھگا۔ قَنْفَشَةٌ (باب بعثرة) سمیٹنا۔ مال بٹورنا۔

بِتْ: امر واحد حاضر، تم رات رہو۔ بَاتَ بَیْتُوْتَةً (ض) رات گذارنا۔

نُطْفِئُ: مضارع جمع متکلم، ہم بجھائیں۔ أَطْفَأَ النَّارَ (افعال) بجھانا۔

جَوًی: سوزشِ غم۔ سوزشِ عشق۔ جَوِيَ فُلَانٌ جَوًی (س) سوزشِ غم یا سوزشِ عشق میں مبتلا ہونا۔

نُدِیْلُ: مضارع جمع متکلم، ہم بدلیں، اِدَالَةٌ (افعال) تبادلہ کرنا، أَدَالَ فلانًا مِنْ کَذَا: غالب کرنا، کتاب کے حاشیہ میں نُدِیْلُ: کا ترجمہ نُعَوِّضُ: کا کیا گیا ہے یعنی ہم عوض بنالیں۔ مادہ: دَوْلٌ (ن) گھومنا۔

نَوًی: دوری۔ جدائی، بعد۔ نَوٰی نَوًی (ض) دور ہونا۔

أَجْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پختہ ارادہ کرلیا۔ أَجْمَعَ علیه إِجْمَاعًا (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔

أَنْسَلُّ: مضارع واحد متکلم، میں کھسک جاؤں گا۔ اِنْسِلَالٌ (انفعال) چپکے سے نکل جانا، کھسک جانا۔

سُحْرَةٌ: سویرے، تڑکا، طلوعِ فجر سے کچھ پہلے کا وقت۔ سَحِرَ سَحْرًا (س) صبح سویرے آنا۔

أُصْلِيْ: مضارع واحد متکلم، میں جلاؤں گا۔ أَصْلَاهُ النَّارَ إِصْلَاءً (افعال) آگ میں جلانا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

قَالَ: فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِي سَمَرٍ، آنَقَ مِنْ حَدِيْقَةِ زَهْرٍ، وَخَمِيْلَةِ شَجَرٍ، حَتّٰى إِذَا لَأْلَأَ الْأُفُقَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ، وَآنَ انْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ، رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِيْقِ، وَأَذَاقَ الْوَالِيَ عَذَابَ الْحَرِيْقِ، وَسَلَّمَ إِلَيَّ سَاعَةَ الْفِرَاقِ، رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْإِلْصَاقِ، وَقَالَ: اِدْفَعْهَا إِلَى الْوَالِيْ إِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ، وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ؛ فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ، مِنْ مِثْلِ صَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَإِذَا فِيْهَا مَكْتُوْبٌ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: میں نے وہ رات اس کے ساتھ ایسی بات چیت میں گذاری، جو پھولوں کے باغ اور درختوں کے جھرمٹ سے زیادہ پر رونق تھی؛ حتی کہ جب افق میں صبح نمودار ہوئی اور فجر کے طلوع ہونے کا وقت آ گیا اور قریب ہو گیا، تو وہ راستہ کی پیٹھ پر سوار ہو گیا (اس نے سفر کی راہ لی) اور اس نے حاکم کو آگ کی تکلیف کا مزہ چکھایا اور مجھے جدائی کے وقت ایک مضبوط چپکایا ہوا پرچہ حوالے کیا اور کہا: یہ پرچہ والی کو دے دینا، جب کہ اس سے سکون سلب ہو جائے اور ہماری جانب سے فرار یقینی ہو جائے۔ پس میں نے اس پرچے کو ایسے چاک کیا جیسے متلمس شاعر کے صحیفے سے چھٹکارا پانے والے نے کیا تھا۔ پس دیکھتا کیا ہوں کہ اس میں لکھا ہوا ہے۔

تحقیق: قَضَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گذاری۔ قَضَى الْوَقْتَ قَضَاءً (ض) وقت گذارنا۔

آنَقَ: اسم تفضیل، زیادہ خوشنما، زیادہ پر رونق۔ أَنِقَ أَنَقًا وَأَنَاقَةً (س) خوشنما ہونا۔ خوبصورت ہونا۔

حَدِيْقَةٌ: باغ، باغیچہ۔ جمع: حَدَائِقُ. — زَهْرٌ: واحد: زَهْرَةٌ، پھول، کلی، جمع: أَزْهَارٌ۔

خَمِيْلَةٌ: صفت مشبہ مؤنث، گنجان باغ، گھنے درختوں والی جگہ، جھرمٹ۔ جمع: خَمَائِلُ.

لَأْلَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نمودار ہوا۔ لَأْلَأَ لَأْلَأَةً (باب بعثر) چمکنا۔ روشن ہونا۔

أُفُقٌ: کنارہ، کنارۂ آسمان (جو زمین سے ملا ہوا محسوس ہوتا ہے) جمع: آفَاقٌ۔

ذَنَبُ السِّرْحَانِ: صبح کاذب، طلوع فجر سے قبل ایک سفیدی، جو تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔ ذَنَبٌ: دم، جمع: أَذْنَابٌ۔ سِرْحَانٌ: بھیڑیا۔ جمع: سَرَاحٌ وَسَرَاحِيْنُ. ذَنَبُ السِّرْحَانِ: بھیڑیے کی دم۔ یہاں صبح کاذب کی روشنی کو بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دی ہے۔

آنَ: ماضی، وقت آ گیا۔ آنَ أَيْنًا (ض) وقت آنا — اِنْبِلَاجٌ: (انفعال) طلوع ہونا۔ صبح ہونا۔

حَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وقت آ گیا۔ حَانَ حِيْنًا (ض) وقت آنا — مَتْنٌ: پیٹھ، کمر۔ جمع: مُتُوْنٌ.

أَذَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مزہ چکھایا۔ أذاقة إذاقةً (افعال) مزہ چکھانا۔ مزہ بتانا۔

حَرِيْقٌ: آگ لگتی ہوئی یا سلگتی ہوئی آگ۔ جمع: حَرَائِق. حرق حَرْقًا (ن) جلانا۔ جھلس دینا۔

سَلَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حوالہ کیا۔ سَلَّم إِلَيْهِ (تفعیل) سپرد کرنا، سونپنا، حوالے کرنا۔

سَاعَةٌ: وقت و زمانے کا ایک حصہ۔ ایک گھنٹہ۔ جمع: سَاعٌ و سَاعَاتٌ.

فِرَاقٌ: جدائی، فَارَقَهُ مُفَارَقَةً وَ فِرَاقًا (مفاعلت) جدا ہونا، خیر باد کہنا۔

مُحْكَمَةٌ: اسم مفعول، مضبوط، پختہ، درست۔ أَحْكَم الشَّيْئَ إِحْكَامًا (افعال) مضبوط کرنا۔

إِلْصَاقٌ: (افعال) چپکانا، جوڑنا، چسپاں کرنا۔ مُحْكَمَةُ الْإِلْصَاق: مضبوط چپکایا ہوا۔

اِدْفَعْ: امر واحد حاضر، آپ دید یجیے۔ دفع الشَّيْئَ إِلَيْهِ دَفْعًا (ف) ادا کرنا۔ دینا۔

سُلِبَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ چھین لیا گیا۔ سَلَبَهُ سَلْبًا (ن) چھیننا۔ سلب کرنا۔

فَضَضْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چاک کیا۔ فضّ الْكتابَ فَضًّا (ن) خط کھولنا۔

مُتَمَلِّسٌ: اسم فاعل، چھٹکارا پانے والا۔ تَمَلَّس مِنْ كذا (تفعل) چھٹکارا پانا۔ بچ نکلنا۔

مُتَلَمِّسٌ: یہ زمانۂ جاہلیت کے مشہور شاعر جریر بن عبد المسیح کا لقب ہے۔

فائدہ: مِنْ مِثْلِ صَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّس: سے ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ متلمس اور اس کا بھانجا "طرفہ" دونوں حیرہ کے بادشاہ "ابو منذر عمرو بن ہند" کے خاص مصاحبین میں سے تھے۔ عمرو بن ہند بد خلق تھا۔ ایک مرتبہ اس کے بھائی "قابوس" نے شراب کی مجلس سجائی، متلمس اور طرفہ دونوں تا اختتامِ مجلس دروازے پر بیٹھے رہے؛ مگر انھیں اندر جانے کی اجازت نہیں ملی؛ اس بنا پر ناراض ہو کر دونوں نے بادشاہ کی ہجو کی، جب بادشاہ کو معلوم ہوا، تو ناگواری ہوئی، اس لیے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا؛ مگر خود اپنے یہاں ان کا قتل مناسب نہ سمجھا۔ ایک دن بادشاہ نے دونوں سے کہا: تم بہت دنوں سے اپنے وطن نہیں گئے ہو، وطن اور اہل و عیال کی یاد تمھیں آتی ہوگی، میں تم دونوں کے لیے بحرین کے گورنر کو خط لکھ دیتا ہوں، وہ تمھیں تحفے تحائف دے گا، ان کو لے کر وطن چلے جانا۔ چنانچہ دونوں کے لیے الگ الگ خط لکھا اور انھیں سربمہر کر کے دیدیا، تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ یہ دونوں خوشی خوشی خط لے کر بحرین روانہ ہوئے، راستہ میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ رفعِ حاجت کرتے ہوئے کھجور کھا رہا ہے اور جوئیں مار رہا ہے۔ متلمس نے کہا: میں نے اس جیسا احمق بوڑھا آج تک نہیں دیکھا۔ بوڑھے نے کہا: اس میں حماقت کی کیا بات آپ کو نظر آئی ہے۔ بیماری نکال رہا ہوں،

دوا کھا رہا ہوں اور دشمن کو قتل کر رہا ہوں؛ احمق تو بخدا وہ ہے جو اپنے ہاتھ میں اپنی موت لیے جا رہا ہے۔
اس بات پر متلمس کو کچھ شک ہوا، خط کھول کر پڑھا، اس میں لکھا تھا "کہ متلمس جیسے ہی تمھارے پاس پہنچے، اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر زندہ دفن کر دو۔ متلمس نے خط پھاڑ کر دریا میں ڈالا اور ملک شام چلا گیا۔ طرفہ سے بھی کہا کہ اپنا خط مجھے دو، اس میں بھی ایسے ہی لکھا ہے، مگر طرفہ نے انکار کر دیا، اُسے یہ خوش فہمی رہی کہ میرے خط میں انعام کا حکم ہے۔ چنانچہ اس نے وہ خط بحرین جا کر گورنر کو دیدیا۔ گورنر نے شاہی فرمان کے موافق اس کے ہاتھ پیر کاٹے اور زندہ دفن کرا دیا (اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ حاکم بحرین نے بادشاہ پر اعتماد کرتے ہوئے طرفہ کو معاف کر دیا)

---

(۱) قُـلْ لِـوَالٍ غَـادَرْتُـهُ بَـعْـدَ بَيْـنِـيْ ۞ سَـادِمًـا نَـادِمًـا يَـعَـضُّ الْيَـدَيْـنِ
(۲) سَـلَـبَ الشَّيْـخُ مَـالَـهُ، وَفَـتَـاهُ ۞ لُبَّـهُ، فَـاصْـطَـلٰى لَظٰى حَسْرَتَيْنِ
(۳) جَـادَ بِـالْـعَيْـنِ حِيْـنَ أَعْمٰى هَوَاهُ ۞ عَيْـنَـهُ فَـانْثَـنٰـى بِلاَعَيْـنَيْـنِ
(٤) خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنّٰى فَمَا يُجْدِيْ ۞ طِلاَبُ الآثَـارِ مِـنْ بَـعْـدِ عَيْـنِ
(٥) وَلَـئِـنْ جَـلَّ مَـا عَـرَاكَ كَمَـا جَلَّ ۞ لَـدَى الْـمُـسْـلِـمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْـنِ
(٦) فَـقَـدِ اعْـتَـضْـتَ مِـنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا ۞ وَالـلَّـبِـيْـبُ الْأَرِيْـبُ يَبْـغِـيْ ذَيْـنِ
(۷) فَـاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ ۞ أَنَّ صَـيْـدَ الـظِّـبَـاءِ لَيْـسَ بِهَيْـنِ
(۸) لَاوَلاَ كُـلُّ طَـائِـرٍ يَلِـجُ الْـفَـخَّ ۞ وَلَـوْ كَـانَ مُـحْـدَقًـا بِـالـلُّجَيْنِ
(۹) وَلَـكَـمْ مَـنْ سَعٰى لِيَصْطَادَ فَاصْـ ۞ ـطِيْـدَ وَلَـمْ يَـلْـقَ غَيْـرَ خُـفَّيْ حُنَيْنِ
(۱۰) فَتَـبَـصَّـرْ وَلاَ تَشِـمْ كُـلَّ بَـرْقٍ ۞ رُبَّ بَـرْقٍ فِيْـهِ صَوَاعِقُ حَيْـنِ
(۱۱) وَاغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ ۞ تَـكْـتَسِـيْ فِيْـهِ ثَـوْبَ ذُلٍّ وَشَيْـنِ
(۱۲) فَبَلاَءُ الْـفَـتٰى اِتِّبَـاعُ هَوَى النَّفْسِ ۞ وَبَـذْرُ الْهَـوٰى طُـمُـوْحُ الْـعَيْـنِ

قَالَ الرَّاوِيْ: فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهُ شَذَرَ مَذَرَ: وَلَمْ أُبَلْ أَعَذَلَ أَمْ عَذَرَ.

ترجمہ: (۱) اس حاکم سے کہو جس کو میں نے اپنے دور ہو جانے کے بعد غمگین اور شرمندہ چھوڑا، اس حالت میں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ چبا رہا ہے۔ (۲) شیخ نے اس کے مال کو لوٹا اور اس کے لڑکے نے اس کی عقل کو سلب کیا، پس وہ دو حسرتوں کی آگ میں جل گیا۔ (۳) اس نے عین (مال) کو لٹایا، جب کہ عشق

نے اس کی آنکھ کو اندھا بنادیا؛ پس وہ مفقود العینین ہوگیا (مال اور آنکھ دونوں سے محروم ہوگیا) ④ اے مصیبت میں پڑنے والے! غم کو ہلکا کر، کیونکہ اصل شی کے (ہاتھ سے نکل جانے کے) بعد نشانات کی تلاش نفع نہیں دے گی۔ ⑤ اگر چہ وہ مصیبت جو تجھ کو پیش آئی اتنی بڑی ہو، جتنا کہ مسلمانوں کے نزدیک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا حادثہ بڑا ہے۔ ⑥ چونکہ تو نے اس مصیبت کے بدلے سمجھ اور احتیاط حاصل کی ہے اور ہوشیار و عقلمند انھیں دو چیزوں کا طالب ہوتا ہے۔ ⑦ پس تو اس واقعے کے بعد خواہشات کی نافرمانی کر، اور یہ بات جان لے کہ ہرنوں کا شکار آسان نہیں ہے؛ ⑧ اور نہ ہر پرندہ پھندے میں پھنستا ہے، اگر چہ وہ پھندا چاندی سے گھیرا ہوا ہو۔ ⑨ اور ایسے بہت لوگ ہیں جنھوں نے شکار کرنے کے لیے کوشش کی، پھر وہ خود شکار ہو گئے اور انھوں نے خف حنین کے سوا کچھ نہ پایا۔ ⑩ پس تو بصیرت سے کام لے اور ہر چمک کی طرف نگاہ نہ اٹھا؛ کیونکہ بعض چمک ایسی ہوتی ہے کہ جس میں موت کی بجلیاں ہوتی ہیں۔ ⑪ اور تو نگاہ نیچی رکھ؛ تاکہ تو ایسے عشق سے نجات پائے، جس میں تو ذلت اور عیب کا لباس پہنے۔ ⑫ پس نوجوان کی مصیبت، خواہشِ نفس کا اتباع کرنا ہے اور خواہشِ نفس کا بیج آنکھ کی غلط حرکت ہے۔

راوی نے کہا: اس کے بعد میں نے اس کے پرچے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس بات کی پروا نہیں کی آیا وہ (حاکم یا ابو زید پرچے کے پھاڑنے پر) ملامت کرے گا، یا معذور سمجھے گا۔

تحقیق: غَادَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چھوڑا۔ غادَرَہُ مُغَادَرَۃً (مفاعلت) چھوڑنا۔

بَیْنٌ: جدائی، فاصلہ، دوری۔ بَانَ مِنْهُ بَیْنًا (ض) دور رہنا، الگ ہونا، جدا ہونا۔

سَادِمٌ: غمگین، غضب ناک۔ اسم فاعل، سَدِمَ فُلَانٌ سَدَمًا (س) غم و غصہ میں مبتلا ہونا۔ اکثر اس کا استعمال نَدَمٌ: کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں: هُوَ سَادِمٌ نَادِمٌ: وہ غمگین و شرمندہ ہے۔

نَادِمٌ: اسم فاعل۔ شرمندہ و پشیمان۔ نَدِمَ عَلَی الْأَمْرِ نَدَمًا (س) پشیمان و شرمندہ ہونا۔ پچھتانا۔

یَعَضُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چباتا ہے۔ عَضَّهُ عَضًّا وَعَضِیْضًا (س) دانتوں سے کاٹنا۔

لَظًی: آگ کی لپٹ۔ شعلہ۔ لَظِيَ لَظًی (س) آگ بھڑکنا۔ شعلے نکلنا۔ لپٹیں اٹھنا۔

جَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے لٹایا۔ جَادَ بِالشَّیْئِ جَوْدًا (ن) سخاوت کرنا۔ لٹانا۔

عَیْنٌ: ڈھلا ہوا سکہ (نقد مال) (۲) اصل شی۔ ذات۔ جمع: أَعْیَانٌ (۳) آنکھ۔ جمع: عُیُوْنٌ.

اِنْثَنٰی: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لوٹا۔ اِنْثَنٰی اِنْثِنَاءً: (انفعال) مڑنا، پھرنا۔

خَفِّضْ: امر واحد حاضر، تو ہلکا کر۔ خَفَّضَهُ تَخْفِیْضًا (تفعیل) کم کرنا۔ کمی کرنا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِیَّةُ"

مُعَنّٰی: اسم مفعول، مبتلائے مصیبت۔ عَنَّاهُ تَعْنِيَةً (تفعیل) تکلیف دینا۔ مشقت میں ڈالنا۔

مَایُجْدِيْ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ نفع نہیں دے گا۔ إِجْدَاءٌ (افعال) نفع دینا۔ فائدہ دینا۔ طِلَابٌ: تلاش، طلب، مطلوب۔ طَالَبَهُ بِكَذَا مُطَالَبَةً وَطِلَابًا: مطالبہ کرنا۔

آثار: واحد: أَثَرٌ: نشان، اثر۔ أَثَرَهُ أَثْرًا (ن) نقش قدم پر چلنا۔

فائدہ: مَایُجْدِيْ طِلَابُ الْآثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنٍ: یعنی اصل شے کے فوت ہونے کے بعد نشانات کو تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ اسی کے ہم معنی ہے: لَاتَطْلُبْ أَثَرًا بَعْدَ عَيْنٍ یعنی اصل شے کے بعد اس کے نشان کی تلاش مت کرو۔ یہ ایک کہاوت ہے اس شخص کے لیے جو کسی شے کو دیکھے اور چھوڑ دے، پھر اس کے مفقود ہونے کے بعد اس کے نشان کو تلاش کرنے لگے۔ اردو میں ایسے موقعہ پر بولتے ہیں "سانپ نکلنے کے بعد لکیر پیٹنا"۔ اس کہاوت کو سب سے پہلے "مالک بن عمر عامری" نے بولا تھا۔ جس کا واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ غسان کے کسی بادشاہ نے "مالک بن عمر عامری" اور اس کے بھائی "سماک" کو گرفتار کرلیا اور کہا کہ میں تم دونوں میں سے کسی ایک کو قتل کروں گا۔ دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک نے اپنے کو پیش کیا، بادشاہ نے سماک کو قتل کر دیا اور مالک بن عمر عامری کو آزاد کر دیا۔ مالک گھر آیا، تو ماں نے کہا کہ بھائی کا بدلہ لو۔ وہ یہ سن کر بھائی کے قاتل کے پاس پہنچا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ سو (۱۰۰) اونٹ لے لو اور بادشاہ کو چھوڑ دو۔ مالک نے کہا: لَاأَطْلُبُ أَثَرًا بَعْدَ عَيْنٍ یعنی اصل شے کے جانے کے بعد اب میں اثر کا طالب نہیں ہوں۔ چنانچہ بھائی کے قاتل کو قتل کر کے بدلہ لے لیا۔

جَلَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بڑی ہے۔ جَلَّ جَلَالَةً (ض) بڑا ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آئی۔ عَرَاهُ الْأَمْرُ عَرْوًا (ن) پیش آنا۔ لاحق ہونا۔

رُزْءٌ: مصیبت۔ حادثہ۔ جمع: أَرْزَاءٌ۔ رَزَأَهُ رُزْءًا (ف) مصیبت میں ڈالنا۔

اِعْتَضْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے بدلے میں لی۔ اِعْتَاضَ مِنْهُ اِعْتِيَاضًا: عوض اور بدل لینا۔

فائدہ: اِعْتَضْتَ: اصل میں: اِعْتَوَضْتَ تھا۔ واو ماقبل مفتوح الف سے بدل گیا۔ اب دو ساکن جمع ہو گئے، الف اور ضاد، الف کو حذف کر دیا، اِعْتَضْتَ: ہو گیا۔

حَزْمٌ: احتیاط و دور اندیشی۔ حَزُمَ حَزْمًا وَحَزَامَةً (ک) محتاط و دور اندیش ہونا۔

لَبِيْبٌ: صیغہ صفت۔ عقل مند۔ جمع: أَلِبَّاءُ۔ لَبَّ لَبَابَةً (ض) عقل مند ہونا۔

أَرِيْبٌ: اسم فاعل، ہوشیار۔ أَرُبَ إِرْبًا وَأَرَابَةً (ک) ہوشیار و ماہر ہونا۔

يَبْغِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ طالب ہوتا ہے۔ بغى الشَّيْءَ بُغْيَةً (ض) طلب کرنا۔ چاہنا۔

ذَيْنِ: حالتِ جری میں اسم اشارہ تثنیہ۔ بمعنی هٰذَيْنِ: مراد: سمجھ اور احتیاط۔

اِعْصِ: امر واحد حاضر، تو نافرمانی کر۔ عَصَاهُ مَعْصِيَةً و عِصْيَانًا (ض) نافرمانی کرنا۔

مَطَامِعُ: واحد: مَطْمَعٌ: مصدر میمی، خواہش وحرص، امید وتوقع۔ طَمِعَ فِيْهِ طَمَعًا (س) لالچ کرنا۔ چاہنا۔ ــــ الظِّبَاءُ: واحد: ظَبْيٌ: ہرن۔

هَيْنٌ: صیغہ صفت، هَيِّنٌ: کا مخفف۔ آسان۔ نرم۔ جمع: أَهْوِنَاءُ. هَانَ هَوْنًا (ن) آسان ونرم ہونا۔

لَاوَلَا: پہلا لَا: زائدہ اور دوسرا لَا: يَلِجُ سے متعلق ہے۔ أَيْ: لَاوَ كُلُّ طَائِرٍ لَايَلِجُ۔

لَايَلِجُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ نہیں پھنستا ہے۔ وَلَجَ وُلُوْجًا (ض) پھنسنا۔ گھسنا۔

مُحْدَقٌ: اسم مفعول، گھیرا ہوا۔ أَحْدَقَ بِهٖ إِحْدَاقًا (افعال) گھیرنا، گھیرے میں لینا۔ احاطہ کرنا۔

لُجَيْنٌ: چاندی، یہ ہمیشہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ لَكَمْ: لام تاکید، كَمْ: خبریہ۔ بمعنی بہت۔

سَعٰى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کوشش کی۔ سَعٰى سَعْيًا (ف) کوشش کرنا۔

يَصْطَادُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ شکار کرے۔ اِصْطِيَادٌ (افتعال) شکار کرنا۔

لَمْ يَلْقَ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، اس نے نہیں پایا۔ لَقِيَهُ لِقَاءً (س) پانا۔ ملنا۔

خُفَّيْ: تثنیہ۔ واحد: خُفٌّ: چمڑے کا موزہ۔ جمع: خِفَافٌ و أَخْفَافٌ.

فائدہ: غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنٍ: اصل محاورہ ہے: رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ: یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی اپنے مقصد میں ناکام اور نامراد ہو کر لوٹے۔ اس کے مختلف پس منظر بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) حنین: ایک موچی تھا جو حیرہ کا رہنے والا تھا، جو چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا، ایک دیہاتی اس کے پاس چمڑے کا موزہ خریدنے گیا، قیمت کم زیادہ کرنے میں تلخی ہوگئی، اس لیے دیہاتی نے موزے نہیں خریدے اور چلا گیا۔ حنین کو بہت غصہ آیا اور دیہاتی کو سبق سکھانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ حنین ایک دوسرے راستے سے دیہاتی کے آگے پہنچا اور ایک موزہ راستہ میں ڈال دیا، پھر کچھ فاصلہ پر آگے دوسرا موزہ ڈال دیا اور خود ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔ دیہاتی نے جب راستہ میں پڑا ہوا موزہ دیکھا، تو کہا: مَا أَشْبَهَ هٰذَا بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ، لَوْ كَانَ مَعَهُ آخَرُ لَأَخَذْتُهُ: یہ موزہ حنین کے موزے سے کس قدر مشابہ ہے، اگر دوسرا بھی ہوتا، تو میں اس کو لے لیتا۔ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ دوسرا موزہ پڑا ہوا دیکھا، اب اُسے افسوس ہوا کہ پہلا موزہ کیوں نہ اٹھایا اور اونٹنی کو مع سامان وہیں باندھ کر پہلا موزہ اٹھانے کے لیے چلا گیا، حنین چھپا ہوا

بیٹھا ہی تھا، نکلا اور دیہاتی کی اونٹنی مع سامان لے کر چمپت ہوا۔ دیہاتی بیچارہ پیدل موزے لیے ہوئے گھر پہنچا۔ لوگوں نے اس سے معلوم کیا: سفر سے کیا لائے ہو؟ اس نے کہا: رَجَعْتُ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ: میں حنین کے دو موزے لے کر لوٹا ہوں۔ اسی وقت سے ناکام و نامراد لوٹنے کے لیے یہ ضرب المثل ہوگئی۔

(۲) بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ حنین ایک گویا تھا، کوفے کے کچھ لوگوں نے کسی وجد و مستی کی مجلس میں اُسے بلایا، وہ جب آیا تو شہر سے باہر لے جا کر اُسے مارا پیٹا اور اس کے پاس سے موزوں کے علاوہ سب کچھ چھین لیا، خالی ہاتھ گھر لوٹا، بیوی اس خیال میں تھی کہ بہت کچھ ملے گا، لیکن امید کے برخلاف اس کا سب کچھ لے لیا۔ صرف موزے اس کے پاس رہے۔ لوگ پوچھتے کیا، لائے ہو، تو بیوی کہتی "رَجَعَ حُنَينٌ بِخُفَّيْهِ" حنین صرف اپنے دو موزوں کے ساتھ لوٹا ہے۔ اُسی وقت سے یہ کہاوت جاری ہوگئی۔

تَبَصَّرْ: امر واحد حاضر، تو بصیرت سے کام لے۔ تَبَصُّرٌ: عقل سے کام لینا۔ بینائی سے کام لینا۔

لَاتَشِمْ: فعل نہی واحد حاضر، تو نگاہ نہ اٹھا۔ شَامَ البَرْقَ شَيْمًا (ض) چمکدار شے کو دیکھنا۔ نگاہ اٹھانا۔

بَرْقٌ: بجلی، چمک۔ جمع: بُرُوْقٌ۔ رُبَّ: برائے تبعیض بمعنی بعض ــــ صَوَاعِقُ: واحد: صَاعِقَةٌ: بجلی، کڑک۔ ــــ حَيْنٌ: ہلاکت۔ حَانَ الرَّجُلُ حَيْنًا (ض) آدمی کا وقت آ جانا۔ یعنی ہلاک ہو جانا۔

اُغْضُضْ: امر واحد حاضر، تو نگاہ نیچی رکھ۔ غضَّ طَرْفَهٗ غضًّا (ن) نگاہ نیچی کرنا۔

طَرْفٌ: نگاہ۔ جمع: أَطْرَافٌ ــــ تَسْتَرِحْ: جواب امر، مضارع واحد مذکر حاضر، تو نجات پائے، اِسْتَرَاحَ مِنْهُ اِسْتِرَاحَةً (استفعال) آرام پانا، نجات پانا۔

غَرَامٌ: عشق۔ أُغْرِمَ بِالشَّيْئِ إِغْرَامًا (افعال) فریفتہ ہونا۔ دلدادہ ہونا۔ غَرَامٌ: اس معنی میں مجرد سے نہیں آتا۔ باب افعال میں لے جا کر مجہول استعمال کرتے ہیں۔

تَكْتَسِيْ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو پہنے۔ اِكْتِسَاءٌ (افتعال) پہننا۔ اوڑھنا۔

ذُلٌّ: بے عزتی، ذلت و خواری۔ ذَلَّ ذُلًّا وَ ذِلَّةً و مَذَلَّةً (ض) ذلیل ہونا۔ بے وقعت ہونا۔

شَيْنٌ: عیب، بھونڈا پن۔ شَانَهٗ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔ بھونڈا اور بھدا بنا دینا۔

بَلَاءٌ: مصیبت۔ آزمائش۔ بَلَاهُ بَلَاءً (ن) آزمانا۔ گرفتار مصیبت کرنا۔ بَذْرٌ: بیج۔ جمع: بُذُوْرٌ۔

طُمُوْحُ العَيْنِ: آنکھ کی غلط حرکت، بری نگاہ، طَمَحَ بِبَصَرِهٖ إِلَيْهِ طُمُوْحًا (ف) آنکھ اٹھا کر دیکھنا، امید کی نگاہ سے دیکھنا، بری نگاہ سے دیکھنا۔

مَزَّقْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پھاڑ دیا۔ مَزَّقَهٗ تَمْزِيْقًا: پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ دھجیاں اڑانا۔

شَذَرَ مَذَرَ (شین اور میم دونوں کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) ریزے ریزے، ٹکڑے ٹکڑے، منتشر، متفرق مختلف سمتوں میں۔ یہ دونوں اسم ہیں اور مبنی بر فتحہ ہیں۔ جیسے: أَرْبَعَةَ عَشَرَ: ہے۔ عرب بولتے ہیں: تفرَّقُوا شَذَرَ مَذَرَ: وہ مختلف سمتوں میں منتشر ہو گئے۔ تتر بتر ہو گئے۔ یا ذَهَبَ القَوْمُ شَذَرَ مَذَرَ: لوگ منتشر ہو گئے۔ اسی طرح یہاں ہے: مَزَّقْتُ رُقْعَتَهُ شَذَرَ مَذَرَ: میں نے اس کا پرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھاڑ دیا۔ — لَمْ أُبَلْ: مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم، میں نے پرواہ نہیں کی۔ بَالَاهُ مُبَالَاةً: پرواہ کرنا۔
أَعَذَلَ: ہمزہ استفہامیہ، عَذَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملامت کی۔ عَذَلَهُ عَذْلاً (ن) ملامت کرنا۔ — عَذَرَ: ماضی، اس نے معذور سمجھا۔ عَذَرَهُ عُذْرًا (ن) معذور سمجھنا۔ معاف کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) قُلْ: فعل امر بافاعل، لِوَالٍ: متعلق، قُلْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول۔ غَادَرْتُ: فعل با فاعل "ہٗ"، ضمیر ذوالحال۔ سَادِمًا: حال اول، نَادِمًا: حال ثانی، يَعَضُّ: فعل بافاعل، اَلْيَدَيْنِ: مفعول بہ، يَعَضُّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال ثالث۔ ذوالحال اپنے تینوں حالوں سے مل کر مفعول بہ، بَعْدَ: مضاف، بَيْنِي: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ غَادَرْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر مقولہ۔ قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
(۲) سَلَبَ: فعل، اَلشَّيْخُ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، فَتَاهُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف فاعل، مَالَهُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لُبَّهُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف مفعول بہ، سَلَبَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا — فَا: تفریعیہ، اِصْطَلٰى: فعل بافاعل، لَظٰى خَسْرَتَيْنِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۳) جَادَ: فعل بافاعل، بِالْعَيْنِ: متعلق، حِيْنَ: ظرف مضاف، أَعْمٰى: فعل، هَوَاهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل، عَيْنَهُ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، أَعْمٰى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ حِيْنَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَادَ: کا۔ جَادَ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، فَا: عاطفہ، اِنْثَنٰى: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، لَا: نافیہ، عَيْنَيْنِ: مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوا اِنْثَنٰى: کے۔ اِنْثَنٰى: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔
(۴) خَفِّضْ: فعل بافاعل، اَلْحُزْنَ: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب ندا مقدم، يَا: حرف

ندا، مُعَنّی: منادی، حرف ندا منادی سے مل کر ندا، ندا، جواب ندا مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ـــــ فَا: سببیہ، مَا: نافیہ، یُجْدِیْ: فعل، طِلَابَ: مصدر مضاف، الْآثَارِ: مضاف الیہ، مِنْ بَعْدِعَیْنٍ: متعلق ہوا طِلَابَ: کے طِلَابَ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل، یُجْدِیْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) لَئِنْ: میں لام: حرف جار قسم کی تمہید کے لیے ہے اور قسم کے محذوف ہونے کو بتلاتا ہے، إِنْ: حرفِ شرط، جَلَّ: فعل، مَا: اسم موصول، عَرَا: فعل بافاعل، كَ: ضمیر مفعول بہ۔ عَرَا: فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ فاعل۔ کاف: حرفِ جار، مَا: اسم موصول، جَلَّ: فعل، لَدَی الْمُسْلِمِیْنَ: مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ۔ رُزْءُ الْحُسَیْنِ: مرکبِ اضافی ہوکر فاعل، جَلَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا پہلے جَلَّ: کا۔ جَلَّ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط۔ فَلَاتَحْزَنْ: (جزا محذوف) فَا: جزائیہ، لَاتَحْزَنْ: فعل بافاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا۔ شرط، جزا سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أُقْسِمُ کے۔ أُقْسِمُ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر قسم۔

فائدہ: اس شعر کے لَئِنْ: میں لام: جواب قسم کا تقاضہ کرتا ہے اور إِنْ: شرطیہ اپنی جزا کا۔ اور لفظوں میں لام، إِنْ: شرطیہ سے پہلے ہے لہٰذا اگلے شعر میں مذکور فَقَدْ اِعْتَضْتَ: کو جواب قسم قرار دیں گے، اَلْأَوْلُ فَالْأَوْلُ: کے تحت، اور جزا کو محذوف مان لیں گے اور وہ یہاں فَلَا تَحْزَنْ: ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس طرح کی مثالیں ہیں مثلاً: ﴿ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَأَوْهُ ﴾ میں یہی ترکیب ہے۔

(۶) فَا: سببیہ، قَدْ: برائے تحقیق، اِعْتَضْتَ: فعل بافاعل، مِنْهُ: متعلق، فَهْمًا وَ حَزْمًا: معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ۔ اِعْتَضْتَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

واو: عاطفہ، اَللَّبِیْبُ الْأَرِیْبُ: موصوف باصفت مبتدا، یَبْغِیْ: فعل بافاعل، ذَیْنِ: مفعول بہ، یَبْغِیْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) فَا: عاطفہ، اِغْضِ: فعل امر بافاعل، مِنْ بَعْدِهَا: متعلق، اَلْمَطَامِعَ: مفعول بہ، اِغْضِ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، اِعْلَمْ: فعل بافاعل، أَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل، صَیْدَ الظِّبَاءِ: مرکبِ اضافی ہوکر اسم، لَیْسَ: فعل ناقص ضمیر: اسم، بَا: زائدہ، هَیِّنٍ: خبر، لَیْسَ: فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر خبر۔ أَنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہوکر مفعول بہ۔ اِعْلَمْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۸) لَاوَ لَا: زائدہ برائے نفی، کُلُّ طَائِرٍ: مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا، یَلِجُ: فعل بافاعل، اَلْفَخَّ: مفعول بہ۔

يَلِجُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا باخبر، جزا مقدم، واو: عاطفہ، لَوْ: حرفِ شرط برائے وصل، كَانَ: فعل ناقص بااسم، مُحْدَقًا: اسم مفعول، بِاللُّجَيْنِ: متعلق۔ مُحْدَقًا: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ كَانَ: فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۹) واو: حرف عطف، لَام: برائے تاکید، كَمْ: خبریہ ممیز، مَنْ: اسم موصول، سَعٰى: فعل بافاعل، لَام: حرفِ جار برائے کے۔ يَصْطَادَ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا سَعٰى: کے۔ سَعٰى: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ تمیز۔ ممیز باتمیز، مبتدا متضمن معنیٔ شرط، فَا: جزائیہ، اُصْطِيْدَ: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَمْ يَلِقْ: فعل بافاعل، غَيْرَ: مضاف، خُفَّيْ حُنَيْنٍ: مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ، لَمْ يَلْقَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف، خبر متضمن معنیٔ جزا۔ مبتدا متضمن معنیٔ شرط اپنی خبر متضمن معنیٔ جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، شرطیہ، ہوا۔

(۱۰) فَا: تفریعیہ، تَبَصَّرْ: فعل امر بافاعل۔ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، لَاتَشِمْ: فعل نہی بافاعل، كُلَّ بَرْقٍ: مرکبِ اضافی ہوکر مفعول بہ، لَاتَشِمْ: فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

رُبَّ: زائدہ، بَرْقٍ: مبتدا، فِيْهِ: متعلق ہوا كَائِنَةٌ: کے۔ كَائِنَةٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، صَوَاعِقُ حُنَيْنٍ: مرکب اضافی ہوکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر۔ بَرْقٍ: مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) واو: حرفِ عطف، اُغْضُضْ: فعل بافاعل، اَلطَّرْفَ: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر امر۔ تَسْتَرِحْ: فعل بافاعل، مِنْ: حرفِ جار، غَرَامٍ: موصوف، تَكْتَسِيْ: فعل بافاعل، فِيْهِ: متعلق، ثَوْبَ: مضاف، ذُلٍّ: معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، شَيْنٍ: معطوف، معطوف علیہ بامعطوف۔ مضاف الیہ، ثَوْبَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، تَكْتَسِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت۔ غَرَامٍ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَسْتَرِحْ: کے۔ تَسْتَرِحْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جواب امر۔ امر جوابِ امر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۲) فَا: تفریعیہ، بَلَاءُ الْفَتٰى: مرکب اضافی ہوکر مبتدا، اِتِّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ: بترکیب اضافی خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف، بَذْرُ الْهَوٰى: مرکبِ اضافی ہوکر مبتدا۔ طُمُوْحُ عَيْنٍ: مرکب اضافی ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ بامعطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحْبِيَّةُ"

توضیح البلاغہ

شرح اردو

دروس البلاغہ

(تا خاتمہ)

ترتیب

حضرت مولانا مصلح الدین قاسمی حفظہ اللہ

معین مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

17، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

تاليف
الإمام الهمام حجة الإسلام الشاه ولي الله المحدث الدهلوی

تعریب
الاستاذ العلام سعید احمد المحدث البالنبوری حفظه الله
محدث لجامعة دارالعلوم دیوبند الهند

مکتبہ حدیث الکبری

17، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،
کراچی۔ فون: 021-2752007

جدید تصحیح شدہ ایڈیشن

جدید عربی ایسے بولئے!

مؤلف

حضرت مولانا بدرالزماں قاسمی کیرانوی مدظلہ

ابنِ

شیخ الادب حضرت مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی رحمہ اللہ

تصحیح و نظر ثانی

حضرت مولانا شفیق احمد خان قاسمی بستوی دامت برکاتہم

استاذ حدیث جامعہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

17، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

آسان صرف

حصہ دوم

تالیف:

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث پالنپوری مدظلہ

اُستاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

17، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

النحو في الكلام كالملح في الطعام

آسان نحو

(عربی)

حصہ دوم

تالیف:
حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث پالنپوری مدظلہ
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

مکتبۃ خدیجۃ الکبریٰ
17، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،
کراچی۔ فون: 021-2752007